اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

مؤلف
حضرت عارف باللہ ڈاکٹر محمد عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

MAKTABA-E-REHMANIA
مکتبہ رحمانیہ
اقرأ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور
فون: 042-7224228-7221395

اُسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

مؤلف

حضرت عارف باللہ ڈاکٹر محمد عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

اقرا سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

فون: 042-37224228-37355743

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

نام کتاب: .... اُسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

مؤلف: .... حضرت عارف باللہ ڈاکٹر محمد عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ناشر: .... مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

مطبع: .... لٹل سٹار پرنٹرز لاہور

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر دینی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کرسکتا بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح واصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور کسی بھی کتاب کی طباعت کے دوران اغلاط کی تصحیح پر سب سے زیادہ توجہ اور عرق ریزی کی جاتی ہے۔ تاہم چونکہ یہ سب کام انسانوں کے ہاتھوں ہوتا ہے اس لیے پھر بھی غلطی کے رہ جانے کا امکان ہے۔ لہٰذا قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر ایسی کوئی غلطی نظر آئے تو ادارہ کو مطلع فرمادیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہوسکے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا۔ (ادارہ)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اُسوۂ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

اشارۂ مضامین

یہ کتاب حسبِ ذیل مضامین پر مشتمل ہے

حصۂ اوّل مضامینِ افتتاحیہ

حصۂ دوم مکارمِ اخلاق — مظہرِ خلقِ عظیم صلی اللہ علیہ وسلم

حصۂ سوم خصوصیاتِ اندازِ زندگانی — خیرُ البشر رحمۃٌ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم

حصۂ چہارم تعلیماتِ دینِ اکمل و اتم — معلمِ اوّلین و آخرین صلی اللہ علیہ وسلم

- باب ۱ : ایمانیات ◉ باب ۲ : عبادات ◉ باب ۳ : معاملات
- باب ۴ : معاشریات ◉ باب ۵ : اخلاقیات
- باب ۶ : حیاتِ طیبہ کے صبح و شام
- باب ۷ : مناکحت و نومولود
- باب ۸ : مرض و عیادت، موت و ما بعد الموت
- مناجات

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰھمّ صلّ علیٰ محمّدٍ

وّ علیٰ آل محمّدٍ کما صلّیت

علیٰ ابراھیم و علیٰ آل ابراھیم

انّک حمید مّجید ہ

اللّٰھمّ بارک علیٰ محمّدٍ وّ علیٰ

آلِ محمّدٍ کما بارکت علیٰ

ابراھیم و علیٰ آل ابراھیم

انّک حمید مّجید ہ

Marfat.com

فہرست مضامین

ماٰخذ ۲۱
تقدمہ (حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ) . ۲۲
تاثرات (شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریاؒ) ۲۴
عرضِ مؤلف (عارف باللہ ڈاکٹر محمد عبدالحیؒ) . ۲۶
خطبہ ۲۹

حصہ اوّل: مضامین افتتاحیہ

لمعات (آیاتِ قرآنیہ) ۳۳
عزمِ اتباع ۴۳
اسوۂ رسول اکرم ﷺ ۴۳
فلاحِ دارین ۴۵
دنیا وآخرت میں عافیت کی دُعا ۴۵
بشارتِ تبلیغ ۴۵
دین مبین فی اربعین ۴۶

حصہ دوم : مکارم اخلاق

صفاتِ قدسیہ ۵۳
تعارفِ ربانی —— حدیثِ قدسی ۵۳
بشریت کاملہ ۵۶
امتیازِ خصوصی ۵۶
صورتِ زیبا ۵۷
نبی کریم ﷺ کا طیب ومطیب ہونا ۵۷
خلقِ عظیم ۵۷
حلم وعفو ۵۹
صبر واستقامت ۵۹
واقعہ طائف ۵۹
رحمتِ عالم ﷺ کی شان عفو وکرم ۶۱
فطرتِ سلیمہ ۶۱
ایفائے عہد ۶۲
شجاعت ۶۲
سخاوت ۶۳
قناعت وتوکل ۶۴
انکسارِ طبعی ۶۵
دیانت وامانت ۶۶
تواضع ۶۶
صاف دِل ہونا ۶۸
نرمی اور شفقت ۶۸
ایثار وتحمل ۶۸
زہد وتقویٰ ۷۱
خشیتِ الٰہی ۷۲
رقتِ قلبی ۷۲
رحم وترحم ۷۳
مقامِ عبدیت ۷۴
معیتِ الٰہیہ ۷۶
حضورِ اقدس ﷺ کا فقر ۷۶
آپ ﷺ کے بعض عوارض بشریت کے ظہور کی حکمت ۷۸
بعض شمائل وعاداتِ طیبہ ۷۹
تحمل ودرگزر ۸۰
مسکنت ۸۱
رفق وتواضع ۸۱
فکرِ آخرت ۸۲
جود وسخا ۸۲
اُمورِ طبعی ۸۳

Marfat.com

حصہ سوم: **خصوصیات اندازِ زندگانی**

درسگاہ رشد و ہدایت ۹۰
نبی کریم ﷺ کی مجالس خیر و برکت ۹۰
اہل مجلس کے ساتھ سلوک ۹۲
الطافِ کریمانہ ۹۳
سلام میں سبقت ۹۳
وعظ فرمانے کا انداز ۹۵
اندازِ سکوت ۹۵
انتظام اُمور ۹۵
نظام الاوقات اندرون خانہ ۹۶
تقسیم اوقات ۹۶
اوقاتِ خلوت ۹۷
خواب اور بیداری میں آنحضرت ﷺ کا طرز وطریقہ ۹۸
بستر استراحت ۹۹
اندازِ استراحت ۱۰۰
دیگر معمولات ۱۰۲
نبی کریم ﷺ کا اثاثہ ۱۰۳
ترکہ ۱۰۴
نبی اکرم ﷺ کا ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے ساتھ حسن سلوک ۱۰۴
ازدواجی معاملات و معمولات ۱۰۴
بعض واقعات ۱۰۷
رفیقِ اعلیٰ ۱۰۹
کھانے پینے کا انداز ۱۱۰
عاداتِ طیبہ ۱۱۰
کھانے کے لیے وضو ۱۱۲
کھانے سے پہلے بسم اللہ ۱۱۳
حضور ﷺ کا کھانا ۱۱۳
مرغوبات ۱۱۴
مہمان کی رعایت ۱۱۵
کھانے کے متعلق بعض سنن طیبہ ۱۱۶
نئے پھل کا استعمال ۱۱۷
مشروبات میں عادتِ طیبہ ۱۱۸
لباس و آرائش ۱۲۰
پاجامہ ۱۲۲
قمیص مبارک ۱۲۲
عمامہ مبارک ۱۲۳
آنحضرت ﷺ کی ٹوپی ۱۲۴
تہبند اور پاجامہ ۱۲۴
نعلین شریف ۱۲۶
سرمہ لگانا ۱۲۷
سر کے موئے مبارک ۱۲۷
عادات پسندیدہ کنگھا کرنے اور تیل لگانے میں ۱۲۸
اعتدال تزئین ۱۲۹
سر میں تیل کا استعمال ۱۲۹
ریش مبارک ۱۳۰
موئے بغل ۱۳۰
موئے زیرناف ۱۳۰
ناخن کٹوانا ۱۳۰
سر کے بالوں کے متعلق ۱۳۱
بال داڑھی اور مونچھوں کے متعلق سنتیں ۱۳۱
بعض عاداتِ مبارکہ ۱۳۲
آپ ﷺ کی نشست ۱۳۲
اندازِ رفتار ۱۳۳
تبسم ۱۳۳

Marfat.com

آپ ﷺ کا گریہ ۱۳۴
آنحضرت ﷺ کا مزاح مبارک ۱۳۴
بچوں سے خوش طبعی ۱۳۶
اشعار سے دلچسپی ۱۳۷
خواب پوچھنے کا معمول ۱۳۷
سیدھے اور اُلٹے ہاتھ سے کام لینا ۱۳۷
پیغام پر سلام کا جواب ۱۳۸
خط لکھوانے کا انداز ۱۳۸
تفریح ۱۳۸
تیرنے کا شوق ۱۳۸
معمولاتِ سفر ۱۳۹
سفر کے متعلق ہدایات ۱۴۱
حصہ چہارم: دین اکمل واتم
باب ①: ایمانیات ۱۴۵
اسلام، ایمان اور احسان ۱۴۵
ایمان، دین کی تمام باتوں کی تصدیق کرنے
کا نام ہے ۱۴۶
اسلام کامل ۱۴۷
اللہ تعالیٰ سے حُسنِ ظن ۱۴۸
علامتِ ایمان ۱۴۸
ایمان اور اسلام کا خلاصہ ۱۵۰
ایمان کا آخری درجہ ۱۵۰
اللہ اور اُس کے رسول ﷺ سے محبت ۱۵۰
محبت ذریعہ قرب و معیت ۱۵۱
اللہ کے لیے آپس میں محبت کرنے والے
اللہ کے محبوب ہوجاتے ہیں ۱۵۳
نیک لوگوں کے پاس بیٹھنا ۱۵۴
وسوسے ایمان کے منافی نہیں اور ان پر
مؤاخذہ بھی نہیں ہے ۱۵۴
تقدیر کا ماننا بھی شرط ایمان ہے ۱۵۵
تقویٰ ۱۵۶
اعمالِ صالحہ کی وجہ سے لوگوں میں اچھی
شہرت اللہ کی ایک نعمت ہے ۱۵۸
اسلام کی خوبی ۱۵۸
دولت دُنیا کا مصرف ۱۵۸
دُنیا و آخرت کی حقیقت ۱۵۹
خدا کا خوف اور تقویٰ ہی فضیلت و قرب کا
باعث ہے ۱۶۰
دُنیا سے دل نہ لگانا اور آخرت کی فکر میں رہنا ۱۶۰
موت کی یاد ۱۶۲
خشیتِ الٰہی کے آنسو ۱۶۲
تبلیغ ۱۶۳
دُنیا کی محبت اور موت سے بھاگنا ۱۶۴
جامع اور اہم نصیحتیں اور وصیتیں ۱۶۵
عورتوں کو نصیحت ۱۷۲
نذر (منت) ۱۷۲
قسم ۱۷۲
خواب ۱۷۳
علم دین کے شروع کرنے کے دن کی فضیلت ۱۷۳
کسی سُنت کا احیاء (سو شہیدوں کا اجر) ۱۷۴
وصیت نبی الرحمۃ ﷺ ۱۷۴
باب ②: عبادات ۱۷۵
نماز و متعلقاتِ نماز ۱۷۵
طہارت ۱۷۵
طہارت جزوِ ایمان ہے ۱۷۵
آنحضرت ﷺ کے عاداتِ ستودہ ۱۷۶

Marfat.com

قضائے حاجت کے بارے میں ۱۷۶
استنجاء ۱۷۶
قضائے حاجت اور استنجے سے متعلق ہدایات ۱۷۷
قضائے حاجت کے مقام پر جانے کی دُعا ۱۷۸
استنجے سے متعلق مسائل (از بہشتی زیور) .. ۱۷۸
مسواک ۱۸۰
مسواک کے متعلق سنتیں ۱۸۱
مسواک پکڑنے کا طریقہ ۱۸۲
جن اوقات میں مسواک کرنا سنت یا مستحب ہے ۱۸۲
غسل ۱۸۲
جن صورتوں میں غسل کرنا سُنّت ہے ۱۸۴
وضو ۱۸۴
قیامت میں اعضائے وضو کی نورانیت ... ۱۸۴
وضو کا طریقہ ۱۸۵
وضو کی سنتیں اور اس کے آداب ۱۸۶
وضو پر وضو ۱۸۷
وضو کا مسنون طریقہ ۱۸۷
وضو کے متعلق مسائل ۱۸۸
وضو کے درمیان یہ دُعا پڑھے ۱۸۸
جب وضو کر چکے یہ دعا پڑھے ۱۸۸
تیمم ۱۸۹
تیمم کے فرائض ۱۸۹
تیمم کا مسنون طریقہ ۱۸۹
نماز کا اعادہ ضروری نہیں ۱۹۰
نماز ۱۹۰
پنجگانہ فرض نمازوں کے اوقات ۱۹۱
نماز ظہر ۱۹۲
نماز عشاء ۱۹۲
نماز فجر ۱۹۲
نماز میں تاخیر کی ممانعت ۱۹۲
سونے یا بھول جانے کی وجہ سے نماز قضاء ہو جائے تو......؟ ۱۹۳
نماز میں تساہل ۱۹۳
دوسری نماز کا انتظار ۱۹۳
جمع بین الصلوٰتین ۱۹۳
نماز کے اوقاتِ ممنوعہ ۱۹۴
نبی کریم ﷺ کی نماز ۱۹۴
درود شریف کے بعد اور سلام سے پہلے دُعا ۱۹۷
سجدہ سہو ۱۹۸
نماز کے بعد کے معمولات ۱۹۸
نمازوں کے بعد کی خاص دُعائیں ۱۹۹
حضور ﷺ کی نماز کی کیفیت ۲۰۰
حضور ﷺ کی خاص نمازیں ۲۰۱
نمازِ تہجد و وتر ۲۰۲
شعبان کی پندرھویں شب ۲۰۲
اورادِ مسنونہ صبح وشام ۲۰۳
نماز فجر کے بعد اور رات میں ۲۰۴
فضیلت ۲۰۵
فضیلت ۲۰۵
تسبیحات شام وسحر ۲۰۷
تسبیح فاطمہ رضی اللہ عنہا ۲۰۷
دیگر تسبیحات ۲۰۸
تسبیحات کا شمار ۲۰۹
عقد اَنامل ۲۰۹
اوراد بعد نماز ۲۰۹

انداز قراءت ۲۱۰
سواری پر نماز نوافل ۲۱۲
سجدہ تلاوت ۲۱۲
سجدہ تلاوت واجب ہے ۲۱۲
سجدہ شکر ۲۱۲
قراءت مختلف نمازوں میں ۲۱۳
فجر کی سُنّت میں قراءت ۲۱۴
ظہر وعصر ۲۱۴
سنت ظہر ۲۱۵
نمازِ عشاء ۲۱۵
جمعہ اور عیدین کی نماز میں قراءت ۲۱۵
سورۃ کا تعین ۲۱۶
سُنّتِ مؤکدہ ۲۱۷
سُنّتِ فجر ۲۱۷
سُنّتِ ظہر ۲۱۷
سُنّتِ مغرب وعشاء ۲۱۷
وِتر (نماز واجب) ۲۱۸
دُعائے قنوت ۲۲۰
وتر کے بعد نفل ۲۲۲
قیام اللیل یا تہجد ۲۲۲
فضیلت واہمیت ۲۲۲
نمازِ تہجد ۲۲۳
نمازِ اشراق وچاشت اور دیگر نوافل ۲۲۴
اشراق ۲۲۴
نمازِ چاشت ۲۲۵
عصر سے قبل نوافل ۲۲۵
بعد نماز مغرب نماز اوابین ۲۲۵
عشاء کی نفلیں ۲۲۶
نماز سے متعلق بعض ہدایتیں ۲۲۶
نماز میں نگاہ کا مقام ۲۲۶
گھر میں نوافل پڑھنا ۲۲۷
عورت کی نماز ۲۲۷
نمازی کے آگے سے نکلنا ۲۲۸
مرد وعورت کے طریقۂ نماز میں فرق ۲۲۸
صلوٰۃ التسبیح اور دیگر نمازیں ۲۲۹
نمازِ استخارہ ۲۳۰
صلوٰۃ الحاجات ۲۳۱
نمازِ کسوف ۲۳۲
نمازِ استسقاء ۲۳۲
تسبیحات ۲۳۳
افضل الذکر ۲۳۳
اسمِ اعظم ۲۳۵
ذکر اللہ ۲۳۶
ہر نیک عمل ذکر اللہ میں داخل ہے ۲۳۷
قرآنِ مجید کی عظمت وفضیلت ۲۳۸
تلاوت ۲۳۸
ختم قرآن کے وقت دُعا قبول ہوتی ہے ۲۴۰
سورۂ فاتحہ ۲۴۰
سورۃ بقرہ وآل عمران ۲۴۱
سورۂ کہف ۲۴۱
سورۂ یٰسین ۲۴۱
سورۂ واقعہ ۲۴۱
سورۃ الملک ۲۴۲
الٓمّٓ ○ تنزیل ۲۴۲
سورۃ تکاثر ۲۴۲
سورۃ اخلاص ۲۴۲

Marfat.com

معوذتین ۲۴۳
آیت الکرسی ۲۴۳
سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں ۲۴۴
سورۂ آلِ عمران کی آخری آیتیں ۲۴۴
سورۂ حشر کی آخری تین آیتیں ۲۴۴
سورۂ طلاق کی آیت ۲۴۵
دُعا ۲۴۵
﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ ۲۴۶
دُعا کا طریقہ ۲۴۶
دُعا میں ہاتھ اُٹھانا ۲۴۶
آمین ۲۴۶
عافیت کی دُعا ۲۴۷
دُعا دافع بلا ۲۴۷
دُعا یقین کے ساتھ ۲۴۷
دُعا میں عجلت ۲۴۷
دُعا میں قطعیت ۲۴۸
موت کی دُعا کی ممانعت ۲۴۸
سجدہ میں دُعا ۲۴۸
دُعا کی قبولیت پر شکر ۲۴۸
مقبول دُعائیں ۲۴۸
بھائی کے لیے دُعائے غائبانہ ۲۴۹
اپنے چھوٹوں سے دُعا کرانا ۲۵۰
حضور ﷺ کی دُعائیں ۲۵۰
متفرق دُعائیں ۲۵۰
حضور ﷺ کی تعلیم کردہ بعض دُعائیں ... ۲۵۳
دُعائے سحر گاہی ۲۵۳
بے خوابی کے لیے دُعا ۲۵۵
فکر اور پریشانی کے وقت کی دُعا ۲۵۵
رنج وغم اور ادائے قرض کے لیے دُعا ۲۵۶
مصیبت اور غم کے موقع پر ۲۵۷
کسی کو مصیبت میں دیکھنے کے وقت کی دُعا ۲۵۸
سخت خطرے کے وقت کی دُعا ۲۵۸
خواب میں ڈرنا ۲۵۹
جامع دعا ۲۵۹
قنوت نازلہ ۲۶۰
بازار کی ظلماتی فضاؤں میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کا غیر معمولی ثواب ۲۶۰
آیاتِ شفاء ۲۶۱
صلوٰۃ وسلام ۲۶۲
درود شریف دُعا کی قبولیت کی شرط ۲۶۳
احادیث میں درود وسلام کی ترغیبات اور فضائل وبرکات ۲۶۳
درود شریف کی برکات ۲۶۵
صلوٰۃ تنجینا ۲۶۷
دیگر درود شریف ۲۶۷
استغفار ۲۷۱
استغفار کی برکات ۲۷۲
بار بار گناہ اور بار بار استغفار کرنے والے ۲۷۲
مرنے والوں کے لیے سب سے بہتر تحفہ استغفار (دعائے مغفرت) ۲۷۳
سید الاستغفار ۲۷۴
صلوٰۃِ استغفار ۲۷۴
استعاذہ ۲۷۵
پناہ مانگنے کی بعض دُعائیں ۲۷۵
جمعۃ المبارک ۲۷۶
نمازِ جمعہ کا اہتمام اور اس کے آداب ۲۷۷

موت بروز جمعہ ۲۷۷
جمعہ کے لیے اچھے کپڑوں کا اہتمام ۲۷۸
جمعہ کے دن خط بنوانا اور ناخن ترشوانا ۲۷۸
آپ ﷺ کا جمعہ کا لباس ۲۷۸
جمعہ کے دن اول وقت مسجد جانے کی فضیلت ۲۷۸
نمازِ جمعہ کے بعد کی سنتیں ۲۷۹
نمازِ جمعہ وخطبہ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا معمول ۲۷۹
خطبہ جمعۃ المبارک ۲۸۱
خطبہ جمعہ کے مسائل ۲۸۳
مسجد و متعلقاتِ مسجد ۲۸۴
سنن ہدیٰ ۲۸۴
مسجد کی فضیلت ۲۸۴
شاندار مساجد ۲۸۴
آدابِ مسجد ۲۸۵
مسجد بنانا ۲۸۵
مسجد میں صفائی ۲۸۵
مسجد جانے کا ثواب ۲۸۶
مسجد میں چھوٹے بچوں کو لانے اور شور و شغب کی ممانعت ۲۸۶
مسجد میں قدم رکھنے کا ادب ۲۸۶
نمازِ فجر کے لیے جاتے وقت کی دُعا ۲۸۶
مسجد میں داخل ہونے اور باہر آنے کی دُعا ۲۸۷
نماز تحیۃ الوضو ۲۸۸
نماز تحیۃ المسجد ۲۸۸
مسجد میں تسبیحات پڑھنا ۲۸۸
مسجد سے بلا عذر باہر جانا ۲۸۹
بدبودار چیز کھا کر مسجد میں آنے کی ممانعت ۲۸۹
اذان واقامت ۲۸۹
اذان کا طریقہ ۲۸۹
اذان اور اقامت کا حق ۲۹۰
اذان کا جواب اور دعا ۲۹۰
اذان کے بعد کی دعا ۲۹۱
سفر میں اذان اور اقامت وامامت ۲۹۲
اذان کے متعلق مسائل ۲۹۲
جماعت ۲۹۳
کفارات و درجات ۲۹۳
جماعت کی اہمیت ۲۹۳
جماعت کی نیت پر ثواب ۲۹۴
صفِ اوّل ۲۹۴
نماز با جماعت کی فضیلت و برکت ۲۹۴
تکبیر اولیٰ ۲۹۴
جماعت سے عذر ۲۹۵
امامت ۲۹۵
امامت کا حق و فرض ۲۹۵
مقتدیوں کی رعایت ۲۹۶
دُعا میں اخفاء ۲۹۶
مقتدی کو هدایت ۲۹۶
جماعت میں شرکت ۲۹۷
نماز میں حدث ۲۹۷
امام سے پہلے سجدہ سے سر اٹھانا ۲۹۷
استنجاء کی حاجت ۲۹۷
صف بندی ۲۹۸
صف کی درستی کا اہتمام ۲۹۸
صف کی ترتیب ۲۹۸
امام کا وسط میں ہونا ۲۹۸

Marfat.com

ایک یا دو مقتدیوں کی جگہ ۲۹۹
مسجد کے متعلق احکام ۲۹۹
ماہِ صیام ۳۰۲
رمضان المبارک کا خطبہ ۳۰۲
روزے کی فضیلت ۳۰۲
روزہ میں احتساب ۳۰۳
روزہ کی برکت ۳۰۳
روزہ کی اہمیت ۳۰۳
روزہ چھوڑنے کا نقصان ۳۰۳
رؤیت ہلال ۳۰۴
رؤیت ہلال کی تحقیق اور شاہد کی شہادت .. ۳۰۴
سحری ۳۰۴
افطار ۳۰۴
تراویح ۳۰۵
قرآن مجید کا پڑھنا ۳۰۵
تراویح پورے مہینہ پڑھنا ۳۰۶
تراویح میں جماعت ۳۰۶
تراویح میں دو دو رکعت کر کے پڑھنا ۳۰۶
تراویح کی اہمیت ۳۰۶
تراویح کی بیس رکعتوں پر حدیث ۳۰۶
تراویح کے درمیان ذکر ۳۰۷
رمضان المبارک کی راتوں میں قیام ۳۰۷
اعتکاف (معتکف) ۳۰۸
مستحبات اعتکاف ۳۰۸
اعتکاف مسنون ۳۰۸
اعتکاف اور معتکف کے مسنونہ اعمال ۳۰۸
شبِ قدر ۳۰۹
شب قدر کی دُعا ۳۰۹
رمضان کی آخری رات ۳۰۹
صدقہ فطر ۳۰۹
خوشی منانا ۳۱۰
رمضان المبارک کے علاوہ دوسرے ایام کے روزے ۳۱۰
ہر ماہ تین روزے ۳۱۰
دوشنبہ، پنج شنبہ کے روزے ۳۱۰
مسلسل روزے رکھنے کی ممانعت ۳۱۱
شوال کے چھ روزے ۳۱۱
خاص روزے ۳۱۱
ایام بیض کے روزے ۳۱۱
عشرۂ ذی الحجہ کے روزے ۳۱۲
پندرھویں شعبان کا روزہ ۳۱۲
پیرو جمعرات کا روزہ ۳۱۲
یوم عاشورہ کا روزہ ۳۱۲
صوم وصال ۳۱۳
صوم وصال پر آپ ﷺ کا عمل لیکن صحابہ رضی اللہ عنہم کو ممانعت ۳۱۳
عیدین کے اعمالِ مسنونہ . ۳۱۴
عیدگاہ ۳۱۴
تذکیر و موعظت ۳۱۶
نمازِ عید کی ترکیب ۳۱۶
عید کا خطبہ ۳۱۷
خطبہ میں تکبیر ۳۱۷
صدقہ فطر کا وجوب ۳۱۷
مسنون اعمال عید الاضحیٰ ... ۳۱۷
قربانی کا ثواب ۳۱۸
اُمت کی طرف سے قربانی ۳۱۸

Marfat.com

قربانی کا طریقہ ۳۱۹
حج ۳۲۱
حج وعمرہ ۳۲۱
حج کی فرضیت ۳۲۱
عمرہ کی حقیقت ۳۲۱
حج وعمرہ کی برکت ۳۲۱
حاضری عرفات عین حج ہے ۳۲۲
عرفات کی منزلت ۳۲۲
عرفات کی دُعا ۳۲۲
میقات ۳۲۳
احرام کا لباس ۳۲۴
احرام سے پہلے غسل ۳۲۵
خوشبو قبل احرام ۳۲۵
تلبیہ ۳۲۵
دُعا بعد تلبیہ ۳۲۶
طواف میں ذکر ودُعا ۳۲۶
استلام ۳۲۶
ملتزم ۳۲۷
رمی ۳۲۷
حلق کرانے والوں کے لیے دُعا ۳۲۷
قربانی کے ایام ۳۲۸
نبی اکرم ﷺ کی قربانی کا منظر ۳۲۸
طواف زیارت ۳۲۸
سواری پر طواف ۳۲۸
عورتوں کا عذر شرعی ۳۲۹
طوافِ وداع ۳۲۹
زیارتِ روضۂ اقدس (ﷺ) ۳۲۹
حاجی کی دُعا ۳۳۰
حضور اکرم ﷺ کے حج وعمروں کی تعداد . ۳۳۰
حجۃ الوداع میں آخری اعلان ۳۳۰
حجۃ الوداع کی تفصیل ۳۳۱
رسول اللہ ﷺ کی فریضہ حج ادا کرنے کے لیے مدینہ طیبہ سے روانگی ۳۳۱
بیت اللہ میں حاضری ۳۳۲
آپ ﷺ کا طواف فرمانا ۳۳۲
آپ ﷺ کی سعی ۳۳۳
منیٰ میں قیام ۳۳۴
عرفات میں آپ ﷺ کا خطبہ اور وقوف ۳۳۵
خطبہ حجۃ الوداع ۳۳۵
عرفات میں آپ ﷺ کا وقوف ۳۳۷
مزدلفہ میں قیام اور وقوف ۳۳۷
آپ ﷺ کا رمی فرمانا ۳۳۷
خطبہ منیٰ ۳۳۸
آپ ﷺ کا قربانی فرمانا ۳۳۸
آپ ﷺ کا حلق کرانا ۳۳۹
طوافِ زیارت وزمزم ۳۳۹
حضور ﷺ کا آخری خطبہ اور مدینہ کو واپسی ۳۳۹
طوافِ وداع ۳۴۰
زکوٰۃ وصدقہ ۳۴۰
زکوٰۃ کی حلاوت ۳۴۰
زکوٰۃ نہ دینے پر وعید ۳۴۰
صدقہ کی ترغیب ۳۴۱
صدقہ کی برکات ۳۴۱
صدقہ کا مستحق ۳۴۲
اپنی حاجتوں کا اخفاء ۳۴۲
صدقہ کی حقیقت ۳۴۳

Marfat.com

جسم کے ہر جوڑ پر صدقہ ۳۴۴
ایصالِ ثواب صدقہ ہے ۳۴۴
ہجرت، جہاد اور شہادت ۳۴۵
ہجرت ۳۴۵
جہاد ۳۴۵
شہادت ۳۴۶
باب ④: معاملات ۳۴۷
حقوق ۳۴۷
حقوق النفس ۳۴۷
حقوق والدین ۳۴۸
ماں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا ۳۴۹
والدین کا حق بعد موت ۳۵۰
والد کے دوست کا حق ۳۵۱
ماں باپ پر لعنت بھیجنا ۳۵۱
شوہر و بیوی کے حقوق ۳۵۱
اولاد کے حقوق ۳۵۴
اولاد کا نام اور ادب ۳۵۵
لڑکیوں کی پرورش ۳۵۵
اولادِ صالح ۳۵۵
وصیت ۳۵۶
ناجائز وصیت ۳۵۶
بھائی اور بہنوں کے حقوق ۳۵۶
بڑے بھائی، بہن اور بیٹوں کا حق ۳۵۶
یتیم کا حق ۳۵۷
یتیم پر رحم کرنا ۳۵۷
یتیم کی پرورش ۳۵۷
یتیم سے محبت و شفقت ۳۵۷
صلہ رحمی ۳۵۸
پڑوسی کے حقوق ۳۵۹
دوست کا حق ۳۶۰
مسلمان کے حقوق ۳۶۰
حفاظتِ مسلم ۳۶۰
دوستوں کو جدا کرنا ۳۶۰
دوستوں کی دل شکنی ۳۶۰
مشورہ دینا ۳۶۱
لوگوں پر رحم کرنا ۳۶۱
مسلمان کو حقیر سمجھنا ۳۶۱
دوست سے ملاقات کرنا ۳۶۱
حقوقِ مسلم ۳۶۲
قطع تعلق ۳۶۲
مسلمانوں کی آبرو کا حق ۳۶۲
حق طریق (راستہ) ۳۶۲
حقوقِ مریض (عیادت) ۳۶۳
مسکین کا حق ۳۶۳
جانور کا حق ۳۶۳
حقوق حاکم و محکوم ۳۶۳
فریقین کا فیصلہ ۳۶۶
خدمت گار کا حق ۳۶۶
کسبِ معاش ۳۶۶
مال کی قدر ۳۶۶
قناعت ۳۶۶
معاملہ میں صداقت ۳۶۷
حلال روزی کی تلاش ۳۶۷
والدین اور اولاد کیلئے نان ونفقہ مہیا کرنا .. ۳۶۷
ناجائز آمدنی ۳۶۷
اپنے ہاتھ کی کمائی ۳۶۸

Marfat.com

حلال کمائی ۳۶۸
تلاش رزق کا وقت ۳۶۸
معاملہ میں نرمی ۳۶۸
تاجر کی نیک خصلتیں ۳۶۸
مزدور کی اُجرت ۳۶۹
رزق مقدر ۳۶۹
رعایت باہمی ۳۶۹
تجارت میں صدق و امانت ۳۶۹
تاجر کی صداقت ۳۶۹
کم ناپنا اور تولنا ۳۶۹
ذخیرہ اندوزی ۳۷۰
مال کا صدقہ ۳۷۰
قرض ۳۷۰
قرض دار کی رعایت ۳۷۰
قرض کی لعنت ۳۷۰
قرض کی ادائیگی کی نیت ۳۷۱
قرض کا وبال ۳۷۱
قرض سے پناہ ۳۷۱
دُعا ادائے قرض ۳۷۱
قرض دینے کا ثواب ۳۷۲
قرض دار کو مہلت دینا ۳۷۲
حرمتِ سود ۳۷۲
سود کا گناہ ۳۷۲
مقروض کے ہدیہ سے احتیاط ۳۷۳
سود کا وبال ۳۷۳
سود کا معاملہ ۳۷۳
حرمتِ رشوت ۳۷۳
رشوت پر لعنت ۳۷۳
رشوت پر دوزخ کا عذاب ۳۷۳
باب ④: معاشرت ۳۷۴
گھر میں داخل ہونے کے آداب ۳۷۴
استیذان (اجازت چاہنا) ۳۷۴
سوتے ہوئے کو سلام کرنا ۳۷۵
حضور اکرم ﷺ کی عادتِ طیبہ ۳۷۵
سلام کے آداب ۳۷۵
سلام کے حقوق ۳۷۷
مصافحہ، معانقہ و دست بوسی ۳۷۷
ہاتھ چومنا ۳۷۹
ہدیہ ۳۷۹
چھینک اور جمائی ۳۸۰
سرنامہ پر بسم اللہ لکھنا ۳۸۱
خط لکھنے کے آداب ۳۸۱
قلم کی عظمت ۳۸۱
ہر تحریر کی ابتداء میں درود شریف ۳۸۱
امتیازِ قومی اور لباس ۳۸۲
متکبرانہ لباس ۳۸۲
لباس کے آداب ۳۸۳
میزبانی و مہمانی کے حقوق ۳۸۳
دعوتِ طعام ۳۸۴
فاسق کی دعوت ۳۸۵
کھانے میں تکلف ۳۸۵
ساتھ مل کر کھانا ۳۸۵
عورتوں کے متعلق ۳۸۵
مسلم خواتین کے لیے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے احکامات ۳۸۵
پردہ کے احکام ۳۸۵

Marfat.com

عورتوں کے حقوق کا تحفظ ۳۸۶
عند اللہ مسلم خواتین کا وقار و حیاء ۳۸۷
نابینا غیر محرم مرد سے بھی پردہ ۳۸۷
عورت کے باہر نکلنے کا ضابطہ ۳۸۷
عورتوں کے ساتھ تنہائی ۳۸۸
ستر عورت ۳۸۸
عورت کی آواز ۳۸۸
نامحرم عورت کو دیکھنا ۳۸۸
نامحرم کے گھر میں جانا ۳۸۸
جنت سے محرومی ۳۸۹
نامحرم عورتوں سے سلام و مصافحہ ۳۸۹
عورت کی وضع قطع اور لباس ۳۸۹
ممنوعاتِ شرعیہ ۳۹۰
حرمتِ شراب ۳۹۰
شراب، سود اور عیاشی ۳۹۱
لغو کھیل شطرنج وغیرہ ۳۹۱
تصاویر ۳۹۱
راگ راگنی ۳۹۳
دُرِ منثور ۳۹۴
بکھرے ہوئے موتی ۳۹۴
قرآن مجید کی برکت ۳۹۴
صحبت نیکاں ۳۹۴
عہد شکنی کا وبال ۳۹۴
ہم نشین کا اثر ۳۹۵
کسی کی زمین غصب کرنے کا وبال ۳۹۵
ہمسایہ کا انتخاب ۳۹۵
پریشان حال کی مدد ۳۹۵
اہل و عیال کا فتنہ ۳۹۵
مسلمان بھائی سے بحث و دِل لگی ۳۹۵
غیبت پر حمایت ۳۹۶
پاکی و صفائی ۳۹۶
جسمانی آرائش ۳۹۶
مدح میں مبالغہ ۳۹۷
قناعت ۳۹۷
بہتان ۳۹۷
بوڑھے کی تعظیم ۳۹۷
ظالم و مظلوم کی اعانت ۳۹۷
مصیبت زدہ کا مذاق ۳۹۸
چند نصیحتیں ۳۹۸
دوست سے ملاقات ۳۹۸
مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے ۳۹۹
سوال کی مذمت ۳۹۹
مسلمان کو دیکھ کر مسکرانا صدقہ ہے ۴۰۰
عذر قبول کرنا ۴۰۰
ایمان کے ساتھ عمل ۴۰۰
احسان کا شکریہ ۴۰۰
سفارش ۴۰۰
سرگوشی ۴۰۱
سونے چاندی کے برتن کا استعمال ۴۰۱
فحش کلامی ۴۰۱
بے جا مدح ۴۰۱
فاسق کی مدح ۴۰۱
صحت اور خوشبو ۴۰۱
زمین کا تبادلہ ۴۰۲
غیرت و احسان ۴۰۲
عیش و عشرت ۴۰۲

Marfat.com

باہم دعوتیں کرنا ۴۰۲
آدابِ دُعا ۴۰۳
آرام طلبی کی عادت اچھی نہیں ۴۰۳
کسبِ حلال ۴۰۳
سادگی ۴۰۴
بدعت ۴۰۴
بدعت کی ممانعت ۴۰۴
طبِ نبوی ﷺ ۴۰۵
دُعاؤں اور دواؤں سے علاج ۴۰۵
دُعاؤں سے علاج ۴۰۵
نظرِ بد کے لیے جھاڑ پھونک ۴۰۶
بدنظری کا نبوی علاج ۴۰۷
﴿لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ﴾ کا عمل ۴۰۷
آیت الکرسی ۴۰۸
جامع دُعا ۴۰۸
دُعائے فقر ۴۰۸
دَردِ سر کی دُعا ۴۰۹
ہر دَرد و بلا کی دُعا ۴۰۹
دُعائے طعام ۴۰۹
دانت کے درد کی دُعا ۴۱۰
دواؤں سے علاج ۴۱۰
امراض و علاج ۴۱۰
پیٹ میں کھانے کا اندازہ ۴۱۰
مریض کی غذا ۴۱۱
حرام چیز میں شفاء نہیں ہے ۴۱۱
مرض میں دودھ کا استعمال ۴۱۱
شہد کی تاثیر ۴۱۱
قرآن و شہد میں شفاء ۴۱۱
مرض لگنا اور فالِ بد ۴۱۲
کلونجی کی تاثیر ۴۱۲
منتروں کا استعمال ۴۱۲
روغنِ زیتون ۴۱۲
دوا میں حرام چیز کی ممانعت ۴۱۲
ضعفِ قلب کا علاج ۴۱۲
مرگی ۴۱۳
مکھی ۴۱۳
باب⑤: اخلاقیات ۴۱۴
اَخلاقِ حمیدہ ۴۱۴
حسنِ اخلاق ۴۱۴
سایۂ عرشِ الٰہی کے مستحق ۴۱۵
نیک کام کا اجراء ۴۱۶
احسان ۴۱۶
توکل اور رضا بالقضاء ۴۱۶
کام میں متانت اور وقار ۴۱۷
صدقِ مقالی اور انصاف ۴۱۷
جذبات پر قابو ۴۱۷
جنت کی ذمہ داری ۴۱۸
جنت کی بشارت ۴۱۸
صدق و امانت اور کذب و خیانت ۴۱۸
اللہ اور رسول ﷺ کی حقیقی محبت ۴۱۸
امانت ۴۱۹
عمر کا لحاظ ۴۱۹
شرم و حیاء ۴۱۹
نرم مزاجی ۴۲۰
ایفائے وعدہ اور وعدہ خلافی ۴۲۰
تواضع ۴۲۱

Marfat.com

عفوِ الٰہی سے محرومی ۔۔۔ ۴۲۱
ادائے شکر ۔۔۔ ۴۲۱
صبر ۔۔۔ ۴۲۲
صبر و شکر ۔۔۔ ۴۲۳
سخاوت و بخل ۔۔۔ ۴۲۴
قناعت و استغناء ۔۔۔ ۴۲۴
کفایت شعاری ۔۔۔ ۴۲۵
معافی چاہنا ۔۔۔ ۴۲۵
خطا معاف کرنا ۔۔۔ ۴۲۵
خاموشی ۔۔۔ ۴۲۶
ایثار ۔۔۔ ۴۲۶
ترک لایعنی ۔۔۔ ۴۲۶
رحم دلی اور بے رحمی ۔۔۔ ۴۲۷
نیکی ۔۔۔ ۴۲۷
صدقاتِ جاریہ ۔۔۔ ۴۲۷
تدبر و تفکر ۔۔۔ ۴۲۷
اخلاقِ رذیلہ ۔۔۔ ۴۲۸
خود بینی ۔۔۔ ۴۲۸
بے حیائی کی اشاعت ۔۔۔ ۴۲۸
دوسروں کو حقیر سمجھنا ۔۔۔ ۴۲۸
ریاء ۔۔۔ ۴۲۹
زنا ۔۔۔ ۴۲۹
غصہ ۔۔۔ ۴۳۰
غیبت ۔۔۔ ۴۳۰
خیانت ۔۔۔ ۴۳۱
بدگمانی ۔۔۔ ۴۳۱
دورُخی ۔۔۔ ۴۳۲
چغل خوری ۔۔۔ ۴۳۲
جھوٹ ۔۔۔ ۴۳۲
مصلحت آمیزی ۔۔۔ ۴۳۳
ایمان داروں کو رُسوا کرنا ۔۔۔ ۴۳۴
بخل ۔۔۔ ۴۳۴
انتقام ۔۔۔ ۴۳۴
بغض و کینہ، حسد ۔۔۔ ۴۳۵
قساوتِ قلبی کا علاج ۔۔۔ ۴۳۵
منافقت ۔۔۔ ۴۳۶
ظلم ۔۔۔ ۴۳۶
ظالم کی اعانت ۔۔۔ ۴۳۶
بدگوئی ۔۔۔ ۴۳۷
عیب چینی ۔۔۔ ۴۳۷
بدنگاہی ۔۔۔ ۴۳۷
لعنت کرنا ۔۔۔ ۴۳۸
خودکشی ۔۔۔ ۴۳۸
گناہ ۔۔۔ ۴۳۸
معصیت سے اجتناب ۔۔۔ ۴۳۸
گناہ کا علاج ۔۔۔ ۴۳۹
گناہوں کی پاداش ۔۔۔ ۴۳۹
گناہوں کا وبال ۔۔۔ ۴۴۰
گناہِ کبیرہ ۔۔۔ ۴۴۰
بعض کبائر ۔۔۔ ۴۴۱
اشراک فی العبادہ ۔۔۔ ۴۴۲
بدعات القبور ۔۔۔ ۴۴۲
بدعات الرسوم ۔۔۔ ۴۴۲
علاماتِ قہرِ الٰہی ۔۔۔ ۴۴۲
باب ⑥: حیاتِ طیبہ کے صبح و شام ۔۔۔ ۴۴۴
نبی الرحمت ﷺ کے معمولاتِ یومیہ ۔۔۔ ۴۴۴

Marfat.com

بعدِ فجر ۴۴۴
بعدِ ظہر ۴۴۵
بعدِ عصر ۴۴۵
بعدِ مغرب ۴۴۵
بعدِ عشاء ۴۴۶
دن کی سنتیں ۴۴۶
گھر سے باہر جانے کی دُعا ۴۴۷
اِشراق کی نماز ۴۴۷
صبح کی دُعا ۴۴۸
قیلولہ ۴۴۹
رات کی سنتیں ۴۵۰
نمازِ اَوّابین ۴۵۰
نمازِ عشاء ۴۵۰
نمازِ تہجد ۴۵۰
تہجد کا افضل وقت ۴۵۰
گھر میں آمد و رفت کی دعائیں اور سنتیں ۴۵۱
رات کی حفاظت ۴۵۲
شام اور رات کی احتیاط ۴۵۲
بستر صاف کرنا ۴۵۳
متفرق سنتیں ۴۵۳
رات کی دُعائیں ۴۵۳
رات میں بستر پر جانے کے وقت ۴۵۴
خواب ۴۵۵
تتمہ ۴۵۵
ہدایت ۴۵۶
باب ⑦: مناکحت و نومولود ۴۵۷
مناکحت اور متعلقہ معاملات ۴۵۷
نکاح کی ترغیب ۴۵۷
عورت کا انتخاب ۴۵۷
نکاح کا پیغام ۴۵۷
نکاح کے لیے اجازت ۴۵۸
نکاح میں برکت ۴۵۸
مہر ۴۵۸
مہر ادا کرنے کی نیت ۴۵۹
نکاح کا انعقاد ۴۵۹
نکاح کے لیے استخارہ ۴۵۹
نکاح کے لیے خطبہ مسنونہ ۴۶۰
نکاح کے بعد مبارک باد کی دُعا ۴۶۱
ولیمہ ۴۶۲
نکاح کے بعض اعمالِ مسنونہ ۴۶۲
نکاح کا طریقہ ۴۶۳
طلاق و خلع ۴۶۳
سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کا بابرکت نکاح ۴۶۴
حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کی رخصتی کے بعد ۴۶۵
نومولود ۴۶۵
نومولود کے کان میں اذان دی جائے ... ۴۶۵
تحنیک ۴۶۵
اچھے نام کی تجویز ۴۶۶
بچہ کو پہلی تعلیم ۴۶۶
تعویذ حفاظت ۴۶۶
عقیقہ ۴۶۶
ختنہ ۴۶۷
باب ⑧: مرض و عیادت
موت و مابعد الموت ۴۶۸
مرض و علاج ۴۶۸
ہر مرض کی دوا ہے ۴۶۸

Marfat.com

علاج کا اہتمام اور اس میں احتیاط ۴۶۸
مریضوں کی عیادت ۴۶۹
تسلی و ہمدردی ۴۶۹
عیادت کے فضائل ۴۷۰
مریض پر دم اور اس کیلئے دعائے صحت .. ۴۷۰
حالتِ مرض کی دُعا ۴۷۲
بیماری میں زمانہ تندرستی کے اعمال کا حساب ۴۷۳
تکلیف وجہ رفعِ درجات ۴۷۳
وجہ کفارۂ سیئات ۴۷۳
موت کی یاد اور اس کا شوق ۴۷۳
موت کی تمنا اور دُعا کرنے کی ممانعت .. ۴۷۳
موت کے آثار ظاہر ہونے لگیں تو کیا کریں؟ ۴۷۴
سکرات الموت ۴۷۴
جان کنی ۴۷۴
میت پر نوحہ و ماتم نہیں کرنا چاہیے ۴۷۵
میت کے لیے آنسو بہانا جائز ہے ۴۷۶
آنکھ کے آنسو اور دل کا صدمہ ۴۷۷
میت کا بوسہ لینا ۴۷۷
تجہیز و تکفین میں جلدی ۴۷۷
اہلِ میت کے لیے کھانا بھیجنا ۴۷۸
موت پر صبر اور اس کا اجر ۴۷۸
میت کا سوگ منانا ۴۷۹
پسماندگان سے تعزیت ۴۷۹
میت کا غسل اور کفن ۴۷۹
میت کو نہلانے کا مسنون طریقہ ۴۸۰
کفن میں کیا کیا اور کیسے کپڑے ہونا چاہئیں ۴۸۱
کفن پہنانے کا مسنون طریقہ ۴۸۲
میت کو نہلانے کے بعد غسل ۴۸۳
جنازہ لے جانے کا مسنون طریقہ ۴۸۳
جنازہ کے ساتھ چلنے اور نمازِ جنازہ پڑھنے کا ثواب ۴۸۴
جنازہ کے ساتھ تیز رفتاری اور جلدی کا حکم ۴۸۴
نمازِ جنازہ کے متعلق مسائل ۴۸۵
ترکیب نمازِ جنازہ ۴۸۶
جنازہ میں کثرت تعداد کی برکت اور اہمیت ۴۸۷
قبر کی نوعیت ۴۸۷
دفن کے بیان میں ۴۸۸
تدفین کے بعد ۴۸۹
قبروں پر چلنے اور بیٹھنے کی ممانعت ۴۸۹
وہ کام جو خلافِ سُنّت ہیں ۴۸۹
غائبانہ نمازِ جنازہ ۴۸۹
زیارتِ قبور ۴۹۰
تعزیت ۴۹۱
ایصالِ ثواب ۴۹۱
اموات کے لیے ایصالِ ثواب ۴۹۱
حضور اکرم ﷺ کا مکتوبِ تعزیت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے بیٹے کی وفات پر ۴۹۲
درود شریف ۴۹۳
نعت شریف ۴۹۴
مناجات ۴۹۵

Marfat.com

مآخذ

① قرآن مجید
② صحیح بخاری شریف
③ شمائل ترمذی شریف
④ مشکوٰۃ شریف
⑤ جامع ترمذی
⑥ حصن حصین
⑦ الادب المفرد
⑧ زادالمعاد
⑨ طبقات ابن سعد
⑩ زادالسعید
⑪ بہشتی گوہر
⑫ کثرت الازدواج لصاحب المعراج
⑬ خصائل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم (شرح شمائل ترمذی) از: شیخ الحدیث حضرت محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ
⑭ مدارج النبوہ (حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)
⑮ کتاب الشفاء (حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ)
⑯ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم (از حضرت سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ)
⑰ تفسیر بیان القرآن (حضرت حکیم الامت مجدد ملت مولانا محمد اشرف علی تھانوی قدس سرہ العزیز)
⑱ نشر الطیب (حضرت حکیم الامت مجدد ملت مولانا محمد اشرف علی تھانوی قدس سرہ العزیز)
⑲ حیاۃ المسلمین (حضرت حکیم الامت مجدد ملت مولانا محمد اشرف علی تھانوی قدس سرہ العزیز)
⑳ بہشتی زیور (حضرت حکیم الامت مجدد ملت مولانا محمد اشرف علی تھانوی قدس سرہ العزیز)
㉑ معارف الحدیث (مکمل) (مولانا محمد منظور صاحب نعمانی رحمۃ اللہ علیہ)
㉒ ترجمان السنۃ (مولانا سید بدر عالم صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ)

تقدمہ

عالی مرتبت جامع شریعت و طریقت حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس اللہ سرہٗ، مفتی اعظم پاکستان و بانی وصدر دارالعلوم کراچی، خلیفہ ارشد حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی قدس سرہ العزیز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

قرآن کریم کے بے شمار نصوص اور احادیث صحیحہ شاہد ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اور آپ ﷺ کی تعلیمات اور سنتوں کا اتباع ہی انسان کی مکمل اصلاح کا نسخہ اکسیر اور دُنیا و آخرت کی ہر کامیابی کا ضامن ہے۔ مگر اکثر لوگوں نے اطاعت و اتباع کو صرف نماز، روزہ وغیرہ چند عبادات میں منحصر سمجھ رکھا ہے۔ معاملات اور حقوقِ باہمی، خصوصاً عادات اور آداب معاشرت سے متعلق قرآن و حدیث کے ارشادات اور رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کو عام طور پر ایسا سمجھ لیا گیا ہے کہ یہ نہ دین کا کوئی جزو ہے اور نہ اطاعت و اتباعِ رسول ﷺ سے اس کا کوئی تعلق ہے۔

اسی کا نتیجہ ہے کہ بہت سے ایسے مسلمان بھی دیکھے جاتے ہیں جو نماز روزے کے اعتبار سے اچھے خاصے دیندار کہلاتے ہیں مگر معاملات و معاشرت و حقوقِ باہمی کے معاملہ میں بالکل غافل اور بے شعور ہونے کی بناء پر اسلام اور مسلمانوں کے لیے ننگ و عار ہوتے ہیں جس کی بڑی وجہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات سے ناواقفیت اور آپ ﷺ کی عادات و خصائل اور سنن سے غفلت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو ایک مثالی نمونہ بنا کر بھیجا ہے اور لوگوں کو یہ ہدایت دی ہے کہ زندگی کے ہر شعبہ، ہر دور، ہر حال میں اور عبادات و معاملات و معاشرت و عادات میں اس نمونے کے مطابق خود بھی بنیں اور دوسروں کو بھی بنانے کی فکر کریں۔ آیت قرآنی

Marfat.com

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (احزاب: ۲۸)
کا یہی مطلب ہے۔ گویا رسول اللہ ﷺ کی سیرت اور شمائل ایک حیثیت سے عملی قرآن ہے۔

اسی لیے ہر زمانے کے علماء نے عربی، فارسی، اُردو اور ہر زبان میں رسول اللہ ﷺ کے شمائل و خصائل کو مختصر اور مفصل مستقل رسالوں اور کتابوں کی صورت میں جمع فرمادیا ہے۔ جو ایک حیثیت سے پوری تعلیمات نبویہ کا خلاصہ ہے۔

حال ہی میں ہمارے محترم بزرگ عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحیٔ صاحب عارفی نے جو سیدی حضرت حکیم الامۃ تھانوی قدس سرہٗ کے خلیفہ خاص ہیں عام لوگوں کو اطاعت رسول اور اتباع سنت کا صحیح مفہوم سمجھانے کے لیے شمائل و خصائل کی مستند کتابوں سے ہر شعبہ زندگی کے متعلق ہدایات کو واضح اور نمایاں کر کے جمع فرمادیا ہے جو کتب شمائل کا اصل مقصد ہے۔

افسوس ہے کہ احقر اپنی علالت اور ضعف کی بناء پر اس مبارک مجموعہ کو خود نہیں دیکھ سکا۔ خاص خاص مقامات اور عنوانات کو پڑھوا کر سنا ہے مگر بعض علماء نے اس کو بالاستیعاب دیکھ کر توثیق فرمائی ہے اور جن کتابوں سے یہ مضامین لیے گئے ہیں ان کا مستند و معتبر ہونا خود اس مجموعہ کے مستند ہونے کی ضمانت ہے۔

الحمدللہ شمائل نبویہ کا یہ بہت اچھا مجموعہ عام فہم اور سلیس زبان میں جمع ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ حضرت مصنف کو جزائے خیر عطا فرمادیں اور کتاب کو مقبول و مفید بنادیں۔ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ۔

بندہ محمد شفیع عفا اللہ عنہ
دارالعلوم کراچی ۱۴
۲۷ رجب ۹۳ ۱۳ھ

Marfat.com

تاثرات

بقیۃ السلف و حجۃ الخلف عالی جناب حضرت شیخ الحدیث مولانا حافظ محمد زکریا صاحب (کاندھلوی ثم سہارنپوری) زاد اللہ تعالیٰ فیوضھم و برکاتہم مدظلہم العالی۔

کتاب اسوۂ حسنہ رسول اکرم ﷺ (طبع اوّل) معظم و محترم حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم کی خدمت بابرکت میں پیش کی گئی (آج کل مدینہ طیبہ میں قیام پذیر ہیں) حضرت ممدوح نے بعد ملاحظہ اپنے جن تاثرات کا اظہار فرمایا اس کا اقتباس درج ذیل ہے۔(مؤلف)

جناب کا پہلا گرامی نامہ ملا تھا اور میں اس سے بھی پہلے سے عریضہ لکھنے کا ارادہ کر رہا تھا مگر ان دنوں میری طبیعت بہت ہی خراب رہی۔

آپ کی مبارک کتاب بہت ہی برکات کی حامل ہے' اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور لوگوں کو زیادہ سے زیادہ منتفع فرمائے اور جناب کو دارین کی ترقیات سے نوازے۔ آپ کی کتاب تو بہت پسند آئی' مگر میرے پاس بے وقت پہنچی' حج کے زمانہ میں مدینہ پاک میں عصر کے بعد کی مجلس میں چار پانچ سو کے قریب کم سے کم لوگ ہوتے تھے اور جو وقت گزرتا گیا اور ہندو پاک کے جہاز جاتے رہے' آدمیوں کی کمی ہوتی رہی' اگر پہلے آجاتی تو اوروں کے کان میں بھی پڑ جاتی۔

میں اس دوران اکثر بیمار رہا۔ بہت ہی امراض و انتشار کی حالت میں رسالہ کو سنا۔ سنتے ہوئے جہاں شبہ ہوا وہاں حاشیہ پر نشان لگا دیا' ممکن ہے کہ کچھ سماع سے رہ گیا ہو۔

فقط والسلام

محمد زکریا (از: مدینہ طیبہ)

۲۲ مئی ۱۹۷۵ء

پھر دوسرا گرامی نامہ صادر ہوا' اس میں ارقام فرمایا کتاب کے متعلق میرا تو خیال ہے کہ میں پہلے خط میں لکھوا چکا تھا۔ دعائیں ہی تو ہمارے یہاں اصل ہوا کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی

Marfat.com

دعائیں اس سیہ کار کے حق میں قبول فرمائیں۔ اس میں تو شک نہیں کہ طبیعت تو بہت گری ہوئی تھی اور ہے مگر جیسا کہ آپ نے تحریر فرمایا، شوق میں (کتاب کو) سن ہی لیا۔ اس کا ضرور قلق ہوا کہ کتاب دیر میں پہنچی، اگر حج کے زمانے میں پہنچ جاتی تو لوگوں کو زیادہ نفع ہوتا، آپ نے صحیح فرمایا کہ اس زمانے میں اتباع سنت تو مفقود ہوتا جارہا ہے، عوام تو در کنار خواص میں بھی اس کا اہتمام کم ہوتا جارہا ہے۔ فالی اللہ المشتکی

آپ نے جو اہتمام اس کتاب میں کیا ہے، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین! میں تعمیل ارشاد میں چند کلمات لکھوارہا ہوں۔

حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا وَّمُسَلِّمًا

اس ناکارہ نے عالی جناب ڈاکٹر عبدالحیٔ صاحب زادمجدہم خلیفہ حضرت حکیم الامت تھانوی نوراللہ مرقدہ کی تالیف اسوۂ رسول اکرم ﷺ کو بہت شوق سے بڑے مجمع میں جو حج وعمرہ کے لیے تشریف لائے ہوئے تھے، سنا اور کہیں کہیں مجھے اشتباہ ہوا تو علماء سے مراجعت کے بعد طبع ثانی میں اس کی اصلاح کے لیے بھی توجہ دلائی، رسالہ بہت ہی مفید اور آسان ہے اور حضور اقدس ﷺ کے حالات پر مشتمل ہے، اور ان شاء اللہ تعالیٰ بہت مفید ہے، اور باطنی خوبیوں کے ساتھ ظاہری خوبیوں، طباعت کی عمدگی ودل کشی سے بھی آراستہ ہے، یہ ناکارہ دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ جل شانہ اپنے فضل وکرم سے لوگوں کو اس سے زیادہ سے زیادہ انتفاع وتمتع نصیب فرمائے اور حضرت مؤلف دام مجدہم کے لیے اس کو صدقہ جاریہ بنائے۔ (آمین)

فقط والسلام
محمد زکریا کاندھلوی
واردحال مدینہ منورہ
۱۷ جمادی الثانی ۱۳۹۵ھ بمطابق ۲۶ جون ۱۹۷۵ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ مؤلف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی.

امابعد! ادنیٰ خادم بارگاہ حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی قدس سرہ احقر ناکارہ محمد عبدالحئی عرض گزار ہے کہ حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ کی عام تعلیمات اور دوسرے سبھی اکابر کے ارشادات سے یہ امر بحمد اللہ مرکوز خاطر رہا ہے کہ دین و دنیا کی فلاح رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات اور آپ ﷺ کی عادات وسنن کی اتباع پر موقوف ہے جو صرف نماز، روزہ اور دیگر عبادات کی حد تک نہیں، بلکہ زندگی کے ہر شعبے اخلاق و عادات، معاشرت و معاملات سب پر حاوی ہے۔ احادیث رسول اور شمائل نبویہ کے متعلق جتنا عظیم الشان ذخیرہ کتب ہر زمانے کے مشائخ ومحدثین نے امت کیلئے مہیا کیا ہے۔ ان سب کا حاصل یہ ہے کہ امت ہر شعبہ زندگی کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی قولی اور عملی ہدایات سے واقف ہو اور ان کو اپنا مقصد زندگی بنائے۔

موجودہ دور میں جب کہ سرور کونین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنتوں سے مغائرت بڑھتی جارہی ہے۔ اور مسلمان اپنے دین کی تعلیمات کو چھوڑ کر غیروں کے طور طریقے اختیار کر رہے ہیں، اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ مسلمانوں کو بار بار اسلامی تعلیمات اور سرکار دو عالم ﷺ کی سنتوں کی طرف دعوت دی جائے کیونکہ مسلمانوں کی دنیوی اور اخروی ہر طرح کی صلاح وفلاح اتباع سنت ہی میں مضمر ہے۔

اس غرض کے لیے عرصہ دراز سے دل میں آرزو تھی کہ ایک ایسی آسان اور مختصر کتاب مرتب کی جائے جس کا مطالعہ عام مسلمانوں کو اتباع سنت کی دلکش زندگی سے روشناس کرا سکے اور جس سے وہ آسانی کے ساتھ سنت کے مطابق زندگی کے بنیادی تقاضے معلوم کر سکیں۔ یہی وہ داعیہ تھا جس نے مجھے اس کتاب کی ترتیب پر آمادہ کیا۔

احقر کوئی عالم نہیں، لیکن یہ محض اللہ تعالیٰ شانہ کا فضل عظیم ہے کہ اس نے علماء اہل تقویٰ ومشائخ کی بابرکت صحبت وتربیت سے فیضیاب وسرفراز ہونے کی سعادت نصیب فرمائی ہے۔ یہ

Marfat.com

انہی بزرگوں کا فیضانِ نظر ہے کہ احقر کے دل میں ایک ایسی کتاب مرتب کرنے کا تقاضا پیدا ہوا جس میں نبی الرحمۃ ﷺ کے اسوۂ حسنہ سے متعلق ایسی احادیث جمع کی جائیں جن کا تعلق انسان کی زندگی کے ہر شعبہ اور ہر حال سے ہو اور جن کی روشنی میں اتباعِ سنت کا صحیح مفہوم علمی و عملی طور پر خوب واضح ہو جائے اور جن کی بدولت ہر مسلمان اس بڑھتے ہوئے الحاد و زندقہ کے ماحول و معاشرے میں اپنے ایمان و اسلام کو محفوظ و سلامت رکھ سکے۔

چنانچہ احقر نے خود اپنے لیے اور اپنے ایسے عام مسلمانوں کے لیے بمشورہ علماءِ کرام' احادیث و شمائل نبویہ ﷺ کی مستند کتابوں سے رسول اللہ ﷺ کی سنن و تعلیمات کا انتخاب کر کے اُردو زبان میں آسان عنوان کے ساتھ ایک مفید اور معتدبہ ذخیرہ جمع کر لیا۔

احقر باوجود اپنے ضعف اور دیگر مشاغل کے اس کام کے سرانجام دینے میں ایک طویل مدت تک والہانہ انداز میں محو و متوجہ رہا اور الحمدللہ کہ بقدر اپنی استعداد علمی و صلاحیت فہم جو کچھ بن پڑا اس کو ہدیہ ناظرین کر دیا۔ اللہ تعالیٰ شانہ کا احسان عظیم ہے کہ اس کتاب کے مشہد وجود میں آتے ہی اس قدر مقبولیت حاصل ہوئی کہ تقریباً ایک ہی ماہ کے اندر مطبوعہ کتاب ختم ہو گئی' اور مشتاقین کی تشنگی اور فرمائش باقی رہ گئی۔ اس لیے پیہم تقاضوں کے پیش نظر پھر جلد از جلد دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑا۔

اس اثناء میں یہ کتاب اپنی مطبوعہ شکل میں بعض مستند اہل علم کی نگاہ سے بھی گزری اور اس میں بعض باتیں فقہی نقطہ نظر سے اصلاح طلب معلوم ہوئیں' چنانچہ یہ ایڈیشن بعض مستند اہل علم کی نظر ثانی کے بعد شائع ہو رہا ہے اور اس میں مذکورہ فقہی اشکالات کو دور کر دیا گیا ہے۔ اس کے باوجود یہ بات میں ایک بار پھر عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ یہ فقہ کی کوئی باقاعدہ کتاب نہیں ہے جس میں ایک موضوع سے متعلق تمام تفصیلی جزئیات موجود ہوں یا مسئلہ کے ہر پہلو کا پورا احاطہ کیا گیا ہو۔ لہٰذا ایسی فقہی تفصیلات کے لیے مستند اہل علم و فتوٰی سے رجوع کر کے یا مفصل فقہی کتابوں کو دیکھ کر اور سمجھ کر عمل کرنا چاہیے اور اس غرض کے لیے سیدی و مرشدی حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہ کی کتاب ''بہشتی زیور'' بے نظیر ہے۔

اسی طرح یہ علم حدیث کی بھی کوئی باقاعدہ کتاب نہیں ہے جس میں اُصولِ حدیث کی تمام فنی باریکیوں کی رعایت ہو' بلکہ اگر فنی نقطہ نظر سے اس میں اب بھی کچھ فروگزاشتیں ہوں تو بعید

Marfat.com

حِصّۂ اوّل

رَوحُ وَّ رَیحَانُ وَّجَنَّۃُ نَعِیمٍ

◎

مَضَامِین اِفتِتَاحِیّہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ○

لمعات

رسول اللہ ﷺ کی جلالت شان اور کمالاتِ نبوت خود اللہ تعالیٰ کے کلام مبین میں ہے۔

محمد حامد حمد خدا بس   خدا مدح آفرین مصطفیٰ بس

حق تعالیٰ جل شانہ نے ہمارے رسول مقبول احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ رسول اللہ ﷺ کو تمام انبیاء اور رسل میں ایک خاص امتیاز عطا فرمایا۔ آپ کو سید الانبیاء قرار دیا اور آپ کی ذات اقدس کو دنیا کے لیے ایک مثالی نمونہ بنا کر بھیجا ہے۔ اسی لیے اہل عالم کے لیے آپ کے تعارف اور آپ کے اوصاف کمال بتلانے کا بھی اللہ تعالیٰ نے خود ہی اپنے کلامِ مبین میں اہتمام فرمایا اور ارشاد فرمایا:

① ﴿هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ ؕ وَ كَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ؕ۝۲۸ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا﴾ (الفتح: ۲۸، ۲۹)

ترجمہ: ’’وہ (اللہ) ایسا ہے کہ اس نے اپنے رسول کو ہدایت کا سامان یعنی (قرآن) اور سچا دین (یعنی اسلام) دے کر (دنیا میں) بھیجا ہے تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے اور اللہ کافی گواہ ہے۔ محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے صحبت یافتہ ہیں وہ کافروں کے مقابلہ میں تیز ہیں اور آپس میں مہربان ہیں۔ اے مخاطب! تو ان کو دیکھے گا کہ کبھی رکوع کر رہے ہیں کبھی سجدے کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضا مندی کی جستجو میں لگے ہیں۔‘‘ (بیان القرآن)

Marfat.com

② نیز یہ بھی ارشاد فرمایا کہ:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ﴾ (آل عمران: ١٦٤)

ترجمہ: ''حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر احسان کیا جب کہ ان میں انہیں کی جنس سے ایک ایسے پیغمبر کو بھیجا کہ وہ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں۔ اور ان لوگوں کی (خیالات ورسوماتِ جہالت سے) صفائی کرتے رہتے ہیں اور ان کو کتاب اور فہم کی باتیں بتاتے رہتے ہیں۔'' (بیان القرآن)

③ نیز یہ بھی واضح فرمایا کہ:

﴿اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (الاعراف: ۱۵۷)

ترجمہ: ''جو لوگ ایسے رسول نبی اُمی کا اتباع کرتے ہیں جن کو وہ لوگ اپنے پاس توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں (جن کی صفت یہ بھی ہے) وہ ان کو نیک باتوں کا حکم فرماتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں اور پاکیزہ چیزوں کو ان کے لیے حلال بتاتے ہیں اور گندی چیزوں کو (بدستور) ان پر حرام فرماتے ہیں اور ان لوگوں پر جو بوجھ اور طوق (یعنی شرائع سابقہ کے احکامات شدیدہ) تھے ان کو دور کرتے ہیں سو جو لوگ اس نبی (موصوف) پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی حمایت کرتے ہیں اور ان کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کی اتباع کرتے ہیں جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے' ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں۔'' (بیان القرآن)

④ آپ کے نطق کی شان یوں ارشاد فرمائی:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝﴾ (النجم: ۳-٤)

Marfat.com

ترجمہ: ''اور نہ وہ اپنی خواہش نفسانی سے باتیں بناتے ہیں' ان کا ارشاد نری وحی ہے جو ان پر بھیجی جاتی ہے۔'' (بیان القرآن)

⑤ پھر اپنے بندوں سے اپنے محبوب نبی ﷺ کی خصوصیات کا اس طرح تعارف فرمایا:

﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝﴾ (التوبۃ: ۱۲۸)

ترجمہ: ''(اے لوگو!) تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس (بشر) سے ہیں۔ جن کو تمہاری مضرت کی بات نہایت گراں گزرتی ہے۔ جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہشمند رہتے ہیں۔ (یہ حالت تو سب کے ساتھ ہے پھر بالخصوص) ایمانداروں کے ساتھ بڑے شفیق (اور) مہربان ہیں۔'' (بیان القرآن)

⑥ ﴿اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ ؕ﴾ (احزاب: ٦)

ترجمہ: ''نبی مومنین کے ساتھ خود ان کے نفس سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں اور آپ ﷺ کی بیبیاں ان (مومنوں) کی مائیں ہیں (یعنی مسلمانوں پر اپنی جان سے بھی زیادہ آپ کا حق ہے اور آپ کی اطاعت مطلقاً اور تعظیم بدرجہ کمال واجب ہے۔ اس میں احکام اور معاملات آگئے۔)'' (بیان القرآن)

⑦ پھر لوگوں کو اپنے رسول برحق اور ہادی دین مبین ﷺ کی اتباع کے لیے اس طرح حکم فرمایا:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (احزاب: ۲۸)

ترجمہ: ''تم لوگوں کے لیے رسول اللہ (ﷺ کی ذات) میں ایک عمدہ نمونہ تھا اور ہمیشہ رہے گا۔'' (بیان القرآن)

⑧ ﴿وَ مَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَ مَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ﴾ (الحشر: ۷)

ترجمہ: ''اور رسول اللہ تم کو جو کچھ دیا کریں' وہ لے لیا کرو اور جس چیز (کے لینے) سے تم کو روک دیں (اور بالعموم الفاظ یہی حکم ہے افعال اور احکام میں بھی) تم رک جایا کرو۔'' (بیان القرآن)

⑨ ﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾ (النساء: ۸)

Marfat.com

ترجمہ: ''جس شخص نے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔'' (بیان القرآن)

⑩ ﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا﴾ (احزاب: ۷۱)

ترجمہ: ''اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا سو وہ بڑی کامیابی کو پہنچے گا۔''

⑪ پھر اپنے محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتیوں کو یہ بھی بشارت عطا فرمائی:

﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴿۶۹﴾﴾ (النساء: ۸۰/۶۹)

ترجمہ: ''اور جو شخص اللہ اور رسول کا کہنا مان لے گا تو ایسے اشخاص بھی ان حضرات کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صلحاء اور یہ حضرات بہت اچھے رفیق ہیں۔'' (بیان القرآن)

⑫ اور اس پر متنبہ فرمایا:

﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۱۱۵﴾﴾ (النساء: ۱۱۵)

ترجمہ: ''اور جو شخص رسول کی مخالفت کرے گا بعد اس کے کہ اس کو امر حق واضح ہو چکا تھا اور مسلمانوں کا رستہ چھوڑ کر دوسرے رستہ ہو لیا تو ہم اس کو جو کچھ وہ کرتا ہے کرنے دیں گے اور اس کو جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بُری جگہ ہے جانے کی۔'' (بیان القرآن)

⑬ ﴿وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۠ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۴﴾﴾ (النساء: ۱۴)

ترجمہ: ''اور جو شخص اللہ اور رسول کا کہنا نہ مانے گا اور بالکل ہی اس کے ضابطوں سے نکل جائے گا اس کو آگ میں داخل کریں گے اس طور سے کہ وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا اور اس کو ایسی سزا ہوگی جس میں ذلت بھی ہے۔'' (بیان القرآن)

⑭ پھر اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی زبانِ مبارک سے اپنے منصبِ رسالت اور مرتبہ رُشد و

Marfat.com

ہدایت کے اعلان کے لیے یہ الفاظ عطا فرمائے۔

﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا ۨالَّذِىْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْىٖ وَ يُمِيْتُ ۠﴾ (الاعراف: ۱۵۸)

ترجمہ: ''آپ کہہ دیجئے کہ اے (دُنیا جہان کے) لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا بھیجا ہوا (پیغمبر) ہوں جس کی بادشاہی تمام آسمانوں اور زمین میں ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے۔'' (بیان القرآن)

15 ﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِىْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ؔ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَ مَنِ اتَّبَعَنِىْ ؕ﴾ (یوسف: ۱۰۸)

ترجمہ: ''آپ فرما دیجئے کہ یہ میرا طریق ہے میں (لوگوں کو توحید) خدا کی طرف اس طور پر بلاتا ہوں کہ میں دلیل پر قائم ہوں اور میرے ساتھ والے بھی۔'' (بیان القرآن)

16 ﴿قُلْ اِنَّنِىْ هَدٰىنِىْ رَبِّىْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ﴾ (الانعام: ۱۶۱)

ترجمہ: ''آپ کہہ دیجئے کہ مجھ کو میرے رب نے ایک سیدھا راستہ بتلا دیا ہے۔'' (بیان القرآن)

17 ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۳۱﴾ (آل عمران: ۳۱)

ترجمہ: ''آپ فرما دیجئے کہ اگر تم خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو تم لوگ میری اتباع کرو، خدا تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگیں گے اور تمہارے سب گناہوں کو معاف کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے بڑی عنایت فرمانے والے ہیں۔'' (بیان القرآن)

18 پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب وحبیب ﷺ کو غایت لطف وکرم سے ان محترم الفاظ کے ساتھ مخاطب فرمایا۔

﴿يٰسٓ ۚ ۝۱ وَ الْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۙ ۝۲ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ ۝۳ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ؕ ۝۴﴾

(یٰس: ۱ تا ٤)

ترجمہ: ''یٰس ۚ ۝۱ قسم ہے قرآن باحکمت کی کہ بیشک آپ (ﷺ) منجملہ پیغمبروں کے ہیں (اور) سیدھے رستہ پر ہیں۔''

Marfat.com

(19) ﴿ یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًاۙ۝ وَّ دَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ
سِرَاجًا مُّنِیْرًا۝ ﴾ (الاحزاب: ۴۵-۴۶)

ترجمہ: ’’اے نبی (ﷺ)! بیشک ہم نے آپ کو اس شان کا رسول بنا کر بھیجا ہے کہ آپ امت کے لیے گواہ ہوں گے اور آپ (مومنین کے) بشارت دینے والے ہیں اور (کفار کے) ڈرانے والے ہیں (سب کو) اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والے ہیں اور آپ ایک روشن چراغ ہیں۔‘‘ (بیان القرآن)

(20) ﴿ وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا ﴾ (سبا: ۲۸)

ترجمہ: ’’آپ کی بعثت کا مقصد تمام انسانوں کے لیے بشیر و نذیر ہونا ہے۔ (بیان القرآن)

(21) ﴿ وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ۝ ﴾ (الانبیاء: ۱۰۷)

ترجمہ: ’’اور ہم نے (ایسے مضامین نافعہ دے کر) آپ کو کسی بات کے واسطے نہیں بھیجا مگر جہان کے لوگوں (یعنی مکلفین) پر مہربانی کرنے کے لیے۔‘‘ (بیان القرآن)

(22) ﴿ وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ۝ ﴾ (ن: ۴)

ترجمہ: ’’اور بے شک آپ اخلاق حسنہ کے اعلیٰ پیمانہ پر ہیں۔‘‘ (بیان القرآن)

(23) ﴿ وَ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَۙ۝ ﴾ (الم نشرح: ۴)

ترجمہ: ’’اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر بلند کیا۔‘‘ (بیان القرآن)

(24) ﴿ وَ لَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰىؕ۝ ﴾ (والضحیٰ: ۵)

ترجمہ: ’’اور عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو (آخرت میں بکثرت نعمتیں) دے گا سو آپ خوش ہو جائیں گے۔‘‘ (بیان القرآن)

(25) ﴿ وَ لَقَدْ اٰتَیْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ۝ ﴾ (حجر: ۸۷)

ترجمہ: ’’اور ہم نے آپ کو سات آیتیں دیں جو (نماز میں) مکرر پڑھی جاتی ہیں (مراد سورۂ فاتحہ) اور قرآن عظیم دیا۔ (بیان القرآن)

Marfat.com

(26) ﴿وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا۝﴾ (النساء: ۱۳)

ترجمہ: ''اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتاب اور حکمت کی باتیں نازل فرمائیں اور آپ کو وہ باتیں بتلائی ہیں جو آپ نہیں جانتے تھے اور آپ پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے۔'' (بیان القرآن)

(27) باوجود کثیر التعداد دشمنانِ اسلام کی پیہم اور بے انتہا مخالفتوں' ایذاء رسانیوں اور معرکہ آرائیوں کے نبی برحق ﷺ نے نہایت قلیل عرصہ میں اپنے منصب رسالت و اعلائے کلمۃ الحق میں جو بے مثال اور لازوال کامیابی حاصل کی اس پر اللہ جل شانہ نے اپنے محبوب خاتم النبیین و سید المرسلین ﷺ کو اپنا خصوصی پروانہ خوشنودی اور رضائے کاملہ کی سند امتیازی عطا فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ ۝ وَ رَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا۝﴾ (النصر: ۱۔۳)

ترجمہ: ''اے محمد! (ﷺ) جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح مکہ (مع اپنے آثار کے) آ پہنچے (یعنی واقع ہو جائے اور جو آثار اس فتح پر مرتب ہونے والے ہیں یہ ہیں کہ) آپ لوگوں کو اللہ کے دین (اسلام) میں جوق در جوق داخل ہوتا دیکھ لیں (تو اس وقت سمجھ لیجئے کہ مقصود دنیا میں رہنے کا آپ کی بعثت کا کہ تکمیل دین ہے وہ پورا ہو گیا اور اب سفر آخرت قریب ہے اس کے لیے تیاری کیجئے اور) اپنے رب کی تسبیح و تحمید کیجئے اور اس سے استغفار کی درخواست کیجئے (یعنی ایسے امور جو خلاف اولیٰ واقع ہو گئے ہوں ان سے مغفرت مانگئے) وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔'' (بیان القرآن)

(28) پھر اپنے خاتم المرسلین رحمۃ للعالمین ﷺ کے ذریعہ سے مخلوقِ عالم پر اپنے تمام احسانات وانعامات کا اس طرح اعلان فرمایا:

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ﴾ (المائدة: ۳)

ترجمہ: ''آج کے دن تمہارے لیے دین کو میں نے مکمل کر دیا اور میں نے تم پر اپنا انعام تمام کر

Marfat.com

دیا اور میں نے اسلام کو تمہارا دین بننے کے لیے پسند کیا۔'' (بیان القرآن)

(29) پھر اللہ جل شانہٗ نے انسانیت کے اس محسن اعظم ﷺ کو اپنے قرب و محبت خصوصی کی خلعت سے سرفراز فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾ ﴾ (احزاب: ۵۶)

ترجمہ: ''یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں تو اے ایمان والو! تم بھی آپ پر صلوٰۃ وسلام بھیجتے رہا کرو۔'' (بیان القرآن)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○

خالق کائنات اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمام بنی نوع انسان کو حصول شرف انسانیت و تکمیل عبدیت کے لیے اور اپنے احسانات و انعامات سے مشرف اور بہرہ اندوز ہونے کے لیے جب ایسے خیر البشر نبی الرحمۃ ﷺ کو پیکر مثالی بنا کر مبعوث فرمایا تو ایمان لانے والوں پر ادائے شکر و امتنان کے لیے جس طرح آپ (ﷺ) پر صلوٰۃ بھیجنا واجب فرمایا ہے اسی طرح ان کو ہر شعبہ زندگی میں آپ کی اطاعت و اتباع کا بھی مکلف بنایا ہے۔

ان تصریحات ربانی سے بالکل واضح ہے کہ جو بھی آپ سے جتنا قرب حاصل کرے گا وہ اسی قدر اللہ جل شانہ سے قریب ہوگا اور محبوب بندہ بن جائے گا' گویا اتباع سنت ہی روح عبادت ہے اور حاصل زندگی ہے اور بندہ کا جو فعل سنت کے خلاف ہے وہ فی نفسہٖ عبادت نہیں ہے' بلکہ دانستہ خلاف سنت ہونے کے باعث موجب حرمان ضرور ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ اتباع رسول ﷺ افراد امت پر کن امور میں واجب اور کہاں بطور تقاضائے محبت مستحب ہے۔

سیرت طیبہ کا ایک حصہ وہ عقائد و اعمال ہیں جن کو آنحضرت ﷺ نے مامور شرعی کے طور پر ادا کیا اور جن کا ہر شخص مکلف ہے۔ ان کو ''سنن ہدیٰ'' کہا جاتا ہے۔ اور ایک حصہ ان امور کا ہے جو آنحضرت ﷺ کی خصوصیت و کرامت تھی، مثلاً صوم وصال وغیرہ۔ امت کو ان امور کی اجازت نہیں۔

اور ایک حصہ ان امور کا ہے جن کو آنحضرت ﷺ نے مامور شرعی کی حیثیت سے نہیں بلکہ ''اتفاقیہ عادات'' کے طور پر اختیار فرمایا۔ یہ ''سنن زوائد'' کہلاتے ہیں۔ امت ان امور کی اگرچہ مکلف نہیں، مگر حتی الامکان ان امور میں بھی آپ کی پیروی کرنا عشق و محبت کی بات ہے کہ محبوب کی ہر ادا محبوب ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایسے اتفاقیہ امور میں بھی آپ کی پیروی کا بہت اہتمام فرماتے تھے اور حضرات عارفین آپ ﷺ کی ادنیٰ سے ادنیٰ سنت کی پیروی کو ہفت اقلیم کی دولت سے زیادہ قیمتی سمجھتے ہیں۔ مگر یہ فیصلہ کرنا کہ کونسی چیز ''سنن ہدیٰ'' میں داخل ہے اور کون سی ''سنن زوائد'' میں، کون سا حکم عام امت کے لیے ہے اور کون سا آپ ﷺ کے ساتھ مخصوص تھا؟ یہ ماوشما کا کام نہیں بلکہ حضرات مجتہدین اور ائمہ دین کا منصب ہے اور ان اکابر نے ان تمام امور کی بخوبی نشاندہی فرمادی ہے۔

یہ بھی یاد رہنا چاہیے کہ ''سنن ہدیٰ'' کے دو پہلو ہیں۔ ایک یہ معلوم کرنا کہ فلاں چیز فرض ہے یا واجب؟ موکدہ ہے یا مستحب؟ اور پھر جو چیز جس مرتبہ کی ہو اسے اسی کے مرتبہ موافق عمل میں لانا۔ یہ پہلو بہت ہی لائق اہتمام ہے کہ اس میں خلط ملط ہو جانے سے سنت و بدعت کا فرق پیدا ہو جاتا ہے۔ اور دین میں تحریف کا راستہ کھل جاتا ہے۔ دوسرا پہلو ہر عمل کے بارے میں یہ جاننا ہے کہ آخرت میں اس پر کیا ثواب یا عقاب مرتب ہوگا۔ یہ پہلو بھی اپنی جگہ بہت اہم ہے کیونکہ اعمال کی ترغیب و ترہیب کا اسی پر مدار ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ کسی نیک عمل کی جو فضیلت یا کسی بُرے عمل کی جو سزا قرآن کریم اور حدیث نبوی ﷺ میں آئی ہے اسی کو بیان کیا جائے، اپنی رائے سے اس میں کمی بیشی کر دینا غلطی ہے۔

اُمور مذکورہ کے مطابق رسولِ مقبول ﷺ کے تمام مکارم اخلاق، انداز اطاعت و عبادت، حالات جلوت و خلوت اور تمام اعمال و اقوال اور تعلقات و معاملاتِ زندگی، ہر قوم اور ہر طبقہ و ہر جماعت اور ہر ہر فرد کے لیے ہر زمانہ اور ہر وقت میں بہترین نمونہ و مثال ہیں۔ اسی لیے

Marfat.com

اللہ جل شانہٗ نے فرمایا:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (احزاب:۲۸)

اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو اپنے محبوب نبی ﷺ کی تمام بابرکت سنتوں کی اتباع کی اور آپ ﷺ کی پاکیزہ تعلیمات پر اخلاص وصدق کے ساتھ عمل کی توفیق وافر وراسخ عطا فرمائیں اور اس کی بدولت اس دنیا میں حیات وممات، طیبات اور آخرت میں اپنی رضائے واسعہ وکاملہ اور آپ ﷺ کی شفاعت کبریٰ کی دولت لازوال نصیب فرمائیں۔ آمین

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا حُبَّكَ وَحُبَّ نَبِيِّكَ وَ اِتِّبَاعَ سُنَّتِهٖ وَتَوَفَّنَا عَلٰى مِلَّتِهٖ وَاحْشُرْنَا فِيْ زُمْرَتِهٖ ، اٰمِيْنَ يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ بِحَقِّ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَرَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ،صَلٰوةً وَّسَلَامًا كَثِيْرًا ۝

Marfat.com

عزمِ اِتباع

اُسوۂ رسولِ اکرم ﷺ

((اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ)). (صحیح بخاری)

''ہر عمل کا دارومدار نیت پر ہے۔''

حضرت شیخ محقق شاہ محمد عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اُصولِ دین ہے، اصل عظیم اور تمام حدیثوں میں جامع تر اور مفید ترین ہے، بعض حضرات تو اسے علم دین کا تہائی حصہ کہتے ہیں بایں لحاظ کہ دین قول و عمل اور نیت پر مشتمل ہے۔ اور بعض نے اسے نصف علم دین قرار دیا ہے اس اعتبار سے کہ اعمال دو قسم کے ہیں، ایک عمل بالقلب دوسرا عمل بالجوارح۔ اعمال قلب میں نیت سب سے زیادہ افضل ہے، اس بناء پر عمل اس نصف علم (نیت) سے متعلق ہوگا بلکہ دونوں نصفوں میں بہت زیادہ۔

دراصل نیت ہی قلبی، جسمانی اور جملہ عبادات کی اصل بنیاد ہے، اگر اس اعتبار سے اسے تمام علم کہیں تو یہ مبالغہ بھی درست ہوگا۔ (مدارج النبوۃ)

اس تالیف کی حقیقی غرض و غایت اور مقصد و اہمیت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور سرور کائنات نبی الرحمۃ ﷺ کے پاکیزہ خصائل و شمائل اور عادات و عبادات کا پورا ذخیرہ ہمارے سامنے ہے جو انسانیت کی فلاح و سعادت کا نصاب کامل بھی ہے اور مکمل ضابطہ حیات بھی۔ پھر آپ ﷺ کی ''شاہراہِ سنت'' ہر خطرہ سے مامون اور ہر شائبہ نقص سے پاک ہے۔ اس لیے ہماری سعادت و کامرانی اور دانش مندی کا فطری تقاضا یہ ہے کہ آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کریں اور ہر عمل میں آپ ﷺ کے نقش قدم پر چلیں اور جب حق تعالیٰ شانہٗ کی جانب سے آپ ﷺ کے

Marfat.com

طریقہ کو اختیار کرنے پر محبوبیت کا انعام دینے کا وعدہ بھی ہے تو حکم ربانی کا تقاضا بھی ہے کہ ہمارے تمام اعمال، فرائض و واجبات اور اوامر و نواہی کی تعمیل آنحضرت ﷺ کی اطاعت ہی کی نیت سے ہونی چاہیے اور بتقاضائے محبت آپ ﷺ کے تمام آداب و خصائل اور سنن عادیہ کو بھی شعارِ زندگی بنایا جائے اور اس میں بھی اتباع نبوی ﷺ کی نیت و عزم ہونا چاہیے، تاکہ ہمارا ہر عمل ان شاء اللہ مقبول بھی ہو اور عند اللہ محبوب بھی، دنیا میں حیات طیبہ کا باعث بھی ہو اور آخرت میں آپ ﷺ کی نسبت گرامی کی بدولت میزان عمل میں گراں بہا اور گراں قدر بھی ہو۔ اور یہ نیت و عزم ایک اختیاری امر ہے اور امر اختیار کا ہر شخص مکلّف ہے اور یہ اس کے لیے نہایت آسان بھی۔

پس اُسوۂ رسولِ اکرم ﷺ پڑھنے سے پہلے اپنے ہر عمل اور ہر اندازِ زندگی میں حضور نبی الرحمۃ ﷺ کی اتباع کا عزم کر لیجئے، ان شاء اللہ دو جہان کی عافیتِ کاملہ حاصل ہوگی۔ وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ

مپندار سعدی کہ راہِ صفا
تواں یافت جز در پے مصطفٰی
خلافِ پیغمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بہ منزل نہ خواہد رسید

بندہ عاجز
محمد عبدالحیٔ عفی عنہ

فلاحِ دارین

دُنیاوآخرت میں عافیت کی دُعا:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کوفرماتے سنا: ''اللہ سے یقین اور معافات کی دعا کرو کیونکہ یقین کے بعد عافیت سے بہتر کوئی چیز نہیں جو کسی کو عطا ہو'' اس میں آپ نے دنیاوآخرت کی عافیت جمع فرمادی ہے، اور امر واقعہ بھی یہی ہے کہ دارین میں بندے کے حالات یقین اور عافیت کے بغیر اصلاح پذیر نہیں ہوسکتے۔ چنانچہ یقین سے آخرت کی سزائیں دُور ہوتی ہیں اور عافیت سے قلب وبدن امراض سے نجات پاتا ہے۔

پس جب عافیت اور صحبت کی شان یہ ہے تو ہم ان اُمور میں نبی اقدس ﷺ کی سنت طیبہ بیان کریں گے، جو انہیں پڑھے گا وہ محسوس کرے گا کہ آپ ﷺ کی سنت طیبہ علی الاطلاق سب سے کامل طریق زندگی ہے جس سے ہر دو یعنی بدن وقلب اور دنیا وآخرت کی زندگی کی صحت ونعمت حاصل کی جاسکتی ہے۔ (زادالمعاد)

بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَةً (الحدیث)

بشارتِ تبلیغ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اپنے اس بندہ کو سرسبز وشاداب رکھے جو میری بات سنے، پھر اسے یاد کرے اور محفوظ رکھے اور دوسروں تک اسے پہنچائے۔ پس بہت سے لوگ فقہ (یعنی علم دین) کے حامل ہوتے ہیں مگر خود فقیہ نہیں ہوتے، اور بہت سے علم دین کے حامل اس کو ایسے بندوں تک پہنچا دیتے ہیں جو ان سے زیادہ فقیہ ہوں۔'' (جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، معارف الحدیث)

Marfat.com

دینِ مبین فی اربعین

عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ اَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا الَّتِیْ قَالَ مَنْ حَفِظَهَا مِنْ اُمَّتِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَمَا هِیَ يَارَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ:

① اَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ ② وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ③ وَالْمَلٰئِكَةِ ④ وَالْكُتُبِ ⑤ وَالنَّبِيِّيْنَ ⑥ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ⑦ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللهِ تَعَالٰى ⑧ وَاَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ ⑨ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ بِوُضُوْءٍ سَابِغٍ كَامِلٍ لِوَقْتِهَا ⑩ وَتُؤْتِیَ الزَّكٰوةَ ⑪ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ ⑫ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ اِنْ كَانَ لَكَ مَالٌ ⑬ وَتُصَلِّیَ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِیْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ ⑭ وَالْوِتْرَ لَا تَتْرُكُهٗ فِیْ كُلِّ لَيْلَةٍ ⑮ وَلَا تُشْرِكْ بِاللهِ شَيْئًا ⑯ وَلَا تَعُقَّ وَالِدَيْكَ ⑰ وَلَا تَاْكُلْ مَالَ الْيَتِيْمِ ظُلْمًا ⑱ وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ ⑲ وَلَا تَزْنِ ⑳ وَلَا تَحْلِفْ بِاللهِ كَاذِبًا ㉑ وَلَا تَشْهَدْ شَهَادَةَ زُوْرٍ ㉒ وَلَا تَعْمَلْ بِالْهَوٰى ㉓ وَلَا تَغْتَبْ اَخَاكَ الْمُسْلِمَ ㉔ وَلَا تَقْذِفِ الْمُحْصَنَةَ ㉕ وَلَا تَغُلَّ اَخَاكَ الْمُسْلِمَ ㉖ وَلَا تَلْعَبْ ㉗ وَلَا تَلْهُ مَعَ اللَّاهِيْنَ ㉘ وَلَا تَقُلْ لِلْقَصِيْرِ يَا قَصِيْرُ تُرِيْدُ بِذٰلِكَ عَيْبَهٗ ㉙ وَلَا تَسْخَرْ بِاَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ ㉚ وَلَا تَمْشِ بِالنَّمِيْمَةِ بَيْنَ الْاَخَوَيْنِ ㉛ وَاشْكُرِ اللهَ تَعَالٰى عَلٰى نِعْمَتِهٖ ㉜ وَاصْبِرْ عَلَى الْبَلَاءِ وَالْمُصِيْبَةِ ㉝ وَلَا تَاْمَنْ مِنْ عِقَابِ اللهِ ㉞ وَلَا تَقْطَعْ اَقْرِبَائَكَ ㉟ وَصِلْهُمْ ㊱ وَلَا تَلْعَنْ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِ اللهِ ㊲ وَاَكْثِرْ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّهْلِيْلِ ㊳ وَلَا تَدَعْ حُضُوْرَ الْجُمُعَةِ وَالْعِيْدَيْنِ ㊴ وَاعْلَمْ اَنَّ مَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَمَا اَخْطَاَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَكَ ㊵ وَلَا تَدَعْ قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ.

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا ثَوَابُ مَنْ حَفِظَ هٰذِهِ الْاَرْبَعِيْنَ؟ قَالَ حَشَرَهُ اللهُ تَعَالٰى مَعَ الْاَنْبِيَاءِ وَالْعُلَمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (كنز العمال ۵/۲۳۸)

Marfat.com

ترجمہ: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ سے پوچھا کہ وہ چالیس حدیثیں کیا ہیں جن کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''جو ان کو یاد کرلے وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

① تو اللہ پر ایمان لائے ② اور آخرت کے دن پر ③ اور فرشتوں کے وجود پر ④ اور سب آسمانی کتابوں پر ⑤ اور تمام انبیاء پر ⑥ اور مرنے کے بعد دوبارہ زندگی پر ⑦ اور تقدیر پر کہ بھلا اور برا جو کچھ ہوتا ہے سب اللہ کی طرف سے ہے ⑧ اور گواہی دے اس پر کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے (سچے) رسول ہیں ⑨ اور ہر نماز کے وقت کامل وضو کر کے نماز کو قائم کرے (کامل وضو وہ کہلاتا ہے جس میں آداب و مستحبات کی رعایت رکھی گئی ہو اور ہر نماز کے لیے نیا وضو مستحب ہے اور نماز کے قائم کرنے سے مراد یہ ہے کہ اس کے تمام ظاہری اور باطنی آداب کا اہتمام کرے) ⑩ زکوٰۃ ادا کرے ⑪ رمضان کے روزے رکھے ⑫ اگر مال ہو تو حج کرے ⑬ بارہ رکعات سنت مؤکدہ روزانہ ادا کرے (صبح سے پہلے دو رکعت، ظہر سے قبل چار رکعت، ظہر کے بعد دو رکعت، مغرب کے بعد دو رکعت اور عشاء کے بعد دو رکعت) ⑭ وتر کسی رات میں نہ چھوڑے ⑮ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرے ⑯ والدین کی نافرمانی نہ کرے ⑰ ظلم سے یتیم کا مال نہ کھائے ⑱ شراب نہ پیئے ⑲ زنا نہ کرے ⑳ جھوٹی قسم نہ کھائے ㉑ جھوٹی گواہی نہ دے ㉒ خواہشات نفسانیہ پر عمل نہ کر ㉓ مسلمان بھائی کی غیبت نہ کر ㉔ اور عفیفہ عورت یا مرد کو تہمت نہ لگا ㉕ اپنے مسلمان سے کینہ نہ رکھے ㉖ لہو و لعب میں مشغول نہ ہو ㉗ تماشائیوں میں شریک نہ ہو ㉘ کسی پستہ قد کو عیب کی نیت سے ٹھگنا مت کہہ ㉙ کسی کا مذاق مت اڑا ㉚ نہ مسلمانوں کے درمیان چغل خوری کر ㉛ اللہ جل شانہ، کی نعمتوں پر اس کا شکر کر ㉜ بلا اور مصیبت پر صبر کر ㉝ اللہ کے عذاب سے بے خوف مت ہو ㉞ اعزہ سے قطع تعلق نہ کر ㉟ بلکہ ان کے ساتھ صلہ رحمی کر ㊱ اللہ کی کسی مخلوق کو لعنت نہ کر ㊲ سبحان اللہ، اللہ اکبر اور لا الٰہ الا اللہ کا اکثر ورد کر ㊳ جمعہ اور عیدین میں حاضری نہ چھوڑ ㊴ اور اس بات کا یقین رکھ کر کہ جو تکلیف اور راحت تجھے پہنچی وہ مقدر میں تھی جو ٹلنے والی نہ تھی اور جو کچھ نہیں پہنچا وہ کسی

Marfat.com

طرح بھی پہنچنے والا نہ تھا (۴۰) اور کلام اللہ کی تلاوت کسی حال میں بھی نہ چھوڑ۔
حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے پوچھا کہ جو کوئی ان کو یاد کرے اسے کیا اجر ملے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حق سبحانہٗ اس کا حشر انبیا علیہم السلام اور علمائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کے ساتھ فرمائیں گے۔"

Marfat.com

وَاَحسَنُ مِنكَ لَمْ تَرَقَّطُ عَینِی
وَاَجمَلُ مِنکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءٗ

خُلِقتَ مُبَرَّاًمِّنْ کُلِّ عَیبٍ
کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقتَ کَمَا تَشَآءٗ

(سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ)

ترجمہ:

میری آنکھوں نے کبھی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے زیادہ کوئی حسین نہیں دیکھا
عورتوں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے زیادہ کوئی صاحب جمال نہیں جنا
آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو ہر عیب سے پاک پیدا کیا گیا
جیسے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنی مرضی کے مطابق پیدا کیے گئے ہوں

Marfat.com

حصّہ دوم

مظہر
خُلقِ عظیم

صلی اللہ علیہ وسلم

کے

مکارمِ اخلاق

صفاتِ قدسیہ

تعارفِ ربانی ——— حدیثِ قدسی

صحیح بخاری میں حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے ایسی حدیث مروی ہے جو حضور اکرم ﷺ کے اکثر اخلاق کریمہ کے لیے جامع ہے اور ان میں سے کچھ صفاتِ عالیہ قرآنِ کریم میں بھی مذکور ہیں چنانچہ حدیث قدسی میں ہے:

① یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّ حِرْزًا لِّلْاُمِّیِّیْنَ۔

ترجمہ: اے نبی (ﷺ)! بیشک ہم نے آپ کو اپنی امت پر گواہ بنا کر بھیجا۔ فرمانبرداروں کو بشارت دینے والا اور گمراہوں کو عذاب سے ڈرانے والا اور اُمتیوں کے لیے پناہ دینے والا بنایا ہے۔

② اَنْتَ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ ۔ ترجمہ: آپ میرے خاص الخاص بندے اور رسول ہیں۔

③ سَمَّیْتُکَ الْمُتَوَکِّلَ.

ترجمہ: میں نے آپ ﷺ کا نام متوکل رکھ دیا کیونکہ ہر معاملے میں آپ ﷺ مجھ پر توکل کرتے ہیں۔

④ لَیْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِیْظٍ ۔ ترجمہ: نہ آپ ﷺ درشت خو ہیں اور نہ سخت دل ہیں۔

⑤ وَلَا سَخَّابٍ فِی الْاَسْوَاقِ. ترجمہ: ''اور نہ بازاروں میں شور و شغب کرنے والے ہیں۔''

⑥ وَلَا یَدْفَعُ السَّیِّئَۃَ بِالسَّیِّئَۃِ ۔ ترجمہ: ''برائی کا بدلہ برائی سے کبھی نہیں دیتے۔''

⑦ وَلٰکِنْ یَعْفُوْ وَیَغْفِرُ.

ترجمہ: ''بلکہ معاف فرماتے ہیں اور درگزر کرتے ہیں۔''

گویا آپ ﷺ قرآنی حکم ﴿اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ﴾ ''برائی کا بدلہ بہت عمدہ طریقے پر دیا کرو'' پر عمل پیرا ہیں۔

Marfat.com

⑧ وَلَا یَقْبِضُهُ اللهُ حَتّٰی یُقِیْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَآءَ.

ترجمہ: ''اللہ آپ کو اس وقت تک وفات نہیں دے گا جب تک گمراہ قوم کو آپ کے ذریعہ سیدھے راستے پر نہ لے آئے' یعنی جب تک یہ لوگ کلمہ ﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ﴾ پڑھ کر سیدھے مسلمان نہ ہو جائیں۔''

⑨ وَیَفْتَحُ بِهٖ اَعْیُنًا عُمْیًا.

ترجمہ: ''(آپ کو اس وقت تک وفات نہیں دے گا) جب تک کافروں کی اندھی آنکھوں کو بینا نہ فرما دے۔''

⑩ وَاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا.

ترجمہ: ''اور بہرے کان اور پردے پڑے دلوں کو نہ کھول دے۔'' (بعض روایتوں میں یہ صفات بھی مزید بیان کی گئی ہیں)

⑪ اُسَدِّدُهٗ بِکُلِّ جَمِیْلٍ.

ترجمہ: ''ہر عمدہ خصلت سے آپ ﷺ کی تسدید (یعنی درستی) کرتا رہوں گا۔''

⑫ وَاَهَبُ لَهٗ کُلَّ خُلُقٍ کَرِیْمٍ. ترجمہ: ''ہر اچھی خصلت آپ ﷺ کو عطا کرتا رہوں گا''

⑬ وَاَجْعَلُ السَّکِیْنَةَ لِبَاسَهٗ وَشِعَارَهٗ.

ترجمہ: ''میں اطمینان کو آپ ﷺ کا لباس اور شعار اور (بدن سے چمٹے ہوئے کپڑوں کی طرح) بنا دوں گا۔''

⑭ وَالتَّقْوٰی ضَمِیْرَهٗ. ترجمہ: ''پرہیزگاری کو آپ کا ضمیر (یعنی دل) بنا دوں گا۔''

⑮ وَالْحِکْمَةَ مَعْقُوْلَهٗ. ترجمہ: حکمت کو آپ ﷺ کی سوچی سمجھی بات بنا دوں گا۔

⑯ وَالصِّدْقَ وَالْوَفَآءَ طَبِیْعَتَهٗ.

ترجمہ: سچائی اور وفاداری کو آپ ﷺ کی طبیعت بنا دوں گا۔

⑰ وَالْعَفْوَ وَالْمَعْرُوْفَ خُلُقَهٗ. ترجمہ: معافی اور نیکی کو آپ ﷺ کی عادت بنا دوں گا۔

⑱ وَالْعَدْلَ سِیْرَتَهٗ وَالْحَقَّ شَرِیْعَتَهٗ وَالْهُدٰی اِمَامَهٗ وَالْاِسْلَامَ مِلَّتَهٗ.

ترجمہ: انصاف کو آپ ﷺ کی سیرت' حق کو آپ ﷺ کی شریعت' ہدایت کو آپ ﷺ کا امام اور دین اسلام کو آپ ﷺ کی ملت کا درجہ دوں گا۔

Marfat.com

⑲ اَحْمَدُ اِسْمُهٗ. ترجمہ: آپ (ﷺ) کا نام نامی (لقب) احمد ہے۔

⑳ اُهْدِیْ بِهٖ بَعْدَ الضَّلَالَةِ.

ترجمہ: آپ (ﷺ) ہی کے ذریعہ تو میں لوگوں کو گمراہی کے بعد سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔

㉑ وَاُعَلِّمُ بِهٖ بَعْدَ الْجَهَالَةِ.

ترجمہ: جہالت تامہ کے بعد میں آپ (ﷺ) ہی کے ذریعہ علم و عرفان لوگوں کو عطا کروں گا۔

㉒ وَاَرْفَعُ بِهِ الْخُمَالَةَ.

ترجمہ: آپؐ ہی کے ذریعہ میں اپنی مخلوق کو پستی سے نکال کر بامِ عروج تک پہنچاؤں گا۔

㉓ وَاُسَمِّیْ بِهٖ بَعْدَ النَّكِرَةِ.

ترجمہ: آپ ﷺ کی بدولت اپنی مخلوق کو جاہل و ناشناس حق ہونے کے بعد بلندی عطا کروں گا۔

㉔ وَاُكْثِرُ بِهٖ بَعْدَ الْقِلَّةِ.

ترجمہ: آپ ﷺ کی ہدایت کی بدولت آپ ﷺ کے متبعین کی کم تعداد کو بڑھا دوں گا۔

㉕ وَاُغْنِیْ بِهٖ بَعْدَ الْعَيْلَةِ.

ترجمہ: لوگوں کے فقر و فاقہ میں مبتلا ہو جانے کے بعد میں آپ ﷺ کے ذریعہ ان کی حالت کو غنا (فراغت) میں تبدیل کر دوں گا۔

㉖ وَاُ اَلِّفُ بِهٖ بَيْنَ قُلُوْبٍ مُّخْتَلِفَةٍ وَّاَهْوَاءٍ مُّشَتَّتَةٍ وَاُمَمٍ مُّتَفَرِّقَةٍ.

ترجمہ: اختلاف رکھنے والے دلوں، پراگندہ خواہشات اور متفرق قوموں میں، میں آپ ﷺ ہی کے ذریعے اُلفت پیدا کروں گا۔

㉗ وَاَجْعَلُ اُمَّتَهٗ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ.

ترجمہ: میں آپ ﷺ کی اُمت کو بہترین اُمت قرار دوں گا جو انسانوں کی ہدایت کے لیے ظہور میں لائی گئی ہو۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ

(مدارج النبوۃ)

Marfat.com

بشریت کاملہ

حضور اکرم سید عالم ﷺ کی ذاتِ بابرکات عالی صفات تمام اخلاق وخصائل' صفات جمال میں اعلیٰ واشرف واقویٰ ہے ان تمام کمالات ومحاسن کا احاطہ کرنا اور بیان کرنا انسانی قدرت وطاقت سے باہر ہے کیونکہ وہ تمام کمالات جن کا عالم امکان میں تصور ممکن ہے سب کے سب نبی کریم ﷺ کو حاصل ہیں۔ تمام انبیاء مرسلین آپ کے آفتاب کمال کے چانداور انوارِ جمال کے مظہر ہیں۔ ﴿فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ "اللہ تعالیٰ ہی کے لئے تمام خوبیاں ہیں"

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ قَدْرَ حُسْنِهٖ وَجَمَالِهٖ وَكَمَالِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

(مدارج النبوۃ)

امتیازِ خصوصی:

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کتاب ''تہذیب'' میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اخلاق وعادات کی تمام خوبیاں اور کمالات اور اعلیٰ صفات حضور اقدس ﷺ کی ذاتِ گرامی میں جمع فرمادی تھیں' آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اوّلین وآخرین کے علوم سے جو آپ ﷺ کے شایانِ شان تھے بہرہ ورفرمایا تھا' حالانکہ آپ ﷺ اُمی تھے' کچھ لکھ پڑھ نہ سکتے تھے' نہ انسانوں میں سے کوئی آپ کا معلم تھا' اس کے باوجود آپ ﷺ کو ایسے علوم عطا فرمائے گئے تھے جو اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات میں کسی اور کو نہیں دیئے۔ آپ ﷺ کو کائناتِ ارضی (زمین) کے خزانوں کی کنجیاں پیش کی گئیں مگر آپ ﷺ نے دُنیوی مال ومتاع کے بدلے ہمیشہ آخرت کو ترجیح دی۔ (ﷺ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ علم وحکمت کے سب سے زیادہ جاننے والے تھے سب سے زیادہ محترم' سب سے زیادہ منصف' سب سے زیادہ حلیم وبردبار' سب سے زیادہ پاکدامن وعفیف اور لوگوں کو سب سے زیادہ نفع پہنچانے والے اور لوگوں کی ایذاءرسانی پر سب سے زیادہ صبر وتحمل کرنے والے تھے۔ ﷺ۔ (رسائل الوصول الی شمائل الرسول ﷺ)

بخاری ومسلم میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ تمام لوگوں میں سے زیادہ حسین' بہادر اور فیاض تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ ﷺ تمام انسانوں میں سب سے

اشرف تھے۔ اور آپ ﷺ کے مزاج میں سب سے زیادہ اعتدال تھا اور جس میں یہ اوصاف ہوں تو اس کا ہر فعل بہترین افعال کا نمونہ ہوگا۔ حضور اکرم ﷺ جسمانی اور روحانی کمالات کے جامع اور خوبصورتی اور نیک سیرتی کے حامل تھے۔ اور سب سے زیادہ کریم، سب سے بڑھ کر سخی اور سب سے بڑھ کر جود و سخا والے تھے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا۔

صورت زیبا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے زیادہ کسی کو خوبصورت نہیں دیکھا گویا آپ ﷺ کے رخسار مبارک میں سورج تیر رہا ہے، جب آپ ﷺ مسکراتے تھے تو دیواروں پر اس کی چمک پڑتی تھی۔ (مدارج النبوۃ، از کتاب الشفاء)

ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دیکھنے والوں کی نظر میں رسول اللہ ﷺ کا چہرۂ انور عظیم، بزرگ اور دبدبہ والا تھا۔ آپ ﷺ کا چہرہ ایسا چمکتا تھا جیسے چودھویں کا چاند چمکتا ہے۔

حضور اقدس نبی کریم ﷺ کا طیب و مطیب ہونا

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں نے کوئی عنبر اور کوئی مشک اور کوئی خوشبودار چیز رسول اللہ ﷺ کی مہک سے زیادہ خوشبودار ہرگز نہیں دیکھی، آپ ﷺ جب کسی سے مصافحہ فرماتے تو تمام دن اس شخص کو مصافحہ کی خوشبو آتی رہتی اور جب کبھی کسی بچہ کے سر پر ہاتھ رکھ دیتے تو وہ خوشبو کے سبب دوسرے لڑکوں میں پہچانا جاتا۔

رسول اللہ ﷺ جب کسی راستہ سے گزرتے اور کوئی شخص آپ ﷺ کی تلاش میں جاتا تو وہ خوشبو سے پہچان لیتا کہ آپ ﷺ اس راستہ سے تشریف لے گئے ہیں۔ یہ خوشبو بغیر خوشبو لگائے ہوئے خود آپ ﷺ کے بدن مبارک میں تھی۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا۔

بس گئی ہے فضا میں نکہت حسن
وہ جہاں بھی جدھر سے گزرے ہیں (عارفی)

خلق عظیم:

اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کی ذات کریم میں مکارم اخلاق، محامد صفات اور ان کی کثرت و قوت اور عظمت کے لحاظ سے قرآن کریم میں مدح و ثناء فرمائی ہے اور ارشاد ہے:

Marfat.com

﴿ وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ○ ﴾ ''اور بلاشبہ آپ بڑے ہی صاحب اخلاق ہیں۔''

اور فرمایا:

﴿ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ○ ﴾ ''آپ پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے۔''

اور خور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ)). ''یعنی مجھے مکارم اخلاق کی تکمیل کیلئے بھیجا گیا ہے۔''

اور ایک روایت میں ہے:

((لِاُكَمِّلَ مَحَاسِنَ الْاَفْعَالِ)).

''یعنی اچھے کاموں کو مکمل کرنے کے لیے بھیجا گیا ہے۔''

اس سے معلوم ہوا کہ آپ کی ذاتِ اقدس میں تمام محاسن و مکارم اخلاق جمع تھے اور کیوں نہ ہوں جب کہ آپ ﷺ کا معلم حق تعالیٰ سب کچھ جاننے والا ہے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے اخلاق کریمہ کے بارے میں آپ سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

((كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنُ)). ''آپ (ﷺ) کا اخلاق قرآن ہے۔''

اس کے ظاہری معنی یہ ہیں کہ جو کچھ قرآن کریم میں اخلاق وصفات محمودہ مذکورہ ہیں آپ ﷺ ان سب سے متصف تھے۔

کتاب الشفاء میں قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ مزید ذکر فرماتے ہیں (کہ نیز یہ بھی ہے) کہ آپ ﷺ کی خوشنودی قرآن کی خوشنودی کے ساتھ اور آپ ﷺ کی ناراضگی قرآن کی ناراضگی کے ساتھ تھی۔ مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ کی رضا امر الٰہی کی بجا آوری میں اور آپ ﷺ کی ناراضگی حکم الٰہی کی خلاف ورزی اور ارتکاب معاصی میں تھی۔ اور عوارف المعارف میں مذکور ہے کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ تھی کہ قرآن کریم ہی حضور نبی کریم ﷺ کا مہذب اخلاق تھا۔ یعنی كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنُ کے یہی معنی و مطلب ہیں۔

حقیقت واقعہ یہ ہے کہ کسی کا فہم اور کسی کا قیاس حضور سید عالم ﷺ کے مقام کی حقیقت اور آپ ﷺ کے حال کی کنہ عظیم تک نہیں پہنچ سکتا اور بجز اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں پہچان سکتا۔

Marfat.com

((لَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗ اِلَّا اللّٰهُ)) ۔ ''اس کی تاویل بجز اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔''
(مدارج النبوۃ۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)

حلم وعفو:

حضور اکرم ﷺ کے صبر، بردباری اور درگزر کرنے کی صفات نبوت کی عظیم ترین صفتوں میں سے ہیں۔ حدیث پاک میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی بھی اپنے ذاتی معاملہ اور مال و دولت کے سلسلے میں کسی سے انتقام نہیں لیا۔ مگر اس شخص سے جس نے اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیز کو حرام قرار دیا تو اس سے اللہ تعالیٰ ہی کے لیے بدلہ لیا اور حضور ﷺ کا سب سے زیادہ اشد و سخت صبر غزوۂ احد میں تھا کہ کفار نے آپ ﷺ کے ساتھ جنگ و مقابلہ کیا اور آپ ﷺ کو شدید ترین رنج والم پہنچایا مگر آپ ﷺ نے ان پر نہ صرف صبر وعفو ہی پر اکتفا فرمایا بلکہ ان پر شفقت و رحم فرماتے ہوئے ان کو اس ظلم و جہل میں معذور گردانا اور فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ))

''یعنی اے اللہ! میری قوم کو راہ راست پر لا کیونکہ وہ جانتے نہیں۔''

اور ایک روایت میں ہے کہ ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ)) 'اے اللہ! انہیں معاف فرمادے۔'' اور جب صحابہ رضی اللہ عنہم کو بہت شاق گزرا تو کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ! کاش ان پر بددعا فرماتے کہ وہ ہلاک ہو جاتے۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں لعنت کے لیے مبعوث نہیں ہوا ہوں بلکہ میں حق کی دعوت اور جہان کے لیے رحمت ہو کر مبعوث ہوا ہوں۔ (الشفاء۔ مدارج النبوۃ)

صبر واستقامت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں مجھے اتنا ڈرایا دھمکایا گیا کہ کسی اور کو اتنا نہیں ڈرایا گیا' اور اللہ کی راہ میں مجھے اتنا ستایا گیا کہ کسی اور کو اتنا نہیں ستایا گیا۔ اور ایک دفعہ تیس رات دن مجھ پر اس حال میں گزرے کہ میرے اور بلال (رضی اللہ عنہ) کے لیے کھانے کی کوئی چیز ایسی نہیں تھی جس کو کوئی جاندار کھا سکے سوائے اس کے جو بلال (رضی اللہ عنہ) نے اپنی بغل کے اندر چھپا رکھا تھا۔ (معارف الحدیث' شمائل ترمذی)

واقعہ طائف:

حضور رحمۃ للعالمین ﷺ توحید کی تبلیغ کے لیے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو ساتھ

Marfat.com

لیے ہوئے پا پیادہ طائف پہنچے اور وہاں کے باشندوں کو اسلام کی دعوت فرمائی۔ جس سے وہ سب برافروختہ ہو کر درپے آزار ہو گئے۔ وہاں کے سرداروں نے اپنے علاقوں اور شہر کے لڑکوں کو سکھا دیا' وہ لوگ وعظ کے وقت نبی کریم ﷺ پر اتنے پتھر پھینکتے کہ حضور ﷺ لہو میں تر بہ تر ہو جاتے' خون بہہ بہہ کر نعلین مبارک میں جم جاتا اور وضو کے لیے پاؤں جوتے سے نکالنا مشکل ہو جاتا۔ ایک دفعہ بدمعاشوں اور اوباشوں نے نبی کریم ﷺ کو اس قدر گالیاں دیں' تالیاں بجائیں' چیخیں ماریں کہ حضور (ﷺ) ایک مکان کے احاطے میں جانے پر مجبور ہو گئے۔

اسی مقام پر ایک دفعہ وعظ فرماتے ہوئے خدا کے محبوب رسول ﷺ کے اتنی چوٹیں آئیں کہ آپ بے ہوش ہو کر گر پڑے' حضرت زید رضی اللہ عنہ نے اپنی پیٹھ پر اٹھایا۔ آبادی سے باہر لے گئے۔ پانی کے چھینٹے مارنے (دینے) سے ہوش آیا۔ (ﷺ) اس سفر میں تکلیفوں اور ایذاؤں کے بعد اور ایک شخص تک کے مسلمان نہ ہونے کے رنج و صدمہ کے وقت بھی نبی ﷺ کا دل اللہ تعالیٰ کی عظمت اور محبت سے لبریز تھا' اس وقت آپ ﷺ نے جو دعا مانگی اس کے الفاظ یہ ہیں:

((اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ اَشْکُوْا ضُعْفَ قُوَّتِیْ وَقِلَّۃِ حِیْلَتِیْ وَھَوَانِیْ عَلَی النَّاسِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَنْتَ رَبُّ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ وَاَنْتَ رَبِّیْ اِلٰی مَنْ تَکِلُنِیْ اِلٰی بَعِیْدٍ یَّتَھَجَّمُنِیْ اَوْ اِلٰی عَدُوٍّ مَلَّکْتَہٗ اَمْرِیْ اِنْ لَّمْ یَکُنْ بِکَ عَلَیَّ سَاخِطًا فَلَا اُبَالِیْ وَلٰکِنْ عَافِیَتَکَ ھِیَ اَوْسَعُ لِیْ اَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْھِکَ الَّذِیْ اَضَاءَتْ لَہُ السَّمٰوٰتُ وَ اَشْرَقَتْ لَہُ الظُّلُمَاتُ وَصَلُحَ عَلَیْہِ اَمْرُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ مِنْ اَنْ یَّنْزِلَ بِیْ غَضَبُکَ اَوْیَحِلَّ عَلَیَّ سَخَطُکَ لَکَ الْعُتْبٰی حَتّٰی تَرْضٰی لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِکَ)) (تاریخ طبری)

ترجمہ: ''اے اللہ! میں اپنے ضعف' بے بسی اور لوگوں کی نظروں میں اپنی تحقیر اور بے سروسامانی کی فریاد تجھ سے کرتا ہوں۔ اے ارحم الراحمین! اے درماندہ ناتوانوں کے مالک! تو ہی میرا رب ہے' اے میرے آقا! تو مجھے کس کے سپرد کرتا ہے؟ بیگانوں کے جو ترش رو ہوں گے یا دشمن کے جو میرے نیک و بد پر قابو رکھے گا۔ لیکن جب تو مجھ سے ناخوش نہیں ہے تو مجھے اس کی کچھ پرواہ نہیں' کیونکہ تیری عافیت اور بخشش میرے لیے زیادہ وسیع ہے۔ میں تیری ذات پاک کے نور کی پناہ چاہتا ہوں جس سے آسمان روشن ہوئے اور جس سے تاریکیاں دُور ہوئیں اور دُنیا و آخرت کے کام ٹھیک ہوئے۔ تجھ سے اس بات کی پناہ چاہتا ہوں کہ مجھ پر غضب

Marfat.com

نازل کرے یا تیری ناخوشی مجھ پر وارد ہو اور تجھ کو منانا ہے حتیٰ کہ تو راضی ہو جائے اور تیری مدد اور تائید کے بغیر کسی کو کوئی قدرت نہیں۔'' (طبری ج ۲ ص ۸۱)

نبی کریم ﷺ نے طائف سے واپس ہوتے ہوئے یہ بھی فرمایا:

''میں ان لوگوں کی تباہی کے لیے کیوں دعا کروں، اگر یہ لوگ خدا پر ایمان نہیں لاتے تو کیا ہوا، اُمید ہے کہ ان کی آئندہ نسلیں ضرور اللہ واحد پر ایمان لانے والی ہوں گی۔''

(عن عائشہ رضی اللہ عنہا، صحیح مسلم، کتاب رحمۃ للعالمینؐ)

رحمت عالم ﷺ کی شان عفو وکرم:

کفار مکہ اکیس سال تک رسولِ اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے نام لیواؤں کو ستاتے رہے، ظلم وستم کا کوئی حربہ ایسا نہ تھا جو انہوں نے خدائے واحد کے پرستاروں پر نہ آزمایا ہو حتیٰ کہ وہ گھر اور وطن چھوڑنے پر مجبور ہو گئے، لیکن جب مکہ فتح ہوا تو اسلام کے یہ بدترین دشمن مکمل طور پر رسولِ اکرم ﷺ کے رحم وکرم پر تھے۔ اور آپ ﷺ کا ایک اشارہ ان سب کو خاک وخون میں ملا سکتا تھا، لیکن ہوا کیا......؟

ان تمام جبارانِ قریش سے جو خوف اور ندامت سے سر نیچے ڈالے آپ ﷺ کے سامنے کھڑے تھے، آپ ﷺ نے پوچھا:

''تمہیں معلوم ہے کہ میں تمہارے ساتھ کیا معاملہ کرنے والا ہوں؟''

انہوں نے دبی زبان سے جواب دیا:

''اے صادق! اے امین! تم ہمارے شریف بھائی اور شریف برادر زادے ہو، ہم نے تمہیں ہمیشہ رحم دِل پایا ہے۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''آج میں تم سے وہی کہتا ہوں جو یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا۔''

حضور ﷺ نے فرمایا:

''تم پر کچھ الزام نہیں، جاؤ آج تم سب آزاد ہو۔'' (ﷺ) (کتاب الشفاء، ابن ہشام)

فطرت سلیمہ:

آپ ﷺ احوال واقوال وافعال میں کبائر سے، اور محققین کے نزدیک صغائر سے بھی

Marfat.com

معصوم تھے اور آپ ﷺ سے کسی قسم کی وعدہ خلافی یا حق سے اعراض کا صدور ممکن ہی نہ تھا' نہ قصداً نہ سہواً، نہ صحت میں' نہ مرض میں' نہ واقعی مراد لینے میں' نہ خوش طبعی میں' نہ خوشی میں' نہ غضب میں۔ (نشر الطیب)

ایفائے عہد:

جنگ بدر کے موقع پر مسلمانوں کی تعداد بہت قلیل تھی اور مسلمانوں کو ایک ایک آدمی کی اشد ضرورت تھی۔ حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ اور ابو حسیل رضی اللہ عنہ دو صحابی رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! ہم مکہ سے آ رہے ہیں' راستے میں کفار نے ہم کو گرفتار کر لیا تھا اور اس شرط پر رہا کیا ہے کہ ہم لڑائی میں آپ ﷺ کا ساتھ نہ دیں گے۔ لیکن یہ مجبوری کا عہد تھا ہم ضرور کافروں کے خلاف لڑیں گے۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

''ہرگز نہیں' تم اپنا وعدہ پورا کرو اور لڑائی کے میدان سے واپس چلے جاؤ۔ ہم (مسلمان) ہر حال میں وعدہ پورا کریں گے' ہم کو صرف خدا کی مدد درکار ہے۔''

(صحیح مسلم باب الوفاء بالعہد صفحہ ۸۹' ۱۰۶ جلد دوم)

حضرت عبداللہ بن ابی الحمساء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بعثت سے پہلے میں نے حضور نبی ﷺ سے کوئی چیز خریدی' کچھ رقم باقی رہ گئی میں نے حضور ﷺ سے وعدہ کیا کہ اسی جگہ لے کر حاضر ہوتا ہوں' پھر میں بھول گیا' تین دن کے بعد مجھے یاد آیا' میں وہاں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضور ﷺ اسی جگہ تشریف فرما ہیں۔ حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا تم نے مجھے مشقت میں ڈال دیا' میں تین دن سے اسی جگہ تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ (ابوداؤد نے اس کو روایت کیا)

اس واقعہ میں حضور ﷺ کی تواضع اور ایفائے عہد کی انتہاء ہے۔ (مدارج النبوۃ)

شجاعت:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو اور لوگوں پر چار چیزوں میں فضیلت دی گئی ہے' سخاوت' شجاعت' قوتِ مردمی اور مقابل پر غلبہ۔ اور آپ ﷺ نبوت کے قبل بھی اور بعد یعنی زمانہ نبوت میں بھی صاحب وجاہت تھے۔ (نشر الطیب)

غزوہ حنین کے موقع پر کفار کے تیروں کی بوچھاڑ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ایک قسم کا ہیجان' پریشانی اور تزلزل اور ڈگمگاہٹ پیدا ہو گئی تھی مگر حضور اکرم ﷺ نے اپنی جگہ سے جنبش تک

نہ فرمائی، حالانکہ گھوڑے پر سوار تھے، ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے گھوڑے کی لگام پکڑے کھڑے تھے۔ کفار چاہتے تھے کہ حضور ﷺ پر حملہ کر دیں۔ چنانچہ آپ ﷺ گھوڑے سے اترے اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی اور زمین سے ایک مشت خاک لے کر دشمنوں کی طرف پھینکی تو کوئی کافر ایسا نہ تھا جس کی آنکھ خاک سے نہ بھر گئی ہو۔ حضور ﷺ نے اس وقت یہ شعر پڑھے ؎

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ   اَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبْ

"میں نبی ہوں اس میں کذب نہیں   میں عبدالمطلب کی اولاد ہوں"

اُس روز آپ ﷺ سے زیادہ بہادر، شجاع اور دلیر کوئی نہ دیکھا گیا۔ (مدارج النبوۃ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر نہ کوئی شجاع دیکھا اور نہ مضبوط اور نہ فیاض دیکھا اور نہ دوسرے اخلاق کے اعتبار سے پسندیدہ دیکھا، اور ہم جنگ بدر کے دن رسول اللہ ﷺ کی آڑ میں پناہ لیتے تھے اور بڑا شجاع وہ سمجھا جاتا تھا جو میدان جنگ میں آپ ﷺ سے نزدیک رہتا جب کہ آپ ﷺ دشمن کے قریب تر ہوتے تھے کیونکہ اس صورت میں اس شخص کو بھی دشمن کے قریب رہنا پڑتا تھا۔ (نشر الطیب)

سخاوت:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ اول تو تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے (کوئی بھی آپ کی سخاوت کا مقابلہ نہ کر سکتا تھا کہ خود فقیرانہ زندگی بسر کرتے تھے اور عطاؤں میں بادشاہوں کو شرمندہ کرتے تھے) ایک دفعہ نہایت سخت احتیاج کی حالت میں ایک عورت نے چادر پیش کی اور سخت ضرورت کی حالت میں آپ ﷺ نے پہنی، اسی وقت ایک شخص نے مانگ لی، آپ ﷺ نے مرحمت فرما دی۔ آپ قرض لے کر ضرورت مند کی ضرورت کو پورا فرماتے تھے اور قرض خواہ کے سخت تقاضے کے وقت کہیں سے اگر کچھ آ گیا اور ادائے قرض کے بعد بچ گیا تو جب تک وہ تقسیم نہ ہو جائے گھر میں تشریف نہ لے جاتے تھے۔ بالخصوص رمضان المبارک کے مہینہ میں اخیر تک بہت ہی فیاض رہتے (کہ حضور ﷺ کی گیارہ ماہ کی فیاضی بھی اس مہینہ کی فیاضی کے برابر نہ ہوتی تھی) اور اس مہینہ میں جب بھی حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لاتے اور آپ ﷺ کو کلام اللہ سناتے، اس وقت آپ ﷺ بھلائی اور نفع رسانی میں تیز بارش لانے والی ہوا سے بھی زیادہ سخاوت فرماتے۔ (خصائل نبوی ﷺ)

ترمذی کی حدیث میں نقل کیا گیا ہے کہ حضور انور ﷺ کے پاس ایک مرتبہ نوے ہزار درہم جس کے تقریباً بیس روپے سے زیادہ ہوتے ہیں کہیں سے آئے' حضور اقدس ﷺ نے ایک بورے پر ڈالوادیئے اور وہیں پڑے پڑے سب تقسیم کرادیئے۔ ختم ہوجانے کے بعد ایک سائل آیا' حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس تو کچھ رہا نہیں تو کسی سے میرے نام سے قرض لے لے جب میرے پاس ہوگا ادا کردوں گا۔ (خصائل نبویؐ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ رسول خدا ﷺ سے کچھ مانگا گیا ہو اور آپ ﷺ نے فرمایا ہو میں نہیں دیتا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کل کے لیے کوئی چیز نہ اٹھار کھتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ سخی تھے خاص کر ماہِ رمضان میں تو بہت ہی سخی ہوجاتے تھے۔ (صحیح بخاری باب بدء الوحی)

ایک دفعہ حضورِ اکرم ﷺ نے حضرت ابوذِر غفاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

> ''اے ابوذر! مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے پاس کوہ احد کے برابر سونا ہو اور تیسرے دن تک اس میں سے میرے پاس ایک اشرفی بھی بچ رہے' سوائے اس کے جو ادائے قرض کے لیے ہو۔ تو اے ابوذر! میں اس مال کو دونوں ہاتھوں سے خدا کی مخلوق میں تقسیم کر کے اٹھوں گا۔'' (صحیح بخاری کتاب الاستقراض: ص ۳۲۱)

ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پاس چھ اشرفیاں تھیں' چار تو آپ ﷺ نے خرچ کردیں اور دو آپ ﷺ کے پاس بچ رہیں' ان کی وجہ سے آپ ﷺ کو تمام رات نیند نہ آئی' ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا' معمولی بات ہے صبح ان کو خیرات کردیجئے گا' حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اے حمیرا! (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا لقب ہے) کیا خبر ہے میں صبح تک زندہ رہوں یا نہیں؟'' (مشکوٰۃ)

قناعت وتوکل:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ دوسرے دن کے واسطے کسی چیز کا ذخیرہ بنا کر نہیں رکھتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

فائدہ: یعنی جو چیز ہوتی کھلا پلا کر ختم فرمادیتے اس خیال سے کہ کل پھر ضرورت ہوگی اس کو محفوظ نہ رکھتے تھے یہ حضور ﷺ کا غایت درجہ توکل تھا کہ جس مالک نے آج دیا ہے وہ کل بھی عطا فرمائے گا' یہ صرف اپنی ذات کے لیے تھا ورنہ ازواج کا نفقہ ان کے حوالہ کردیا جاتا تھا کہ وہ

Marfat.com

جس طرح چاہیں تصرف میں لائیں، چاہیں رکھیں یا تقسیم کر دیں، مگر وہ بھی تو حضور ﷺ کی ازواج تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ایک بار دو گونیں درہموں کی نذرانے کے طور پر پیش کی گئیں جن میں ایک لاکھ درہم سے زیادہ تھے، انہوں نے طباق منگوایا اور بھر بھر کر تقسیم فرما دیا خود روزہ دار تھیں، افطار کے وقت ایک روٹی اور زیتون کا تیل تھا جس سے افطار فرمایا۔ باندی نے عرض کیا کہ ایک درہم کا اگر آج گوشت منگا لیتیں تو آج ہم اسی سے افطار کر لیتے۔ ارشاد فرمایا کہ اب طعن دینے سے کیا ہو سکتا ہے اسی وقت یاد دلا دیتی تو میں منگا دیتی۔ (خصائل نبوی ﷺ)

حضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھ کو یہ بات خوش نہیں آتی کہ میرے لیے کوہِ اُحد سونا بن جائے اور پھر رات کو اس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس رہے بجز ایسے دینار کے جس کو کسی واجب مطالبہ کے لیے تھام لوں۔ اور یہ بات آپ ﷺ کے کمال سخاوت و جود و عطا کی دلیل ہے، چنانچہ کمال سخاوت کے سبب آپ ﷺ مقروض رہتے تھے، حتیٰ کہ آپ ﷺ نے جس وقت وفات پائی تو آپ کی زرہ اہل وعیال کے اخراجات میں رہن رکھی ہوئی تھی۔ (نشر الطیب)

انکسارِ طبعی:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ بروئے عادت سخت گو نہ تھے اور نہ بہ تکلف سخت گو بنتے تھے اور نہ بازاروں میں خلاف وقار باتیں کرنے والے تھے اور برائی کا بدلہ برائی سے نہ دیتے تھے بلکہ معاف فرما دیتے تھے، غایت حیاء سے آپ ﷺ کی نگاہ کسی شخص کے چہرے پر نہ ٹھہرتی تھی اور کسی نامناسب بات کا اگر کسی ضرورت سے ذکر کرنا ہی پڑتا تو کنایہ میں فرماتے۔

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ سب سے بڑھ کر دل کے کشادہ تھے، بات کے سچے تھے، طبیعت کے نرم تھے، معاشرت میں نہایت کریم تھے اور جو شخص آپ ﷺ کی دعوت کرتا اس کی دعوت منظور فرماتے اور ہدیہ قبول فرماتے اگرچہ (وہ ہدیہ یا طعام دعوت) گائے یا بکری کا پایہ ہی ہوتا اور ہدیہ کا بدل بھی دیتے تھے اور دعوت غلام کی اور آزاد کی اور لونڈی کی اور غریب کی سب کی قبول فرما لیتے تھے اور مدینہ کی انتہائے آبادی پر بھی اگر مریض ہوتا اس کی عیادت فرماتے اور معذرت کرنے والے کا عذر قبول فرماتے اور اپنے اصحاب سے ابتداء مصافحہ کی فرماتے اور کبھی اپنے اصحاب میں پاؤں پھیلائے ہوئے نہیں دیکھے گئے جس سے اوروں پر جگہ تنگ ہو جائے اور جو آپ کے پاس آتا اس کی خاطر کرتے اور بعض اوقات اپنا کپڑا اس کے

Marfat.com

بیٹھنے کے لیے بچھا دیتے اور گدہ' تکیہ خود چھوڑ کر اس کو دے دیتے اور کسی شخص کی بات بیچ میں نہ کاٹتے اور تبسم فرمانے میں اور خوش مزاجی میں سب سے بڑھ کر تھے' جب تک کہ حالت نزول وحی یا وعظ یا خطبہ کی نہ ہوتی (کیونکہ ان حالتوں میں آپ ﷺ کو ایک جوش ہوتا تھا) جس میں تبسم اور خوش مزاجی ظاہر نہ ہوتی تھی۔ (نشر الطیب)

دیانت وامانت:

حضور ﷺ نے دعوت حق کا آغاز فرمایا تو ساری قوم آپ ﷺ کی دشمن بن گئی اور آپ ﷺ کو ستانے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی' لیکن اس حالت میں بھی کوئی مشرک ایسا نہ تھا جو آپ ﷺ کی دیانت وامانت پر شک کرتا ہو بلکہ یہ لوگ اپنا روپیہ پیسہ وغیرہ لا کر حضور ﷺ ہی کے پاس امانت رکھواتے تھے اور مکہ میں کسی دوسرے کو آپ ﷺ سے بڑھ کر امین نہیں سمجھتے تھے۔ ہجرت کے موقع پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو پیچھے چھوڑنے سے حضور ﷺ کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ وہ تمام لوگوں کی امانتیں واپس کر کے مدینہ آئیں۔ (مدارج النبوۃ)

تواضع:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مسلمانو! میری تعریف حد سے زیادہ نہ کرو جس طرح عیسائیوں نے ابن مریم علیہ السلام کی تعریف کی ہے' کیونکہ میں خدا کا بندہ ہوں' بس تم میری نسبت اتنا ہی کہہ سکتے ہو کہ محمد (ﷺ) خدا کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔" (مدارج النبوۃ' زادالمعاد' شمائل ترمذی)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ عصا پر ٹیک لگائے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم آپ ﷺ کے لیے کھڑے ہو گئے' آپ ﷺ نے فرمایا: جس طرح عجمی لوگ ایک دوسرے کی تعظیم کے لیے کھڑے ہوتے ہیں اس طرح تم نہ کھڑے ہوا کرو' اور فرمایا میں خدا کا بندہ ہوں اسی طرح کھاتا ہوں جس طرح بندے کھاتے ہیں اور اسی طرح بیٹھتا ہوں جس طرح بندے بیٹھتے ہیں۔ آپ ﷺ کا یہ فرمانا آپ کی بُردباری اور متواضعانہ عادت کریمہ کی وجہ سے تھا۔ (مدارج النبوۃ)

حدیث میں ہے کہ ایک مرتبہ ایک سفر میں چند صحابہ رضی اللہ عنہم نے ایک بکری ذبح کرنے کا ارادہ فرمایا اور اس کا کام آپس میں تقسیم فرما لیا' ایک نے اپنے ذمہ ذبح کرنا لیا' دوسرے نے کھال

Marfat.com

نکالنا' کسی نے پکانا' حضور ﷺ نے فرمایا کہ پکانے کے لیے لکڑی اکٹھا کرنا میرے ذمہ ہے' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ حضور! (ﷺ) یہ کام ہم خود کرلیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ تو میں بھی سمجھتا ہوں کہ تم لوگ اس کو بخوشی قبول کرلو گے لیکن مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میں مجمع میں ممتاز ہوں اور اللہ تعالیٰ بھی اس کو ناپسند فرماتے ہیں۔ (خصائل نبویؐ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ بازار آیا اور حضور ﷺ نے ایک سرابیل (پاجامہ) کو چار درہم میں خریدا اور حضور ﷺ نے وزن کرنے والے سے فرمایا قیمت میں مال کو خوب خوب کھینچ کر تولو ۞ (یعنی وزن میں کم یا برابر نہ لو بلکہ زیادہ لو) وہ شخص وزن کرنے والا حیرت زدہ ہوکر بولا میں نے کبھی بھی کسی کو قیمت کی ادائیگی میں ایسا کہتے نہیں سنا' اس پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا افسوس ہے تجھ پر کہ تو اپنے نبی ﷺ کو بھی نہیں پہچانتا' پھر تو وہ شخص ترازو چھوڑ کر کھڑا ہوگیا اور حضور اکرم ﷺ کے دستِ مبارک کو بوسہ دیا' آپ ﷺ نے اپنا دستِ مبارک کھینچ کر فرمایا یہ عجمیوں کا دستور ہے کہ وہ اپنے بادشاہوں اور سربراہوں کے ساتھ ایسا کرتے ہیں میں بادشاہ نہیں ہوں میں تو تم ہی میں سے ایک شخص ہوں۔ (یہ حضور ﷺ نے ازراہِ تواضع فرمایا جیسا کہ آپ کی عادت کریمہ تھی) اس کے بعد حضور ﷺ نے سرابیل کو اٹھایا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آگے بڑھ کر ارادہ کیا کہ آپ ﷺ سے سرابیل کو لے لوں۔ مگر آپ ﷺ نے فرمایا کہ سامان کے مالک ہی کا حق ہے کہ وہ اپنے سامان کو اٹھائے مگر وہ شخص جو کمزور ہے اور اٹھا نہ سکے تو اپنے بھائی کی مدد کرنا چاہیے۔ (مدارج النبوۃ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ایک پرانے پالان پر حج کیا اس پر ایک کپڑا پڑا ہوا تھا جو چار درہم کا بھی نہ ہوگا اور حضور اقدس ﷺ یہ دعا مانگ رہے تھے' یا اللہ! اس حج کو ایسا حج فرمائیو جس میں ریا اور شہرت نہ ہو۔ (شمائل ترمذی)

جب مکہ فتح ہوا اور آپ ﷺ مسلمانوں کے لشکر کے ساتھ اس میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حضور میں عاجزی اور تواضع سے سر کو پالان پر جھکا دیا تھا' یہاں تک کہ قریب تھا کہ اس کے اگلے لکڑی کے سرے پر آپ ﷺ کا سر لگ جائے۔ (کتاب الشفاء)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے نزدیک حضور ﷺ سے زیادہ محبوب

۞ غالباً اس وقت کپڑا تول کر فروخت ہوتا تھا۔

Marfat.com

کوئی شخص دنیا میں نہیں تھا' اس کے باوجود پھر بھی وہ حضور اقدس ﷺ کو دیکھ کر اس لیے کھڑے نہیں ہوتے تھے کہ حضور ﷺ کو یہ بات پسند نہ تھی۔ (شمائل ترمذی)

ایک مرتبہ نجاشی (بادشاہ حبشہ) کے کچھ ایلچی آئے۔ حضور اکرم ﷺ ان کی خاطر مدارات کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے تو صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ ﷺ! ان کی خدمت کی سعادت ہمیں عنایت فرمائیے۔ فرمایا انہوں نے ہمارے صحابہ رضی اللہ عنہم کی بڑی خدمت و تکریم کی ہے میں پسند کرتا ہوں کہ ان کا بدلہ ادا کر دوں۔ (مدارج النبوۃ)

صاف دِل ہونا:

ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی تاکید فرمائی ہے کہ میرے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے مجھ سے کوئی شخص کسی کی کوئی بات نہ پہنچایا کرے کیونکہ میرا دل چاہتا ہے کہ جب میں تمہارے پاس آؤں تو میرا دل تم سب کی طرف سے صاف ہو۔ (ابوداؤد' ترجمان السنہ' کتاب الشفاء)

نرمی اور شفقت:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بڑے خوش اخلاق تھے' ایک روز مجھے کسی ضرورت کے لیے بھیجا میں نے کہا کہ خدا کی قسم میں نہ جاؤں گا اور میرے دل میں یہ تھا کہ جو حکم مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے دیا ہے اس کے لیے ضرور جاؤں گا' پھر میں نکلا اور میرا گزر کچھ بچوں پر ہوا جو بازار میں کھیل رہے تھے' اتنے میں ناگاہ رسول اللہ ﷺ نے میرے سر کے بال پیچھے سے پکڑے' جب میں نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا تو آپ ﷺ کو ہنستا ہوا پایا' حضور ﷺ نے فرمایا: انس رضی اللہ عنہ! تم وہاں گئے تھے جہاں میں نے تم کو بھیجا تھا؟ میں نے کہا ہاں جاؤں گا یارسول اللہ ﷺ! (مشکوٰۃ' حیاۃ المسلمین)

حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اس وقت سے کی جب کہ میں آٹھ برس کا تھا' میں نے آپ ﷺ کی خدمت دس برس تک کی' آپ ﷺ نے کسی بات پر جو میرے ہاتھ سے ہوئی مجھے ملامت نہیں کی' اگر اہل بیت میں سے کسی نے بھی ملامت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو اگر تقدیر میں کوئی بات ہوتی ہے تو ہو کر رہتی ہے۔ (مشکوٰۃ)

ایثار و تحمل:

ایک روایت میں ہے کہ زید بن شعنہ پہلے یہودی تھے' ایک مرتبہ کہنے لگے کہ نبوت کی

Marfat.com

علامتوں میں سے کوئی بھی ایسی نہیں رہی جس کو میں نے حضور ﷺ میں نہ دیکھا ہو بجز دو علامتوں کے جن کے تجربے کی اب تک نوبت نہیں آئی تھی' ایک یہ کہ آپ ﷺ کا حلم آپ ﷺ کے غصہ پر غالب ہوگا' دوسرے یہ کہ آپ ﷺ کے ساتھ کوئی جتنا بھی جہالت کا برتاؤ کرے گا اسی قدر آپ ﷺ کا تحمل زیادہ ہوگا میں ان دونوں کے امتحان کا موقع تلاش کرتا رہا' اور آمدورفت بڑھاتا رہا' ایک دن آپ ﷺ حجرے سے باہر تشریف لائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے ساتھ تھے' ایک بدوی جیسا شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میری قوم مسلمان ہو چکی ہے اور میں نے ان سے کہا تھا کہ مسلمان ہو جاؤ گے تو بھرپور رزق تم کو ملے گا' اور اب حالت یہ ہے کہ قحط پڑ گیا' مجھے ڈر ہے کہ وہ اسلام سے نہ نکل جائیں' اگر رائے مبارک ہو تو آپ ﷺ کچھ اعانت ان کی فرمائیں۔ حضور ﷺ نے ایک شخص کی جانب جو غالباً حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے دیکھا تو انہوں نے عرض کیا کہ حضور (ﷺ) موجود تو کچھ نہیں رہا۔ زید جو اس وقت تک یہودی تھے (اس منظر کو دیکھ رہے تھے) کہنے لگے کہ محمد! (ﷺ) اگر آپ ایسا کر سکیں کہ فلاں شخص کے باغ کی اتنی کھجوریں وقت معین پر مجھے دیدیں تو میں قیمت پیشگی دے دوں اور وقت معین پر کھجور لے لوں گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ تو نہیں ہو سکتا' البتہ اگر باغ کی تعیین نہ کرو تو میں معاملہ کر سکتا ہوں۔ میں نے اس کو قبول کر لیا اور کھجوروں کی قیمت اسی مثقال سونا (ایک مثقال مشہور قول کے موافق ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہے) دے دیا۔ آپ ﷺ نے وہ سونا اس بدوی کے حوالہ کر دیا اور فرمایا کہ انصاف کی رعایت رکھنا اور اس سے ان کی ضروریات پوری کر لو۔

زید کہتے ہیں کہ جب کھجوروں کی ادائیگی کے وقت میں دو تین دن باقی رہ گئے تھے' حضور ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے ساتھ جن میں حضرت ابوبکر، عمر و عثمان رضی اللہ عنہم بھی تھے کسی کے جنازے کی نماز سے فارغ ہو کر ایک دیوار کے قریب تشریف فرما تھے' میں آیا اور آپ ﷺ کے کرتہ اور چادر کے پلو کو پکڑ کر نہایت ترش روئی سے کہا کہ اے محمد! (ﷺ) آپ میرا قرضہ ادا نہیں کرتے' خدا کی قسم میں تم سب اولادِ عبدالمطلب کو خوب اچھی طرح جانتا ہوں کہ بڑے نادہندہ ہو' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غصہ سے مجھ کو گھورا اور کہا کہ اے خدا کے دشمن! کیا بک رہا ہے؟ خدا کی قسم اگر مجھے حضور (ﷺ) کا ڈر نہ ہوتا تو تیری گردن اڑا دیتا' لیکن حضور ﷺ نہایت سکون سے مجھے دیکھ رہے تھے اور تبسم کے لہجہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ عمرؓ! میں اور یہ ایک

Marfat.com

اور چیز کے زیادہ محتاج تھے' وہ یہ کہ مجھے حق ادا کرنے میں خوبی برتنے کو کہتے اور اس کو مطالبہ کرنے میں بہتر طریقے کی نصیحت کرتے' جاؤ اس کو لے جاؤ' اس کا حق ادا کر دو' اور تم نے جو اسے ڈانٹا ہے اس کے بدلے میں بیس صاع (تقریباً دو من کھجوریں) زیادہ دے دینا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے لے گئے اور پورا مطالبہ اور بیس صاع کھجوریں زیادہ دیں' میں نے پوچھا کہ یہ بیس صاع کیسے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور ﷺ کا یہی حکم ہے۔ زید نے کہا کہ عمر (رضی اللہ عنہ) تم مجھ کو پہچانتے ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا کہ میں نے زید بن شعنہ ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ جو یہود کا بڑا علامہ ہے؟ میں نے کہا ہاں وہی ہوں' انہوں نے فرمایا کہ اتنا بڑا آدمی ہو کر حضور ﷺ کے ساتھ تم نے یہ کیسا برتاؤ کیا؟ میں نے کہا کہ علامات نبوت میں سے دو علامتیں ایسی رہ گئی تھیں جن کا مجھ کو تجربہ کرنے کی نوبت نہیں آئی تھی' ایک یہ کہ آپ ﷺ کا حلم آپ ﷺ کے غصہ پر غالب ہوگا اور دوسرے یہ کہ ان کے ساتھ سخت جہالت کا برتاؤ ان کے حلم کو بڑھائے گا۔ اب ان دونوں کا بھی امتحان کر لیا اب میں تم کو اپنے اسلام کا گواہ بناتا ہوں اور میرا آدھا مال امت محمدیہ پر صدقہ ہے اس کے بعد حضور ﷺ کی خدمت میں واپس آئے اور اسلام لے آئے' اس کے بعد بہت سے غزوات میں شریک ہوئے اور تبوک کی لڑائی میں شہید ہو گئے۔ (جمع الفوائد' خصائل نبوی ؐ)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ میں حضور اقدس ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا اور حضور ﷺ کی گردن مبارک میں نجرانی سخت حاشیہ دار چادر تھی' ایک اعرابی نے قریب آ کر چادر کو پکڑ کر حضور ﷺ کو کھینچا اور چادر کو سخت لپیٹنے لگا' حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کی گردن مبارک کی طرف دیکھا تو سخت حاشیہ دار لپیٹ نے آپ کی گردن مبارک کو چھیل دیا تھا۔ اس کے بعد اعرابی کہنے لگا کہ اے محمد! (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے مال میں سے جو آپ ﷺ کے پاس ہے مجھے دینے کا حکم فرما دیں' حضور ﷺ نے اس کی طرف دیکھ کر تبسم فرمایا اور مجھے اس کے دینے کا حکم فرمایا۔ (مدارج النبوۃ)

ایک دفعہ مکہ میں قحط پڑا' لوگوں نے ہڈیاں اور مردار بھی کھانے شروع کر دیئے' ابوسفیان جو ان دنوں حضور ﷺ کے بدترین دشمن تھے۔ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا:

''محمد (ﷺ)! تم لوگوں کو صلہ رحمی کی تعلیم دیتے ہو' تمہاری قوم ہلاک ہو رہی ہے' اپنے

خدا سے دعا کیوں نہیں کرتے۔"

گو قریش کی ایذا رسانی اور شرارتیں انسانیت کی حدود کو بھی پھاند گئی تھیں لیکن ابوسفیان کی بات سن کر فوراً آپ ﷺ کے دستِ مبارک دعا کے لیے اٹھ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس قدر مینہ برسایا کہ جل تھل ہو گیا اور قحط دُور ہو گیا۔ (صحیح بخاری، تفسیر سورۂ دخان)

زہد و تقویٰ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے کہ اے اللہ! مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ اور مسکینی کی حالت میں دنیا سے اٹھا اور مسکینوں کے گروہ میں میرا حشر فرما۔ (جامع ترمذی، بیہقی، ابن ماجہ، معارف الحدیث)

حدیث ❀ رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کے اہل مجلس ایک مرتبہ دولت مندی اور دنیاوی خوش حالی کا کچھ تذکرہ کرنے لگے (کہ یہ چیز اچھی ہے یا بری اور دین اور آخرت کے لیے مضر ہے یا مفید؟) تو آپ ﷺ نے اس سلسلہ میں ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ سے ڈرے (اور اس کے احکام کی پابندی کرے) اس کے لیے مالداری میں کوئی مضائقہ نہیں اور کوئی حرج نہیں، اور صحت مندی صاحب تقویٰ کے لیے دولت مندی سے بھی بہتر ہے اور خوش دلی بھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ہے (جس پر شکر واجب ہے)۔ (مسند احمد، معارف الحدیث)

حدیث ❀ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عروہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میرے بھانجے! ہم ("اہل بیت نبوت" اس طرح گزارہ کرتے تھے کہ) کبھی کبھی لگا تار تین تین چاند دیکھ لیتے تھے (یعنی کامل دو مہینے گزر جاتے تھے) اور حضور ﷺ کے گھروں میں چولھا گرم نہ ہوتا تھا۔ (عروہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا کہ پھر آپ لوگوں کو کیا چیز زندہ رکھتی تھی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا بس کھجور کے دانے اور پانی (ان ہی پر ہم جیتے تھے) البتہ رسول اللہ ﷺ کے بعض انصاری پڑوسی تھے، ان کے پاس دودھ دینے والے جانور تھے، وہ آپ ﷺ کے لیے دودھ بطور ہدیہ کے بھیجا کرتے تھے اور اس میں سے آپ، ہم کو بھی دے دیتے تھے۔ (بخاری و مسلم، معارف الحدیث)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے حال میں وفات پائی کہ آپ ﷺ کی زرہ تیس صاع جو کے بدلے ایک یہودی کے پاس رہن رکھی ہوئی تھی۔ (بخاری، معارف الحدیث)

Marfat.com

خشیتِ الٰہی:

عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ برابر مغموم رہتے تھے، کسی وقت آپ کو چین نہ تھا، (یہ کیفیت فکرِ آخرت سے تھی) اور دن بھر میں ستر بار یا سو بار استغفار فرماتے تھے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ یا تو تعلیم امت کے لیے تھا یا خود امت کے لیے مغفرت طلب کرنا مقصود تھا یا یہ وجہ تھی کہ آپ ﷺ دریائے قرب و عرفان میں مستغرق رہتے تھے اور آناً فاناً ترقی کرتے رہتے تھے کیونکہ تجلیات متجدد ہوتی رہتی ہیں اور تجلی حسب استعداد محل تجلی کے ہوتی ہے اور آپ ﷺ کی استعداد برابر متزائد ہوتی جاتی تھی۔ اس لیے تجلیات بھی لَا تَقِفُ عِنْدَ حَدًّا (جن کی غایت نہ ہو) فائز ہوتی تھیں پس جب مرتبہ مابعد کو اعلیٰ دیکھتے تھے تو اپنے کو مرتبہ ماقبل کے اعتبار سے تقصیر کی طرف منسوب فرماتے۔ (نشر الطیب)

رقتِ قلبی:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کی ایک نواسی قریب الوفات تھیں، حضور اکرم ﷺ نے ان کو گود میں اٹھالیا اور اپنے سامنے رکھ لیا، حضور ﷺ کے سامنے رکھے رکھے ان کی وفات ہوگئی، ام ایمنؓ (جو کہ حضور اکرم ﷺ کی ایک کنیز تھیں) چلا کر رونے لگیں، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا اللہ کے نبی کے سامنے بھی رونا شروع کر دیا؟ (چونکہ آپ ﷺ کے بھی آنسو ٹپک رہے تھے اس لیے) انہوں نے عرض کیا کہ حضور ﷺ بھی تو رو رہے ہیں، حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا یہ رونا ممنوع نہیں، یہ اللہ کی رحمت ہے (کہ بندوں کے قلوب کو نرم فرما دیں اور ان میں شفقت و رحمت کا مادہ عطا فرمادیں) پھر حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مومن ہر حال میں خیر ہی میں رہتا ہے، حتیٰ کہ خود اس کی روح کو نکالا جاتا ہے اور وہ حق تعالیٰ شانہ کی حمد کرتا ہے۔ (شمائل ترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے عثمان بن مظعون (رضی اللہ عنہ) کی پیشانی کو ان کی وفات کے بعد بوسہ دیا، اس وقت حضور اکرم ﷺ کے آنسو ٹپک رہے تھے۔ (شمائل ترمذی)

عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو

حضور اکرم ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اور رونے کی وجہ سے آپ ﷺ کے سینہ سے ایسی آواز نکل رہی تھی جیسے ہنڈیا کا جوش ہوتا ہے۔ (شمائل ترمذی)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قرآن مجید سناؤ، میں نے عرض کیا حضور ﷺ! آپ ہی پر تو قرآن نازل ہوا ہے اور آپ ہی کو سناؤں؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ دوسرے سے سنوں، میں نے امتثال امر میں پڑھنا شروع کیا اور سورۂ نساء پڑھنا شروع کی، میں جب اس آیت پر پہنچا۔

﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا ۝٤١﴾ (النساء: ۴۱)

ترجمہ: ''سو اس وقت کیا حال ہوگا جب کہ ہر ہر امت میں سے ایک ایک گواہ کو حاضر کریں گے اور آپ کو ان لوگوں پر (جن کا آپؐ سے سابقہ ہوا ہے) گواہی دینے کے لیے حاضر کریں گے۔''

تو میں نے حضور ﷺ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھا کہ دونوں آنکھیں گریہ کی وجہ سے بہہ رہی تھیں۔ (شمائل ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ اپنی صاحبزادی (ام کلثوم رضی اللہ عنہا) کی قبر پر تشریف فرما تھے اور آپ ﷺ کے آنسو جاری تھے۔ (شمائل ترمذی)

رحم وترحم:

ایک دفعہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کے ہاتھ میں کسی پرندے کے بچے تھے اور وہ چیں چیں کر رہے تھے، حضور ﷺ نے پوچھا یہ بچے کیسے ہیں؟ صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں ایک جھاڑی کے قریب سے گزرا تو ان بچوں کی آواز آ رہی تھی، میں نے ان کو نکال لیا، ان کی ماں نے دیکھا تو بیتاب ہو کر سر پر چکر کاٹنے لگی، حضور ﷺ نے فرمایا، فوراً جاؤ اور ان بچوں کو وہیں رکھ آؤ جہاں سے لائے ہو۔ (مشکوۃ بحوالہ ابوداؤد، باب الرحمۃ والشفقۃ علی الخلق، معارف الحدیث)

ایک دفعہ حضور ﷺ ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے وہاں ایک اونٹ بھوک سے بلبلا رہا تھا، آپ ﷺ نے شفقت سے اس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اور اس کے مالک کو بلا کر فرمایا، اس جانور کے بارے میں تم خدا سے نہیں ڈرتے؟ (ابوداؤد، باب الرحمۃ، معارف الحدیث)

ایک دفعہ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ اپنے غلام کو پیٹ رہے تھے، اتفاق سے رسول

اکرم ﷺ اس موقع پر تشریف لائے آپ ﷺ نے رنجیدہ ہو کر فرمایا:

''ابو مسعود اس غلام پر تمہیں جس قدر اختیار ہے' اللہ تعالیٰ کو تم پر اس سے زیادہ اختیار ہے۔''

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک سن کر تھرا اٹھے اور عرض کیا:

''یا رسول اللہ ﷺ میں اس غلام کو اللہ کی راہ میں آزاد کرتا ہوں۔''

حضور ﷺ نے فرمایا:

''اگر تم ایسا نہ کرتے تو دوزخ کی آگ تم کو چھو لیتی۔'' (ابوداؤد' کتاب الادب باب حق المملوک)

مقام عبدیت:

حضرت فضل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ کو بخار چڑھ رہا ہے اور سر مبارک پر پٹی باندھ رکھی ہے' حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرا ہاتھ پکڑ لے' میں نے حضور ﷺ کا ہاتھ پکڑا حضور ﷺ مسجد میں تشریف لے گئے' اور منبر پر بیٹھ کر ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو آواز دے کر جمع کر لو' میں نے لوگوں کو جمع کر لیا' حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد یہ مضمون ارشاد فرمایا:

''میرا تم لوگوں کے پاس سے چلے جانے کا زمانہ قریب آ گیا ہے اس لیے جس کی کمر پر میں نے مارا ہو میری کمر موجود ہے بدلہ لے لے اور جس کی آبرو پر میں نے حملہ کیا ہو میری آبرو سے بدلہ لے لے اور جس کا کوئی مالی مطالبہ مجھ پر ہو وہ مال سے بدلہ لے لے' کوئی شخص یہ شبہ نہ کرے کہ مجھ سے بدلہ لینے سے میرے دل میں بغض پیدا ہونے کا ڈر ہے کہ بغض رکھنا نہ میری طبیعت میں ہے' نہ میرے لیے موزوں ہے' خوب سمجھ لو کہ مجھے بہت محبوب ہے وہ شخص جو اپنا حق مجھ سے وصول کر لے یا معاف کر دے کہ میں اللہ جل شانہ کے یہاں بشاشت قلب کے ساتھ جاؤں'' میں اپنے اس اعلان کو ایک دفعہ کہہ دینے پر اکتفا کرنا نہیں چاہتا۔ پھر بھی اس کا اعلان کروں گا۔''

چنانچہ اس کے بعد منبر سے اتر آئے اور ظہر کی نماز پڑھنے کے بعد منبر پر تشریف لے گئے اور وہی اعلان فرمایا۔ نیز بغض کے متعلق بھی مضمون بالا کا اعادہ فرمایا اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ''جس کے ذمہ کوئی حق ہو وہ بھی ادا کر دے اور دنیا کی رسوائی کا خیال نہ کرے کہ دنیا کی رسوائی آخرت کی رسوائی سے بہت کم ہے۔

Marfat.com

ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ میرے تین درہم آپ کے ذمہ ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں کسی مطالبہ کرنے والے کی نہ تکذیب کرتا ہوں نہ اس کو قسم دیتا ہوں لیکن میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ (یہ درہم) کیسے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ ایک دن ایک سائل آپ ﷺ کے پاس آیا تھا تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ تین درہم اس کو دے دو۔ حضور اقدس ﷺ نے حضرت فضل رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تین درہم اس کو دے دو۔ اس کے بعد ایک اور صاحب اٹھے' انہوں نے عرض کیا کہ میرے ذمہ تین درہم بیت المال کے ہیں۔ میں نے خیانت سے لے لیے تھے۔ حضور ﷺ نے دریافت کیا: کیوں خیانت کی تھی؟ عرض کیا میں اس وقت بہت محتاج تھا' حضور ﷺ نے حضرت فضل رضی اللہ عنہ سے فرمایا ان سے وصول کر لو۔

اس کے بعد پھر حضور ﷺ نے اعلان فرمایا کہ جس کسی کو اپنی کسی حالت کا اندیشہ ہو وہ بھی دعا کرالے (کہ اب روانگی کا وقت ہے) ایک صاحب اٹھے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں جھوٹا ہوں' میں منافق ہوں' بہت سونے کا مریض ہوں۔ حضور ﷺ نے دعا فرمائی: یا اللہ اس کو سچائی عطا فرما' ایمان (کامل) عطا فرما اور زیادتی نیند کے مرض سے صحت بخش دے۔ اس کے بعد ایک اور صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ (ﷺ) میں جھوٹا ہوں' منافق ہوں' کوئی گناہ ایسا نہیں ہے جو نہ کیا ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو تنبیہ فرمائی کہ اپنے گناہوں کو پھیلاتے ہو۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمر! چپ رہو' دنیا کی رسوائی آخرت کی رسوائی سے ہلکی ہے۔ اس کے بعد حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: یا اللہ اس کو سچائی اور (کامل) ایمان نصیب فرما اور اس کے احوال کو بہتر بنا دے۔ ایک اور صاحب اٹھے انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں بزدل ہوں' سونے کا مریض ہوں۔ حضور ﷺ نے ان کے لیے بھی دعا فرمائی۔ حضرت فضل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد سے ہم دیکھتے تھے کہ ان کے برابر کوئی بہادر نہ تھا۔

پھر حضور ﷺ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مکان پر تشریف لے گئے اور اسی طرح عورتوں کے مجمع میں بھی اعلان فرمایا اور جو ارشادات مردوں کے مجمع میں فرمائے تھے یہاں بھی ان کا اعادہ فرمایا۔

پھر حضور ﷺ نے اعلان فرمایا کہ جس کو اپنی کسی حالت کا اندیشہ ہو وہ بھی دعا کرالے (کہ اب روانگی کا وقت ہے) چنانچہ لوگوں نے اپنے متعلق مختلف دعائیں کرائیں۔ ایک صحابیہ

Marfat.com

رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ (ﷺ) میں اپنی زبان سے عاجز ہوں۔ حضور ﷺ نے ان کے لیے بھی دعا فرمائی۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ تَسۡلِیۡمًا کَثِیۡرًا کَثِیۡرًا۔ (مجمع الزوائد۔ خصائل نبویؐ)

معیتِ الٰہیہ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حق تعالیٰ کا ذکر ہر لمحہ اور تمام اوقات میں کرتے تھے اور ہمیشہ یادِ الٰہی میں مشغول رہتے تھے اور کوئی چیز آپ کو ذکر الٰہی سے باز نہ رکھتی تھی اور آپ ﷺ کی ہر بات یادِ حق' حمد وثناء' توحید و تمجید تسبیح و تقدیس اور تکبیر و تہلیل میں ہوتی تھی' اور اسماء وصفاتِ الٰہی' وعدہ و وعید' امر و نہی' احکام شرع کی تعلیم' ذکر جنت و نار اور ترغیب و ترہیب کا بیان یہ سب ذکر حق تھا اور خاموشی کے وقت اللہ تعالیٰ کی یاد قلبِ اطہر میں رہتی تھی اور حضور ﷺ کا ہر سانس' آپؐ کے قلب و زبان اور آپ ﷺ کا اٹھنا' بیٹھنا' کھڑا ہونا' لیٹنا' کھانا پینا' سونگھنا' آنا جانا' سفر و اقامت' پیدل و سواری غرض یہ کہ کسی حالت میں ذکر حق جدا نہ تھا جو بھی صورت یاد کرنے کی ہوتی' خواہ دل میں یا زبان سے ہر فعل میں یا شان میں ذکر الٰہی ہوتا۔

دن اور رات کے اعمال و اشغال' وقت تہجد سے لے کر سونے کے وقت تک مختلف اوقات و لمحات و حالات و اوضاع اور اطوار میں حضور اکرم ﷺ دعائیں وغیرہ پڑھا کرتے تھے' یہی ادعیہ ماثورہ تمام مقاصد و مطالب اور حاجات کو شامل و حاوی ہیں' اور ہر خاص مقصد و مطلب کے لیے بھی جداگانہ دعا بیان فرمانے سے نہیں چھوڑی ہے۔ (مدارج النبوۃ)

حضور اقدس ﷺ کا فقر:

امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ مواہب میں کہتے ہیں کہ نبی علیہ السلام اور آپؐ کے ساتھیوں کے بارے میں ایک طرف تو روایات میں یہ آتا ہے کہ آپ حضرات کئی کئی وقت بھوکے رہتے تھے' کھانے کیلئے آپؐ کے اور آپؐ کے ساتھیوں کے پاس کچھ نہ ہوتا' کبھی کھجوریں کھا کر گزارہ کر لیا اور کبھی یہ بھی میسر نہ ہوئیں تو صرف پانی ہی پی لیا' اور دوسری طرف روایات میں یہ بھی ملتا ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے گھر والوں کو سال بھر کا روزینہ ایک ہی بار دے دیا' آپؐ نے اپنے چالیس ساتھیوں میں چالیس اونٹ تقسیم فرمائے' کہیں یہ ذکر ہے کہ آپ ﷺ نے حج و عمرہ کے دوران سو اونٹ ذبح کیے' کسی دیہاتی کو بکریوں کا ریوڑ عنایت فرمایا' آپ ﷺ کے ساتھیوں میں سے بھی بعض ایسے ساتھیوں کے واقعات کثرت سے ملتے ہیں جو صاحب ثروت تھے' حضرت ابوبکر

صدیق، عثمان غنی اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم وغیرہ جنہوں نے بہت سے مواقع پر اپنے مال و دولت سے مسلمانوں کی مدد کی تو اگر یہ فراخی اور وسعت تھی تو پھر کئی کئی روز بھوکا رہنے، مہینہ مہینہ بھر گھر میں چولہا نہ جلنے کے کیا معنی؟ اور اگر اتنی تنگ دستی تھی کہ کھانے پینے کے لیے بھی کچھ میسر نہ آتا تھا تو پھر یہ داد و دہش کیسے تھی؟ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جو عام آدمی کے ذہن میں اُلجھن پیدا کرتی ہے۔

امام طبری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا جواب دیا ہے۔ فتح الباری میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اپنی جان پر سختیاں اس لیے نہیں تھی کہ درحقیقت آپ حضرات نان شبینہ سے بھی محتاج اور عاجز و درماندہ تھے، ایسے صحابہ رضی اللہ عنہم کی تعداد کم تھی جو واقعی انتہائی عسرت اور تنگدستی میں زندگی بسر کرتے تھے، اصل میں حضور اقدس ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بھوکا پیاسا رہنا، اچھے کھانوں سے گریز کرنا کبھی کبھی مجبوری کی وجہ سے بھی ہوا، ورنہ عام طور پر آپ ﷺ اور آپ کے ساتھی بھوک پیاس کی سختیاں بہ اختیار خود اس لیے برداشت کرتے تھے کہ دوسروں کے لیے ایثار اور جاں نثاری کا جذبہ پیدا ہو، دنیاوی مال و منال اور عیش و راحت سے نفرت اور بیزاری کا اظہار کیا جائے، کیونکہ دنیوی ساز و سامان اور عیش و عشرت انسان کو خدا کی یاد اور حق کی حمایت سے غافل بنا دیتی ہے۔ (فتح الباری)

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حقیقت یہ ہے کہ صحابہؓ میں سے اکثر جب تک مکہ میں رہے تنگدست تھے، جب مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلے گئے وہاں انصار نے ہر طرح ان کے ساتھ تعاون کیا، انہیں اپنے گھروں میں ٹھہرایا، کاروبار میں شریک کیا، جہاد کا آغاز ہوا، دوسرے علاقے فتح ہوئے اور مالِ غنیمت آنا شروع ہوا تو تقریباً تمام صحابہ وسعت اور خوش حالی سے آسودہ ہو گئے لیکن اس کے باوجود صحابہ اپنا مال و دولت اپنی ذاتی عیش سامانی پر خرچ نہیں کرتے تھے، ان کے تمام مالی ذرائع اور وسائل عام مسلمانوں کی فلاح و بہبود پر خرچ ہوتے تھے۔

ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میرے رب نے مجھ سے کہا کہ اے نبی! اگر تم چاہو تو تمہارے لیے وادی مکہ سونے کی بنا دی جائے، میں نے عرض کیا: نہیں پروردگار، میں تو یہ پسند کرتا ہوں کہ ایک دن بھوکا رہوں اور ایک دن پیٹ بھر کر کھاؤں، جس دن بھوکا رہوں تیرے حضور گریہ وزاری کروں اور تیری یاد میں مصروف رہوں اور جس دن سیر ہو کر کھانا کھاؤں دل کی گہرائی سے تیرا شکر اور تیری تعریف کروں۔ (فتح الباری، مدارج النبوۃ)

Marfat.com

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھ سے پہلے انبیاء پر بھی فقر و فاقہ کی سختیاں گزری ہیں اور مجھے بھی اللہ تعالیٰ کی نوازشوں میں یہ نوازش سب سے زیادہ پسند ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں نبی ﷺ کبھی بھی سیر ہو کر کھانا نہیں کھاتے تھے اور آپؐ نے کبھی کسی سے اس بات کا ذکر بھی نہیں کیا۔ کیونکہ آپؐ کو فقر غنا سے اور بھوک پیٹ بھر کر کھانے سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ تھی۔ آپؐ بسا اوقات بھوک کی وجہ سے تمام رات بے چین رہتے مگر آپ کی یہ بھوک آپؐ کو اگلے روز روزہ رکھنے سے نہ روک سکتی' رات کو کچھ کھائے پیئے بغیر ہی آپ روزہ رکھ لیتے۔ حالانکہ آپ اگر چاہتے تو اللہ رب العزت سے دنیا کے تمام خزانے اور ہر قسم کی نعمتیں اور فراوانیاں مانگ سکتے تھے مگر آپ نے فقر و فاقہ کو عیش سامانی پر ہمیشہ ترجیح دی' میں حضور اقدس ﷺ کی یہ حالت دیکھ کر رونے لگتی اور خود میری اپنی یہ حالت ہوتی کہ بھوک سے بُرا حال ہوتا اور میں پیٹ پر ہاتھ پھیرنے لگتی اور حضور ﷺ سے کہنے لگتی کہ کاش! ہمیں صرف گزر بسر ہی کی حد تک کھانے پینے کا سامان میسر ہوتا' فراخی اور عیش سامانی نہ سہی' کم از کم اتنا تو ہوتا کہ اطمینان سے ہمارا گزر بسر چلتا' میری یہ بات سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہؓ! ہمیں دنیا سے کیا غرض؟ مجھ سے پہلے میرے بہت سے بھائی جو جلیل القدر پیغمبر تھے اس دنیا میں آئے انہوں نے مجھ سے زیادہ سختیاں برداشت کیں مگر صبر کیا اور اسی حال میں اپنے خدا سے جا ملے وہاں انہیں بلند مقامات سے نوازا گیا اور طرح طرح کی نعمتیں ان کو عطا کی گئیں' میں ڈرتا ہوں کہ مجھے اس دنیا میں فراخی دے دی جائے اور آخرت کی لازوال نعمتوں میں کمی ہو جائے' میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب اور پسندیدہ کوئی بات نہیں کہ میں اپنے دوستوں اور بھائیوں سے اسی حالت میں جا ملوں۔ (ﷺ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس وقت حضور ﷺ نے یہ بات فرمائی اس کے بعد مشکل سے ایک ماہ آپؐ ہم میں رہے' پھر آپ ﷺ کا وصال ہو گیا اور اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ﴾ ... صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْماً کَثِیْراً۔

(کتاب الشفاء مدارج النبوۃ شمائل ترمذی)

آپ کے بعض عوارض بشریت کے ظہور کی حکمت

حضور ﷺ کو بھی مثل دوسرے انسانوں کے شدائد جھیلنے کا اتفاق ہوا ہے تاکہ آپؐ کا

Marfat.com

ثواب بہت زیادہ ہو اور درجات بلند ہوں' چنانچہ آپ ؐ کو مرض بھی لاحق ہوا اور درد وغیرہ کی بھی شکایت ہوئی اور آپ کو گرمی وسردی کا بھی اثر ہوا اور بھوک و پیاس بھی لگی اور آپ کو (موقع پر) غصہ بھی آیا اور انقباض بھی ہوا اور آپ کو ماندگی و خستگی بھی ہوئی اور کمزوری و بیماری بھی ہوئی اور سواری پر سے گر کر خراش بھی آئی اور جنگ احد میں کفار کے ہاتھ سے آپ کے چہرے اور سر مبارک پر زخم بھی ہوا اور کفار طائف نے آپ کے قدم مبارک کو خون آلود بھی کیا' آپ کو زہر بھی کھلایا گیا اور آپ پر جادو بھی کیا گیا' آپ نے دوا بھی کی' پچھنے بھی لگوائے' جھاڑ پھونک کا بھی استعمال کیا اور اپنا وقت پورا کر کے عالم بالا سے ملحق ہو گئے اور اس دار الامتحان والبلاء سے آزاد ہو گئے (اگر یہ جسمانی تکلیف نہ ہوتی تو شاید کسی کو آپ ﷺ پر الوہیت کا شبہ ہو جاتا) اس کے علاوہ آپ کے تمام حالات وواقعاتِ زندگی سبق آموز ہیں تاکہ مصائب میں آپ کی امت کے لیے تسلی کا سبب ہو کہ جب سید الانبیاء کو بھی تکلیف پہنچی ہے تو ہم کیا چیز ہیں؟ اور یہ عوارض مذکورہ صرف آپ کے عنصری جسد شریف پر بوجہ مشارکت نوعی کے طاری ہوتے تھے' رہا آپ کا قلب مبارک سووہ تعلق بالخلق سے منزہ ومقدس اور مشاہدہ حق میں مشغول تھا' کیونکہ آپ ﷺ ہر آن' ہر لحہ اللہ تعالیٰ ہی کے ساتھ' اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے' اللہ تعالیٰ ہی میں مستغرق اور اللہ تعالیٰ ہی کی معیت میں تھے' حتیٰ کہ آپ کا کھانا پینا' پہننا' حرکت وسکون' بولنا اور خاموش رہنا سب اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے اور اللہ تعالیٰ ہی کے حکم سے تھا چنانچہ ارشادِ خداوندی ہے:

﴿وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝٣ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۝٤﴾ (النجم: ٣-٤)

''اور آپ (ﷺ) نفسانی خواہش سے کچھ نہیں بولتے یہ سب وحی ہی ہے جو آپ (ﷺ) پر نازل کی جاتی ہے۔'' (نشر الطیب)

بعض شمائل وعاداتِ طیبہ

رسول اکرم ﷺ جب صبح کی نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور دریافت فرماتے کہ کیا کوئی مریض ہے جس کی عیادت کروں یا کوئی جنازہ ہے کہ اس کی نماز پڑھوں؟ اگر ضرورت ہوتی تو تشریف لے جاتے۔

آپ ﷺ زمین پر بیٹھتے اور زمین پر ہی بیٹھ کر کھانا تناول فرماتے اور اکثر زمین ہی پر

Marfat.com

استراحت فرماتے، غریب اور بے سہارا لوگوں کی عیادت کو تشریف لے جاتے اور خود ان کا کام کاج کرتے، کبھی کسی کو حقیر نہ سمجھتے، ہمیشہ غریبوں کے جنازے میں شریک ہوتے، کمزور، فاقہ مست اور مفلس لوگوں کے پاس خود جاتے اور ان کی اعانت فرماتے، غریب سے غریب آدمی کی بھی دعوت قبول فرما لیتے، غریبوں اور تنگدستوں کی مدد کرتے، ان کا بوجھ اٹھاتے، مہمانوں کی مدارات کرتے اور بھلائی کے کاموں میں تعاون فرماتے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا۔

اپنے ساتھیوں میں سے جب کسی کو آپ ﷺ کہیں کا حاکم وغیرہ بنا کر بھیجتے تو اس کو یہی نصیحت فرماتے کہ لوگوں کو اچھی باتیں بتانا، ان کے لیے آسانیاں پیدا کرنا، دین کو اس طرح پیش کرنا کہ انہیں اس کی رغبت ہو، انہیں احکام سے مصیبت میں نہ ڈالنا وغیرہ۔

جو لوگ اہل علم و فضل ہوتے اور اچھے اخلاق والے ہوتے آپ ان کی عزت واحترام فرماتے، جو لوگ عزت و مرتبہ والے ہوتے ان پر آپ احسان فرماتے، عزیز واقارب کی عزت کرتے اور ان کے ساتھ صلح رحمی کرتے، اپنے عزیز واقارب میں نہ دیکھتے کہ کون افضل ہے اور کون نہیں، جس کو زیادہ مستحق سمجھتے اس کی زیادہ مدد کرتے، جب اپنے ساتھیوں سے ملتے تو پہلے خود سلام کرتے اور بڑی گرم جوشی کے ساتھ مصافحہ کرتے۔ آپ ﷺ جب جہاد کا حکم فرماتے تو خود سب سے پہلے جہاد کے لیے تیار ہو جاتے اور جب میدانِ کارزار گرم ہوتا تو سب سے آگے اور دشمن کے سب سے زیادہ قریب ہوتے۔ (ماخوذ از وسائل الوصول الی شمائل الرسولؐ)

تحمل ودرگزر:

حضور ﷺ لوگوں کے ایذا دینے پر سب سے زیادہ صابر تھے اور سب سے بڑھ کر حلیم تھے، برائی کرنے والے سے درگزر فرماتے تھے اور جو شخص آپ سے بدسلوکی کرتا تھا آپؐ اس سے نیک سلوک کرتے تھے اور جو شخص آپ ﷺ کو نہ دیتا آپؐ اس کو دیتے اور جو شخص آپ ﷺ پر ظلم کرتا آپؐ اس سے درگزر فرماتے اور کسی کام کے دو پہلوؤں میں جو آسان ہوتا آپؐ اس کو اختیار فرماتے بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہوتا (اس میں اپنے متبعین کے لیے آسانی رعایت فرمائی نیز تجربہ ہے کہ آسانی پسند طبیعت دوسروں کے لیے بھی آسانی تجویز کرتی ہے) اور حضور ﷺ نے اپنی ذات کے لیے کسی سے انتقام نہیں لیا، آپ نے کبھی کسی چیز کو (یعنی آدمی یا جانور کو) اپنے ہاتھ سے نہیں مارا اللہ کی راہ میں جو جہاد کیا وہ اور بات ہے۔ (شمائل ترمذی، نشر الطیب)

Marfat.com

حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اللہ تعالیٰ کے لیے جہاد کے علاوہ کبھی کسی کو نہیں مارا' نہ کبھی کسی خادم کو نہ کسی عورت (بیوی یا باندی) کو مارا۔ آپ ؓ فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ حضور ﷺ نے اپنی ذات کے لیے کبھی کسی کے ظلم کا بدلہ لیا ہو' البتہ اللہ کی حرمتوں میں سے کسی کی توہین ہوتی ہو (مثلاً کسی حرام فعل کا کوئی مرتکب ہوتا ہو) تو حضور ﷺ سے زیادہ غصہ والا کوئی شخص نہیں ہوتا تھا۔ (شمائل ترمذی)

ایک مرتبہ ایک بدوی آیا اور حضور ﷺ کی چادر پکڑ کر اس زور سے کھینچی کہ گردن مبارک پر نشان پڑ گیا اور یہ کہا کہ میرے ان اونٹوں پر غلہ لدوا دو' تم اپنے مال میں سے یا اپنے باپ کے مال میں سے نہیں دیتے ہو (گویا بیت المال کا مال ہم ہی لوگوں کا ہے' تمہارا نہیں ہے)' حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا' کہ جب تک تو اس چادر کو کھینچنے کا بدلہ نہیں دے گا میں غلہ نہیں دوں گا' اس نے کہا کہ خدا کی قسم میں بدلہ نہیں دیتا' حضور ﷺ تبسم فرما رہے تھے اور اس کے اونٹوں پر غلہ لدوا دیا۔ (خصائل نبویؐ)

مسکنت:

حضرت انس ؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ مریضوں کی عیادت فرماتے تھے' جنازوں میں شرکت فرماتے تھے' دراز گوش پر سوار ہو جاتے تھے اور غلاموں کی دعوت قبول فرما لیتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

اور اپنی بکری کا دودھ دوہ لیتے اور اپنے کپڑے میں خود پیوند لگا لیتے اور اپنے پاپوش کو (بوقت ضرورت) سی لیا کرتے اور اپنے اور اپنے گھر والوں کے کام کر لیا کرتے۔ (ابن سعد)

آپ ﷺ خدمت گار کے ساتھ کھانا کھا لیتے اور اس کے ساتھ آٹا گوندھوا لیتے' اپنا سودا بازار سے خود لے آتے اور سب سے بڑھ کر احسان کرنے والے اور عدل کرنے والے اور عفیف اور سچ بولنے والے تھے۔ (مدارج النبوۃ)

رفق و تواضع:

آپ ﷺ نہایت حلیم تھے' نہ کسی کو دشنام دیتے تھے' نہ سخت بات فرماتے تھے' نہ لعنت کرتے نہ بددعا دیتے تھے۔ آپ ﷺ کافر اور دشمن سے بھی اس کی تالیف قلب کی توقع پر کشادہ روئی کے ساتھ پیش آتے تھے اور ظاہر کی بے تمیزی کی بات پر صبر فرماتے' اور اپنے گھر

Marfat.com

میں آ کر گھر والوں کے کام کا انتظام فرماتے اور چادر اوڑھنے میں بہت اہتمام فرماتے کہ اس میں ہاتھ اور پیر ظاہر نہ ہو (غالباً بیٹھنے کی حالت میں ایسا ہوتا ہوگا) اور آپ ﷺ کی کشادہ روئی اور انصاف سب کے لیے عام تھا اور غصہ آپ ﷺ کو بیتاب نہیں کرتا تھا۔ اور اپنے جلیسوں سے کوئی بات (خلاف ظاہر) دل میں نہ رکھتے تھے اور آنکھوں کی خیانت (یعنی دزدیدہ نظر) آپ ﷺ میں نہ تھی تو قلب کی خیانت کا تو کیا احتمال ہے۔ (نشر الطیب)

فکر آخرت:

آپ ﷺ اپنے آپ کو دنیا میں مسافر کی طرح سمجھتے تھے، دنیوی عیش و آرام سے تعلق نہ تھا:

((كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ)).

ترجمہ: "دنیا میں غریب الوطن مسافر یا راستہ گزرنے والے کی طرح رہو"۔

کا عملی نمونہ تھے۔ (نشر الطیب)

جود وسخا:

آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں کہیں سے کوئی صدقہ وغیرہ کی رقم آتی تو جب تک آپؐ اس کو غریبوں اور مستحقین میں تقسیم نہ فرما دیتے گھر کے اندر تشریف نہ لے جاتے۔ (نشر الطیب)

جب حضور ﷺ کسی ضرورت مند محتاج کو دیکھتے تو اپنا کھانا پینا تک اٹھا کر عنایت فرما دیتے حالانکہ اس کی آپؐ کو بھی ضرورت ہوتی۔ (ﷺ)

آپ ﷺ کی عطا اور سخاوت مختلف صورتوں سے ہوتی تھی، کسی کو کوئی چیز ہبہ فرما دیتے، کسی کو اس کا حق دیتے، کسی کو اس کا بدلہ دیتے، کبھی کپڑا خریدتے اور اس کی قیمت ادا کر کے اس کپڑے والے کو وہی کپڑا بخش دیتے اور کبھی قرض لیتے اور اس سے زیادہ عطا فرما دیتے اور کبھی کپڑا خرید کر اس کی قیمت سے زیادہ رقم عطا فرما دیتے اور کبھی ہدیہ قبول فرماتے اور اس سے کئی گنا زیادہ اس کو انعام عطا فرما دیتے۔ (مدارج النبوت)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے کبھی کسی شخص کے کوئی چیز مانگنے پر انکار نہیں فرمایا (اگر اس وقت موجود ہوتی تو عطا فرما دیتے ورنہ دوسرے وقت کا وعدہ فرما لیتے یا اس کے حق میں دعا فرماتے کہ حق تعالیٰ شانہٗ اس کو کسی اور طریقے سے عطا فرما دیں)۔ (شمائل ترمذی)

بہر نوع جس طرح بھی ممکن ہے آپؐ طرح طرح کی صورتوں میں خیرات وعطیات

Marfat.com

تقسیم فرمایا کرتے تھے باوجود اس کے حضور ﷺ کی خود اپنی زندگی فقیرانہ طور پر بسر ہوتی تھی' ایک ایک دو دو مہینے گزر جاتے کہ حضور ﷺ کے کاشانہ میں چولھا تک نہ جلتا اور بسا اوقات شدت بھوک سے اپنے شکم اطہر پر پتھر باندھ لیا کرتے۔ حضور اکرم ﷺ کا یہ فقر' تنگی و مجبوری اور کچھ نہ ہونے کے سبب سے نہ تھا بلکہ اس کا سبب زہد اور جود وسخا تھا اور کبھی ازواج کے لیے ایک سال کا گزارہ مہیا فرما دیتے لیکن اپنے لیے کچھ بچا کر نہ رکھتے۔ (مدارج النبوۃ)

اُمورِ طبعی:

سرور دو عالم ﷺ بہت بڑے سخی تھے' کسی سوال کرنے والے کو "نہیں" کبھی نہیں کہا' ہوا تو فوراً دے دیا ورنہ نرمی سے سمجھا دیا کہ دوسرے وقت آنا تو لے جانا۔ (ابن سعد)

بات کے آپ ﷺ بہت سچے تھے' سب باتوں میں آسانی اور سہولت اختیار فرماتے' اپنے ساتھ اٹھنے بیٹھنے والوں کا سب کا خیال رکھتے' ان کے حالات کو دریافت کرتے رہتے' جب رات کے وقت باہر جانا ہوتا تو آہستہ سے اٹھتے اور آہستہ سے جوتا پہنتے اور آہستہ سے کواڑ کھولتے اور پھر آہستہ سے باہر چلے جاتے' اس طرح گھر میں تشریف لاتے تو آہستہ سے آتے اور آہستہ سے سلام کرتے تاکہ سونے والوں کو تکلیف نہ ہو اور کسی کی نیند خراب نہ ہو جائے۔ (زاد المعاد)

جب کوئی آپ ﷺ کے پاس آتا اور آپ ﷺ اس کو خوش وخرم دیکھتے تو اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیتے تاکہ اُنسیت ہو جائے۔ (ابن سعد)

جب آپ ﷺ کے پاس کوئی ایسا شخص آتا جس کا نام آپ کو محبوب نہ ہوتا تو اس کا نام تبدیل کر دیتے تھے۔ (ابن سعد)

جب کوئی (شخص) حضور اکرم ﷺ کے پاس مال زکوٰۃ اس غرض سے لاتا کہ مستحقین میں تقسیم فرما دیں تو آپ ﷺ اس لانے والے کو دعا دیتے اے اللہ اس فلاں شخص پر رحم فرما۔ (مسند احمد)

حضور اکرم ﷺ جب کسی کے گھر تشریف لے جاتے تو دروازے کے سامنے نہ کھڑے ہوتے بلکہ داہنی یا بائیں جانب کھڑے ہوتے اور گھر والوں کی اطلاع کے لیے فرماتے "السلام علیکم۔" (ابوداؤد' زاد المعاد)

رات کو کسی کے گھر تشریف لے جاتے تو ایسی آواز سے سلام کرتے کہ جاگنے والا سن لیتا اور سونے والا نہ جاگتا۔ (زاد المعاد)

Marfat.com

چلتے تو نیچی نگاہ زمین کی طرف رکھتے' مجمع کے ساتھ چلتے تو سب سے پیچھے ہوتے اور کوئی سامنے آتا تو سلام پہلے آپؐ ہی کرتے۔ عاجزانہ صورت سے بیٹھتے' غریبوں مسکینوں کی طرح بیٹھ کر کھانا کھاتے' خاص مہمانوں کی مہمانی خود بہ نفس نفیس انجام دیتے۔(ﷺ)(زادالمعاد)

آپ ﷺ اکثر اوقات خاموش رہتے' بلاضرورت کلام نہ فرماتے' جب بولتے تو اتنا صاف کہ سننے والا خوب سمجھ لے' نہ اتنا لمبا کلام فرماتے کہ آدمی اکتا جائے نہ اتنا مختصر کہ بات ادھوری رہ جائے کسی بات میں کسی کام میں سختی نہ فرماتے' نرمی کو پسند فرماتے اپنے پاس آنے والے کی بےقدری نہ فرماتے' نہ کسی کی بات کاٹتے' اگر خلاف شرع ہوتی تو اس کو روک دیتے یا وہاں سے خود اٹھ کر چلے جاتے' اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت کی بڑی قدر فرماتے۔(نشر الطیب)

کسی چیز کے ٹوٹ جانے ، بگڑ جانے پر' مثلاً کوئی چیز کسی نے توڑ دی یا کام بگاڑ دیا تو آپ کو غصہ نہ آتا تھا' البتہ اگر کوئی بات دین کے خلاف ہوتی تو آپ کو سخت غصہ آتا تھا۔(نشر الطیب)

کبھی آپؐ نے ذاتی معاملہ میں غصہ نہیں کیا اور نہ اپنے نفس کا کسی سے بدلہ لیا' کسی سے ناراضگی کا اظہار فرماتے تو چہرے کو اس طرف سے پھیر لیتے تھے لیکن زبان سے سخت سست نہ کہتے' جب خوش ہوتے تو نیچی نگاہ کر لیتے' نہایت ہی شرمیلے تھے' حضور ﷺ کنواری لڑکی سے جو اپنے پردے میں ہو شرم و حیاء میں کہیں زیادہ بڑھے ہوئے تھے' شدت حیاء کی وجہ سے کسی شخص کے چہرے پر نظر جما کر نہ دیکھتے' کبھی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر نہ دیکھتے۔(ابن سعد)

کسی شخص کو اتفاقاً آپ ﷺ کے ہاتھ سے کوئی تکلیف پہنچ جاتی تو آپؐ اس کو بلا تکلف بدلہ لینے کا حق دیتے اور کبھی اس کے عوض میں اس کو کوئی چیز مرحمت فرماتے۔(زادالمعاد)

اگر کوئی غریب آتا یا کوئی باندی یا بڑھیا آپؐ سے بات کرنا چاہتی تو سڑک کے ایک کنارے پر سننے کے لیے کھڑے ہو جاتے یا بیٹھ جاتے' بیمار ہوتا تو اس کی بیمار پرسی فرماتے کسی کا جنازہ ہوتا تو اس میں شریک ہو جاتے۔(ابن سعد)

آپ ﷺ کے مزاج میں اس قدر تواضع تھی کہ اپنی اُمت کو اس کی تاکید فرمائی ہے کہ مجھ کو میرے درجہ سے زیادہ نہ بڑھاؤ فرمایا:((لا تطرونی))۔(زادالمعاد)

جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ملتے تو آپ ان سے مصافحہ کرتے اور دعا فرماتے تھے۔(نسائی)

جب کسی کا نام معلوم نہ ہوتا اور اس کو بلانا ہوتا تو "یا عبداللہ" (اے اللہ کے بندے)

Marfat.com

کہہ کر بلاتے۔(ابن السنی)

جب آپؐ چلتے تو دائیں بائیں نہیں دیکھتے تھے۔(حاکم، ابن سعد)

حضور نبی کریم ﷺ سب کی دلجوئی فرماتے' ایسا برتاؤ نہ کرتے جس سے کوئی گھبرا جائے' ظالموں سے اور شریروں سے خوش اسلوبی کے ساتھ اپنا بچاؤ بھی کرتے مگر سب کے ساتھ خندہ پیشانی' خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آتے ہر کام کو انتظام کے ساتھ کیا کرتے' بیٹھتے' اٹھتے خدا تعالیٰ کی یاد کرتے' کسی محفل میں تشریف لے جاتے تو جہاں بھی کنارے پر جگہ ملتی بیٹھ جاتے' اگر بات کرنے والے کئی آدمی ہوتے تو باری باری سب کی طرف منہ کر کے بات کرتے۔(نشر الطیب)

آپ ﷺ تین دن سے قبل قرآن شریف ختم نہ کرتے تھے۔(ابن سعد)

آنحضرت ﷺ جائز کام سے منع نہیں فرماتے تھے۔ اگر کوئی آپ سے سوال کرتا اور اس کے سوال کو پورا کرنے کا ارادہ ہوتا تو ''ہاں'' کہہ دیتے ورنہ خاموش ہو جاتے۔(ابن سعد)

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ کوئی شخص اپنے خلق میں آنحضرت ﷺ جیسا نہ تھا خواہ کوئی صحابی بلاتا یا گھر کا کوئی شخص' نبی کریم ﷺ اس کے جواب میں لبیک (حاضر ہوں) ہی فرمایا کرتے۔(زاد المعاد)

عبادت نافلہ چھپ کر ادا فرماتے تا کہ امت پر اس قدر عبادت کرنا شاق نہ ہو۔(زاد المعاد)

حضور ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میں نے معاہدہ کیا ہے کہ جس شخص کو میں دشنام دوں یا لعنت کروں' وہ دشنام اس شخص کے حق میں گناہوں کا کفارہ' رحمت و بخشش اور قرب کا ذریعہ بنا دی جائے۔(زاد المعاد)

نیک کام کو شروع فرماتے تو پھر اس کو ہمیشہ کیا کرتے۔(ﷺ) (زاد المعاد)

جب آپ ﷺ کو کھڑے ہوئے غصہ آتا تو بیٹھ جاتے' اور بیٹھے بیٹھے غصہ آتا تو لیٹ جاتے تھے (تا کہ غصہ فرو ہو جائے)۔(زاد المعاد' ابن ابی الدنیا)

اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سیدھا ہاتھ وضو اور کھانے پینے کے لیے استعمال فرماتے تھے اور بایاں ہاتھ استنجاء اور اس جیسے کاموں کے لیے استعمال فرماتے تھے۔(زاد المعاد' ابو داؤد)

آنحضرت ﷺ کی عادتِ مبارک تھی کہ جب آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی

Marfat.com

آپ ﷺ سے ملتا اور وہ ٹھہر جاتا تو اس کے ساتھ آپ بھی ٹھہر جاتے اور جب تک وہ خود نہ جاتا آپ ﷺ ٹھہرے ہی رہتے۔ اور جب کوئی آپ کے ہاتھ میں ہاتھ دینا چاہتا تو آپ اپنا ہاتھ دے دیتے اور جب تک وہ خود نہ چھوڑتا آپ ﷺ ہاتھ نہیں چھڑاتے تھے۔ (ابن سعد)

ایک روایت میں ہے کہ آپ کسی سے اپنا چہرہ نہ پھیرتے جب تک وہ خود نہ پھیرتا اور کوئی چپکے سے کوئی بات کہنا چاہتا تو آپ کان اس کی طرف کر دیتے تھے اور جب تک وہ فارغ نہ ہو جاتا آپ ﷺ کان نہیں ہٹاتے تھے۔ (ابن سعد)

حضور ﷺ جب بچوں کے پاس سے گزرتے تو ان کو سلام کرتے۔ (زاد المعاد)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے جو کوئی شخص یکبارگی آجاتا وہ مرعوب ہو جاتا' اور جو شخص شناسائی کے ساتھ ملتا جلتا تھا آپ ﷺ سے محبت کرتا تھا' میں نے آپ جیسا صاحب جمال و صاحب کمال نہ آپ ﷺ سے پہلے کسی کو دیکھا اور نہ آپ ﷺ کے بعد کسی کو دیکھا۔ (نشر الطیب)

خوشی کے وقت آنحضرت ﷺ نظر نیچی فرما لیتے۔ جب آپ کو کسی کے متعلق بُری بات معلوم ہوتی تو یوں نہیں فرماتے تھے کہ فلاں شخص کو کیا ہوا؟ ایسا ایسا کرتا ہے' بلکہ یوں فرماتے کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ وہ ایسا ایسا کرتے ہیں۔ (شمائل نبوی' ابوداؤد)

زبان مبارک سے وہی بات فرماتے جس میں ثواب ملے' کوئی پردیسی آتا تو اس کی خبر گیری کرتے' ہر شخص کے ساتھ ایسا برتاؤ کرتے جس سے ہر شخص کو یہی محسوس ہوتا کہ حضور ﷺ کو میرے ساتھ سب سے زیادہ محبت ہے' اگر کوئی شخص بات کرنے بیٹھ جاتا تو جب تک وہ نہ اٹھے آپ ﷺ نہ اٹھتے تھے۔ (نشر الطیب)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب فکرمند ہوتے تو آسمان کی طرف سر اٹھا کر فرماتے ((سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ)) اور جب زیادہ گریہ زاری اور دعا کا انہماک بڑھ جاتا تو فرماتے ((يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ))۔ (ترمذی)

ایک روایت میں ہے کہ غم کے وقت اکثر ریش مبارک پر ہاتھ لے جایا کرتے کبھی انگلیوں سے اس میں خلال فرماتے اور فرماتے۔ ((حَسْبِيَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ))۔

ترجمہ: ''میرے لیے اللہ رب العزت کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے۔'' (زاد المعاد)

Marfat.com

حصّۂ سُوم

خَیرُ البَشَر
رَحمَۃٌ لِّلعٰلَمِین
صلی اللہ علیہ وسلم

کی

خُصُوصیّات
اندازِ زندگانی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا صاحب الجمال و یا سید البشر
من وجہک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

: ترجمہ :

اے صاحب جمال اور انسانوں کے سردار! آپ کے نورانی چہرے سے تو چاند کو روشنی بخشی گئی ہے جیسا کہ آپ کی تعریف کا حق ہے، ایسی تعریف ممکن نہیں، خدائے ذوالجلال کے بعد آپ ہی سب سے بڑے ہیں، یہی مختصر بات ہے... صلی اللہ علیہ وسلم...

Marfat.com

درسگاہِ رُشد و ہدایت

نبی کریم ﷺ کی مجالس خیر و برکت:

آپ ﷺ کی مجلس حلم و علم، حیاء و صبر اور متانت و سکون کی مجلس ہوتی تھی اس میں آوازیں بلند نہ کی جاتی تھیں اور کسی کی حرمت پر کوئی داغ نہ لگایا جاتا تھا اور کسی کی غلطیوں کی تشہیر نہ کی جاتی تھی۔

آپ ﷺ کے اہل مجلس ایک دوسرے کی طرف تقویٰ کے سبب متواضعانہ طور پر مائل ہوتے تھے اس میں بڑوں کی توقیر کرتے تھے اور چھوٹوں پر مہربانی کرتے تھے اور صاحب حاجت کی اعانت کرتے تھے اور بے وطن پر رحم کرتے تھے۔ (نشر الطیب)

حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور اکرم ﷺ کا ہمسایہ تھا جب حضور ﷺ پر وحی نازل ہوتی تو آپؐ مجھے بلا بھیجتے، میں حاضر ہو کر اس کو لکھ لیتا تھا (حضور اکرم ﷺ ہم لوگوں کے ساتھ حد درجہ دلداری اور بے تکلفی فرماتے تھے) جس قسم کا ذکر ہم لوگ کرتے حضور ﷺ بھی اسی قسم کا تذکرہ فرماتے۔ (یہ نہیں کہ بس آخرت ہی کا ذکر ہمارے ساتھ کرتے ہوں اور دنیا کی بات سننا بھی گوارا نہ کریں) اور جس وقت ہم آخرت کی طرف متوجہ ہوتے حضور اکرم ﷺ بھی آخرت کے تذکرے فرماتے، یعنی جب آخرت کا تذکرہ شروع ہو جاتا تو اسی کے حالات و تفصیلات حضور اکرم ﷺ بیان فرماتے اور جب کھانے پینے کا کچھ ذکر ہوتا تو حضور اکرم ﷺ ویسا ہی تذکرہ فرماتے، کھانے کے آداب و فوائد، لذیذ کھانوں کا ذکر، مضر کھانوں کا تذکرہ وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب کچھ آپ ﷺ ہی کے حالات کا تذکرہ کر رہا ہوں۔ (خصائل نبویؐ)

آپ ﷺ مجلس میں اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف فرما ہوتے تو اپنے زانوئے مبارک کو ہم جلیسوں سے آگے نہیں بڑھنے دیتے تھے کہ امتیاز پیدا نہ ہو جائے۔ (زاد المعاد)

اگر کوئی شخص کھڑے کھڑے کسی بات کے متعلق سوال کرتا تو آپ ﷺ اس کو ناپسند فرماتے اور تعجب سے اس کی طرف دیکھتے۔

Marfat.com

اگر کسی مسئلہ کے بیان میں حضور انور ﷺ مصروف ہوتے اور قبل اس کے کہ سلسلہ بیان ختم ہو، کوئی شخص دوسرا سوال پیش کر دیتا تو آپ ﷺ اپنے سلسلہ تقریر کو بدستور جاری رکھتے' معلوم ہوتا کہ گویا آپ ﷺ نے سنا ہی نہیں' جب گفتگو ختم کر لیتے تو سائل سے اس کا سوال معلوم کرتے اور اس کا جواب دَیتے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مجمع میں ہوتے تو درمیان میں تشریف رکھتے اور صحابہ رضی اللہ عنہم حضور ﷺ کے اردگرد حلقے پر حلقہ لگائے بیٹھے ہوتے اور آپؐ بوقت گفتگو کبھی اِدھر کا رُخ کر کے تخاطب فرماتے اور کبھی اُدھر۔ گویا حلقہ میں سے ہر شخص بوقت گفتگو آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کو دیکھ لیتا۔

آپ ﷺ جب مجلس میں بیٹھتے تو دونوں پاؤں کھڑے کر کے ان کے گرد ہاتھوں کا حلقہ بنا کر بیٹھتے اور ویسے بھی آپ کی نشست اسی ہیئت سے ہوا کرتی تھی اور یہ سادگی اور تواضع کی صورت ہے۔ بعض اوقات آپ چار زانو بھی بیٹھے ہیں اور بعض اوقات بغل میں ہاتھ دے کر اکڑوں بھی بیٹھے ہیں۔ (نشر الطیب)

حضور نبی کریم ﷺ کا بیٹھنا اور اٹھنا سب ذکر اللہ کے ساتھ ہوتا اور اپنے لیے کوئی جگہ بیٹھنے کی ایسی متعین نہ فرماتے کہ خواہ مخواہ اسی جگہ بیٹھیں اور اگر کوئی بیٹھ جائے تو اس کو اٹھا دیں اور دوسروں کو بھی جگہ متعین کرنے سے منع فرماتے تھے اور جب کسی مجمع میں تشریف لے جاتے تو جس جگہ مجلس ختم ہوتی وہاں ہی بیٹھ جاتے اور دوسروں کو بھی یہی حکم فرماتے اور اپنے تمام جلیسوں میں سے ہر شخص کو اس کا حصہ اپنے خطاب وتوجہ سے دیتے۔ یعنی سب سے جدا جدا متوجہ ہو کر خطاب فرماتے یہاں تک کہ آپ کا ہر جلیس یوں سمجھتا کہ مجھ سے زیادہ آپ کو کسی کی خاطر عزیز نہیں۔

جو شخص کسی ضرورت کے لیے آپ ﷺ کو لے کر بیٹھ جاتا یا کھڑا رکھتا تو جب تک وہی شخص نہ اٹھ جائے آپ ﷺ اس کے ساتھ مقید رہتے۔

جو شخص آپ ﷺ سے کچھ حاجت چاہتا تو بغیر اس کے کہ اس کی حاجت پوری فرماتے یا نرمی سے جواب دیتے اس کو واپس نہ کرتے۔

آپ ﷺ کی کشادہ روئی اور خوش خوئی تمام مسلمانوں کے لیے عام تھی اور کیوں نہ ہوتی کہ آپ ﷺ ان کے روحانی باپ تھے۔ اور تمام لوگ آپ ﷺ کے نزدیک حق میں فی نفسہٖ مساوی تھے' البتہ تقویٰ کی وجہ سے متفاوت تھے۔ یعنی تقویٰ کی زیادتی سے تو ایک کو دوسرے پر

Marfat.com

ترجیح دیتے تھے اور دیگر اُمور میں سب باہم مساوی تھے اور حق میں سب آپ ﷺ کے نزدیک برابر تھے۔ (روایات از حسن بن علی رضی اللہ عنہ)

اہل مجلس کے ساتھ سلوک:

رسول اللہ ﷺ ہمہ وقت کشادہ رو رہتے‘ نرم اخلاق تھے‘ آسانی سے موافق ہو جاتے تھے‘ نہ سخت گو تھے، نہ درشت گو تھے‘ نہ چلا کر بولتے اور نہ نامناسب بات فرماتے‘ جو بات (یعنی خواہش) کسی شخص کی آپ ؐ کی طبیعت کے خلاف ہوتی تو اس سے تغافل فرما جاتے (یعنی اس پر گرفت نہ فرماتے اور تصریحاً) اس سے باز پرس بھی نہ فرماتے بلکہ خاموش رہتے۔ آپ ﷺ نے تین چیزوں سے اپنے آپ کو بچا رکھا تھا: ① ریا سے اور ② کثرت کلام سے اور ③ بے سود بات سے۔ اور تین سے دوسرے آدمیوں کو بچا رکھا تھا: ① کسی کی مذمت نہ فرماتے ② کسی کو عار نہ دلاتے اور ③ نہ کسی کا عیب تلاش کرتے۔

آپ ﷺ وہی کلام فرماتے جس میں امید ثواب کی ہوتی اور جب آپ کلام فرماتے تھے آپ کے تمام جلیس اس طرح سر جھکا کر بیٹھ جاتے جیسے ان کے سروں پر پرندے آ کر بیٹھ گئے ہوں۔ اور جب آپ ﷺ ساکت ہوتے تب وہ بولتے‘ آپ ﷺ کے سامنے کسی بات پر نزاع نہ کرتے۔ آپ ﷺ کے پاس جو شخص بولتا اس کے فارغ ہونے تک سب خاموش رہتے (یعنی بات کے بیچ میں کوئی نہ بولتا)۔

اہل مجلس میں ہر شخص کی بات رغبت کے ساتھ سنے جانے میں ایسی ہوتی جیسے سب سے پہلے شخص کی بات تھی (یعنی کسی کے کلام کی بے قدری نہ کی جاتی تھی) جس بات سے سب ہنستے آپ ﷺ بھی ہنستے جس سے سب تعجب کرتے آپ ﷺ بھی تعجب فرماتے۔ یعنی حد اباحت تک اپنے جلیسوں کے ساتھ شریک رہتے‘ پردیسی آدمی کی بے تمیزی کی گفتگو پر تحمل فرماتے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ جب کسی صاحب حاجت کو طلب حاجت میں دیکھو تو اس کی اعانت کرو۔

جب کوئی آپ ﷺ کی ثنا کرتا تو آپ ﷺ اس کو جائز نہ رکھتے‘ البتہ اگر کوئی احسان کے مکافات کے طور پر کرتا تو خیر (بوجہ مشروع ہونے کے اس ثنا کو بشرط عدم تجاوز حد کے گوارا فرما لیتے) اور کسی کی بات کو نہ کاٹتے یہاں تک کہ وہ حد سے بڑھنے لگتا‘ اس وقت اس کو ختم کرا دینے سے یا اٹھ کر کھڑے ہو جانے سے منقطع فرما دیتے۔ (نشر الطیب)

Marfat.com

الطافِ کریمانہ:

حضور نبی کریم ﷺ اپنی زبان کو لایعنی باتوں سے محفوظ رکھتے تھے‘ لوگوں کی تالیف قلب فرماتے تھے اور ان میں تفریق نہ ہونے دیتے تھے اور ہر قوم کے آبرودار آدمی کی عزت کرتے تھے اور ایسے آدمی کو اس قوم پر سردار مقرر فرما دیتے تھے۔

لوگوں کو نقصان دینے والی باتوں سے بچنے کی تاکید فرماتے رہتے تھے‘ اور ان کے شر سے اپنا بھی بچاؤ رکھتے تھے مگر کسی شخص سے کشادہ روئی اور خوش خوئی میں کمی نہ فرماتے‘ اپنے ملنے والوں کے بارے میں استفسار فرماتے اور لوگوں میں جو واقعات ہوتے آپ وہ پوچھتے رہتے (تاکہ مظلوم کی نصرت اور مفسدوں کا انسداد ہو سکے) اور اچھی بات کی تحسین وتصویب اور بُری بات کی تقبیح (مذمت) اور تحقیر فرماتے۔ (نشر الطیب)

سلام میں سبقت:

حضور اکرم ﷺ کی تواضع میں یہ بھی ہے کہ جو بھی آپ ﷺ کے پاس آتا آپ سلام کرنے میں سبقت فرماتے تھے اور آنے والے کے سلام کا جواب بھی دیتے تھے۔ (اس جگہ حضور انور ﷺ کی قبر انور کی زیارت کرنے والوں کے لیے بشارت ہے کہ آپ ﷺ جب اپنی ظاہری حیات میں اس خوبی کے ساتھ متصف رہے تو اب بھی ہر زیارت کرنے والا آپ ﷺ کے سلام سے مشرف ہوتا ہوگا) چنانچہ بعض مقربین بارگاہ ایسے ہوئے ہیں جو بطریق کرامت اپنے کانوں سے حضور ﷺ کا سلام سننے سے مشرف ہوئے ہیں۔ بلاشبہ حضور ﷺ امت کے لیے اس دنیوی حیات میں بھی رحمت ہیں اور بعد وفات بھی رحمت۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا۔ (مدارج النبوت) (روایات از حسن بن علی رضی اللہ عنہما)

اندازِ کلام:

رسول اللہ ﷺ ہر وقت آخرت کے غم میں اور ہمیشہ امور آخرت کی سوچ میں رہتے‘ کسی وقت آپ ﷺ کو چین نہ ہوتا تھا اور بلاضرورت کلام نہ فرماتے‘ آپ ﷺ کا سکوت طویل ہوتا تھا۔ کلام کو شروع اور ختم منہ بھر کر فرماتے (یعنی گفتگو اول سے آخر تک نہایت صاف ہوتی) کلام جامع فرماتے تھے‘ جس کے الفاظ مختصر ہوں مگر پُرمغز ہوں‘ آپ ﷺ کا کلام حق و باطل میں فیصلہ کن ہوتا جو نہ حشو و زائد ہوتا اور نہ تنگ ہوتا۔

Marfat.com

آپ ﷺ نرم مزاج تھے' مزاج میں سختی نہ تھی اور نہ مخاطب کی اہانت فرماتے۔ نعمت اگر قلیل بھی ہوتی تب بھی اس کی تعظیم فرماتے اور کسی نعمت کی مذمت نہ فرماتے' مگر کھانے کی چیز کی مذمت اور مدح دونوں نہ فرماتے (مذمت تو اس لیے نہ فرماتے کہ وہ نعمت ہے اور مدح زیادہ اس لیے نہ فرماتے کہ اکثر اس کا سبب حرص اور طلب لذت ہوتی ہے)۔

جب اُمر حق کی کوئی شخص ذرا مخالفت کرتا تو اس وقت آپ ﷺ کے غصہ کی کوئی تاب نہ لا سکتا تھا۔ جب تک اس حق کو غالب نہ کر لیتے' اور اپنے نفس کے لیے غضبناک نہ ہوتے تھے اور نہ اپنے نفس کے لیے انتقام لیتے' اور گفتگو کے وقت جب آپ اشارہ کرتے تو پورے ہاتھ سے اشارہ کرتے اور جب کسی امر پر تعجب فرماتے تو ہاتھ کو لوٹتے اور آپ جب بات کرتے تو اپنے داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کو بائیں ہتھیلی سے متصل کرتے یعنی اس پر مارتے اور جب آپ کو غصہ آتا تو آپ ادھر سے منہ پھیر لیتے اور کروٹ بدل لیتے اور جب خوش ہوتے تو نیچی نظر کر لیتے (یہ دونوں امر ناشی حیاء سے ہیں) اکثر ہنسنا آپ کا تبسم ہوتا اور اس میں دندان مبارک جو ظاہر ہوتے تو ایسے معلوم ہوتے جیسے بارش کے اولے۔ (نشر الطیب' شمائل ترمذی)

حضور ﷺ عرب کی سب زبانیں (لغات) جانتے تھے۔ ام معبد رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آپ شیریں کلام اور واضح بیان تھے' نہ بہت کم گو تھے کہ ضروری بات میں بھی سکوت فرمائیں اور نہ زیادہ گو تھے کہ غیر ضروری امور میں مشغول ہوں' آپ کی گفتگو ایسی تھی جیسے موتی کے دانے پرو دیئے گئے ہوں۔ (نشر الطیب)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کے کلمات میں نہایت وضاحت ہوتی تھی۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ اس طرح کلام فرماتے تھے کہ اگر کوئی الفاظ کو شمار کرنے والا چاہے تو شمار کر سکتا تھا۔ (نشر الطیب)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ کی گفتگو تم لوگوں کی طرح لگاتار جلدی جلدی نہ ہوتی تھی بلکہ صاف صاف ہر مضمون دوسرے مضمون سے ممتاز ہوتا تھا' پاس بیٹھنے والے اچھی طرح سے ذہن نشین کر لیتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ (بعض مرتبہ) کلام کو (حسب ضرورت) تین تین بار دہراتے تا کہ آپ ﷺ کے الفاظ اچھی طرح سمجھ لیں۔ (شمائل ترمذی)

Marfat.com

جس بات کا تفصیل سے ذکر کرنا تہذیب سے گرا ہوا ہوتا تو اس کو حضور اکرم ﷺ کنایہ میں بیان فرماتے۔ بات کرتے وقت آنحضرت ﷺ مسکراتے اور نہایت خندہ پیشانی سے گفتگو فرماتے۔ (نشر الطیب)

وعظ فرمانے کا انداز:

آنحضرت ﷺ مسجد میں وعظ فرماتے تو عصا مبارک پر ٹیک لگا کر قیام فرماتے اور اگر میدان جہاد میں نصیحت فرماتے تو کمان پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے۔ وعظ و تلقین کے خصوصی اور مختصر جلسے تو تقریباً ہر نماز اور خاص طور پر نماز صبح کے بعد تو منعقد ہوا ہی کرتے تھے مگر افادہ عام کی غرض سے ایک جلسہ بھی کبھی کبھی طلب فرمالیا کرتے تھے۔ دوران وعظ جس امر پر نہایت زور دینا ہوتا تو اس پر ان الفاظ سے قسم کھاتے... ((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ)). یعنی قسم ہے اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے۔

اندازِ سکوت:

آپ ﷺ کا سکوت چار اُمور پر مشتمل تھا: ① حلم ② بیدار مغزی ③ انداز کی رعایت اور ④ فکر۔ انداز کی رعایت تو یہ کہ حاضرین کی طرف نظر کرنے میں اور ان کی عرض معروض سننے میں برابری فرماتے تھے۔ اور فکر باقی و فانی میں فرماتے تھے' دنیا کے فنا اور عقبیٰ کی بقا کو سوچا کرتے اور حلم کو اپنے صبر یعنی ضبط کے ساتھ جمع فرمالیا تھا۔ سو آپ ﷺ کو کوئی چیز اتنا غضبناک نہ کرتی تھی کہ آپ ﷺ کو از جا رفتہ کر دے۔ اور بیدار مغزی آپ کی چار چیزوں کی جامع ہوتی تھی۔

① ایک نیک بات کا اختیار کرنا تاکہ اور لوگ آپ کی اقتداء کریں۔

② دوسرے بُری بات کو ترک کرنا تاکہ اور لوگ بھی باز رہیں۔

③ تیسرے رائے کو ان امور میں صرف کرنا جو آپ ﷺ کی اُمت کے لیے مصلحت ہو۔

④ چوتھے امت کے لیے ان اُمور میں اہتمام کرنا جن میں ان کی دُنیا و آخرت دونوں کے کاموں کی درستی ہو۔ (نشر الطیب)

انتظام اُمور:

آپ ﷺ کا ہر معمول اعتدال کے ساتھ ہوتا تھا' اس لیے بے انتظامی نہیں ہوتی تھی

Marfat.com

(کہ کبھی کسی طرح کرلیا' کبھی کسی طرح کرلیا) لوگوں کی تعلیم میں مصلحت کو پیش نظر رکھتے' اس میں غفلت نہ فرماتے' اس احتمال سے کہ اگر ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے تو بعض تو خود دین سے غافل ہو جائیں گے یا بعض اُمورِ دین میں اعتدال سے زیادہ مشغول ہو کر دین سے اُکتا جائیں گے۔

ہر حالت کا آپ ﷺ کے یہاں ایک خاص انتظام تھا' حق سے کبھی کوتاہی نہ کرتے اور کبھی تجاوز کر کے ناحق کی طرف نہ جاتے۔ سب سے افضل آپ ﷺ کے نزدیک وہ شخص ہوتا جو عام طور سے سب کا خیر خواہ ہوتا' اور سب سے بڑا رتبہ اس شخص کا ہوتا جو لوگوں کی غم خواری اور اعانت بخوبی کرتا۔ (نشر الطیب)

نظام الاوقات اندرون خانہ

تقسیم اوقات:

حضرت حسن رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کا اپنے گھر میں اپنے ذاتی حوائج (طعام ومنام) کے لیے تشریف لے جانا ظاہر ہے اور آپ ﷺ اس بات کے لیے منجانب اللہ ماذون تھے' سو آپ ﷺ اپنے گھر میں تشریف لاتے تو اپنے اندر رہنے کے وقت کو تین حصوں میں تقسیم فرماتے۔

① ایک حصہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے۔

② ایک حصہ اپنے گھر والوں کے معاشرتی حقوق ادا کرنے کے لیے (جس میں ان سے ہنسنا بولنا شامل تھا)۔

③ اور ایک حصہ اپنے نفس کی راحت کے لیے۔

پھر اپنے حصہ کو اپنے اور لوگوں کے درمیان تقسیم فرمادیتے (یعنی اس میں سے بھی بہت سا وقت امت کے کام میں صرف فرماتے) اور اس حصہ وقت کو خاص احباب کے واسطہ سے عام لوگوں کے کام میں لگا دیتے (یعنی اس حصہ میں عام لوگ تو نہ آسکتے تھے مگر خواص حاضر ہوتے اور دین کی باتیں سن کر عوام کو پہنچاتے' اس طرح عام لوگ بھی اس منافع میں شریک ہو جاتے) اور لوگوں سے کسی چیز کا اخفا نہ فرماتے' نہ تو احکام دینیہ کا اور نہ متاع دنیوی کا بلکہ ہر طرح کا نفع بلا دریغ

Marfat.com

پہنچاتے۔ اور اس حصہ وقت میں آپ کا طرز یہ تھا کہ اہل فضل (یعنی اہل علم و عمل) کو آپ اس امر میں اوروں پر ترجیح دیتے کہ ان کو حاضر ہونے کی اجازت عطا فرماتے اور اس وقت کو ان لوگوں پر بقدر ان کی فضیلت دینیہ کے تقسیم فرماتے' سو ان میں سے کسی کو ایک ضرورت ہوتی کسی کو دو ضرورتیں ہوتیں' کسی کو زیادہ ضرورتیں ہوتیں سو ان کی حاجت میں مشغول ہوتے اور ان کو ایسے شغل میں لگاتے جس میں ان کی اور بقیہ امت کی اصلاح ہو' وہ شغل یہ کہ وہ لوگ آپ سے پوچھتے اور آپ ان کے مناسب حال امور کی ان کو اطلاع دیتے اور آپ یہ فرمایا کرتے کہ جو تم میں حاضر ہے وہ غیر حاضر کو بھی خبر کر دیا کرے اور یہ بھی فرماتے کہ جو شخص اپنی حاجت مجھ تک مثلاً پردہ یا ضعف یا بُعد وغیرہ کے سبب نہ پہنچا سکے تم اس کی حاجت مجھ تک پہنچا دیا کرو' کیونکہ جو شخص ایسے شخص کی حاجت کسی ذی اختیار تک پہنچا دے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کو پل صراط پر ثابت قدم رکھے گا۔

حضور ﷺ کی خدمت میں انہیں باتوں کا ذکر ہوتا تھا اور اس کے خلاف دوسری بات کو قبول نہ فرماتے (مطلب یہ کہ لوگوں کے حوائج و منافع کے سوا دوسری لایعنی یا فضول باتوں کو سماعت بھی نہ فرماتے)۔

لوگ آپ ﷺ کے پاس طالب ہو کر آتے اور کچھ نہ کچھ کھا کر واپس ہوتے (یعنی آپ ﷺ علاوہ نفع علمی کے کچھ نہ کچھ کھلاتے تھے) اور ہادی یعنی فقیہ ہو کر آپ ﷺ کے پاس سے باہر نکلتے۔ (نشر الطیب)

اوقاتِ خلوت:

نبی کریم ﷺ اچانک گھر میں کبھی تشریف نہ لاتے کہ گھر والوں کو پریشان کر دیں بلکہ اس طرح تشریف لاتے کہ گھر والوں کو پہلے سے آپؐ کی تشریف آوری کا علم ہوتا' پھر آپ سلام کرتے' جب آپ اندر تشریف لاتے تو کچھ نہ کچھ دریافت فرمایا کرتے' بسا اوقات پوچھتے کہ کیا کچھ کھانے کو ہے؟ اور بسا اوقات خاموش رہتے یہاں تک کہ ماحضر پیش کر دیا جاتا۔ نیز منقول ہے کہ جب آپ ﷺ گھر میں تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَفَانِیْ وَاٰوَانِیْ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ وَسَقَانِیْ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ اَسْاَلُكَ اَنْ تُجِیْرَنِیْ مِنَ النَّارِ)).

Marfat.com

ترجمہ: ''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے میری (تمام ضروریات کی) کفایت فرمائی اور مجھے ٹھکانا بخشا' اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے کھلایا اور پلایا اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھ پر احسان فرمایا (اے اللہ!) میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ مجھے (عذاب) نار سے بچا لیجئے''۔

① نیز ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جب تم گھر والوں کے پاس جاؤ تو انہیں سلام کرو یہ تمہارے لیے اور تمہارے گھر والوں کے لیے باعث برکت ہوگا۔ (زاد المعاد' شمائل ترمذی)

② حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر والوں میں آ کر کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ اپنے گھر والوں کی خدمت یعنی گھریلو زندگی میں حصہ لیتے تھے' مخدوم اور ممتاز بن کر نہ رہتے تھے بلکہ گھر کا کام بھی کر لیتے تھے مثلاً بکری کا دودھ دوہ لینا' اپنی نعلین مبارک سی لینا (ھکذا فی نشر الطیب) (اس میں دوسرے اعمال اور معمولات ومشاغل کی نفی نہیں ہے)۔ (مسند احمد)

③ حضور ﷺ اپنے گھر والوں اور خادموں کے ساتھ نہایت خوش اخلاقی کا سلوک فرماتے اور کبھی کسی سے سرزنش اور سختی سے پیش نہ آتے۔ حضور ﷺ گھر والوں کے لیے اس کا بڑا اہتمام فرماتے کہ کسی کو کسی قسم کی ناگواری نہ ہو۔

④ جب حضور ﷺ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس ہوتے تو بہت نرمی اور خاطر داری کرتے اور بہت اچھی طرح ہنستے بولتے تھے۔ (ابن عساکر)

⑤ آنحضرت ﷺ جب گھر میں تشریف رکھتے تو خانگی کاموں میں مصروف رہتے' خالی اور بیکار کبھی نہ بیٹھتے' معمولی سے معمولی کام خود انجام دے لیتے مثلاً گھر کی صفائی' مویشی کو چارہ دینا' اُونٹ اور بکری کا انتظام فرمانا' اور بکری کا دودھ بھی خود ہی نکال لیا کرتے تھے۔ خادم کے ساتھ مل کر کام کرلیا کرتے' آٹا گندھوا لیتے' بازار سے خود سودا خریدنے جاتے اور کپڑے میں باندھ کر لے آتے' اپنا جوتا خود ہی سی لیتے' اپنے کپڑے میں خود پیوند لگا لیتے وغیرہ وغیرہ۔ (زاد المعاد' مدارج النبوۃ)

خواب اور بیداری میں آنحضرت ﷺ کا طرز وطریقہ:

آپ ﷺ ابتدائے شب میں سوتے اور نصف شب کی ابتداء میں بیدار ہوجاتے' اٹھ کر

مسواک فرماتے اور وضو کر کے جس قدر اللہ تعالیٰ نے مقدر رکھی ہوتی نماز پڑھتے' گویا بدن کے جملہ اعضا اور تمام قویٰ کو نیند اور استراحت سے حصہ مل جاتا۔

آپ ﷺ ضرورت سے زیادہ نہیں سوتے تھے اور ضرورت سے زیادہ جاگتے بھی نہ تھے' چنانچہ جب ضرورت لاحق ہوتی تو آپؐ دائیں طرف اللہ کا ذکر کرتے ہوئے آرام فرماتے حتیٰ کہ آپؐ کی آنکھوں پر نیند غالب آجاتی' اس وقت آپ شکم سیر نہ ہوتے' نہ آپ سطح زمین پر لیٹ جاتے اور نہ زمین سے بچھونا زیادہ اُونچا ہوتا بلکہ آپ کا بستر چمڑے کا ہوتا' جس کے اندر کھجور کی چھال بھری ہوتی' آپ ﷺ تکیہ پر ٹیک لگاتے اور کبھی رخسار مبارک کے نیچے ہاتھ رکھ لیتے اور سب سے بہتر نیند دائیں جانب کی ہے۔ (زادالمعاد)

حضور ﷺ کی نیند بقدرِ اعتدال تھی' قدرِ ضرورت سے زیادہ آپؐ نہ سویا کرتے تھے اور نہ قدرِ ضرورت سے زیادہ اپنے آپ کو سونے سے باز رکھا کرتے تھے یعنی حضور اکرم ﷺ خواب بھی فرماتے اور قیام بھی فرماتے جیسا کہ نوافل وعبادات میں حضور ﷺ کی عادت کریمہ تھی' کبھی رات میں سو جاتے پھر اٹھ کر نماز پڑھتے' اس کے بعد پھر سو جاتے' اس طرح چند بار سوتے اور اٹھتے تھے اس صورت میں یہ بات درست ہے کہ جو نیند میں دیکھنا چاہتا وہ بھی دیکھ لیتا اور جو بیدار دیکھنا چاہتا وہ بھی دیکھ لیتا۔ (زادالمعاد' مدارج النبوۃ)

بستر استراحت:

حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے پوچھا کہ آپؓ کے یہاں حضور ﷺ کا بستر کیسا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ چمڑے کا تھا جس میں کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی تھی۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے پوچھا کہ آپ رضی اللہ عنہا کے گھر میں آپ ﷺ کا بستر کیسا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک ٹاٹ تھا جس کو دوہرا کر کے ہم حضور ﷺ کے نیچے بچھا دیا کرتے تھے تو ایک روز مجھے خیال ہوا کہ اگر اس کو چوہرا کر کے بچھا دیا جائے تو زیادہ نرم ہو جائے گا میں نے اسی طرح بچھا دیا' حضور ﷺ نے صبح کو دریافت فرمایا کہ میرے نیچے رات کو کیا چیز بچھائی تھی؟ میں نے عرض کیا کہ وہی روز مرہ کا بستر تھا رات کو اس کو چوہرا کر دیا تھا تا کہ زیادہ نرم ہو جائے' حضور ﷺ نے فرمایا اس کو پہلے ہی حال پر رہنے دو' اس کی نرمی رات کو مجھے تہجد سے مانع ہوئی ہے۔ (شمائل ترمذی)

Marfat.com

اکثر حدیثوں میں وارد ہے کہ بستر کبھی ٹاٹ کا ہوتا تھا، کبھی صرف بوریا ہوتا تھا۔

متعدد احادیث میں یہ مضمون ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب نرم بستر بنانے کی درخواست کرتے تو حضور اقدس ﷺ یہ ارشاد فرمادیا کرتے تھے کہ مجھے دنیوی راحت و آرام سے کیا کام، میری مثال تو اس راہ گیر کی سی ہے جو چلتے چلتے راستہ میں ذرا آرام لینے کے لیے کسی درخت کے سایہ کے نیچے بیٹھ گیا ہو اور تھوڑی دیر بیٹھ کر آگے چل دیا ہو۔ (خصائل نبوی ﷺ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ایک انصاری عورت نے حضور ﷺ کا بستر دیکھا کہ عبا بچھا رکھی ہے انہوں نے ایک بستر جس میں اون بھری ہوئی تھی تیار کر کے حضور ﷺ کے لیے میرے پاس بھیج دیا جب حضور اکرم ﷺ تشریف لائے تو اس کو رکھا ہوا دیکھا تو دریافت فرمایا یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ فلاں انصاری عورت نے حضور ﷺ کے لیے بنوا کر بھیجا ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کو واپس کردو۔ مجھے وہ اچھا معلوم ہوتا تھا اس لیے دل نہ چاہتا تھا کہ واپس کروں مگر حضور ﷺ نے اصرار فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ اگر میں چاہوں تو حق تعالیٰ شانہ، میرے لیے سونے اور چاندی کے پہاڑ چلتے ہوئے کردیں۔ اس ارشاد پر میں نے وہ بستر واپس کردیا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ایک بوریے پر آرام فرما رہے تھے جس کے نشانات حضور اقدس ﷺ کے بدنِ اطہر پر ظاہر ہو رہے تھے میں یہ دیکھ کر رونے لگا، حضور ﷺ نے فرمایا: کیا بات ہے کیوں رو رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! یہ قیصر و کسریٰ تو ریشم و مخمل کے گدوں پر سوئیں اور آپ اس بوریئے پر؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ رونے کی بات نہیں ہے ان کے لیے دنیا ہے اور ہمارے لیے آخرت ہے۔ (خصائل نبوی ﷺ)

اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک چھوٹے سے بوریے پر نماز پڑھا کرتے تھے۔ (ابن سعد)

اندازِ استراحت:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ جس وقت آرام فرماتے اپنا دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھتے اور یہ دُعا پڑھتے:

Marfat.com

((رَبِّ قِنِیْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ)).

''اے رب! تو مجھے اپنے عذاب سے بچائیو جس روز تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔'' (شمائل ترمذی)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بستر پر تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے:

((اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا)).

''اے اللہ! میں تیرا نام لے کر مرتا اور جیتا ہوں۔'' (شمائل ترمذی)

اور جب جاگتے تو یہ دعا پڑھتے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ))

''سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے ہمیں مار کر زندگی بخشی اور ہم کو اس کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔'' (خصائل نبوی ﷺ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ ہر رات میں جب بستر پر لیٹتے تھے تو دونوں ہاتھوں کو دعا مانگنے کی طرح ملا کر اور سورۂ اخلاص اور معوذتین پڑھ کر ان پر دم فرماتے' پھر تمام بدن پر سر سے پاؤں تک جہاں جہاں ہاتھ جاتا ہاتھ پھیر لیا کرتے تھے' تین مرتبہ ایسا ہی کرتے تھے' سر سے ابتداء کرتے اور پھر منہ اور بدن کا اگلا حصہ پھر بقیہ بدن پر۔ (شمائل ترمذی)

نبی کریم ﷺ سے سونے کے وقت مختلف دُعائیں پڑھنا بھی ثابت ہے اور کلام اللہ کی مختلف سورتیں پڑھنا بھی ثابت ہے۔

ایک حدیث میں حضور ﷺ کا یہ ارشاد بھی نقل ہے کہ جو شخص قرآن شریف کی کوئی سورۃ سوتے وقت پڑھے اللہ کی طرف سے ایک فرشتہ محافظ اس کے لیے مقرر ہو جاتا ہے جو جاگنے کے وقت تک اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے۔

مذکورہ بالا تین سورتوں کا پڑھنا خود حضور ﷺ سے ثابت ہے' ان کے علاوہ مسبحات یعنی ان سورتوں کا پڑھنا جو ((سَبَّحَ' يُسَبِّحُ' سُبْحَانَ)) سے شروع ہوتی ہیں وارد ہے نیز ﴿الٓمّٓ السَّجْدَة﴾ اور ﴿تَبٰرَكَ الَّذِیْ﴾ کا ہمیشہ پڑھنا وارد ہے۔ نیز آیۃ الکرسی اور سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتوں کا پڑھنا بھی وارد ہے۔ (فتح الباری' خصائل نبوی ﷺ)

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سوتے وقت ہمیشہ ﴿قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝﴾ الخ پڑھ کر سویا کرو۔

Marfat.com

اس کے علاوہ بہت سی دعائیں پڑھنا بھی حضور ﷺ سے ثابت ہے۔ (فتح الباری، خصائل نبویؐ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَ كَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِّمَّنْ لَا كَافِیَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِیَ)). (شمائل ترمذی)

ترجمہ: ''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہماری (تمام ضروریات کی) کفالت فرمائی اور ہمیں ٹھکانا بخشا چنانچہ کتنے ہی ایسے شخص ہیں جن کا نہ کوئی کفالت کرنے والا ہے اور نہ کوئی (انہیں) ٹھکانا دینے والا ہے۔''

دیگر معمولات

آنحضرت ﷺ کھجور کی چھال بھرے ہوئے چمڑے کے گدے پر، چٹائی پر، ٹاٹ پر، کبھی کبھی بان کی بنی ہوئی چارپائی پر، یا چمڑے پر زمین پر آرام فرمایا کرتے تھے، گھر میں کبھی آرام کے لیے تکیہ لگا کر بیٹھ جاتے۔ (زادالمعاد)

جس ٹاٹ پر حضور ﷺ آرام فرماتے، اس کو صرف دو تہہ کر کے بچھانے کا حکم دیتے، سوتے وقت آنحضرت ﷺ کے سانس کی آواز بھی سنائی دیا کرتی تھی۔ آپ کبھی چت لیٹتے اور پاؤں پر پاؤں رکھ کر آرام فرماتے مگر اس طرح کہ ستر نہیں کھلتا، اگر ستر کھلنے کا اندیشہ ہو تو ایسے لیٹنے سے حضور ﷺ نے ممانعت فرمائی ہے۔ (زادالمعاد)

عشاء سے پہلے آنحضرت ﷺ کبھی نہیں سوتے تھے۔ آپ ﷺ رات کو ایسے گھر میں آرام نہیں فرماتے تھے کہ جس میں چراغ نہ جلایا گیا ہو۔ (زادالمعاد)

- اگر حضورِ اقدس ﷺ بحالت جنابت آرام فرمانے کا ارادہ فرماتے تو پہلے ناپاک جگہ کو دھو لیتے اور پھر وضو کر کے سو رہتے۔ (زادالمعاد)
- آنحضرت ﷺ عام طور سے سونے سے پہلے وضو کر کے سونے کے عادی تھے۔ اگر رات کے کسی حصے میں آنکھ کھلتی تو قضائے حاجت کے بعد صرف چہرہ اور ہاتھ دھو کر سوتے۔ (زادالمعاد)
- سونے سے پہلے دوسرے کپڑے کی تہبند باندھتے اور کرتا اتار کر ٹانگ دیتے اور پھر آرام فرمانے سے پہلے بستر کو کپڑے سے جھاڑ لیتے۔ (زادالمعاد)

Marfat.com

- رات کو حضور ﷺ آرام فرماتے تو چارپائی کے نیچے ایک لکڑی کی حاجتی رکھی رہتی، رات کو جاگتے تو اس میں پیشاب کرتے۔
- آپ کے سرہانے ایک سرمہ دانی رکھی رہتی، ہر رات سوتے وقت سرمہ لگاتے۔
- آنحضرت ﷺ سیاہ رنگ کی سرمہ دانی رکھا کرتے تھے۔
- آنحضرت ﷺ سرمہ لگاتے تو ہر آنکھ میں تین تین مرتبہ سلائی لگاتے اور کبھی ہر آنکھ میں دو دو مرتبہ اور آخری ایک سلائی دونوں آنکھوں میں لگا لیتے۔ (ابن سعد)
- آنحضرت ﷺ سوتے وقت اپنے اہل بیت سے کچھ اِدھر اُدھر کی باتیں کیا کرتے، کبھی گھر کے متعلق اور کبھی عام مسلمانوں کے بارے میں۔ (نشر الطیب)

نبی کریم ﷺ کا اثاثہ:

آپ ﷺ کے پاس زرہ کمانیں، تیر نیزے اور ڈھال بھی تھے، آپؐ کے پاس تین جبے تھے جن کو جہاد کے موقع پر استعمال کرتے تھے۔ آپ کے پاس ایک عصا تھا، اسے لے کر آپ ﷺ چلتے تھے اور اس کے سہارے سواری پر بیٹھتے تھے اور اسے اپنے اونٹ پر لٹکا دیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کے پاس ایک لکڑی کا پیالہ بھی تھا جس میں کنڈے لگے ہوئے تھے اور ایک شیشے کا پیالہ بھی تھا، ایک ایسا پیالہ بھی تھا جو آپ کی چارپائی کے نیچے رات میں پیشاب کرنے کے لیے رکھا رہتا تھا۔

آپ ﷺ کے پاس ایک مشکیزہ تھا اور ایک پتھر کا برتن بھی تھا کہ جس سے آپؐ وضو فرماتے تھے، نیز کپڑے دھونے کا برتن اور ایک ہاتھ دھونے کا بڑا برتن بھی تھا، تیل کی ایک شیشی تھی، ایک تھیلا تھا جس میں آئینہ اور کنگھی رکھی رہتی تھی، آپ ﷺ کی کنگھی ساگوان کی تھی اور ایک سرمہ دانی تھی کہ جب آپ ﷺ رات کو سوتے تو ہر آنکھ میں سرمہ اثمد کی تین سلائیاں ڈالتے (اثمد سرمہ کی اعلیٰ قسم ہے اور آپ ﷺ نے اس کی بہت تعریف اور لگانے کی تاکید فرمائی ہے)، آپ ﷺ کے پاس ایک آئینہ بھی تھا، نیز آپ ﷺ کے تھیلے میں دو قینچیاں اور مسواک رہتی تھی، اس کے علاوہ آپؐ کے پاس ایک بہت بڑا پیالہ تھا جس کے چار کنڈے تھے اور چار آدمی اسے اٹھاتے تھے اور ایک مد تھا، آپ ﷺ کی چارپائی کے پائے ساگوان کی لکڑی کے بنے ہوئے تھے، آپ ﷺ کے پاس ایک ڈنڈا بھی تھا۔ آپ ﷺ کا بستر چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی، یہ کل سامان

Marfat.com

رسالت مآب ﷺ کا تھا' جو مختلف احادیث میں مروی ہے۔ (زادالمعاد)

ترکہ:

اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ترکہ میں نہ دینار تھے' نہ درہم اور نہ بکری تھی' نہ اونٹ۔ اور عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے ترکہ میں کچھ نہ چھوڑا سوائے ہتھیاروں اور ایک خچر اور تھوڑی سی زمین کے' وہ بھی صدقہ کردی گئی تھی۔ (کتاب الشفاء)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک پرانے کجاوہ پر حج فرمایا اس پر جو صوف کی چادر تھی وہ چار درہم سے زیادہ کی نہ تھی' اس حال میں آپؐ نے یہ دُعا مانگی:

"اے اللہ! اس کو خالص حج بنا جس میں ریا اور نمود نہ ہو۔"

حالانکہ آپ ﷺ نے یہ حج اس وقت کیا تھا جب آپؐ پر زمین کے خزانے کھول دیئے گئے تھے اور اس حج میں سو اونٹ ہدیٰ (قربانی) کے لیے ساتھ لے گئے تھے۔ (کتاب الشفاء)

نبی اکرم ﷺ کا ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے ساتھ حُسن سلوک

حضور ﷺ کی بیرونی زندگی اور خانگی زندگی کے عمل کو سرانجام دینے کے لیے اللہ جل شانہ نے خاص خاص وسائل اور اسباب مہیا فرمائیے' چنانچہ آپ ﷺ کے سامنے ایسی دو جماعتیں موجود تھیں جنہوں نے اس ضروری فرض کو ایسی خوش اسلوبی اور احتیاط کے ساتھ پایہ تکمیل کو پہنچادیا کہ ساری دنیا کے سامنے حضور نبی اکرم ﷺ کی تمام زندگی اور خلوت وجلوت کی ایک مکمل تصویر رُشد وہدایت کے لیے موجود ہے۔

پہلی جماعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تھی اور دوسری جماعت اُمہات المومنین رضی اللہ عنہن کی تھی۔ جنہوں نے من وعن حضور ﷺ کے تمام حالات ومعمولات ومعاملات خلوت بلاتکلف اُمت کے سامنے پیش فرمادیئے ہیں تاکہ حضور ﷺ کی زندگی مبارک کا یہ روشن شعبہ بھی شرافت انسانیت کے حصول کے لیے واضح ہوجائے۔

ازدواجی معاملات ومعمولات:

آپ ﷺ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے حقوق میں پوری مساوات وعدل ملحوظ رکھتے تھے'

Marfat.com

کسی طرح کا فرق نہ کرتے تھے‘ رہی محبت تو آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ یا اللہ! جس کا مجھے اختیار ہے اس کی تقسیم تو میں نے مساوی طور پر کردی لیکن جو بات میرے بس میں نہیں ہے اس پر مجھے ملامت نہ کیجئے گا، (اختیاری چیز سے مراد معاملات و معاشرت اور غیر اختیاری بات سے مراد محبت و میلان طبع ہے)۔

نبی کریم ﷺ نے طلاق بھی دی لیکن پھر رجوع فرمالیا‘ ایک ماہ تک ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے ایلا بھی کیا تھا (ایلاء کے معنی ہیں کچھ مدت تک علیحدگی بغیر طلاق کے)۔

آپ ﷺ کے ازدواجی تعلقات حسن معاشرت اور اخلاق کا اعلیٰ نمونہ تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے زانو سے ٹیک بھی لگا لیتے اور اسی حالت میں قرآن کی تلاوت بھی فرماتے‘ کبھی ایسا بھی ہوتا کہ وہ ایام سے ہوتیں مگر آپ ان کی طرف التفات فرماتے‘ ایسا بھی ہوتا کہ بحالت صوم تقبیل فرماتے‘ یہ سب آپ کے اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے ساتھ حُسن سلوک اور لطف و کرم کا نتیجہ تھا۔ جب آپ ﷺ سفر کا ارادہ کرتے تو ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے درمیان قرعہ ڈالتے‘ جس کے نام کا قرعہ نکل آتا وہی ساتھ جاتیں پھر کسی کے لیے کوئی عذر نہ رہ جاتا‘ جمہور کا بھی یہی مسلک ہے۔

نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے ساتھ سب سے بہتر سلوک کرتا ہو اور میں اپنے اہل خانہ کے ساتھ تم سب سے بہتر سلوک کرتا ہوں۔

جب آپ ﷺ نماز عصر پڑھ لیتے تو تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے گھروں میں روزانہ تشریف لے جاتے‘ ان کے پاس بیٹھتے‘ ان کے حالات معلوم کرتے‘ جب رات ہوتی تو وہاں تشریف لے جاتے جہاں باری ہوتی‘ شب وہیں بسر کرتے۔

اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ باری کی اتنی پابندی فرماتے کہ کبھی ہم میں کسی کو کسی پر ترجیح نہ دیتے اور ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا کہ آپ ﷺ سب ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے یہاں روزانہ تشریف نہ لے گئے ہوں۔

ایک بار حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ اگر تم نبی کریم ﷺ کو مجھ سے راضی کردو تو اپنی باری تم کو بخش دوں گی‘ انہوں نے کہا اچھی بات ہے‘ چنانچہ ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی باری کے دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے پاس حاضر ہوئیں‘ آپ نے

Marfat.com

فرمایا: عائشہ تم کیسے آ گئیں؟ واپس جاؤ' یہ توصفیہ کی باری کا دن ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور سارا واقعہ عرض کر دیا' نبی کریم ﷺ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے خوش ہو گئے۔ (ﷺ)

نبی کریم ﷺ رات کے آخری اور پہلے ہر حصہ میں ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس جایا کرتے تھے' آپ ﷺ کبھی غسل فرما کر سوتے اور کبھی وضو کر کے سو جاتے۔

نبی کریم ﷺ انصار کی لڑکیوں کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس کھیلنے کو بلایا کرتے تھے اور جائز اُمور میں آپ ﷺ بھی ان کے ساتھ ہو جاتے اور جب عائشہ رضی اللہ عنہا پانی پیتیں تو آپ ان کے ہاتھ سے پیالہ لے کر وہیں لب مبارک لگا لیتے جہاں سے انہوں نے پیا تھا' اور جب وہ ہڈی پر سے گوشت کھاتیں تو آپ ﷺ وہ ہڈی جس پر گوشت ہوتا لے کر وہاں منہ لگاتے جہاں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کھایا تھا۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ مسابقت فرمائی اور ایک دوسرے کے ساتھ دوڑے' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دوڑ میں آگے نکل گئیں' پھر کچھ زمانہ کے بعد دوسری مرتبہ دوڑ ہوئی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضور ﷺ آگے نکل گئے۔ وجہ یہ تھی کہ پہلی مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عام جسم کی تھیں' دوسری بار کے وقت بھاری جسم کی ہو گئیں' حضور ﷺ نے فرمایا کہ پہلی مرتبہ مجھ سے تمہارے آگے نکل جانے کا آج تم سے میرا آگے نکل جانا بدلہ ہے۔ (مدارج النبوۃ)

بعض وقت ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اِدھر اُدھر کے قصے یا گزرے ہوئے واقعات بیان کرتیں تو آپ ﷺ برابر سنتے رہتے اور خود بھی کبھی اپنے گزشتہ واقعات سناتے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ ہم میں اس طرح ہنستے' بولتے' بیٹھے رہتے تھے کہ معلوم ہی نہ ہوتا تھا کہ کوئی اولوالعزم نبی ہیں' لیکن جب کوئی دینی بات ہوتی یا نماز کا وقت آ جاتا تو ایسا معلوم ہوتا کہ آپ ﷺ وہ آدمی ہی نہیں ہیں۔

کھانے پینے میں ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو کوئی روک ٹوک نہیں تھی جو چاہتیں کھاتیں' جو چاہتیں پہنتیں' ہر چند عسرت کی وجہ سے اچھا کھانا میسر نہ آتا۔ اہل بیت کے لیے سونے چاندی کے زیور پسند نہ فرماتے' اس زمانہ میں ہاتھی دانت کے زیوروں کا رواج تھا' آپ ﷺ اس قسم کے زیور پہننے کا حکم دیتے' بیویوں کا پاک صاف رہنا پسند فرماتے' بیویوں پر لعن طعن نہ کرتے' نہ

ان سے سخت اور درشت لہجہ میں گفتگو کرتے‘ اگر کوئی بات ناگوار خاطر ہوتی تو التفات میں کمی کر دیتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضور ﷺ گھر کے اندر تشریف لاتے تو نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ مسکراتے ہوئے داخل ہوتے۔ (اسوۂ حسنہ)

بعض واقعات

بنی سواء کے ایک شخص روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اکرم ﷺ کے اخلاق کی نسبت دریافت کیا‘ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کیا تم قرآن میں نہیں پڑھتے: ﴿وَ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ۝﴾ (یعنی قرآن شاہد ہے کہ آپ کے اخلاق اعلیٰ درجہ کے تھے‘ آپ کے اخلاق کا یہی نقشہ کافی ہے)۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے کہا اس کے متعلق مجھ سے کچھ بیان کیجئے (یعنی کوئی خاص واقعہ جس سے اس آیت کی کچھ تفسیر بطور نمونے کے ہو جائے)‘ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے ایک بار آپ ﷺ کے لیے کچھ کھانا تیار کیا اور کچھ کھانا آپ کے لیے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے تیار کیا‘ میں نے اپنی لونڈی سے کہا کہ جا (دیکھتی رہ) اگر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کھانا لائیں اور میرے کھانے سے پہلے دسترخوان پر رکھ دیں تو کھانا گرا دینا (چنانچہ) وہ کھانا لائیں‘ اور لونڈی نے اس کو گرا دیا‘ رکابی بھی گر گئی اور ٹوٹ گئی (اور جس میں کھانا گرا وہ دسترخوان چمڑے کا تھا اس لیے ضائع نہیں ہوا) رسول اللہ ﷺ نے اس کھانے کو جمع کیا اور (حضرت) حفصہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ تم (حضرت) عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے بدلہ لو یعنی اپنے برتن کے بدلے برتن لو۔ (مسند احمد)

فائدہ: بدلہ دلوانا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی دلجوئی کے لیے تھا تاکہ وہ یہ نہ سمجھیں کہ حضور ﷺ نے بھی حضرت عائشہؓ کے فعل کو گوارا فرما لیا۔ ایسے معمولی خفیف معاملات میں ایسی دقیق رعایتیں کرنا یہ غایت درجہ کی شفقت وعلو نظر و تواضع کی دلیل ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس حریرہ لائی جو میں نے آپ کے لیے تیار کیا تھا‘ میں نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے جو وہاں موجود تھیں کہا کہ تم بھی کھاؤ انہوں نے کسی وجہ سے انکار کیا‘ میں نے کہا یا تو کھاؤ ورنہ تمہارا منہ اس حریرہ سے سان دوں گی‘ انہوں نے پھر بھی انکار کیا‘ میں نے حریرہ میں ہاتھ بھر کر ان کا منہ سان دیا‘ نبی کریم ﷺ یہ دیکھ کر ہنسے‘ آپ ﷺ نے اپنے

Marfat.com

ہاتھ سے مجھ کو (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کو دبایا (تاکہ مدافعت نہ کر سکیں) حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ تم ان کا منہ سان دو انہوں نے میرا منہ سان دیا آپ ﷺ پھر ہنسے۔ (جمع الفوائد عن الموصلی)

فائدہ: آپ ﷺ کا حسن سلوک اور ازواج میں آپس میں بے تکلفی اور محبت واضح ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک شب ان کے پاس سے باہر تشریف لے گئے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ کو آپ پر رشک ہوا (اس گمان سے کہ شاید کسی بی بی کے پاس تشریف لے گئے ہیں، حالانکہ یہ گمان نہ صحیح تھا نہ آپ کے معمول ملتزم کے اعتبار سے صحیح ہوسکتا تھا، گو عدل بھی آپ پر واجب نہ ہو اور عقلاً حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی ایسا گمان نہیں کر سکتی تھیں مگر طبعاً معذور تھیں، اسی واسطے اس کو غیرت سے تعبیر کیا جو امر طبعی ہے)۔ (نشر الطیب)

پھر آپ تشریف لے آئے اور میں اضطراب میں جو کچھ کر رہی تھی (مثلاً اضطراب کی حرکات) اس کو دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! تم کو کیا ہوا؟ کیا تم کو رشک ہوا؟ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ کیا وجہ ہے کہ مجھ جیسا (محب) آپ جیسے (محبوب) پر رشک نہ کرے۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تجھ کو تیرے شیطان نے پکڑ لیا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (ﷺ) کیا میرے ساتھ کوئی شیطان ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں اور (تمہاری کیا تخصیص ہے) ہر آدمی کے ساتھ ایک شیطان ہے، میں نے کہا: آپ کے ساتھ بھی یا رسول اللہ ﷺ! آپؐ نے فرمایا: ہاں! لیکن میرے رب جل جلالہ نے اس کے مقابلے میں میری اعانت فرمائی یہاں تک کہ میں اس سے سالم (یعنی) محفوظ رہتا ہوں یا (ایک روایت کے مطابق) یہ فرمایا کہ وہ اسلام لے آیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر فرماتے تو ان کی تعریف فرماتے اور بہت زیادہ تعریف فرماتے تو مجھ کو ایک روز (بہت) رشک ہوا اور میں نے کہا کہ آپ ﷺ ایسی عورت کا کیا کثرت سے ذکر فرماتے ہیں جس کی باچھیں لال لال تھیں (یعنی دانت ٹوٹ جانے کی وجہ سے جلد سرخ نظر آنے لگتی ہے)، اللہ تعالیٰ نے اس کی جگہ اس سے اچھی دے دی (یعنی میں)، آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے اچھی اللہ تعالیٰ نے مجھ کو نہیں دی (یعنی تم ان سے اچھی نہیں ہو کیونکہ) وہ مجھ پر اس وقت ایمان لائیں جب اور لوگوں

نے میرے ساتھ کفر کیا اور ایسے وقت میں میری تصدیق کی جب اور لوگوں نے میری تکذیب کی اور انہوں نے میری مالی مدد کی جب کہ اور لوگوں نے مجھے محروم رکھا (یعنی کسی نے مجھ سے ہمدردی نہیں کی کیونکہ دعوت نبوت کے بعد عام طور پر لوگوں کو بغض ہو گیا تھا) اور اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ان سے اولاد بھی دی جب کہ دوسری بیویوں سے مجھ کو اولاد نہیں دی۔ (مسند احمد)

اس واقعہ میں آپؐ کا تعلق حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے تعلق سے اقویٰ تھا صاف ظاہر ہے، حالانکہ جذبہ طبعیہ کے اسباب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میں زیادہ تھے۔

ایثارِ حقوق:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں بیمار ہو گئے تو آپ ﷺ نے اپنی بیبیوں سے اس کی اجازت چاہی کہ میرے گھر میں آپ کی تیمارداری کی جائے، ان سب نے اجازت دے دی۔

فائدہ: اس سے تین باتیں معلوم ہوئیں۔

① ایک یہ کہ حضور اقدس ﷺ بیبیوں کے پاس رہنے میں عدل فرماتے تھے اگرچہ ایک قول میں آپ ﷺ پر عدل واجب نہ تھا۔

② دوسرے یہ کہ اگر شوہر ایک کی باری میں دوسری کے گھر رہنا چاہے تو باری والی سے اجازت حاصل کرے۔

③ تیسرے یہ کہ بی بی کو بھی مناسب ہے کہ ایسے اُمور میں شوہر کی راحت کی رعایت کرے۔

رفیقِ اعلیٰ:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کی شدت مرض کی حالت میں عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے تو ان کے پاس تازہ مسواک تھی، حضور ﷺ نے ان کی طرف دیکھا، میں نے خیال کیا کہ آپؐ کو اس کی خواہش ہے، میں نے عبدالرحمٰنؓ سے لے کر اس کو چبایا اور اس کو صاف کر کے آپؐ کو دے دیا، آپ ﷺ نے خوب اچھی طرح مسواک کی (جیسے کبھی مسواک کرنے کی عادت تھی) پھر اس کو میری طرف بڑھایا، مسواک آپ کے ہاتھ سے گر گئی۔

(اور اسی حدیث میں یہ بھی ہے) پھر آپ ﷺ نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی اور دعا کی:

''اے اللہ! رفیقِ اعلیٰ سے ملا دے'' اور اس کے بعد آپ ﷺ اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ (مشکوٰۃ)

Marfat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو قبل آپ ﷺ کی وفات کے اپنے سینہ کے سہارے بٹھا رکھا تھا' اسی حالت میں میں نے آپ ﷺ کو یہ کہتے سنا: اے اللہ! میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما اور مجھ کو رفیقِ اعلیٰ میں شامل فرما یعنی ارواح طیبہ و ملائکہ کی جماعت میں۔

فائدہ: بعض اہل غلو قرب حق کے لیے ازواج و اولاد سے بُعد کو شرط سمجھتے ہیں' اس میں رَد ہے اس کا' دیکھئے اس وقت سے زیادہ کون سا وقت ہوگا قرب حق کا اور اس حالت میں بی بی (عائشہؓ) سے اتنا قرب ہے کہ ان کے سہارے لگے بیٹھے ہیں۔ اہل غلو نے قرب کی حقیقت ہی نہیں سمجھی' اس کی حقیقت ذکر و اطاعت ہے' اگر بی بی اس میں معین ہو تو یہ تعلق اس قرب کا موکد ہے۔ (ماخوذ از کتاب ''کثرۃ الازواج لصاحب المعراج'' مؤلفہ حضرت حکیم الامۃ مجدد الملۃ مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی قدس سرہ العزیز)

کھانے پینے کا انداز

عادات طیبہ:

حضور اکرم ﷺ ٹیک لگا کر کھانا تناول نہ فرماتے' آپ ﷺ فرماتے تھے میں بندہ ہوں اور بندوں کی مانند بیٹھتا ہوں اور ایسے ہی کھاتا ہوں جیسے بندے کھاتے ہیں۔ (حضور ﷺ کی نشست اس قسم کی تھی کہ گویا گھٹنوں کے بل ابھی کھڑے ہو جائیں گے) یعنی اکڑوں بیٹھ کر۔ (زاد المعاد)

ٹیک لگانے سے مراد جم کر بیٹھنا اور کھانے کے وقت چوکڑی مار کر سرین پر بیٹھنا' اس بیٹھنے کے مانند ہے جو کسی چیز کو اپنے نیچے رکھ کر ٹیک لگا کر بیٹھے۔ (قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ)

صاحب مواہب کہتے ہیں کہ کھانے کے لیے اس طرح بیٹھنا مستحب ہے کہ دونوں رانوں کو کھڑا کرے اور بائیں پاؤں پر بیٹھے۔ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ حضور ﷺ تواضع و ادب کی خاطر بائیں قدم کے اندر کی جانب کو داہنے قدم کی پشت پر رکھتے تھے۔ (مدارج النبوۃ)

حضور اکرم ﷺ کی تواضع میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کھانے میں کبھی عیب نہ بتاتے تھے' اگر چاہا تو کھا لیا ورنہ چھوڑ دیا اور یہ کبھی نہ فرمایا کہ یہ کھانا برا ہے' ترش ہے' نمک زیادہ ہے یا کم ہے' شوربا گاڑھا ہے یا پتلا ہے۔ (مدارج النبوۃ)

Marfat.com

فائدہ: اس جگہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ کھانے میں عیب نکالنا غلطی اور خلاف اتباع سنت ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ اگر طعام میں تذکرۂ برائی بتائیں اور کہیں کہ برا پکا ہے اور مال ضائع کر دیا ہے تو یہ جائز ہے لیکن اس میں بھی پکانے والے کی دل شکنی ہے اگر ایسا نہ کریں تو بہتر ہے۔ (مدارج النبوۃ)

حضور اکرم ﷺ کھانے کی ابتداء میں بسم اللہ پڑھتے اور آخر میں حمد کرتے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ))۔ (زاد المعاد)

آپ ﷺ کھانے سے پہلے ہاتھ دھوتے اور سیدھے ہاتھ سے اپنے سامنے سے کھانا شروع کرتے۔ (زاد المعاد)

کھانا اگر برتن کی چوٹی تک ہوتا تو آپ چوٹی سے کھانا شروع نہ فرماتے بلکہ اپنے سامنے نیچے کی جانب سے شروع کرتے اور فرماتے کہ کھانے میں برکت چوٹی ہی میں ہوتی ہے۔ (خصائل نبویؐ، نشر الطیب، ترمذی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

آپ ﷺ جب کسی کھانے میں ہاتھ ڈالتے تو انگلیوں کی جڑوں تک کھانے میں نہیں بھرتے تھے۔ (نشر الطیب)

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کی عادت شریف تین انگلیوں سے کھانا تناول فرمانے کی تھی اور ان کو چاٹ بھی لیا کرتے تھے۔ (شمائل ترمذی، مسلم)

بعض روایات میں ہے کہ پہلے بیچ کی اُنگلی چاٹتے تھے اس کے بعد شہادت کی اُنگلی اس کے بعد اُنگوٹھا۔ اگر کوئی چیز پتلی ہوتی تو شاذ و نادر بیچ والی انگلی کے برابر والی انگلی کو بھی استعمال کرتے تھے۔ (طبرانی، خصائل نبویؐ)

کھانے یا پینے کی چیز میں حضور ﷺ پھونک نہ مارتے اور اس کو بُرا جانتے۔ (ابن سعد)

آپ ﷺ کھانے کو کبھی نہیں سونگھتے اور اس کو بُرا جانتے۔ (نشر الطیب)

کھانا اگر ایک قسم کا آپ ﷺ کے سامنے ہوتا تو آپ ﷺ صرف اپنے ہی سامنے سے تناول فرماتے اور اگر مختلف قسم کا کھانا ہوتا چاہے برتن ایک ہی ہوتا تو بلا تامل دوسری جانب بھی ہاتھ بڑھاتے۔ (زاد المعاد)

جب کھانا پاس آتا تو فرماتے:

((اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ مَا رَزَقْتَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، بِسْمِ اللّٰہِ))۔

Marfat.com

ترجمہ: ''اے اللہ! آپ نے ہمیں جو رزق عنایت فرمایا' اس میں ہمیں برکت عنایت فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا' اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔

جب آنحضرت ﷺ کھانے میں سے اول لقمہ لیتے تو فرماتے:

((يَاوَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ))

ترجمہ: ''اے بہت بخشنے والے۔''

جب آپ ﷺ کھانا تناول فرما چکتے تو فرماتے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ))۔ (شمائل ترمذی)

ترجمہ: ''سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا۔''

جب دسترخوان اٹھ جاتا تو آپ ﷺ ارشاد فرماتے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مُكْفِيٍّ وَ لاَ مُوَدَّعٍ وَ لاَ مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا))۔ (بخاری' زادالمعاد' شمائل ترمذی)

ترجمہ: ''سب تعریفیں اللہ کے لیے سزاوار ہیں جو بہت ہی عمدہ بڑے بابرکت انداز میں ہوں اے ہمارے رب! ہم اس دسترخوان کو اٹھا رہے ہیں ایسا نہیں کہ یہ کھانا ہمیشہ کے لیے ہمیں کافی ہو گیا ہو اور نہ ہم اس کو ہمیشہ کے لیے چھوڑ رہے ہیں اور نہ ہم آپ کی اس نعمت سے کبھی مستغنی ہو سکتے ہیں۔''

جب حضور اکرم ﷺ کہیں مدعو ہوتے تو داعی کے حق میں ان الفاظ سے ضرور دعا فرماتے:

((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ))۔ (زادالمعاد' مدارج النبوۃ)

ترجمہ: ''اے اللہ! ان کے رزق میں برکت دے اور ان کو بخش دے اور ان پر رحم فرما۔''

کھانے کے بعد ہاتھ دھوتے اور ہاتھوں پر جو تری ہوتی اس کو ہاتھوں' چہرے اور سر مبارک پر مل کر خشک کر لیتے۔ ایک روایت میں اعضائے وضو پر ہاتھ پونچھنا بھی آیا ہے۔ (ابن ماجہ)

کھانے کے لیے وضو:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ جب بیت الخلاء سے فراغت پر باہر تشریف لائے تو آپ کی خدمت میں کھانا حاضر کیا گیا اور وضو کا پانی لانے کے لیے عرض کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے وضو کا اسی وقت حکم ہے جب نماز کا ارادہ کروں۔ (شمائل ترمذی)

Marfat.com

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کھانے سے قبل اور کھانے کے بعد وضو (ہاتھ منہ دھونا) برکت کا سبب ہے۔ (شمائل ترمذی)

کھانے سے پہلے بسم اللہ:

عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضور ﷺ کے پاس کھانا رکھا ہوا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹا! قریب ہو جاؤ اور بسم اللہ کہہ کر داہنے ہاتھ سے اپنے سامنے سے کھانا شروع کرو۔ (شمائل ترمذی)

بسم اللہ کہنا بالاتفاق سُنّت ہے اور داہنے ہاتھ سے کھانا جمہور کے نزدیک سنت ہے اور بعض کے نزدیک واجب ہے، حضور ﷺ کا حکم ہے کہ داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور داہنے ہاتھ سے پیو اس لیے کہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا ہے اور پیتا ہے۔ (خصائل نبوی ﷺ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس ﷺ سے روایت کی ہے کہ حق تعالیٰ جل جلالہٗ وشانہٗ بندہ کی اس بات پر بہت رضامندی ظاہر فرماتے ہیں کہ جب ایک لقمہ کھانا کھالے یا ایک گھونٹ پانی پیئے تو حق تعالیٰ شانہ کا اس پر شکر ادا کرے۔

((اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ)).(شمائل ترمذی)

جو شخص بسم اللہ پڑھے بغیر کھانا شروع کر دیتا تو آپ (ﷺ) اس کا ہاتھ پکڑ لیا کرتے اور اس کو بسم اللہ پڑھنے کے لیے تاکید فرماتے۔ (زادالمعاد)

علماء نے لکھا ہے کہ بسم اللہ کو آواز سے پڑھنا اولیٰ ہے تاکہ دوسرے ساتھی کو اگر خیال نہ رہے تو یاد آجائے۔ (خصائل نبوی ﷺ)

جس نعمت کے اوّل بسم اللہ اور آخر میں الحمدللہ ہو اس نعمت سے قیامت میں سوال نہ ہوگا۔ (ابن حبان)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو درمیان میں یا بعد میں یاد آنے پر اس طرح پڑھے:

((بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَآخِرَہٗ)). (زادالمعاد، شمائل ترمذی)

حضور ﷺ کا کھانا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کی وفات تک آپؐ کے اہل وعیال

نے مسلسل دو دن کبھی جو کی روٹی سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔ (شمائل ترمذی) (یعنی کھجوروں سے اگرچہ اس کی نوبت آ گئی ہو لیکن روٹی سے کبھی یہ نوبت نہیں آئی کہ مسلسل دو دن ملی ہو)۔ کبھی کبھی گیہوں کی روٹی بھی تناول فرماتے۔ (خصائل نبویؐ)

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ حضور ﷺ نے کبھی سفید میدہ کی روٹی بھی کھائی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ آپؐ کے سامنے آخر عمر تک میدہ آیا بھی نہ ہوگا۔ (بخاری، شمائل ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے کبھی میز پر کھانا تناول نہیں فرمایا، نہ چھوٹی طشتریوں میں کھایا، نہ آپ ﷺ کے لیے کبھی چپاتی پکائی گئی، آپؐ کھانا چمڑے کے دسترخوان پر تناول فرماتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

مرغوبات:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ سرکہ بھی کیسا اچھا سالن ہے۔ (شمائل ترمذی)

ایک حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے سرکہ میں برکت کی دعا فرمائی ہے اور یہ ارشاد فرمایا ہے کہ پہلے انبیاء علیہم السلام کا بھی یہی سالن رہا ہے، ایک حدیث میں ہے کہ جس گھر میں سرکہ ہو وہ محتاج نہیں ہے، یعنی سالن کی احتیاج باقی نہیں رہتی۔ (ابن ماجہ)

ابواُسید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ زیتون کا تیل کھانے میں بھی استعمال کرو اور مالش میں بھی، اس لیے کہ یہ ایک بابرکت درخت کا تیل ہے۔ (شمائل ترمذی)

حضور اکرم ﷺ کو بونگ کا گوشت پسند تھا، آپ ﷺ نے اس کو دانتوں سے کاٹ کر تناول فرمایا (یعنی چھری وغیرہ سے نہیں کاٹا)۔

دانتوں سے کاٹ کر کھانے کی ترغیب بھی حضور ﷺ نے فرمائی ہے، چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ گوشت کو دانتوں سے کاٹ کر کھایا کرو اس سے ہضم بھی خوب ہوتا ہے۔ اور بدن کو زیادہ موافق پڑتا ہے۔ (خصائل نبویؐ)

ایک حدیث شریف میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پٹھے کا گوشت بہترین گوشت ہے۔ (شمائل ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کو بھنا ہوا گوشت اور سالن میں کدو

Marfat.com

بہت مرغوب تھا۔ (ابن سعد' شمائل ترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ سرکہ کو اور روغن زیتون کو اور شیریں چیز کو اور شہد کو پسند فرماتے تھے۔ (زاد المعاد)

آپ ﷺ نے مرغ کا' سرخاب کا اور بکری کا اور اونٹ کا اور گائے کا گوشت کھایا' آپ ثرید (یعنی شوربے میں توڑی ہوئی روٹی) کو پسند فرماتے تھے۔

آپ ﷺ فلفل اور مصالحے بھی کھاتے تھے۔

آپ ﷺ نے خرمائے نیم پختہ تازہ اور خرمائے خشک اور چقندر اور حلیس (یعنی کھجور اور گھی اور پنیر کا مالیدہ بھی) کھایا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کو ہانڈی اور پیالہ کا بچا ہوا کھانا مرغوب تھا۔

آپ ﷺ ککڑی خرمہ کے ساتھ کھاتے تھے جیسا کہ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کیا ہے کہ آپؐ تربوز خرمہ کے ساتھ کھاتے اور فرماتے کہ اس کی گرمی کا اس کی سردی سے تدارک ہو جاتا ہے' اور پانی آپ ﷺ کو وہ پسند تھا جو شیریں اور سرد ہو' اور آپ ﷺ خرما تر کر کے اس کا زلال اور دودھ اور پانی سب ایک ہی پیالہ میں پیا کرتے تھے' یہ پیالہ لکڑی کا موٹا سا بنا ہوا تھا اور اس میں لوہے کے پتر لگے ہوئے تھے۔ (ابن سعد)

آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ دودھ کے سوا کوئی چیز نہیں جو کھانے اور پینے دونوں کا کام دے سکے۔ (نشر الطیب)

مہمان کی رعایت:

حضور ﷺ اپنے مہمانوں سے کھانے کے لیے اصرار فرماتے اور بار بار کہتے۔ ایک بار ایک شخص کو دودھ پلانے کے بعد اس سے بار بار فرمایا: ((اِشْرَبْ ، اِشْرَبْ)) "اور پیؤ اور پیؤ" یہاں تک کہ اس شخص نے قسم کھا کر عرض کیا: قسم ہے اس خدائے برتر کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اب اور گنجائش نہیں ہے۔ (بخاری' مدارج النبوۃ)

کسی مجمع میں کھانا تناول فرمانے کا اگر اتفاق ہوتا تو سب سے آخر میں آپؐ ہی اٹھتے کیونکہ بعض آدمی دیر تک کھاتے رہنے کے عادی ہوتے ہیں اور ایسے لوگ جب دوسروں کو کھانے سے اٹھتا دیکھتے ہیں تو شرم کی وجہ سے خود بھی اٹھ جاتے ہیں لہٰذا ایسے لوگوں کا لحاظ فرماتے

Marfat.com

ہوئے حضور اکرم ﷺ بھی بے تکلف تھوڑا تھوڑا کھاتے ہی رہتے۔ (زاد المعاد، ابن ماجہ، بیہقی، مشکوٰۃ)

اگر کسی مجلس میں تشریف فرما ہوتے اور کسی ہم جلیس کو کوئی چیز کھانے یا پینے کی عنایت فرماتے تو داہنی طرف بیٹھنے والے کو اس کا زیادہ حقدار سمجھتے اور اس کو دیتے اور اگر بائیں جانب بیٹھنے والے کو عنایت فرمانا چاہتے تو داہنی طرف والے سے اجازت لے لیتے۔ یہ ترتیب اور یہ عمل ہمیشہ ملحوظ رہتا گو بائیں طرف کا آدمی کتنی ہی بڑی شخصیت کا ہوتا۔ (بخاری و مسلم، زاد المعاد)

آنحضرت ﷺ جب کہیں مدعو ہوتے اور کوئی شخص بغیر بلائے ساتھ ہو جاتا تو آپ ﷺ اس کو ساتھ لے لیتے مگر داعی کے گھر پہنچنے پر داعی سے اس کے لیے اجازت طلب فرماتے اور اجازت حاصل کرنے پر ہمراہ رکھتے۔

کھانے کے متعلق بعض سنن طیبہ:

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضور نبی کریم ﷺ کے پاس گرم کھانا لایا جاتا تو آپؐ اس کو اس وقت تک ڈھانپ کر رکھتے جب تک اس کا جوش نہ ختم ہو جاتا اور فرمایا کہ میں نے حضور ﷺ سے سنا ہے کہ سرد کھانے میں عظیم برکت ہے۔ (دارمی، مدارج النبوۃ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب کھانا سامنے رکھ دیا جائے تو جوتے اتار ڈالو، اس لیے کہ جوتوں کے اتار ڈالنے سے قدموں کو بہت آرام ملتا ہے۔ (ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

حضور اکرم ﷺ کھانے کے بعد پانی نوش نہ فرماتے کیونکہ مضر ہضم ہے، جب تک کھانا ہضم کے قریب نہ ہو پانی نہ پینا چاہیے۔ (مدارج النبوۃ)

آپؐ رات کا کھانا بھی تناول فرمایا کرتے تھے اگرچہ کھجور کے چند دانے ہی کیوں نہ ہوں، فرمایا کرتے تھے کہ عشاء کا کھانا چھوڑ دینا بڑھاپا لاتا ہے۔ (جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ، زاد المعاد)

کھجور یا روٹی کا کوئی ٹکڑا کسی پاک جگہ پڑا ہوتا تو اس کو صاف کر کے کھا لیتے۔ (مسلم)

آپ ﷺ کھانا کھاتے ہی سو جانے کو منع فرماتے تھے (یہ دل میں ثقالت پیدا کرتا ہے)۔ (زاد المعاد)

دوپہر کے کھانے کے بعد تھوڑی دیر کے لیے لیٹ جانا بھی مسنون ہے۔ (زاد المعاد)

جس قدر کھانا میسر ہو اس پر قناعت کرنا یعنی جیسا بھی اور جتنا بھی مل جائے اس پر راضی

رہنا اور اس کو اللہ تعالیٰ کا فضل سمجھ کر کھانا چاہیے۔ (مالک)

اور یہ نیت رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت اس کی عبادت پر قوت حاصل ہونے کے لیے کھاتا ہوں۔ (الترغیب والترہیب)

حضورِ اقدس ﷺ تقلیل غذا کی رغبت دلایا کرتے اور فرماتے تھے کہ معدہ کا ایک تہائی حصہ کھانے کے لیے اور ایک تہائی پانی کے لیے اور ایک تہائی خود معدہ کے لیے چھوڑ دینا چاہیے۔ (زادالمعاد)

پھلوں، ترکاریوں کا استعمال ان کی مصلح چیزوں کے ساتھ فرمایا کرتے۔ (زادالمعاد)

کسی دوسرے کو کھانا دینا یا کسی سے کھانا لینا ہو تو دایاں ہاتھ استعمال کرنا چاہیے۔ (ابن ماجہ)

چند آدمیوں کے ساتھ کھانا باعث برکت ہوتا ہے۔ (ابوداؤد)

کھانے میں جتنے ہاتھ جمع ہوں گے اتنی ہی برکت زیادہ ہوگی۔ (مشکوٰۃ)

کھانے کے دوران جو چیز دسترخوان یا پیالہ سے گر جائے اسے اٹھا کر کھالینا بھی ثواب ہے، بعض روایتوں میں آیا ہے کہ اس میں محتاجی، برص اور کوڑھ سے حفاظت ہے اور جو کھاتا ہے اس کی اولاد حماقت سے محفوظ رہتی ہے اور انہیں عافیت دی جاتی ہے۔ (مدارج النبوۃ)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جو دسترخوان پر گری ہوئی چیز اٹھا کر کھاتا ہے اس کی اولاد حسین و جمیل پیدا ہوتی ہے اور اس سے محتاجی دُور کی جاتی ہے۔ (مدارج النبوۃ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کچا لہسن کھانے سے منع فرمایا ہے مگر جب اس کو پکا لیا جائے تو اس کا کھانا درست ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد، مشکوٰۃ)

کھانے کی مجلس میں جو شخص بزرگ اور بڑا ہو اس سے کھانا پہلے شروع کرانا چاہیے۔ (مسلم)

کھانا کھاتے ہوئے کھانے کی چیز یا لقمہ نیچے گر جائے تو اس کو اٹھا کر صاف کر کے کھالینا چاہیے، شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔ (ابن ماجہ، مسلم)

کھانے کے درمیان کوئی شخص آ جائے تو اس سے کھانے کے لیے پوچھ لینا چاہیے۔ (ابن ماجہ)

دسترخوان پہلے اٹھالیا جائے اس کے بعد کھانے والے اٹھیں۔ (ابن ماجہ)

نئے پھل کا استعمال:

جب آپ ﷺ کی خدمت میں موسم کا نیا پھل پیش ہوتا تو آپ ﷺ اس کو آنکھوں

اور ہونٹوں پر رکھتے اور یہ دعا ارشاد فرماتے:

((اَللّٰهُمَّ كَمَا اَرَيْتَنَا اَوَّلَهٗ اَرِنَا اٰخِرَهٗ))

ترجمہ: ''یا اللہ! جس طرح آپ نے ہمیں اس پھل کا شروع دکھلایا (اسی طرح) اس کا آخر بھی ہمیں دکھا۔''

اور پھر آپ کی خدمت میں جو سب سے کم عمر بچہ ہوتا اس کو عنایت فرماتے۔ (زاد المعاد)

مشروبات میں عادتِ طیبہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ پانی پینے میں تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس طرح سے پینا زیادہ خوش گوار ہے اور خوب سیر کرنے والا ہے اور حصولِ شفاء کے لیے اچھا ہے۔ (شمائل ترمذی)

دوسری حدیث میں صراحت کے ساتھ وارد ہے کہ جب تم میں سے کوئی پانی پیئے تو پیالے میں سانس نہ لے بلکہ پیالے سے منہ ہٹالے۔ (زاد المعاد، شمائل ترمذی)

حضور ﷺ کو سرد اور شیریں پانی زیادہ محبوب تھا۔ (زاد المعاد)

کھانے کے بعد پانی پینا حضور ﷺ کی سنت نہیں ہے خصوصاً اگر پانی زیادہ گرم ہو یا زیادہ سرد ہو کیونکہ یہ دونوں صورتیں بہت زیادہ نقصان دہ ہوتی ہیں۔ (زاد المعاد)

آپ ﷺ ورزش کے بعد تھکان ہونے پر اور کھانا یا پھل کھانے پر اور جماع یا غسل کے بعد پانی پینے کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ (زاد المعاد)

احادیث میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ پانی چوس چوس کر پیو اور غٹ غٹ کر کے نہ پیو۔ (مدارج النبوۃ)

حضور ﷺ جب پینے کی چیز کسی مجلس میں تقسیم کراتے تو حکم دیتے کہ عمر میں بڑے لوگوں سے دور شروع کیا جائے اور آپ کی عادتِ شریفہ یہ تھی کہ جب مجلس میں کسی پینے کی چیز کا دور چل رہا ہوتا اور بار بار پیالہ آ رہا ہوتا تو دوسرا پیالہ آنے پر اس کو اسی جگہ سے شروع کراتے جہاں پہلا دَور ختم ہوا تھا۔

جب حضور ﷺ اپنے احباب کو کوئی چیز پلاتے تو آپ ﷺ خود سب سے آخر میں نوش فرماتے اور فرماتے: ''ساقی سب سے آخر میں پیتا ہے۔''

حضور ﷺ کی عادت مبارک بیٹھ کر پانی پینے کی تھی اور صحیح روایات میں آپ ﷺ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پینے کو منع فرمایا ہے' نیز ایک ہاتھ سے بھی پینے کو منع فرمایا ہے۔ (زاد المعاد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کسی شخص کو حق تعالیٰ شانہ' کوئی چیز کھلائیں تو یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

((اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَاَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْهُ)).

ترجمہ: "اے اللہ! تو ہمیں اس میں برکت عنایت فرما اور اس سے بہتر نصیب فرما۔"

اور جب دودھ عطا فرمائیں تو یہ دعا پڑھنا چاہیے۔

((اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ)) . (شمائل ترمذی)

ترجمہ: "اے اللہ! تو اس میں ہمیں برکت دے اور ہم کو اس سے اور زیادہ نصیب فرما۔"

حضور ﷺ بلاشبہ آب شیریں و سرد کو پسند فرماتے' آپ ﷺ کے لیے دور سے ایسا پانی لایا جاتا تھا۔ (خصائل نبوی، مدارج النبوۃ)

حضور ﷺ نے شہد میں پانی ملا کر نوش فرمایا ہے اور علی الصبح نوش فرماتے اور جب اس پر کچھ وقت گزر جاتا تو اور بھوک معلوم ہوتی تو جو کچھ کھانے کی قسم کا موجود ہوتا تناول فرماتے۔ (مدارج النبوۃ)

حضور ﷺ دودھ کو پسند فرماتے تھے' آپ ﷺ نے فرمایا کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو کھانے اور پینے دونوں کے کام آئے بجز دودھ کے۔ کھانے کے بعد دعا فرماتے:

((اَللّٰھُمَّ زِدْنَا خَیْرًا مِّنْهُ)).

ترجمہ: "اے اللہ! ہمیں (یہ) زیادہ (اور) اس سے بہتر عطا فرما۔" (شمائل ترمذی)

آپ ﷺ کبھی خالص دودھ نوش فرماتے اور کبھی سرد پانی ملا کر یعنی لسی۔ (مدارج النبوۃ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں حضور ﷺ کی خدمت میں آب زمزم کا ڈول لایا گیا تو حضور ﷺ نے اسے کھڑے ہو کر پیا (اس وقت اس جگہ بیٹھنے کا موقع نہ تھا)۔

بعض کا قول ہے کہ کھڑے ہو کر پانی پینا آب وضو اور آب زمزم کے ساتھ خاص ہے۔ (مدارج النبوۃ)

Marfat.com

نبی الرحمت ﷺ کا معمول لباس اور آرائش

لباس کا معمول:

حضور اکرم ﷺ کی عادت کریمہ لباس شریف میں وسعت اور ترک تکلف کی تھی، مطلب یہ ہے کہ جو پاتے زیب تن فرماتے اور تعین کی تنگی اختیار نہ فرماتے اور کسی خاص قسم کی جستجو نہ فرماتے اور کسی حال میں عمدہ نفیس کی خواہش نہ فرماتے اور نہ ادنیٰ وحقیر کا خیال فرماتے۔ جو کچھ موجود ومیسر ہوتا پہن لیتے اور جو لباس ضرورت کو پورا کر دے اسی پر اکتفا کرتے۔

اکثر حالتوں میں آپ ﷺ کا لباس چادر اور ازار (یعنی تہبند) ہوتا جو کچھ سخت اور موٹے کپڑے کا ہوتا، اور کبھی پشمینہ بھی پہنا ہے۔ منقول ہے کہ آپ ﷺ کی چادر شریف میں متعدد پیوند لگے ہوتے تھے جسے آپؐ اوڑھا کرتے تھے اور فرماتے میں بندہ ہی ہوں اور بندوں ہی جیسا لباس پہنتا ہوں۔ (شیخین نے روایت کیا ہے)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک مومن کی تمام خوبیوں میں لباس کا ستھرا رکھنا اور کم پر راضی ہونا پسند ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ میلے اور گندے کپڑوں کو مکروہ اور ناپسند جانتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ اپنی تہبند کو سامنے کی جانب لٹکاتے اور عقب میں اُونچا رکھتے۔ (مدارج النبوۃ)

جب حضور ﷺ تکبر وغرور کی مذمت فرماتے تو صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کرتے کہ یا رسول اللہ ﷺ! آدمی پسند کرتا ہے کہ اس کے کپڑے اچھے ہوں اور اس کی جوتیاں عمدہ ہوں، اس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ)) (الکبر بطرق الحق)

ترجمہ: ”بے شک اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔“

ایک اور حدیث شریف میں ہے:

((إِنَّ اللّٰهَ لَطِيفٌ يُحِبُّ اللَّطَافَةَ))

ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ لطیف ہے اور لطافت کو پسند کرتا ہے۔''

چنانچہ خود حضور ﷺ وفود کے آنے پر ان کے لیے تجمل فرماتے اور جمعہ وعیدین کے لیے بھی آرائش فرماتے اور مستقل جدا لباس محفوظ رکھتے تھے۔ (مدارج النبوۃ)

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا محبوب ترین لباس قمیص (کرتا) تھا' اگرچہ تہبند اور چادر شریف بھی بکثرت زیب تن فرماتے تھے لیکن قمیص کا پہننا زیادہ پسندیدہ تھا۔ (شمائل ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا پیرہن مبارک سوتی اور تنگ دامن و آستین والا ہوتا تھا اور آپ ﷺ کے قمیص مبارک میں گھنڈیاں لگی ہوئی تھیں اور قمیص مبارک میں سینہ کے مقام پر گریبان تھا اور یہی قمیص کی سنت ہے۔ (مدارج النبوۃ)

ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے مجھے اس حال میں دیکھا کہ میرے جسم پر کم قیمت کے کپڑے تھے تو فرمایا کہ کیا تیرے پاس از قسم مال ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں اللہ تعالیٰ نے مجھے ہر قسم کے مال و دولت سے نوازا ہے' پھر فرمایا: خدا کی نعمت اور اس کی بخشش کو تمہارے جسم سے ظاہر ہونا چاہیے۔ مطلب یہ ہے کہ تونگری کی حالت کے مناسب کپڑے پہنو اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر ادا کرو۔

اور ایک اُلجھے ہوئے بالوں والے پریشان حال کے بارہ میں پوچھا کہ کیا یہ شخص کوئی ایسی چیز نہیں پاتا جس سے اپنے سر کو تسکین دے (یعنی بالوں کو کنگھا کرے)۔

اور ایسے شخص کو دیکھا جس پر میلے اور غلیظ کپڑے تھے فرمایا کہ یہ شخص کوئی ایسی چیز نہیں پاتا جس سے اپنے کپڑوں کو دھولے (یعنی صابن وغیرہ)۔ (مدارج النبوۃ)

حضور ﷺ سفید لباس پہننے کو پسند فرماتے اور کہتے تھے کہ حسین ترین لباس سفید کپڑوں کا ہے' چاہیے کہ تم میں سے زندہ لوگ بھی پہنیں اور اپنے مردوں کو بھی سفید کفن دیں۔ (مدارج النبوۃ' شمائل ترمذی)

اور حضور ﷺ کالی کملی اوڑھا کرتے تھے' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ ایک مرتبہ صبح کے وقت باہر تشریف لے گئے تو آپ ﷺ کے بدن پر ایک سیاہ بالوں کی چادر تھی۔ (شمائل ترمذی)

Marfat.com

جب حضور ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے تو سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا۔ (مدارج النبوۃ)

اور حضور ﷺ نے پشمینہ یعنی اونی کپڑے بھی پہنے ہیں اور حضور اکرم ﷺ اکثر چادر لپیٹا کرتے تھے۔ (مدارج النبوۃ)

چونکہ حضور ﷺ تمام لوگوں میں اطیب و الطف تھے اس لیے اس کی علامت آپ ﷺ کے بدن مبارک میں ظاہر تھی کہ آپ ﷺ کے جسم اطہر سے لگنے کی وجہ سے آپ کے کپڑے میلے نہ ہوتے تھے اور نہ آپ کے لباس مبارک میں جوں پڑتی تھی اور نہ کپڑوں پر اور نہ آپ کے جسم اطہر پر مکھی بیٹھتی تھی۔ (مدارج النبوۃ)

حضور اکرم ﷺ نے چمڑے کے موزے پہنے ہیں اور ان پر مسح فرمایا ہے۔ (مدارج النبوۃ)

لباس کے معاملے میں سب سے بہترین طریقہ نبی کریم ﷺ کا وہ ہے جس کا آپ ﷺ نے حکم دیا ہے یا ترغیب دی یا خود اس پر مسلسل عمل فرمایا۔ آپ ﷺ کا طریقہ (سُنّت) لباس یہ ہے کہ: کپاس کا بنا ہوا یا صوف کا یا کتان کا بنا ہوا کوئی سا بھی ہو اور جو بھی لباس میسر آئے پہن لیا جائے۔ آپ ﷺ نے یمنی چادریں، جبہ، قبا، قمیص، پاجامہ، تہبند، چادر (سادہ) موزہ، جوتا غرض ہر چیز استعمال فرمائی ہے۔

آپ ﷺ نے دھاری دار سیاہ کپڑا (سیاہ دھاری دار) اور سیاہ کپڑا بھی پہنا ہے اور سادہ کپڑا بھی پہنا ہے، سیاہ لباس اور سبز ریشم کی آستین والا لبادہ بھی پہنا ہے۔ (زاد المعاد)

پاجامہ:

آپ نے ایک پاجامہ بھی خریدا ہے اور ظاہر ہے کہ پہننے ہی کے لیے خریدا ہوگا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کی اجازت سے پہنا بھی کرتے تھے۔ (زاد المعاد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے صحیح روایت میں ہے کہ انہوں نے ایک پرانا کمبل اور موٹے سوت کی ایک چادر نکالی اور فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ان دونوں کپڑوں میں رحلت فرمائی۔ (زاد المعاد)

قمیص مبارک:

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے دمیاطی سے نقل کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا کرتا (قمیص) سوت کا بنا ہوا تھا جو زیادہ لمبا نہ تھا اور اس کی آستین بھی زیادہ لمبی نہ تھی، بیجوری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ آپ ﷺ کے پاس صرف ایک ہی کرتا تھا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کا معمول

صبح کے کھانے میں سے شام کے لیے بچا کر رکھنے کا نہ تھا اور نہ شام کے کھانے میں سے صبح کے لیے بچانے کا تھا اور بعض اوقات کوئی کپڑا' کرتا' چادر یا لنگی یا جوتا دو عدد نہ تھے۔ مناوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ کا کرتا (قمیص) زیادہ لمبا نہ ہوتا تھا' نہ اس کی آستین لمبی ہوتی تھی' دوسری حدیثوں میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ کا کرتا ٹخنوں سے اُونچا ہوتا تھا۔ (شمائل ترمذی' خصائل نبویؐ)

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ کے کرتے کی آستین پہنچے تک ہوتی تھی۔ (شمائل ترمذی)

حضور اکرم ﷺ قمیص (کرتے) کی آستین نہ بہت تنگ رکھتے اور نہ بہت کشادہ' بلکہ درمیانی ہوتی اور آستین ہاتھ کے گٹے تک رکھتے اور چوغہ وغیرہ کی نیچے تک، مگر انگلیوں سے متجاوز نہ ہوتی تھی۔ آنحضرت ﷺ کے سفر کا کرتا (قمیص) وطن کے کرتے سے دامن اور آستین میں کسی قدر چھوٹا ہوتا تھا۔ (زاد المعاد)

آنحضرت ﷺ کی قمیص کا گریبان سینہ پر ہوتا تھا۔ کبھی آپ ﷺ اپنے کرتے کا گریبان کھول لیا کرتے اور سینہ اطہر صاف نظر آتا اور اسی حالت میں نماز پڑھ لیتے۔ (شمائل ترمذی)

جب آپ ﷺ قمیص زیب تن فرماتے تو پہلے سیدھا ہاتھ سیدھی آستین میں ڈالتے اور پھر بایاں ہاتھ بائیں آستین میں۔ (زاد المعاد)

ایاس بن جعفر نخعی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک رومال تھا جب آپ ﷺ وضو کرتے تو اسی سے پونچھ لیتے۔ (ابن سعد)

عمامہ مبارک:

عمامہ کا باندھنا مستحب ہے' نبی کریم ﷺ سے عمامہ باندھنے کا حکم بھی نقل کیا گیا ہے چنانچہ ارشاد ہے کہ عمامہ باندھا کرو اس سے حلم میں بڑھ جاؤ گے۔ (فتح الباری)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کسی نے پوچھا کیا عمامہ باندھنا سنت ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں سنت ہے۔ (عینی)

مسلم شریف اور نسائی شریف میں ہے کہ عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ منظر گویا اس وقت میرے سامنے ہے جب نبی کریم ﷺ منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے' سیاہ عمامہ آپ ﷺ

Marfat.com

کے سر مبارک پر تھا اور اس کا شملہ دونوں شانوں کے درمیان تھا۔ (خصائل نبوی ﷺ)

آپ ﷺ جب عمامہ باندھتے تھے تو (شملہ) دونوں شانوں کے درمیان چھوڑ لیتے تھے اور کبھی بے شملہ عمامہ باندھتے تھے۔ (نشر الطیب، شمائل ترمذی)

آپ ﷺ عمامہ کا شملہ ایک بالشت کے قریب چھوڑتے، شملہ کی مقدار ایک ہاتھ سے زیادہ بھی ثابت ہے، عمامہ تقریباً سات گز کا ہوتا تھا۔ (خصائل نبوی ﷺ)

صافہ کے نیچے ٹوپی رکھنا سنّت ہے۔

آنحضرت ﷺ کی ٹوپی:

آنحضرت ﷺ سفید ٹوپی اوڑھا کرتے تھے، وطن میں آنحضرت ﷺ کپڑے کی چپٹی ہوئی اوڑھا کرتے تھے۔ (السراج المنیر)

آپ ﷺ نے سوزنی نما سلے ہوئے کپڑے کی گاڑھی ٹوپی بھی اوڑھی ہے۔ (السراج المنیر)

تہبند اور پاجامہ:

حضور اقدس ﷺ کی عادت شریفہ لنگی باندھنے کی تھی، پاجامہ پہننا مختلف فیہ ہے، بعض احادیث سے اس کا پہننا ثابت ہے اور اپنے اصحاب کو پہنے دیکھا ہے، ایک حدیث میں ہے کہ آپؐ سے پوچھا گیا کہ آپ ﷺ پاجامہ پہنتے ہیں؟ تو فرمایا کہ پہنتا ہوں، مجھے بدن کے ڈھانکنے کا حکم ہے، اس سے زیادہ پردہ اور چیزوں میں نہیں ہے۔ (خصائل نبویؐ، زاد المعاد)

آپ ﷺ کی تہبند چار ہاتھ اور ایک بالشت لمبی تھی، اور تین ہاتھ ایک بالشت چوڑی تھی۔ (شمائل ترمذی)

بعض احادیث میں ہے کہ چادر چار ہاتھ لمبی اور اڑھائی ہاتھ چوڑی اور تہبند چار ہاتھ اور ایک بالشت لمبی اور دو ہاتھ چوڑی۔ تہبند ہمیشہ نصف پنڈلی سے اونچی رکھتے، تہبند کا اگلا حصہ پچھلے حصہ سے قدرے نیچا رہتا۔ (خصائل نبوی)

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کی لنگی آدھی پنڈلی تک ہونی چاہیے اور اس کے نیچے ٹخنوں تک بھی کچھ مضائقہ نہیں لیکن ٹخنوں سے نیچے جتنے حصے پر لنگی لٹکے گی وہ آگ میں جلے گا، اور جو شخص متکبرانہ کپڑے کو لٹکائے گا قیامت میں حق تعالیٰ شانہٗ اس کی طرف نظر نہیں کریں گے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، زاد المعاد)

Marfat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کو یمنی منقش چادر کپڑوں میں زیادہ پسندیدہ تھی۔ (شمائل نبویؐ)

کبھی آپ ﷺ چادر کو اس طرح اوڑھتے کہ چادر کو سیدھی بغل سے نکال کر الٹے کاندھے پر ڈال لیتے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب نیا لباس پہنتے تو جمعہ کے دن پہنتے۔

سفید لباس تو حضور ﷺ کو محبوب تھا ہی مگر رنگین لباس میں سبز رنگ کا لباس طبیعت پاک کو بہت زیادہ پسند تھا۔ (زادالمعاد)

خالص و گہرا سرخ رنگ طبیعت پاک کو بہت زیادہ ناپسند تھا۔

جب آنحضرت ﷺ نیا لباس زیب تن فرماتے تو کپڑے کا نام لے کر خدا کا شکر ان الفاظ میں ادا فرماتے:

((اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا کَسَوْتَنِیْہِ اَسْئَلُکَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ))

ترجمہ: ''اے اللہ! تیرے ہی لیے سب تعریف ہے جیسا کہ تو نے یہ کپڑا مجھے پہنایا' میں تجھ سے اس کی بھلائی کا اور اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے اور میں تجھ سے اس کی برائی اور اس چیز کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے۔''

نیز یہ دعا بھی فرماتے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَآ اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ)). (زادالمعاد)

ترجمہ: ''سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے مجھے کپڑا پہنایا جس سے میں اپنی شرم کی چیز چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں اس کے ذریعے خوبصورتی حاصل کرتا ہوں۔''

اور جو کپڑا پرانا ہو جاتا اسے خیرات کر دیتے۔ (زادالمعاد)

آپ ﷺ اکثر اوقات سوتی لباس زیب تن فرماتے' کبھی کبھی صوف اور کتان کا لباس بھی پہنا ہے۔ (زادالمعاد)

آپ ﷺ چادر اوڑھنے میں بہت اہتمام فرماتے تھے کہ بدن ظاہر نہ ہو' غالباً لپٹنے کی

Marfat.com

حالت میں یہ معمول تھا۔ ابو رمثہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو دو سبز چادریں اوڑھے ہوئے دیکھا ہے۔ (شمائل ترمذی)

نعلین شریف:

آنحضرت ﷺ چپل نما یا کھڑاؤں نما جوتا پہنا کرتے تھے، آپ ﷺ نے سیاہ چرمی موزے بھی پہنے اور ان پر وضو میں مسح بھی فرمایا ہے اور آپ ﷺ کے نعلین مبارک میں انگلیوں میں پہننے کے دو دو تسمے تھے (ایک انگوٹھے اور سبابہ کے درمیان میں اور ایک وسطیٰ اور اس کے پاس والی کے درمیان میں) اور ایک پشت پر کا تسمہ بھی دوہرا تھا۔

آپ ﷺ کا نعلین پاک ایک بالشت دو انگل لمبا تھا اور سات انگل چوڑا تھا اور دونوں تسموں کے درمیان نیچے سے دو انگل کا فاصلہ تھا۔

بالوں سے صاف کیے ہوئے چمڑے کے نعلین پہنتے تھے اور وضو کر کے ان میں پاؤں بھی رکھ لیتے تھے، روایت کیا اس کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے۔ اور آپ ﷺ نعلین میں نماز بھی پڑھ لیتے تھے (کیونکہ وہ پاک ہوتے تھے اور ایسی بناوٹ کے ہوتے تھے جن میں انگلیاں زمین سے لگ جاتی تھیں)۔

آپ ﷺ نے بغیر بالوں کے چمڑے کا جوتا بھی پہنا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص تم میں سے جوتا پہنے تو داہنی طرف سے ابتداء کرنا چاہیے اور جب نکالے تو بائیں پیر سے پہلے نکالے، دایاں پاؤں جوتا پہننے میں مقدم ہونا چاہیے اور نکالنے میں مؤخر۔ (شمائل ترمذی)

جوتا کبھی کھڑے ہو کر پہنتے اور کبھی بیٹھ کر۔ آپ ﷺ اپنا جوتا اٹھاتے تو الٹے ہاتھ کے انگوٹھے کے پاس والی انگلی سے اٹھاتے۔ (شمائل ترمذی)

عادات برگزیدہ خوشبو کے بارے میں:

آپ ﷺ خوشبو کی چیز اور خوشبو کو بہت پسند فرماتے تھے اور کثرت سے اس کا استعمال فرماتے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیتے تھے۔ (نشر الطیب)

آنحضرت ﷺ آخر شب میں بھی خوشبو لگایا کرتے تھے۔

Marfat.com

سونے سے بیدار ہوتے تو قضائے حاجت سے فراغت کے بعد وضو کرتے اور پھر خوشبو لباس پر لگاتے۔ خدمت اقدس میں خوشبو اگر ہدیۃً پیش کی جاتی تو آپ ﷺ اس کو ضرور قبول فرماتے' خوشبو کی چیز واپس کرنے کو ناپسند فرماتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

ریحان کی خوشبو کو بہت پسند فرماتے' اس کے رد کرنے کو منع فرماتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

مہندی کے پھول کو حضور اقدس ﷺ بہت محبوب رکھتے تھے۔ آنحضرت ﷺ مشک اور عود کی خوشبو کو تمام خوشبوؤں میں زیادہ محبوب رکھتے۔ (زادالمعاد)

آپ ﷺ خوشبو سر مبارک پر بھی لگایا کرتے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تین چیزیں نہ لوٹانا چاہئیں:
① تکیہ ② تیل خوشبو اور ③ دودھ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مردانہ خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو پھیلتی ہو اور رنگ غیر محسوس ہو جیسے گلاب اور کیوڑہ' اور زنانہ خوشبو وہ ہے جس کا رنگ غالب ہو اور خوشبو مغلوب ہو' جیسے حنا' زعفران۔ (شمائل ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کے پاس سکہ (عطردان یا عطر کا مرکب) تھا اس میں سے خوشبو استعمال فرماتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

سرمہ لگانا:

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک سرمہ دانی تھی جس سے آپ ﷺ سوتے وقت ہر آنکھ میں تین مرتبہ سرمہ لگاتے تھے۔ (ابن سعد' شمائل ترمذی)

عمران بن ابی انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی داہنی آنکھ میں تین مرتبہ سرمہ لگاتے اور بائیں آنکھ میں دو مرتبہ۔ (ابن سعد)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں اثمد استعمال کرنا چاہیے' کیونکہ یہ نظر کو تیز کرتا ہے' بال اگاتا ہے اور آنکھ روشن کرنے والی چیزوں میں سے بہترین ہے۔ (شمائل ترمذی' ابن سعد)

سر کے موئے مبارک:

حضور اقدس ﷺ کے سر مبارک کے بالوں کی لمبائی کانوں کے درمیان تک اور

Marfat.com

دوسری روایت میں کانوں تک اور تیسری روایت میں کانوں کی لوتک تھی' ان کے علاوہ کندھوں تک یا کندھوں کے قریب تک کی روایتیں بھی ہیں۔ (شمائل ترمذی)

ان سب روایتوں میں باہمی مطابقت اس طرح ہے کہ آپ ﷺ کبھی تیل لگاتے یا کنگھی فرماتے تو بال دراز ہوجاتے ورنہ اس کے برعکس رہتے یا پھر تراشوانے سے پہلے اور بعد میں ان میں اختصار وطول ہوتا رہتا تھا۔

مواہب لدنیہ میں اور اس کے موافق مجمع البحار میں یہ مذکور ہے کہ جب بالوں کے ترشوانے میں طویل وقفہ ہوجاتا تو بال لمبے ہوجاتے اور جب ترشواتے تو چھوٹے ہوجاتے تھے' اس عبارت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور اکرم ﷺ بالوں کو ترشواتے تھے' منڈواتے نہ تھے۔ لیکن حلق (منڈوانے) کے بارے میں خود فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ حج وعمرہ کے دو موقعوں کے سوا بال نہیں منڈواتے تھے۔ واللہ اعلم۔ (مدارج النبوۃ)

حضور اکرم ﷺ بالوں میں کثرت سے کنگھی کیا کرتے تھے' آپ جس کسی کے پراگندہ اور بکھرے ہوئے بال دیکھتے تو کراہت سے فرماتے کہ تم میں سے کسی کو وہ نظر آیا ہے یہ اشارہ شیطان کی طرف ہے۔ اسی طرح آپ بہت زیادہ بننے سنورنے اور لمبے بال والوں سے بھی کراہت فرماتے' اعتدال اور میانہ روی آپ کو بہت پسند تھی۔ (مدارج النبوۃ)

عادات پسندیدہ کنگھا کرنے اور تیل لگانے میں:

آنحضرت ﷺ سوتے وقت مسواک کرتے' وضو کرتے اور سر کے بالوں اور داڑھی مبارک میں کنگھا کرتے۔

آنحضرت ﷺ سفر میں ہوتے یا حضر میں ہمیشہ بوقت خواب آپ ﷺ کے سرہانے سات چیزیں رکھی رہتیں: ① تیل کی شیشی ② کنگھا ③ سرمہ دانی ④ قینچی ⑤ مسواک ⑥ آئینہ ⑦ ایک لکڑی کی چھوٹی سی سیخ جو سر کے کھجانے میں کام آتی تھی۔ (زاد المعاد)

آپ ﷺ پہلے داڑھی مبارک اور سر مبارک میں تیل لگاتے اور پھر کنگھا کرتے۔

ابن جریج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ہاتھی دانت کا کنگھا تھا جس سے آپ ﷺ کنگھا کرتے تھے۔ (ابن سعد)

خالد بن معدان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں کنگھا' آئینہ' تیل'

Marfat.com

مسواک اور سرمہ لے جاتے تھے۔ (ابن سعد)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بکثرت سر میں تیل ڈالتے اور داڑھی پانی سے صاف کرتے تھے۔ (ابن سعد)

اعتدال تزئین:

حضور ﷺ شروع میں اپنے سر کے بالوں کو بے مانگ نکالے جمع کرلیا کرتے تھے پھر بعد میں آپ ﷺ مانگ نکالنے لگے تھے۔ (شمائل ترمذی، نشر الطیب)

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ ایک روز ناغہ کر کے کنگھا کیا کرتے تھے۔ (نشر الطیب)

اور ایک روایت میں حضرت حمید بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ گاہے گاہے کنگھی کرتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کے بال نہ بالکل پیچیدہ اور نہ بالکل کھلے بلکہ کچھ گھنگریالہ پن لیے ہوئے تھے جو کانوں کی لو تک پہنچتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ اپنے وضو کرنے میں، کنگھی کرنے میں، جوتا پہننے میں داہنی طرف کو مقدم رکھتے تھے۔ (شمائل ترمذی)

رسول اللہ اکرم ﷺ پانی لگا کر بھی داڑھی مبارک میں کنگھا کیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ جب آئینہ میں چہرۂ انور کو دیکھتے تو یہ الفاظ زبان مبارک پر ہوتے:

((اَللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ وَاَوْسِعْ عَلَيَّ فِيْ رِزْقِيْ)).

ترجمہ: ”میرے اللہ! تو نے جس طرح میری تخلیق کو بہتر بنایا ایسے ہی میری خلق یعنی عادت کو بہتر بنا اور میرے رزق میں وسعت دے“۔ (شمائل ترمذی، زاد المعاد)

سر میں تیل کا استعمال:

آپ ﷺ جب سر میں تیل لگانے کا قصد فرماتے تو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی میں تیل رکھتے اور پہلے ابروؤں میں تیل لگاتے، پھر آنکھوں پر، پھر سر میں تیل لگاتے، اسی طرح جب داڑھی میں تیل لگاتے تو پہلے آنکھوں پر لگاتے، پھر داڑھی میں لگاتے۔ (زاد المعاد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے سر مبارک میں اکثر تیل کا

Marfat.com

استعمال فرماتے تھے اور اپنی داڑھی میں اکثر کنگھی کیا کرتے تھے اور اپنے سر مبارک پر ایک کپڑا ڈال لیا کرتے تھے جو تیل کے کثرت استعمال سے ایسا ہوتا تھا جیسے تیلی کا کپڑا ہو۔ (شمائل ترمذی، زاد المعاد)

داڑھی مبارک میں تیل لگاتے تو داڑھی کے اس حصہ سے شروع فرماتے جو گردن سے ملا ہوا ہے۔ سر میں تیل لگاتے تو پہلے پیشانی کے رخ سے شروع فرماتے۔ (زاد المعاد)

ریش مبارک:

سردار انبیاء ﷺ کی ریش مبارک اتنی گھری اور گنجان تھی کہ آپ کے سینہ مبارک کو بھر دیتی تھی۔ (شمائل ترمذی)

مدارج النبوۃ میں مذکورہ ہے کہ "کتاب الشفاء" مصنفہ قاضی عیاض میں کہا گیا ہے کہ آپؐ کی ریش مبارک کے بال اس کثرت سے تھے کہ جس سے آپ ﷺ کا سینہ مبارک بھر گیا تھا۔ مذہب حنفی میں داڑھی کی حد ایک قبضہ (مٹھی) ہے یعنی اس سے کم نہ ہو۔ (مدارج النبوۃ)

موئے بغل:

بعض احادیث میں "ینتف الابط" بھی آیا ہے یعنی حضور اقدس ﷺ بغل کے بال اکھیڑ ڈالا کرتے تھے۔ واللہ اعلم۔ (مدارج النبوۃ)

موئے زیر ناف:

موئے زیر ناف صاف کرنے کے بارے میں بعض احادیث میں آیا ہے کہ حضور ﷺ ان کو مونڈتے تھے اور بعض میں آیا ہے کہ نورہ استعمال فرماتے تھے۔ واللہ اعلم۔ (مدارج النبوۃ)

ناخن کٹوانا:

حضرت رسول اکرم ﷺ کا معمول بعض روایات کے مطابق جمعہ کے دن اور بعض روایات میں جمعرات کے دن ناخن ہائے مبارک ترشوانے کا تھا، ہاتھ کے ناخن کٹوانے میں آنحضرت ﷺ ترتیب ذیل ملحوظ فرماتے۔

سیدھا ہاتھ:۔ شہادت کی انگلی، بیچ کی انگلی، اس کے برابر والی انگلی، پھر چھنگلیا۔

اُلٹا ہاتھ: چھنگلیا، اس کے برابر والی انگلی، بیچ کی انگلی، اس کے برابر والی انگلی، انگوٹھا، پھر سیدھے ہاتھ کا انگوٹھا۔

پاؤں کے ناخن کاٹنے میں حضور اکرم ﷺ حسب ذیل ترتیب ملحوظ رکھتے:

Marfat.com

سیدھا پاؤں: چھنگلیا سے شروع کرتے اور بالترتیب انگوٹھے تک ختم کرتے۔

اُلٹا پاؤں: انگوٹھے سے شروع کرتے اور بالترتیب چھنگلیا تک ختم کرتے۔

آنحضرت ﷺ پندرھویں دن ناخن کاٹتے۔ (شمائل نبویؐ)

سر کے بالوں کے متعلق:

سر منڈانے میں آپ ﷺ کی سنت یہ ہے کہ یا تو سارا سر منڈواتے یا سارے بال رہنے دیتے اور ایسا نہ کرتے کہ کچھ حصہ منڈواتے اور کچھ حصہ رہنے دیتے۔ (زادالمعاد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ مونچھیں تراشتے تھے۔ (زادالمعاد)

متعدد احادیث میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی مختلف الفاظ سے وارد ہوا ہے جس میں داڑھی کے بڑھانے کا حکم ہے اور مونچھوں کے کاٹنے میں مبالغہ کرنے کی تاکید ہے۔ اکثر علماء کی تحقیق یہ ہے کہ مونچھوں کا کترنا سنت ہے لیکن کتروانے میں ایسا مبالغہ ہو کہ مونڈنے کے قریب ہو جائے۔ (خصائل نبوی ﷺ)

صحیح مسلم میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ چالیس دن رات نہ گزرنے پائیں کہ تم مونچھیں کٹواؤ، ناخن کٹواؤ۔

صحیحین میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مشرکوں کی مخالفت کرو، داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں ترشواؤ۔

جو شخص بال رکھے اس کو چاہیے کہ ان کو دھولیا کرے اور صاف رکھے۔ روزانہ سر اور داڑھی میں کنگھا کرنے کی نسبت بہتر یہ ہے کہ ایک آدھ دن بیچ میں ناغہ کر لیا کرے۔ (ابوداؤد، زادالمعاد، مشکوٰۃ)

داڑھی کے سفید بالوں کو مہندی سے خضاب کرنے کی اجازت ہے، البتہ سیاہ خضاب کی ممانعت ہے کہ مکروہ ہے۔ (بہشتی گوہر، خصائل نبوی ﷺ)

بال داڑھی اور مونچھوں کے متعلق سنتیں:

سُنّت (ایک مشت ہو جانے کے بعد) داڑھی کے دائیں بائیں جانب سے بڑھے ہوئے بال لینا تاکہ خوبصورت ہو جائے، داڑھی کو ٹھوڑی کے نیچے ایک مٹھی سے ہرگز کم نہ ہونا چاہیے۔ داڑھی منڈوانا یا کٹوانا ناجائز ہے۔ (خصائل نبوی ﷺ)

مونچھوں کو کتروانا اور کتروانے میں مبالغہ کرنا چاہیے۔(شمائل ترمذی)

حد شرع میں رہ کر خط بنوانا' سر اور داڑھی کے بالوں کو درست کر کے تیل ڈالنا چاہیے۔(مؤطا امام مالک)

سر پر یا تو سارے سر کے بال رکھے یا بالکل منڈوا دے' صرف ایک حصہ بال رکھنا حرام ہے۔سر پر سنت کے مطابق پٹے رکھنا چاہیے۔(مشکوٰۃ شریف)

زیر ناف' بغل' ناک کے بال اُتار لینا چاہئیں۔(بخاری شریف، مسلم شریف)

نوٹ چالیس روز گزر جائیں اور صفائی نہ کرے تو گنہگار ہوگا۔داڑھی کو مہندی کا خضاب کرنا یا سفید رہنے دینا دونوں باتیں جائز ہیں' عورتوں کو ناخنوں پر مہندی لگانا چاہیے۔(ابوداؤد)

نوٹ آج کل نیل پالش کی وبا عام ہو رہی ہے اگر کسی نے لگائی ہو تو وضو غسل کے لیے اس کو صاف کر لے ورنہ وضو غسل نہ ہوگا۔(بہشتی زیور)

آنحضرت ﷺ کی بعض عاداتِ مبارکہ

آپ ﷺ کی نشست:

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ چارزانو بھی بیٹھتے تھے اور بعض وقت اکڑوں بغل میں ہاتھ دے کر بیٹھ جاتے اور ان کا کہنا ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو بائیں کروٹ پر ایک تکیہ کا سہارا لگائے ہوئے بیٹھے دیکھا ہے۔ (شمائل ترمذی)

حضرت حنظلہ بن حزیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا تو آپ ﷺ کو چارزانو میں بیٹھے ہوئے دیکھا' ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھے ہوئے (دایاں پاؤں بائیں پر)۔ (الادب المفرد) (روایات از حسن ابن علی رضی اللہ عنہما)

اندازِ رفتار:

آپ ﷺ چلنے کے لیے قدم اٹھاتے تو قوت سے پاؤں اکھڑتا تھا' اور قدم اس طرح رکھتے کہ آگے جھک پڑتا اور تواضع کے ساتھ قدم بڑھا کر چلتے' چلنے میں ایسا معلوم ہوتا گویا کسی بلندی سے پستی میں اتر رہے ہیں' جب کسی کروٹ کی طرف کی چیز کو دیکھنا چاہتے تو پورے پھر کر دیکھتے (یعنی کن انکھیوں سے دیکھنے کی عادت نہ تھی) نگاہ نیچی رکھتے' آسمان کی طرف نگاہ کرنے کی بہ نسبت زمین کی طرف آپ ﷺ کی نگاہ زیادہ رہتی' عموماً عادت آپ کی گوشہ چشم سے دیکھنے کی تھی (مطلب یہ کہ غایت حیاء سے پورا سر اٹھا کر نگاہ بھر کر نہ دیکھتے) اپنے اصحاب کو چلنے میں آگے کر دیتے' جس سے ملتے تو پہلے سلام فرماتے۔ (نشر الطیب)

حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب بلندی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے اور جب نیچے وادیوں میں اترتے تو تسبیح کہتے۔ (زاد المعاد)

تبسم:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کا ہنسنا صرف تبسم ہوتا تھا۔ (شمائل ترمذی)

بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محض تبسم ہی فرماتے تھے' کسی ہنسی کی بات پر آپ صرف مسکرا ہی

Marfat.com

دیتے۔(زاد المعاد)

عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے زیادہ تبسم کرنے والا نہیں دیکھا۔(شمائل ترمذی)

حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بھی حضور اقدس ﷺ مجھے دیکھتے تو تبسم فرماتے (یعنی خندہ پیشانی سے مسکراتے ہوئے ملتے تھے)۔(شمائل ترمذی)

آپ ﷺ کا گریہ:

ہنسنے کی طرح آپ کا رونا بھی ایسا ہی تھا کہ جس میں آواز پیدا نہ ہوتی' گریہ کے وقت اتنا ضرور ہوتا کہ آپ کی آنکھیں ڈبڈبا جاتیں اور آنسو بہہ جاتے اور سینہ سے رونے کی ہلکی ہلکی آواز سنائی دیتی' کبھی تو میت پر رحمت کے باعث رو دیتے' کبھی امت پر نرمی اور خطرات کے باعث' کبھی اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے اور کبھی کلام اللہ سنتے سنتے رو پڑتے' یہ آخری رونا محبت واشتیاق اور اللہ تعالیٰ کے جلال وخشیت کی وجہ سے ہوتا۔(زاد المعاد)

آنحضرت ﷺ کا مزاج مبارک:

آنحضرت ﷺ کی مجالس میں گووقار' سنجیدگی اور متانت کی فضا ہر وقت قائم رہتی' یہاں تک کہ خود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضور ﷺ کی صحبت بابرکت میں ایسے باادب و باتمکین ہو کر بیٹھتے تھے کہ گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ ادنیٰ سی حرکت سے اُڑ جائیں گے مگر پھر بھی آنحضرت ﷺ کی خوش طبعی کی جھلک ان متبرک صحبتوں کو خوش گوار بناتی رہتی کیونکہ آنحضرت ﷺ ایک طرف نبی مرسل کی حیثیت سے احترام رسالت کو ملحوظ رکھتے ہوئے وعظ وتلقین میں مصروف رہتے تو آپ دوسری طرف صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ ایک بے تکلف دوست اور خوش مزاج ساتھی کی حیثیت سے میل جول رکھتے' اگر زیادہ اوقات میں آپ کی مجلس ایک دینی درسگاہ اور تعلیمی ادارہ بنی رہتی تو کچھ دیر کے لیے خوش طبع مہذب دوستوں کی بیٹھک بھی بن جاتی جس میں ظرافت کی باتیں بھی ہوتیں' گھر بار کے روزانہ کے قصے بھی بیان ہوتے۔غرض بے تکلفی سے آپ صحابہ سے اور صحابہ آپس میں گفتگو کرتے' اب دیکھنا یہ ہے کہ آپ کی ظرافت کس طرح کی تھی؟ اس تشریح کی ضرورت یوں ہے کہ بہت سے کاموں میں ہمارے غلط عمل سے ہمارے نظریات بدل چکے ہیں' تخیل کہاں سے کہاں چلا گیا ہے' ہر معاملہ میں

Marfat.com

اعتدال کھو بیٹھے ہیں، اگر ہم سنجیدہ اور متین بنتے ہیں تو اس قدر کہ خوش طبعی اور ظرافت ہم سے کوسوں دور رہتی ہے اور اگر خوش طبع بنتے ہیں تو اس قدر کہ تہذیب ہم سے کوسوں دور رہتی ہے، اس لیے حضور ﷺ کے عمل سے ہمیں ایک خاص معیار اپنے سامنے رکھنا ہے۔ آپ ﷺ کی ظرافت کی تعریف آپ ہی کی زبان مبارک سے سن لیجئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ سے تعجب سے پوچھا کہ آپ بھی مذاق کرتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "ہاں بے شک مگر میرا مزاح سراسر سچائی اور حق ہے۔" (شمائل ترمذی)

اس کے مقابلہ میں ہمارا آج کل کا مذاق وہ ہے جس میں جھوٹ، غیبت، بہتان، طعن و تشنیع اور بے جا مبالغوں سے پورا پورا کام لیا گیا ہو۔

اب میں آنحضرت ﷺ کی ظرافت کے چند واقعات قلم بند کرتا ہوں کہ جن کے تحت ہم ظرافت کا صحیح تخیل قائم کرسکیں، اسی طرح اس کے بعد حضور ﷺ کی بچوں کے ساتھ محبت میں بھی مجھے صرف وہ واقعات ہی بیان کرنا ہیں جن سے ہمیں یہ اندازہ ہوسکے گا کہ آپ ﷺ کا بچوں کے ساتھ محبت کا کیا طریقہ تھا؟۔

ایک شخص نے خدمت اقدس میں حاضر ہوکر سواری کے لیے درخواست کی، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں تم کو سواری کے لیے اونٹنی کا بچہ دوں گا۔ وہ شخص حیران ہوا، کیونکہ اونٹنی کا بچہ سواری کا کام کب دے سکتا ہے۔ عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں اونٹنی کا بچہ کیا کروں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی اونٹ ایسا بھی ہوتا ہے جو اونٹنی کا بچہ نہ ہو۔ (شمائل ترمذی)

ایک مرتبہ ایک بڑھیا خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو جنت نصیب کرے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بوڑھی عورتیں جنت میں نہیں جائیں گی۔ یہ فرما کر آپ ﷺ نماز کے لیے تشریف لے گئے اور بڑھیا نے حضور اکرم ﷺ کے الفاظ سنتے ہی زار و قطار رونا شروع کر دیا، آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوکر تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ (ﷺ) جب سے آپ نے فرمایا ہے کہ بوڑھی عورتیں جنت میں نہیں جائیں گی یہ بڑھیا رو رہی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس سے کہہ دو کہ بوڑھی عورتیں جنت میں جائیں گی مگر جوان ہوکر۔ (شمائل ترمذی)

آنحضرت ﷺ کے ایک دیہاتی "زاہر" نامی دوست تھے جو اکثر آپ کو ہدیے بھیجا

Marfat.com

کرتے تھے۔ ایک روز بازار میں وہ اپنی کوئی چیز بیچ رہے تھے کہ اتفاق سے حضور اکرم ﷺ ادھر سے گزرے' ان کو دیکھا تو بطور خوش طبعی چپکے سے پیچھے جا کر ان کو گود میں اٹھالیا اور بطور ظرافت آواز لگائی کہ اس غلام کو کون خریدتا ہے؟ زاہر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے چھوڑ دو کون ہے؟ مڑ کر دیکھا تو سرور عالم ﷺ تھے' حضرت زاہر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ''یارسول اللہ ﷺ! مجھ جیسے غلام کو جو خریدے گا نقصان اٹھائے گا۔'' (شمائل ترمذی)

بچوں سے خوش طبعی:

حضور نبی کریم ﷺ بچوں پر شفقت فرماتے' ان سے محبت کرتے' ان کے سر پر ہاتھ پھیرتے' ان کو پیار کرتے اور ان کے حق میں دعائے خیر فرماتے' بچے قریب آتے تو ان کو گود میں لے لیتے' بڑی محبت سے ان کو کھلاتے' کبھی بچہ کے سامنے اپنی زبان مبارک نکالتے' بچہ خوش ہوتا اور بہلتا' کبھی لیٹے ہوتے تو اپنے قدموں کے اندر کے تلووں پر بچوں کو بٹھا لیتے اور کبھی سینہ اطہر پر بچہ کو بٹھا لیتے۔ اگر کئی بچے ایک جگہ جمع ہوتے تو آپ ان کو ایک قطار میں کھڑا کر دیتے اور آپ ﷺ اپنے دونوں بازوؤں کو پھیلا کر بیٹھ جاتے اور فرماتے' بھئی تم سب دوڑ کر ہمارے پاس آؤ' جو بچہ سب سے پہلے ہم کو چھولے گا ہم اس کو یہ اور یہ دیں گے' بچے بھاگ کے آپ کے پاس آتے' کوئی آپ ﷺ کے پیٹ پر گرتا کوئی سینہ اطہر پر' آپ ﷺ ان کو سینہ مبارک سے لگاتے اور پیار کرتے۔ (خصائل نبوی ﷺ)

حضور اکرم ﷺ جب بچوں کے قریب سے ہو کر گزرتے تو ان کو خود السلام علیکم فرماتے اور ان کے سر پر ہاتھ رکھتے اور چھوٹے بچوں کو گود میں اٹھا لیتے۔ حضور ﷺ کسی کی ماں کو دیکھتے کہ اپنے بچے سے پیار کر رہی ہے تو بہت متاثر ہوتے' کبھی ماؤں کی بچوں سے محبت کا ذکر آتا تو فرماتے ''اللہ تعالیٰ جس شخص کو اولاد دے اور وہ اس سے محبت کرے اور اس کا حق بجا لائے تو وہ دوزخ کی آگ سے محفوظ رہے گا۔'' جب حضور ﷺ سفر سے تشریف لاتے تو راستے میں جو بچے ملتے انہیں نہایت شفقت سے اپنے آگے یا پیچھے سواری پر بٹھا لیتے تھے۔ بچے بھی آپ ﷺ سے بڑی محبت کیا کرتے تھے' جہاں آپ ﷺ کو دیکھا لپک کر آپ ﷺ کے پاس پہنچ گئے' آپ ﷺ ایک ایک کو گود میں اٹھاتے' پیار کرتے اور کوئی کھانے کی چیز عنایت فرماتے کبھی کھجوریں' کبھی تازہ پھل اور کبھی کوئی اور چیز۔

Marfat.com

نماز کے وقت مقتدی عورتوں میں سے کسی کا بچہ روتا تو آپ ﷺ نماز مختصر کر دیتے تا کہ بچے کی ماں بے چین نہ ہو۔ (خصائل نبوی ﷺ)

اشعار سے دلچسپی:

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں سو مجلسوں سے زیادہ بیٹھا ہوں جن میں صحابہ رضی اللہ عنہم اشعار پڑھتے تھے اور جاہلیت کے زمانے کے قصے نقل فرماتے تھے، حضور ﷺ ان کو روکتے نہ تھے، خاموشی سے سنتے تھے بلکہ کبھی کبھی ان کے ساتھ ہنسنے میں شرکت فرماتے تھے۔ (شمائل نبویؐ)

حضرت شرید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضور ﷺ کے ساتھ سواری پر آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھا تھا اس وقت میں نے آپ کو امیہ کے سو شعر سنائے، ہر شعر پر حضور ﷺ ارشاد فرماتے تھے کہ اور سناؤ اخیر میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کا اسلام لے آنا بہت قریب تھا۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد میں منبر رکھا کرتے تھے، تا کہ اس پر کھڑے ہو کر حضور ﷺ کی طرف سے مفاخرہ کریں، یعنی آپ کی تعریف میں فخریہ اشعار پڑھیں، یا رسول اللہ ﷺ کی طرف سے مدافعت کریں، یعنی کفار کے الزامات کا جواب دیں۔ اور آپ یہ بھی دعا فرماتے تھے کہ حق تعالیٰ جل شانہ روح القدس سے حسان (رضی اللہ عنہ) کی امداد فرمائے جب تک وہ دین کی امداد کرتے ہیں۔ (شمائل ترمذی)

خواب پوچھنے کا معمول:

آپ ﷺ کی عادت طیبہ تھی کہ صبح کی نماز کے بعد چار زانو بیٹھ جاتے اور لوگوں سے ان کے خواب پوچھتے، جس نے خواب دیکھا ہوتا وہ کہتا، خواب سننے سے پہلے یہ الفاظ ارشاد فرماتے:
((خَيْرٌ تَلَقَّاهُ وَشَرٌّ تَوَقَّاهُ خَيْرٌ لَّنَا وَشَرٌّ لِّاَعْدَائِنَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ)).

ترجمہ: ''خیر کا سامنا کرو اور شر سے بچو اور (یہ خواب) ہمارے واسطے بہتر ہو اور ہمارے دشمنوں کے لیے شر ہو اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔''

بعد میں آپ ﷺ نے یہ معمول ترک فرما دیا تھا۔ (زاد المعاد، شمائل ترمذی)

سیدھے اور اُلٹے ہاتھ سے کام لینا:

علاوہ ایسے کاموں کے جن میں غلاظت کی صفائی کو دخل ہوتا اور ہاتھ میں نجاست لگنے کا

Marfat.com

خوف ہوتا مثلاً ناک صاف کرنا' آبدست لینا اور جوتا اٹھانا وغیرہ وغیرہ باقی تمام کام داہنے ہاتھ سے انجام دینا پسند فرماتے' اسی طرح جب آپ کسی کو کوئی چیز دیتے تو سیدھے ہاتھ سے دیتے اور اگر کوئی چیز لیتے تو سیدھے ہاتھ سے لیتے۔ (زاد المعاد' شمائل نبویؐ)

پیغام پر سلام کا جواب:

جب کسی کا سلام آپ ﷺ کو پہنچتا تو سلام پہنچانے والے کے ساتھ سلام لانے والے کو بھی سلام کا جواب دیتے اور اس طرح فرماتے:

((عَلَيْكَ وَعَلٰى فُلَانٍ سَلَامٌ)).

"تجھ پر اور اس فلاں پر بھی سلام"۔ (شمائل ترمذی)

خط لکھوانے کا انداز:

حضور نبی اکرم ﷺ کی عادت طیبہ خط لکھوانے کے متعلق یہ تھی کہ بسم اللہ کے بعد مرسل کا نام لکھواتے اور پھر مرسل الیہ کا نام لکھواتے' اس کے بعد خط کا مضمون لکھواتے۔

تفریح:

آنحضرت ﷺ باغات کی تفریح کو پسند فرماتے اور کبھی کبھی تفریح کے لیے باغات میں تشریف لے جاتے۔

تیرنے کا شوق:

آنحضرت ﷺ کبھی کبھی تیرنے کا بھی شوق فرماتے۔ (شمائل نبویؐ)

Marfat.com

آنحضرت ﷺ کے معمولات سفر

آنحضرت ﷺ سفر کے لیے خود روانہ ہوتے یا کسی اور کو روانہ فرماتے تو جمعرات کے روز کو روانگی کے لیے مناسب خیال فرماتے۔

آپ ﷺ سفر میں سواری کو زیادہ تیز رفتاری سے چلانا پسند فرماتے اور جب دیکھتے کہ راستہ لمبا ہے تو رفتار اور تیز کر دیتے۔

سفر میں کہیں پڑاؤ کر کے روانہ ہوتے تو عادت طیبہ تھی کہ صبح کے وقت کوچ فرماتے' سفر میں کتنی ہی کم مدت کے لیے ٹھہرتے جب تک نماز دوگانہ ادا نہ فرماتے وہاں سے روانہ نہ ہوتے۔

جب کوئی مسافر سفر سے واپس آتا اور خدمت اقدس میں حاضری دیتا تو اس سے معانقہ کرتے اور اس کی پیشانی کو بوسہ دیتے۔ (زادالمعاد)

سفر میں آپ ﷺ اپنے ہمراہیوں کے ساتھ ہوتے اور کوئی کام سب کو کرنا ہوتا (مثلاً کھانا وغیرہ پکانا) تو آپ کام کاج میں ضرور حصہ لیتے' مثلاً ایک پڑاؤ پر سب اصحاب نے کھانا پکانے کا ارادہ کیا' اور ہر ایک نے ایک ایک کام اپنے ذمہ لیا تو حضور ﷺ نے لکڑیاں چن لانے کا کام اپنے ذمہ لیا۔ (زادالمعاد)

سفر سے واپسی پر آپ سیدھے مکان کے اندر تشریف نہیں لے جاتے تھے بلکہ پہلے مسجد میں جا کر نماز دوگانہ ادا فرماتے اور پھر گھر میں تشریف لے جاتے' سفر سے تشریف لاتے وقت شہر میں آ کر بچے راستے میں ملتے تو ان کو اپنی سواری پر بٹھا لیتے' چھوٹے بچے کو آگے بٹھاتے اور بڑے کو پیچھے۔ (زادالمعاد)

آپ جب سفر میں جاتے یا جہاد کے لیے تو اصحاب میں کسی ایک صحابی کو اپنے ہمراہ سواری پر بٹھاتے۔ (زادالمعاد)

جب آنحضرت ﷺ سفر کے لیے روانہ ہوتے اور سواری پر اچھی طرح بیٹھ جاتے تو

تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے اور پھر یہ الفاظ دعا کے زبان مبارک پر ہوتے:

((سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِعَنَّا بُعْدَ الْاَرْضِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ)). (زادالمعاد)

ترجمہ: ''اللہ پاک ہے جس نے اس کو ہمارے قبضہ میں دے دیا اور اس کی قدرت کے بغیر ہم اسے قبضہ میں کرنے والے نہ تھے۔ اور بلاشبہ ہم کو اپنے رب کی طرف جانا ہے۔ اے اللہ! ہم تجھ سے اس سفر میں نیکی اور پرہیز گاری کا سوال کرتے ہیں' اور ان اعمال کا سوال کرتے ہیں جس سے آپ راضی ہوں۔ اے اللہ! ہمارے اس سفر کو ہم پر آسان فرما اور زمین کی مسافت کو ہم پر آسان فرما۔ اے اللہ! آپ ہی رفیق ہیں سفر میں اور خبر گیری کرنے والے گھر بار اور مال میں۔''

اور جب آنحضرت ﷺ سفر سے واپس تشریف لاتے تو یہی دعا پڑھتے مگر اس کے ساتھ یہ الفاظ اور بڑھا دیتے:

((آئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ))۔

ترجمہ: ''ہم سفر سے لوٹنے والے ہیں' توبہ کرنے والے ہیں' عبادت کرنے والے ہیں' اپنے پروردگار کی حمد کرنے والے ہیں۔ (زادالمعاد)

جب کسی بلندی پر سواری چڑھتی تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے اور یہ فرماتے:

((اَللّٰھُمَّ لَكَ الشَّرَفُ عَلٰی کُلِّ شَرَفٍ وَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰی کُلِّ حَالٍ))

ترجمہ: ''اے اللہ! اس بلندی پر شرف آپ ہی کے لیے ہے اور آپ کے لیے ہر حال میں تعریف ہے۔'' (زادالمعاد)

جب کسی پستی میں سواری اترتی تو تین مرتبہ فرماتے: ''سبحان اللہ''۔ رکاب میں پاؤں رکھتے وقت فرماتے: ((بِسْمِ اللّٰہِ))۔

جب شہر یا گاؤں میں آپ ﷺ کے قیام کا ارادہ ہوتا اور آپ ﷺ اس کو دور سے دیکھ لیتے تو زبان مبارک پر یہ الفاظ ہوتے:

Marfat.com

((اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا)) (تین مرتبہ)

ترجمہ: "اے اللہ ہم کو اس میں برکت دے۔"

اور جب اس میں داخل ہونے لگتے تو فرماتے:

((اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِّبْنَآ اِلٰى اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ اَهْلِهَآ اِلَيْنَا)).

ترجمہ: ''اے اللہ! نصیب کیجئے ہمیں ثمرات اس کے اور ہمیں عزیز کر دیجئے اہل شہر کے نزدیک' اور ہمیں اہل شہر کے نیک لوگوں کی محبت دیجئے۔ (زادالمعاد)

جب آپ کسی شخص کو سفر کے لیے رخصت فرماتے تو یہ الفاظ زبان مبارک پر ہوتے:

((اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ اَعْمَالِكَ)).

ترجمہ: ''اللہ کے سپرد کرتا ہوں میں تیرے دین کو اور تیری قابل حفاظت چیزوں کو اور تیرے اعمال کے انجاموں کو۔'' (زادالمعاد)

آنحضرت ﷺ جب کسی سفر سے واپس ہوتے اور اپنے گھر والوں میں تشریف لے جاتے تو فرماتے:

((تَوْبًا تَوْبًا لِّرَبِّنَا اَوْبًا لَّا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا)).

ترجمہ: ''بہت بہت توبہ کرتے ہیں ہم' اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہیں ہم' کہ نہ چھوڑے ہم میں کوئی گناہ۔'' (زادالمعاد)

جب آپ ﷺ سفر کرتے تو ابتدائے دن میں نکلتے اور اللہ تعالیٰ سے دعا فرماتے کہ آپ کی امت کو سویرے سویرے سفر کو جانے میں برکت دے۔ اگر مسافر تین ہوتے تو ان کو حکم فرماتے کہ ایک کو امیر بنالیں۔ (زادالمعاد)

سفر کے متعلق ہدایات:

بہتر اور مسنون یہ ہے کہ سفر میں کم از کم دو آدمی جائیں تنہا آدمی سفر نہ کرے' البتہ ضرورت اور مجبوری میں کوئی حرج نہیں۔ (محدثین وفقہاء کا بھی یہی ارشاد ہے)۔

جمعرات کے دن سفر میں جانا مسنون ہے' شنبہ کے دن بھی مستحب ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب سفر کی ضرورت پوری ہوجائے تو اپنے گھر لوٹ آئے' باہر سفر میں بلا ضرورت ٹھہرنا اچھا نہیں۔

Marfat.com

دُور دراز کے سفر سے بہت دنوں کے بعد لوٹے تو سنت یہ ہے کہ اچانک گھر میں داخل نہ ہو بلکہ اپنے آنے کی خبر کرے اور کچھ دیر بعد گھر میں داخل ہو' البتہ اہل خانہ تمہارے آنے کے وقت سے پہلے سے باخبر ہوں اور ان کو تمہارا انتظار بھی ہو تو اس وقت گھر میں داخل ہونے میں کوئی حرج نہیں۔ ان مسنون طریقوں پر عمل کرنے سے دین و دنیا کی بھلائی حاصل ہو گی۔

سفر سے لوٹ کر آنے والے کے لیے یہ مسنون ہے کہ گھر میں داخل ہونے سے پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھے۔ (زاد المعاد)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

﴿یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ الۡمَلِکِ الۡقُدُّوۡسِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ ① ہُوَ الَّذِیۡ بَعَثَ فِی الۡاُمِّیّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡہُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِہٖ وَ یُزَکِّیۡہِمۡ وَ یُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ وَ الۡحِکۡمَۃَ ٭ وَ اِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ②﴾ (سورۃ الجمعہ: ۱-۲)

ترجمہ: ''سب چیزیں جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں ہے (قالاً و حالاً) اللہ کی پاکی بیان کرتی ہیں جو کہ بادشاہ ہے (عیبوں سے) پاک ہے' زبردست حکمت والا ہے۔ وہی ہے جس نے (عرب کے) ناخواندہ لوگوں میں انہیں (کی قوم) میں سے (یعنی عرب میں سے) ایک پیغمبر بھیجا' جو ان کو اللہ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں اور ان کو (عقائد باطلہ واخلاق ذمیمہ سے) پاک کرتے ہیں اور ان کو کتاب اور دانشمندی کی باتیں سکھاتے ہیں اور یہ لوگ (آپ ﷺ کی بعثت کے) پہلے کھلی گمراہی میں تھے''۔ (بیان القرآن)

Marfat.com

حصّہ چہارم

مُعلّمِ اوّلین و آخرین صلی اللہ علیہ وسلم

کی

تعلیمات — دینِ اکمل و اتم

- باب ۱ : ایمانیات
- باب ۲ : عبادات
- باب ۳ : معاملات
- باب ۴ : معاشریات
- باب ۵ : اخلاقیات
- باب ۶ : حیاتِ طیّبہ کے صُبح و شام
- باب ۷ : مناکحت و نومولُود
- باب ۸ : مَرض و عیادت ، مَوت و مابعد الموت

مُناجات

Marfat.com

باب ①

ایمانیات

اسلام، ایمان اور احسان:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک دن حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے (اس وقت حضور اکرم ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ایک بڑے مجمع سے خطاب فرما رہے تھے) کہ اچانک ایک شخص سامنے سے نمودار ہوا جس کے کپڑے نہایت سفید اور بال بہت ہی زیادہ سیاہ تھے اور اس شخص پر سفر کا کوئی اثر بھی معلوم نہ ہوتا تھا (جس سے خیال ہوتا کہ یہ کوئی بیرونی شخص نہیں ہے) اور اسی کے ساتھ یہ بات بھی تھی کہ ہم میں سے کوئی شخص اس نووارد کو پہچانتا نہ تھا (جس سے خیال ہوتا کہ یہ کوئی باہر کا آدمی ہے) تو یہ شخص حاضرین کے حلقہ میں سے ہوتا ہوا آیا' یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے آ کر دوزانو اس طرح بیٹھ گیا کہ اپنے گھٹنے آنحضرتؐ کے گھٹنوں سے ملا دیئے اور اپنے ہاتھ حضور ﷺ کے زانو پر رکھ دیئے اور کہا۔

اے محمد! (ﷺ) مجھے بتلایئے کہ اسلام کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: اسلام یہ ہے (یعنی اس کے ارکان یہ ہیں کہ دل و زبان سے) کہ تم یہ شہادت ادا کرو کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ (کوئی ذات عبادت و بندگی کے لائق) نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے رسول ہیں اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور ماہ رمضان کے روزے رکھو اور حج بیت اللہ کی اگر تم استطاعت رکھتے ہو تو حج کرو۔ اس نووارد سائل نے آپ کا یہ جواب سن کر کہا: آپ نے سچ کہا۔

راوی حدیث حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم کو اس پر تعجب ہوا کہ یہ شخص پوچھتا بھی خود ہے اور پھر خود ہی تصدیق و تصویب بھی کرتا جاتا ہے۔

اس کے بعد اس شخص نے عرض کیا: اب مجھے یہ بتلایئے کہ ایمان کیا ہے؟

Marfat.com

آپ ﷺ نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو اور اس کے رسولوں اور اس کی کتابوں کو اور یوم آخر یعنی روز قیامت کو حق جانو اور ہر خیر و شر کی تقدیر کو بھی حق جانو اور حق مانو۔ (یہ سن کر بھی) اس نے کہا آپ نے سچ کہا۔

اس کے بعد اس شخص نے عرض کیا: اب مجھے یہ بتلایئے کہ احسان کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: احسان یہ ہے کہ اللہ کی عبادت و بندگی تم اس طرح کرو گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو' اگرچہ تم اس کو نہیں دیکھتے ہو لیکن وہ تم کو دیکھتا ہے۔

پھر اس شخص نے عرض کیا: مجھے قیامت کی بابت بتلایئے (کہ کب واقع ہوگی؟)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس سے یہ سوال کیا جا رہا ہے وہ اس کو سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ پھر اس نے عرض کیا: تو پھر مجھے اس کی کچھ نشانیاں ہی بتلا دیجیے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: (اس کی ایک نشانی یہ ہے) کہ لونڈی اپنے آقا اور مالکہ کو جنے گی اور (دوسری نشانی یہ ہے کہ) تم دیکھو گے کہ جن کے پاؤں میں جوتا اور تن پر کپڑا نہیں ہے اور جو تہی دست اور بکریاں چرانے والے ہیں وہ بڑی بڑی عمارتیں بنانے لگیں گے اور اس میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش کریں گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ باتیں کر کے وہ نو وارد شخص چلا گیا۔ پھر مجھے کچھ عرصہ گزر گیا تو مجھ سے حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے عمر! کیا تمہیں پتہ ہے کہ وہ سوال کرنے والا شخص کون تھا؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی بہتر جاننے والے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ جبریل علیہ السلام تھے' تمہاری اس مجلس میں اس لیے آئے تھے کہ تم لوگوں کو تمہارا دین سکھائیں۔ (صحیح مسلم وصحیح بخاری' معارف الحدیث)

ایمان' دین کی تمام باتوں کی تصدیق کرنے کا نام ہے:

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: دین پانچ چیزوں کا مجموعہ ہے۔ (جو سب کی سب ضروری ہیں) ان میں کوئی بھی چیز دوسرے کے بغیر (بایں معنی) مقبول نہیں (کہ وہ دوزخ سے کامل نجات دلا سکے)' اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور (حضرت) محمد (مصطفیٰ ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں' کتابوں اس کے رسولوں اور جنت دوزخ پر یقین رکھنا اور اس پر کہ مرنے کے

Marfat.com

بعد پھر (حساب وکتاب کے لیے) جی اٹھنا ہے یہ ایک بات ہوئی اور پانچ نمازیں اسلام کا ستون ہیں' اللہ تعالیٰ نماز کے بغیر ایمان بھی قبول نہیں کرے گا' زکوٰۃ گناہوں کا کفارہ ہے' زکوٰۃ کے بغیر اللہ تعالیٰ ایمان اور نماز بھی قبول نہیں کرے گا' پھر جس نے یہ ارکان ادا کر لیے اور رمضان شریف کا مہینہ آ گیا اور کسی عذر کے بغیر جان بوجھ کر اس میں روزے نہ رکھے تو اللہ تعالیٰ نہ اس کا ایمان قبول کرے گا اور نہ نماز وزکوٰۃ اور جس شخص نے یہ چار رکن ادا کر لیے' اس کے لیے حج کرنے کی بھی وسعت ہوئی' پھر اس نے نہ خود حج کیا اور نہ اس کے بعد کسی دوسرے عزیز نے اس کی طرف سے حج کیا تو اس کا ایمان' نماز' زکوٰۃ اور روزے کچھ قبول نہیں' قبول نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ کسی رکن اسلام میں کوتاہی ہونے سے بقیہ اعمال دوزخ سے فوری نجات دلانے کے لیے کافی نہ ہوں گے۔ (الحلیہ' ترجمان السنہ)

اسلام کامل:

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو' کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ' باضابطہ نماز پڑھو' زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھا کرو' بیت اللہ کا حج کرو' بھلی بات بتایا کرو' بُری بات سے روکا کرو' (گھر میں آ کر) گھر والوں کو سلام کیا کرو۔ جو شخص ان باتوں میں سے کوئی بات نہیں کرتا وہ اسلام کا ایک جزو ناقص کرتا ہے اور جو ان سب ہی کو چھوڑ دے اس نے تو اسلام سے پشت ہی پھیر لی۔ (حاکم' ترجمان السنہ)

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک شخص جو علاقہ نجد کا رہنے والا تھا اور اس کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے (کچھ کہتا ہوا) رسول اللہ ﷺ کی طرف آیا' ہم اس کی آواز کی بھنبھناہٹ کو تو سنتے تھے مگر آواز صاف نہ ہونے کی وجہ سے (اور شاید فاصلہ کی زیادتی بھی اس کی وجہ ہو) ہم اس کی بات کو سمجھ نہیں رہے تھے' یہاں تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے قریب آ گیا۔

اب وہ سوال کرتا ہے اسلام کے بارے میں (یعنی اس نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ "مجھے اسلام کے وہ خاص احکام بتلایئے جن پر عمل کرنا بحیثیت مسلمان میرے لیے اور ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے)"۔

آپ ﷺ نے فرمایا: پانچ تو نمازیں ہیں دن رات میں (جو فرض کی گئی ہیں اور اسلام

Marfat.com

میں یہ سب سے اہم اول فریضہ ہے)۔

اس نے عرض کیا کہ ان کے علاوہ اور کوئی نماز بھی میرے لیے لازم ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں (فرض تو بس یہی پانچ نمازیں ہیں) مگر تمہیں حق ہے کہ اپنی طرف سے اور اپنے دل کی خوشی سے (ان پانچ نمازوں کے علاوہ) اور بھی زیادہ نمازیں پڑھو (اور مزید ثواب حاصل کرو)۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اور سال میں پورے ماہ رمضان کے روزے فرض کیے گئے ہیں (اور یہ اسلام کا دوسرا عمومی فریضہ ہے)۔

اس نے عرض کیا: کیا رمضان کے علاوہ کوئی اور روزے بھی میرے لیے لازم ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (فرض تو بس رمضان کے ہی روزے ہیں) مگر تمہیں حق ہے کہ اپنے دل کی خوشی سے تم اور نفلی روزے رکھو (اور اللہ کا مزید قرب اور ثواب حاصل کرو)۔

راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اس شخص سے فریضہ زکوٰۃ کا بھی ذکر فرمایا اس پر بھی اس نے یہی کہا کہ کیا اس زکوٰۃ کے علاوہ کوئی اور صدقہ ادا کرنا بھی میرے لیے ضروری ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں (فرض تو بس زکوٰۃ ہی ہے) مگر تمہیں حق ہے کہ اپنے دل کی خوشی سے تم نفلی صدقے دو (اور مزید ثواب حاصل کرو)۔

راوی حدیث طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد وہ سوال کرنے والا شخص واپس لوٹ گیا اور وہ کہتا جا رہا تھا کہ (مجھے جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے بتلایا ہے) میں اس میں (اپنی طرف سے) کوئی زیادتی یا کمی نہیں کروں گا۔ رسول اللہ (ﷺ) نے (اس کی یہ بات سن کر) فرمایا: ''فلاح پا لی اس نے اگر یہ سچا ہے۔'' (بخاری و مسلم، معارف الحدیث)

اللہ تعالیٰ سے حسنِ ظن:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اچھا گمان رکھنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ منجملہ بہترین عبادات کے ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن بھی عبادت میں داخل ہے)۔ (مسند احمد، ابو داؤد، مشکوٰۃ)

علامتِ ایمان:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کو اپنے ماں باپ اپنی اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ میری محبت نہ

Marfat.com

ہو۔ (معارف الحدیث، بخاری ومسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایمان کی ستر سے بھی کچھ اوپر شاخیں ہیں، ان میں سب سے اعلیٰ اور افضل تو "لا الہ الا اللہ" کا قائل ہونا یعنی توحید کی شہادت دینا ہے اور ان میں ادنیٰ درجہ کی چیز اذیت اور تکلیف دینے والی چیزوں کا راستے سے ہٹانا ہے اور حیا ایمان کی ایک اہم شاخ ہے۔ (معارف الحدیث، بخاری ومسلم)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم کو اپنے اچھے عمل سے مسرت ہو اور بُرے کام سے رنج اور قلق ہو تو تم مومن ہو۔ (معارف الحدیث، مسند احمد)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حیاء اور شرم ایمان سے پیدا ہوتی ہے اور ایمان کا نتیجہ جنت ہے، اور بے حیائی اور فحش کلامی درشتی فطرت سے پیدا ہوتی ہے اور اس کا نتیجہ دوزخ ہے۔ (مسند احمد، ترمذی)

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حیا اور ایمان دونوں ایک دوسرے سے وابستہ ہیں، جب ان میں سے ایک اٹھا لیا جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھا لیا جاتا ہے۔ (معارف الحدیث)

اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں یہ مضمون اس طرح ہے کہ جب ان میں سے ایک چھین لیا جاتا ہے تو دوسرا بھی اس کے پیچھے پیچھے روانہ ہو جاتا ہے۔ (شعب الایمان، ترجمان السنہ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی ہے ایسا شخص جو ان باتوں پر خود عمل کرے یا کم از کم ان لوگوں ہی کو بتا دے جو ان پر عمل کریں؟ میں بولا: یا رسول اللہ! (ﷺ) میں حاضر ہوں، آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ باتیں شمار فرمائیں، فرمایا:

① حرام باتوں سے دور رہنا، بڑے عبادت گزار بندوں میں شمار ہو گا۔

② اللہ تعالیٰ جو تمہاری تقدیر میں لکھ چکا ہے اس پر راضی رہنا، بڑے بے نیاز بندوں میں شمار ہو جاؤ گے۔

③ اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرتے رہنا، مومن بن جاؤ گے۔

④ جو بات اپنے لیے چاہتے ہو وہی دوسروں کے لیے پسند کرنا، کامل مسلمان بن جاؤ گے۔

Marfat.com

⑤ اور بہت قہقہے نہ لگانا کیونکہ یہ دل کو مردہ بنا دیتا ہے۔ (مسند احمد، ترمذی، ترجمان السنہ)

ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''قسم اللہ تعالیٰ کی وہ مومن نہیں، قسم اللہ تعالیٰ کی وہ مومن نہیں، قسم اللہ تعالیٰ کی وہ مومن نہیں۔''
میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کون مومن نہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ آدمی جس کے پڑوسی اس کی شرارتوں اور آفتوں سے خائف رہتے ہوں۔'' (بخاری، معارف الحدیث)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''تم جنت میں نہیں جا سکتے جب تک کہ صاحب ایمان نہ ہو جاؤ، اور تم پورے مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ تم میں باہمی محبت نہ ہو، کیا میں تم کو ایک ایسی بات نہ بتلا دوں کہ اگر تم اس پر عمل کرنے لگو تو تم میں باہمی محبت پیدا ہو جائے؟ اور وہ بات یہ ہے کہ تم اپنے درمیان سلام کا رواج پھیلاؤ اور اس کو عام کرو۔'' (مسلم، معارف الحدیث)

ایمان اور اسلام کا خلاصہ:

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دین نام ہے خلوص اور وفاداری کا''، ہم نے عرض کیا کہ کس کے ساتھ خلوص اور وفاداری؟ ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ساتھ، اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ، اللہ تعالیٰ کے رسول کے ساتھ، مسلمانوں کے سرداروں، اور پیشواؤں کے ساتھ اور ان کے عوام کے ساتھ۔'' (معارف الحدیث، مسلم)

ایمان کا آخری درجہ:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی تم میں سے کوئی بُری اور خلاف شرع بات دیکھے تو لازم ہے کہ اگر طاقت رکھتا ہو تو اپنے ہاتھ سے (یعنی زور اور قوت سے) اس کے بدلنے کی (یعنی درست کرنے کی) کوشش کرے اور اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو پھر اپنی زبان ہی سے اس کو بدلنے کی کوشش کرے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل ہی سے بُرا سمجھے اور یہ ایمان کا ضعیف ترین درجہ ہے۔ (مسلم، معارف الحدیث)

اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے محبت:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں

Marfat.com

ایسی ہیں کہ وہ جس شخص میں ہوں گی اس کو ان کی وجہ سے ایمان کی حلاوت نصیب ہو گی:

① ایک وہ شخص جس کے نزدیک اللہ اور اس کا رسول سب ماسوا سے زیادہ محبوب ہوں، یعنی جتنی محبت اس کو اللہ اور اس کے رسول سے ہو اتنی کسی سے نہ ہو۔

② اور ایک وہ شخص جس کو کسی بندے سے محبت ہو اور محض اللہ ہی کے لیے ہو (یعنی کسی دنیوی غرض سے نہ ہو محض اس وجہ سے محبت ہو کہ وہ شخص اللہ والا ہے)۔

③ اور ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے کفر سے بچا لیا ہو (خواہ پہلے ہی سے بچا رکھا ہو خواہ کفر سے توبہ کر لی اور بچ گیا) اور اس (بچا لینے) کے بعد وہ کفر کی طرف آنے کو اس قدر ناپسند کرتا ہے جیسے آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔ (روایت کیا اس کو بخاری و مسلم نے)۔ (حیاۃ المسلمین)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے افضل ایمان کے متعلق سوال کیا (یعنی پوچھا کہ ایمان کا اعلیٰ اور افضل درجہ کیا ہے اور وہ کون سے اعمال و اخلاق ہیں جن کے ذریعہ اس کو حاصل کیا جا سکتا ہے؟)۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ بس اللہ تعالیٰ ہی کے لیے کسی سے تمہاری محبت ہو اور اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے بغض و عداوت ہو (یعنی دوستی اور دشمنی جس سے بھی ہو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے ہو) اور دوسرے یہ کہ اپنی زبان کو تم اللہ تعالیٰ ہی کی یاد میں لگائے رکھو۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اور یہ کہ دوسرے لوگوں کے لیے بھی وہی چاہو اور پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے اور چاہتے ہو اور ان کے لیے بھی ان چیزوں کو ناپسند کرو جو اپنے لیے ناپسند کرتے ہو۔ (بخاری و مسلم، مسند احمد، معارف الحدیث)

محبت ذریعہ قرب و معیت:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: حضورؐ! کیا فرماتے ہیں ایسے شخص کے بارے میں جس کو ایک جماعت سے محبت ہے لیکن وہ ان کے ساتھ نہیں ہو سکا؟ تو آپؐ نے فرمایا: جو آدمی جس سے محبت رکھتا ہے اس کے ساتھ ہی ہے (یا یہ کہ آخرت میں اس کے ساتھ کر دیا جائے گا)۔ (صحیحین، معارف الحدیث)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ حضرت! قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا: وائے بر حال تو (قیامت کا وقت اور اس کے

Marfat.com

آنے کی خاص گھڑی دریافت کرنا چاہتا ہے، بتلا!) تو نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے عرض کیا: میں نے اس کے لیے کوئی خاص تیاری تو نہیں کی (جو آپ کے سامنے ذکر کرنے کے لائق اور بھروسے کے قابل ہو) البتہ (توفیق الٰہی سے مجھے یہ ضرور نصیب ہے کہ) مجھے محبت ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تجھ کو جس سے محبت ہے تو انہی کے ساتھ ہے اور تجھ کو ان کی معیت نصیب ہوگی۔

حدیث کے راوی حضرت انس رضی اللہ عنہ اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ میں نے نہیں دیکھا مسلمانوں کو (یعنی حضور ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو) کہ اسلام میں داخل ہونے کے بعد انہیں کسی چیز سے اتنی خوشی ہوئی ہو جتنی حضور ﷺ کی اس بشارت سے ہوئی۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم، معارف الحدیث)

ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اپنی بیوی اپنی اولاد اور اپنی جان سے بھی زیادہ حضور (ﷺ) سے محبت ہے اور میرا حال یہ ہے کہ میں اپنے گھر پر ہوتا ہوں اور حضور (ﷺ) مجھے یاد آ جاتے ہیں تو اس وقت تک مجھے صبر اور قرار نہیں آتا جب تک حاضر ہو کر ایک نظر دیکھ نہ لوں اور جب میں اپنے مرنے کا اور حضور ﷺ کی وفات کا خیال کرتا ہوں تو میری سمجھ میں یہ آتا ہے کہ وفات کے بعد حضور (ﷺ) تو جنت میں پہنچ کر انبیاء علیہم السلام کے بلند مقام پر پہنچا دیئے جائیں گے اور میں اگر اللہ کی رحمت سے جنت میں بھی گیا تو میری رسائی اس مقام عالی تک تو نہ ہو سکے گی، اس لیے آخرت میں حضور (ﷺ) کے دیدار سے بظاہر محرومی ہی رہے گی، رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کی اس بات کا کوئی جواب اپنی طرف سے نہیں دیا یہاں تک کہ سورۂ نساء کی یہ آیت نازل ہوئی:

﴿ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴾ (النساء: ٦٩)

ترجمہ: ''اور جو لوگ فرمانبرداری کریں اللہ کی اور اس کے رسول کی، پس وہ اللہ کے ان خاص بندوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ کا خاص انعام ہے یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین اور یہ سب بڑے ہی اچھے رفیق ہیں''۔ (طبرانی، معارف الحدیث)

Marfat.com

اللہ کے لیے آپس میں محبت کرنے والے اللہ کے محبوب ہو جاتے ہیں:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میری محبت واجب ہے ان لوگوں کے لیے جو باہم میری وجہ سے محبت کریں اور میری وجہ سے اور میرے تعلق سے کہیں جڑ کر بیٹھیں اور میری وجہ سے باہم ملاقات کریں اور میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کریں۔ (مؤطا امام مالک، معارف الحدیث)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے بندوں میں کچھ ایسے خوش نصیب بھی ہیں جو نبی یا شہید تو نہیں ہیں لیکن قیامت کے دن بہت سے انبیاء اور شہداء ان کے خاص مقام قرب کی وجہ سے ان پر رشک کریں گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں بتلا دیجئے کہ وہ کون بندے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے بغیر کسی رشتہ اور قرابت کے اور بغیر کسی مالی لین دین کے محض خوشنودی خداوندی کی وجہ سے باہم محبت کی، پس قسم ہے خدا کی! ان کے چہرے قیامت کے دن نورانی ہوں گے بلکہ سراسر نور ہوں گے اور وہ نور کے منبروں پر ہوں گے اور عام انسانوں کو جس وقت خوف و ہراس ہوگا اس وقت وہ بے خوف اور مطمئن ہوں گے اور جس وقت عام انسان مبتلائے غم ہوں گے اس وقت وہ بے غم ہوں گے اور اس موقع پر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔

﴿ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴾ (یونس: ٦١)

ترجمہ: ”معلوم ہونا چاہیے کہ جو اللہ کے دوست اور اس سے خاص تعلق رکھنے والے ہیں ان کو خوف اور غم نہ ہوگا۔“ (سنن ابی داؤد، معارف الحدیث)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ مجھ پر واجب ہے کہ میں ان لوگوں سے محبت کروں جو لوگ میری خاطر آپس میں محبت اور دوستی کرتے ہیں اور میرے ذکر کے لیے ایک جگہ جمع ہو کر بیٹھتے ہیں اور میری محبت کے سبب ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں اور میری خوشنودی چاہنے کے لیے ایک دوسرے کے ساتھ نیک سلوک کرتے ہیں۔ (مسند احمد، ترمذی)

ایک بار آپؐ کے سامنے سے ایک شخص گزرا، کچھ لوگ آپ ﷺ کے پاس بیٹھے

ہوئے تھے‘ ان میں سے ایک نے کہا: یا رسول اللہ! (ﷺ) مجھے اس شخص سے محض خدا کی خاطر محبت ہے‘ یہ سن کر نبی کریم ﷺ نے پوچھا: تو کیا تم نے اس شخص کو یہ بات بتادی ہے؟ وہ شخص بولا: نہیں‘ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ اور اس پر ظاہر کردو کہ تم خدا کے لیے اس سے محبت کرتے ہو‘ وہ شخص فوراً اٹھا اور جاکر اس جانے والے سے اپنے جذبات کا اظہار کیا‘ اس کے جواب میں اس نے کہا: تجھ سے وہ ذات محبت کرے جس کی خاطر تو مجھ سے محبت کرتا ہے۔ (ترمذی‘ ابوداؤد)

نیک لوگوں کے پاس بیٹھنا:

حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتلاؤں جس پر اس دین کا (بڑا) مدار ہے جس سے تم دنیا و آخرت کی بھلائی حاصل کرسکتے ہو؟ ایک تو اہل ذکر کی مجالس کو مضبوط پکڑلو اور دوسرے جب تنہا ہوا کرو جہاں تک ممکن ہو ذکر اللہ کے ساتھ زبان کو متحرک رکھو (اور تیسرے) اللہ تعالیٰ ہی کے لیے محبت رکھو اور اللہ تعالیٰ ہی کے لیے بغض رکھو۔ (بیہقی فی شعب الایمان)

فائدہ: یہ بات تجربہ سے بھی معلوم ہوتی ہے‘ صحبت نیک جڑ ہے تمام دین کی‘ دین کی حقیقت‘ دین کی حلاوت‘ دین کی قوت کے جتنے ذریعے ہیں سب سے بڑھ کر ذریعہ ان چیزوں کا صحبت نیک ہے۔ (حیات المسلمین)

وسوسے ایمان کے منافی نہیں اور ان پر مؤاخذہ بھی نہیں ہے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا کہ کبھی کبھی میرے دل میں ایسے بُرے خیالات آتے ہیں کہ جل کر کوئلہ ہوجانا مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں اس کو زبان سے نکالوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کا شکر ہے جس نے اس کے معاملہ کو وسوسہ کی طرف لوٹا دیا ہے۔" (یعنی وہ خیالات صرف وسوسے کی حد تک ہیں تشکیک اور بدعملی کا موجب نہیں ہیں)۔ (ابوداؤد‘ معارف الحدیث)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں میں ہمیشہ فضول سوالات اور چون و چرا کا سلسلہ جاری رہے گا یہاں تک کہ یہ احمقانہ سوال بھی کیا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے سب مخلوق کو پیدا کیا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ پس جس کو

Marfat.com

اس سے سابقہ پڑے وہ یہ کہہ کر بات ختم کر دے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر میرا ایمان ہے۔ (معارف الحدیث' صحیحین)

تقدیر کا ماننا بھی شرط ایمان ہے:

حضرت ابوخزامہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: کیا ارشاد ہے اس بارے میں کہ جھاڑ پھونک کے وہ طریقے جن کو ہم دکھ درد میں استعمال کرتے ہیں یا دوائیں جن سے ہم اپنا علاج کرتے ہیں یا مصیبتوں اور تکلیفوں سے بچنے کی وہ تدبیریں جن کو ہم اپنے بچاؤ کے لیے استعمال کرتے ہیں' کیا یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کی قضاء وقدر کو لوٹا دیتی ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ یہ سب چیزیں بھی اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہیں۔ (مسند احمد' ترمذی' ابن ماجہ' معارف الحدیث)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم لوگ (مسجد نبوی میں بیٹھے) قضاء وقدر کے مسئلے میں بحث ومباحثہ کر رہے تھے کہ اسی حال میں رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے آئے اور (ہم کو یہ بحث کرتے دیکھا) تو آپ بہت برافروختہ اور غضب ناک ہوئے یہاں تک کہ چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور اس قدر سرخ ہوا کہ معلوم ہوتا تھا کہ آپ کے رخساروں پر انار نچوڑ دیا گیا ہے' پھر آپ ﷺ نے ہم سے فرمایا: کیا تم کو یہی حکم کیا گیا ہے؟ کیا میں تمہارے لیے یہی پیام لایا ہوں؟ (کہ تم قضاء وقدر جیسے اہم نازک مسئلوں میں بحث کرو) خبردار! تم سے پہلی امتیں اسی وقت ہلاک ہوئیں جب کہ انہوں نے اس مسئلہ میں حجت اور بحث کو اپنا طریقہ بنا لیا' میں تم کو قسم دیتا ہوں' میں تم پر لازم کرتا ہوں کہ اس مسئلہ میں ہرگز حجت اور بحث نہ کیا کرو۔ (ترمذی' معارف الحدیث)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک کا ٹھکانا دوزخ کا اور جنت کا لکھا جا چکا ہے (مطلب یہ ہے کہ جو شخص دوزخ میں یا جنت میں جہاں بھی جائے گا اس کی وہ جگہ پہلے سے مقدر اور مقرر ہو چکی ہے)' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: تو ہم اپنے اس نوشتہ تقدیر پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھ جائیں اور سعی وعمل نہ چھوڑ دیں' (مطلب یہ ہے کہ جب سب کچھ پہلے ہی سے طے شدہ اور لکھا ہوا ہے تو پھر ہم سعی وعمل کا دردسر کیوں مول لیں؟) آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں' عمل کیے جاؤ کیونکہ ہر ایک کو اسی کی توفیق ملتی ہے جس کے لیے وہ پیدا

Marfat.com

ہوا ہے پس جو شخص نیک بختوں میں سے ہے اس کو سعادت اور نیک بختی کے کاموں کی توفیق ملتی ہے اور جو کوئی بد بختوں میں سے ہے اس کو شقاوت و بد بختی والے اعمالِ بد ہی کی توفیق ملتی ہے۔

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پاک کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَ اتَّقٰى ۙ﴿۵﴾ وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۙ﴿۶﴾ فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰى ؕ﴿۷﴾ وَ اَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَ اسْتَغْنٰى ۙ﴿۸﴾ وَ كَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۙ﴿۹﴾ فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ؕ﴿۱۰﴾﴾

(لیل: ۵۔۱۰) (معارف الحدیث)

ترجمہ: ''سو جس نے دیا اور ڈرتا رہا اور سچ جانا بھلی بات کو تو ہم اس کو آہستہ آہستہ پہنچا دیں گے آسانی میں، اور جس نے نہ دیا اور بے پروا رہا اور جھوٹ جانا بھلی بات کو سو ہم اس کو آہستہ آہستہ پہنچا دیں گے سختی میں''۔

کسی کام کے ہو جانے کے بعد اس قول کی ممانعت ہے کہ کاش میں یوں نہ کرتا یوں کرتا، فرمایا کہ اس طرح شیطان کے اثر کا دروازہ کھلتا ہے بلکہ ارشاد فرمایا کہ اس سے زیادہ نفع مند یہ کلمہ ہے: ''جو کچھ اللہ کی تقدیر تھی وہ ہوا اور جو اللہ چاہے گا وہ ہوگا۔'' (زاد المعاد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا، آپ نے مجھ سے فرمایا: اے لڑکے! میں تجھ کو چند باتیں بتلاتا ہوں، اللہ تعالیٰ کا خیال رکھ، وہ تیری حفاظت فرمائے گا، اللہ تعالیٰ کا خیال رکھ تو اس کو اپنے سامنے (یعنی قریب) پائے گا، جب تجھ کو کچھ مانگنا ہو تو اللہ تعالیٰ سے مانگ اور جب تجھ کو مدد کی ضرورت ہو تو اللہ تعالیٰ سے مدد چاہا کر، اور یقین کر لے کہ تمام گروہ اگر اس بات پر متفق ہو جائیں کہ تجھ کو کسی بات سے نفع پہنچائیں تو تجھ کو ہرگز نفع نہیں پہنچا سکتے، بجز ایسی چیز کے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے لکھ دی تھی، اور اگر وہ سب اس بات پر متفق ہو جائیں کہ تجھ کو کسی بات سے ضرر پہنچائیں تو تجھ کو ہرگز ضرر نہیں پہنچا سکتے بجز اس چیز کے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے لکھ دی تھی۔ (ترمذی حیات المسلمین)

تقویٰ:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ میں تم کو وصیت کرتا ہوں اللہ کے تقویٰ کی کیونکہ یہ تقویٰ بہت زیادہ آراستہ کرنے والا اور سنوارنے والا ہے تمہارے سارے

Marfat.com

کاموں کو' ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ حضرت! اور وصیت فرمائیے' آپ نے ارشاد فرمایا: تم قرآن مجید کی تلاوت اور اللہ کے ذکر کو لازم پکڑلو' کیونکہ یہ تلاوت اور ذکر ذریعہ ہوگا آسمان میں تمہارے ذکر کا اور اس زمین میں نور ہوگا تمہارے لیے' ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے پھر عرض کیا: حضرت! مجھے کچھ اور نصیحت فرمائیے' آپ نے ارشاد فرمایا: زیادہ خاموش رہنے اور کم بولنے کی عادت اختیار کرو' کیونکہ یہ عادت شیطان کو دفع کرنے والی اور دین کے معاملے میں تم کو مدد دینے والی ہے۔

ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: مجھے اور نصیحت فرمائیے' آپ ﷺ نے فرمایا: زیادہ ہنسنا چھوڑ دو' کیونکہ یہ عادت دل کو مردہ کر دیتی ہے اور آدمی کے چہرے کا نور اس کی وجہ سے جاتا رہتا ہے۔

میں نے عرض کیا: حضرت! مجھے اور نصیحت فرمائیے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمیشہ حق اور سچی بات کہو' اگرچہ (لوگوں کے لیے) ناخوشگوار اور کڑوی ہو۔

میں نے عرض کیا: مجھے اور نصیحت فرمائیے' آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی پروانہ کرو۔

میں نے عرض کیا کہ حضرت! مجھے اور نصیحت فرمائیے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جو کچھ اپنے نفس کے اور اپنی ذات کے بارے میں جانتے ہو چاہیے کہ وہ تم کو باز رکھے دوسروں کے عیبوں کے پیچھے پڑنے سے۔ (شعب الایمان للبیہقی' معارف الحدیث)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو خط لکھا اور اس میں درخواست کی کہ آپ مجھے کچھ نصیحت اور وصیت فرمائیں لیکن بات مختصر اور جامع ہو' بہت زیادہ نہ ہو تو حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے ان کو یہ مختصر خط لکھا:

''سلام ہو تم پر، امابعد! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے:

''جو کوئی اللہ کو راضی کرنا چاہے' لوگوں کو اپنے سے خفا کر کے تو اللہ کو مستغنی کر دے گا اس کو لوگوں کی فکر اور بار برداری سے اور خود اس کے لیے کافی ہوگا' اور جو کوئی بندوں کو راضی کرنا چاہے گا اللہ کو ناراض کر کے تو اللہ اس کو سپرد کرے گا لوگوں کے۔''

والسلام

(جامع ترمذی' معارف الحدیث)

Marfat.com

اعمالِ صالحہ کی وجہ سے لوگوں میں اچھی شہرت اللہ کی ایک نعمت ہے:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کیا ارشاد ہے ایسے شخص کے بارے میں جو کوئی اچھا عمل کرتا ہے اور اس کی وجہ سے لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں؟ اور ایک روایت میں ہے کہ پوچھنے والے نے یوں عرض کیا: کیا ارشاد ہے ایسے شخص کے بارے میں جو کوئی اچھا عمل کرتا ہے اور اس کی وجہ سے لوگ اس سے محبت کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تو مومن بندے کی نقد بشارت ہے۔ (صحیح مسلم)

اسی طرح اگر کوئی شخص نیک عمل اس لیے لوگوں کے سامنے کرتا ہے کہ وہ اس کی اقتداء کریں اور اس کو سیکھیں تو یہ بھی ریا نہ ہوگا بلکہ اس صورت میں اللہ کے اس بندے کو تعلیم و تبلیغ کا بھی ثواب ملے گا بہت ہی حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کے بہت سے اعمال میں یہ مقصد بھی ملحوظ ہوتا تھا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقیقت اخلاص نصیب فرمائے' اپنا مخلص بندہ بنائے اور ریاء و سمعہ جیسے مہلکات سے ہمارے قلوب کی حفاظت فرمائے۔ اَللّٰھُمَّ آمین۔ (معارف الحدیث)

اسلام کی خوبی:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کے اسلام کی خوبی اور اس کے کمال میں یہ بھی داخل ہے کہ وہ فضول اور غیر مفید کاموں اور باتوں کا تارک ہو۔ (معارف الحدیث' ابن ماجہ' ترمذی)

دولت دُنیا کا مصرف:

حضرت ابوکبشہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے کہ تین باتیں ہیں جن پر میں قسم کھاتا ہوں اور ان کے علاوہ ایک اور بات ہے جس کو میں تم سے بیان کرنا چاہتا ہوں' پس تم اس کو یاد کرلو' جن تین باتوں پر میں قسم کھاتا ہوں ان میں سے:

① ایک تو یہ ہے کہ کسی بندہ کا مال صدقہ کی وجہ سے کم نہیں ہوتا۔

② اور دوسری بات یہ کہ نہیں ظلم کیا جائے گا کسی بندہ پر ایسا ظلم جس پر وہ مظلوم بندہ صبر کرے مگر اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں اس کی عزت بڑھا دے گا۔

Marfat.com

③ اور تیسری بات یہ ہے کہ نہیں کھولے گا کوئی بندہ سوال کا دروازہ مگر اللہ تعالیٰ کھول دے گا اس پر فقر کا دروازہ۔

اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: اور جو بات ان کے علاوہ تم سے بیان کرنا چاہتا ہوں جس کو تمہیں یاد کر لینا اور یاد رکھنا چاہیے وہ یہ ہے کہ دنیا چار قسم کے لوگوں کے لیے ہے۔

① ایک وہ بندہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے اور صحیح طریق زندگی کا علم بھی اس کو دیا ہے۔ پس وہ اس مال کے صرف و استعمال میں صرف اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور اس کے ذریعہ صلہ رحمی (یعنی اعزہ و اقارب کے ساتھ سلوک) کرتا ہے اور اس میں جو عمل اور تصرف کرنا چاہے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہی کرتا ہے پس ایسا بندہ سب سے اعلیٰ و افضل مرتبہ پر فائز ہے۔

② (دوسری قسم) وہ بندہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے صحیح علم تو عطا فرمایا ہے لیکن اس کو مال نہیں دیا پس اس کی نیت صحیح اور سچی ہے اور وہ اپنے دل و زبان سے کہتا ہے کہ مجھے مال مل جائے تو میں بھی فلاں (نیک بندے) کی طرح اس کو کام میں لاؤں پس ان دونوں کا اجر برابر ہے۔

③ تیسری قسم وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے اور اس کے صرف و استعمال کا صحیح علم (اور صحیح جذبہ) نہیں دیا' وہ نادانی کے ساتھ اور خدا سے بے خوف ہو کر اس مال کو اندھا دھند غلط راہوں میں خرچ کرتے ہیں اس کے ذریعے صلہ رحمی نہیں کرتے اور جس طرح اس کو صرف و استعمال کرنا چاہیے اس طرح نہیں کرتے' پس یہ لوگ سب سے برے مقام پر ہیں۔

④ چوتھی قسم وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مال بھی دیا اور صحیح علم (اور صحیح جذبہ) بھی نہیں دیا پس ان کا حال یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اگر ہم کو مال مل جائے تو ہم بھی فلاں (عیاش اور فضول خرچ) شخص کی طرح اور اسی طریقے پر صرف کریں' پس یہی ان کی نیت ہے اور ان دونوں گروہوں کا گناہ برابر ہے۔ (جامع ترمذی' معارف الحدیث)

دُنیا و آخرت کی حقیقت:

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ دیا اس میں ارشاد فرمایا: "سن لو! اور یاد رکھو! کہ دنیا ایک عارضی اور وقتی سودا ہے جو فی الوقت حاضر اور نقد ہے (اور اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے اسی لیے) اس میں ہر نیک و بد کا حصہ ہے' اور سب اس سے کھاتے ہیں' اور یقین کرو! کہ آخرت وقتِ مقررہ پر آنے والی ہے' یہ ایک سچی' اٹل حقیقت

Marfat.com

ہے اور سب کچھ قدرت رکھنے والا شہنشاہ اسی میں (لوگوں کے اعمال کے مطابق جزا و سزا کا) فیصلہ کرے گا' یاد رکھو! کہ ساری خیر اور خوش گواری اور اس کی تمام قسمیں جنت میں ہیں اور سارا دکھ اور شر اور اس کے تمام قسمیں دوزخ میں ہیں' پس خبردار! (جو کچھ کرو) اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے کرو (اور ہر عمل کے وقت آخرت کے انجام کو پیش نظر رکھو) اور یقین کرو کہ تم اپنے اپنے اعمال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کیے جاؤ گے جس نے ذرہ برابر کوئی نیکی کی ہوگی وہ اس کو بھی دیکھ لے گا' اور جس نے ذرہ برابر کوئی برائی کی ہوگی وہ اس کو پالے گا۔" (مسند امام شافعی' معارف الحدیث)

خدا کا خوف اور تقویٰ ہی فضیلت و قرب کا باعث ہے:

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو جب یمن کے لیے قاضی یا عامل بنا کر روانہ فرمایا تو ان کو رخصت کرتے وقت (ایک طویل حدیث) میں آپ نے چند نصیحتیں اور وصیتیں ان کو فرمائیں اور ارشاد فرمایا:

''اے معاذ! شاید میری زندگی کے اس سال کے بعد میری تمہاری ملاقات اب نہ ہو۔''

یہ سن کر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آپ کے فراق کے صدمہ سے رونے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف سے منہ پھیر کر اور مدینہ کی طرف رُخ کر کے فرمایا (غالباً آپ خود بھی آبدیدہ ہو گئے تھے اور بہت متاثر تھے) ''مجھ سے بہت زیادہ قریب اور مجھ سے تعلق رکھنے والے وہ سب بندے ہیں جو خدا سے ڈرتے ہیں اور تقویٰ والی زندگی گزارتے ہیں' وہ جو بھی ہوں اور جہاں کہیں بھی ہوں۔'' (مسند احمد' معارف الحدیث)

دُنیا سے دل نہ لگانا اور آخرت کی فکر میں رہنا:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک کان کٹے مرے ہوئے بکری کے بچے پر گزر ہوا' آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں کون پسند کرتا ہے کہ (مردہ بچہ) اس کو ایک درہم کے بدلے مل جائے؟ لوگوں نے عرض کیا: (درہم تو بڑی چیز ہے) ہم تو اس کو پسند نہیں کرتے کہ وہ ہم کو کسی ادنیٰ سی چیز کے بدلے میں بھی ملے' آپ ﷺ نے فرمایا: قسم اللہ کی! دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جس قدر یہ تمہارے نزدیک۔ (مسلم' حیاۃ المسلمین)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک چٹائی پر سوئے پھر اٹھے تو آپ کے بدن مبارک پر چٹائی کا نشان ہو گیا تھا' ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ!

Marfat.com

آپ ہم کو اجازت دیجئے کہ ہم آپ کے لیے بستر بچھا دیں اور (بستر) بنا دیں' آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ کو دنیا سے کیا واسطہ' میری اور دُنیا کی تو ایسی مثال ہے جیسے کوئی سوار (چلتے چلتے) کسی درخت کے نیچے سایہ لینے کو ٹھہر جائے' پھر اس کو چھوڑ کر آگے چل دے۔ (مسند احمد' ترمذی' ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کثرت سے یاد کیا کرو لذتوں کو قطع کرنے والی چیز یعنی موت کو۔ (ترمذی' نسائی' ابن ماجہ' حیاۃ المسلمین)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: موت تحفہ ہے مومن کا۔ (بیہقی)

فائدہ: سو تحفہ سے خوش ہونا چاہیے اور اگر کوئی عذاب سے ڈرتا ہو تو اس سے بچنے کی تدبیر کرے۔ یعنی اللہ اور رسول کے احکام کو بجالائے' کوتاہی پر توبہ کرے۔ (حیاۃ المسلمین)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے ایک لمبی حدیث میں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب مومن دنیا سے آخرت کو جانے لگتا ہے تو اس کے پاس سفید چہرے والے فرشتے آتے ہیں' ان کے پاس جنت کا کفن اور جنت کی خوشبو ہوتی ہے' پھر ملک الموت آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے جان پاک! اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضا مندی کی طرف چل! پھر جب اس کو لے لیتے ہیں تو وہ فرشتے ان کے ہاتھ میں نہیں رہنے دیتے اور اس کو اس کفن اور اس خوشبو میں رکھ لیتے ہیں اور اس سے مشک کی سی خوشبو مہکتی ہے اور اس کو لے کر (اُوپر) چڑھتے ہیں اور (زمین پر رہنے والے) فرشتوں کی جس جماعت پر گزر ہوتا ہے وہ پوچھتے ہیں یہ پاک روح کون ہے؟ یہ فرشتے اچھے اچھے القاب سے اس کا نام بتلاتے ہیں کہ یہ فلاں ہے اور فلاں کا بیٹا ہے پھر آسمان دنیا تک اس کو پہنچاتے ہیں اور اس کے لیے دروازے کھلواتے ہیں اور دروازہ کھول دیا جاتا ہے' اور ہر آسمان کے مقرب فرشتے اپنے قریب والے آسمان تک لے جاتے ہیں' یہاں تک کہ ساتویں آسمان تک اس کو پہنچایا جاتا ہے۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے' میرے بندے کا اعمال نامہ علیین میں لکھ دو اور اس کو سوال و جواب کے لیے زمین کی طرف لے جاؤ' سو اس کی روح اس کے بدن میں لوٹائی جاتی ہے مگر اس طرح نہیں جیسے دنیا میں تھی بلکہ اس عالم کے مناسب جس کی حقیقت مرنے کے بعد معلوم ہو جائے گی' پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور کہتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا رب اللہ ہے۔ پھر کہتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا دین

Marfat.com

اسلام ہے، پھر کہتے ہیں: یہ کون شخص ہیں جو تمہارے پاس بھیجے گئے تھے؟ وہ کہتا ہے: وہ اللہ کے پیغمبر ہیں۔ ایک پکارنے والا اللہ کی طرف سے آسمان سے پکارتا ہے: میرے بندے نے صحیح جواب دیا، اس کے لیے جنت کا فرش کر دو اور اس کو جنت کی پوشاک پہنا دو، اس کے لیے جنت کی طرف دروازہ کھول دو، سو اس کو جنت کی ہوا اور خوشبو آتی رہتی ہے (اس کے بعد اس حدیث میں کافر کا حال بیان کیا گیا ہے جو بالکل اس کی ضد ہے)۔ (مسند احمد، حیات المسلمین)

موت کی یاد:

ایک طویل حدیث میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن گھر سے مسجد میں نماز کے لیے تشریف لائے تو آپ ﷺ نے لوگوں کو اس حال میں دیکھا کہ گویا (وہاں مسجد میں) وہ کھل کھلا کر ہنس رہے ہیں (اور یہ علامت تھی غفلت کی زیادتی کی) اس لیے حضور اکرم ﷺ نے (ان کی اس حالت کی اصلاح کے لیے) ارشاد فرمایا:

''میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اگر تم لوگ لذتوں کو توڑ دینے والی موت کو زیادہ یاد کیا کرو تو وہ تمہیں اس غفلت میں مبتلا نہ ہونے دے، لہٰذا موت کو زیادہ یاد کیا کرو۔''

(جامع ترمذی، معارف الحدیث)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک جوان کے پاس اس کے آخری وقت میں جب کہ وہ اس دنیا سے رخصت ہو رہا تھا، تشریف لے گئے اور آپؐ نے اس سے دریافت فرمایا کہ تم اس وقت اپنے آپ کو کس حال میں پاتے ہو؟ اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میرا یہ حال ہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے رحمت کی امید بھی رکھتا ہوں اور اسی کے ساتھ مجھے اپنے گناہوں کی سزا اور عذاب کا بھی ڈر ہے، آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ یقین کرو کہ جس دل میں امید و خوف کی یہ دونوں کیفیتیں ایسے عالم میں (یعنی موت کے وقت میں) جمع ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ ضرور عطا فرما دیں گے جس کی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے اور اس عذاب سے اس کو ضرور محفوظ رکھیں گے جس کا اس کے دل میں خوف اور ڈر ہے۔ (جامع ترمذی، معارف الحدیث)

خشیتِ الٰہی کے آنسو:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے خوف و ہیبت سے جس بندۂ مومن کی آنکھوں سے کچھ آنسو نکلے اگرچہ وہ مقدار میں

Marfat.com

بہت کم مثلاً مکھی کے سر کے برابر (یعنی بقدر ایک قطرہ) ہوں۔ پھر وہ آنسو بہہ کر اس کے چہرے پر پہنچ جائیں تو اللہ تعالیٰ اس چہرے کو آتش دوزخ کے لیے حرام فرما دیں گے۔

(سنن ابن ماجہ' معارف الحدیث)

تبلیغ:

نبی کریم ﷺ نے ایک دن خطبہ دیا اور اس میں کچھ مسلمانوں کی تعریف فرمائی' پھر فرمایا کہ ایسا کیوں ہے کہ کچھ لوگ اپنے پڑوسیوں میں دین کی سمجھ بوجھ پیدا نہیں کرتے اور انہیں دین نہیں سکھاتے اور انہیں دین سے ناواقف رہنے کے عبرتناک نتائج نہیں بتاتے اور انہیں بُرے کاموں سے نہیں روکتے اور ایسا کیوں ہے کہ کچھ لوگ اپنے پڑوسیوں سے دین کا علم حاصل نہیں کرتے اور دین کی سمجھ بوجھ پیدا نہیں کرتے اور دین سے جاہل رہنے کے عبرتناک نتائج معلوم نہیں کرتے؟ خدا کی قسم! لوگ لازماً اپنے پڑوسیوں کو دین کی تعلیم دیں' ان کے اندر دین کی سمجھ بوجھ پیدا کریں' انہیں نصیحت کریں ان کو اچھی باتیں بتائیں اور ان کو بری باتوں سے روکیں' نیز لوگوں کو چاہیے کہ لازماً اپنے پڑوسیوں سے دین سیکھیں' دین کی سمجھ پیدا کریں اور ان کی نصیحتوں کو قبول کریں۔ (طبرانی' معارف الحدیث)

ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میں تبلیغ دین کا کام کرنا چاہتا ہوں' امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا کام کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ کیا تم اس مرتبہ پر پہنچ چکے ہو؟ اس نے کہا: ہاں توقع تو ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اگر تمہیں یہ اندیشہ نہ ہو کہ قرآن کی تین آیتیں رسوا کر دیں گی تو ضرور تبلیغ دین کا کام کرو۔ اس نے کہا کہ وہ کون سی تین آیتیں ہیں؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پہلی آیت یہ ہے:

﴿ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ ﴾ (البقرہ: ۴۴)

ترجمہ: ''کیا تم لوگوں کو نیکی کا وعظ کہتے ہو اور اپنے کو بھول جاتے ہو۔''

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کیا اس آیت پر اچھی طرح عمل کر لیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں' اور دوسری آیت:

﴿ لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴾ (الصف: ۲)

ترجمہ: ''تم کیوں کہتے ہو وہ بات جس کو کرتے نہیں؟''

Marfat.com

تو کیا اس پر اچھی طرح عمل کر لیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ اور تیسری آیت:

﴿ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَآ اَنْهٰكُمْ عَنْهُ ﴾ (ھود: ۸۸)

"(شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا) جن بُری باتوں سے میں تمہیں منع کرتا ہوں ان کو بڑھ کر خود کرنے لگوں، میری نیت یہ نہیں، بلکہ میں تو ان سے بہت دُور رہوں گا (تم میرے قول اور عمل میں تضاد نہ دیکھو گے)۔"

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پوچھا کہ اس آیت پر اچھی طرح عمل کر لیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ تو فرمایا جاؤ پہلے اپنے کو نیکی کا حکم دو اور بُرائی سے روکو، یہ مبلغ کی پہلی منزل ہے۔ (معارف الحدیث: الدعوۃ)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! تم لوگ لازماً نیکی کا حکم دیتے رہو اور برائی سے روکتے رہو، ورنہ خدا عنقریب تم پر ایسا عذاب بھیج دے گا کہ پھر تم پکارتے رہو گے اور کوئی شنوائی نہ ہوگی۔ (ترمذی)

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہر ہفتہ ایک مرتبہ وعظ کہا کرو، اور دو دفعہ کر سکتے ہو، اور تین مرتبہ سے زیادہ وعظ مت کہنا اور اس قرآن سے لوگوں کو متنفر نہ کرنا، اور ایسا کبھی نہ ہو کہ تم لوگوں کے پاس پہنچو اور وہ اپنی کسی بات میں مشغول ہوں اور تم اپنا وعظ شروع کر دو اور ان کی بات کاٹ دو، اگر تم ایسا کرو گے تو ان کو وعظ و نصیحت سے متنفر کر دو گے بلکہ ایسے موقع پر خاموشی اختیار کرو اور جب ان کے اندر خواہش دیکھو اور وہ تم سے مطالبہ کریں تو پھر وعظ کہو اور دیکھو مسجع و مقفیٰ عبارتیں بولنے سے بچو، کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ اور ان کے اصحاب کو دیکھا ہے کہ وہ تکلف کے ساتھ عبارت آرائی نہیں کرتے تھے۔ (بخاری)

دُنیا کی محبت اور موت سے بھاگنا:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ میری امت پر وہ وقت آنے والا ہے جب دوسری قومیں لقمہ تر سمجھ کر تم پر اس طرح ٹوٹ پڑیں گی جس طرح کھانے والے دسترخوان پر ٹوٹ پڑتے ہیں، کسی نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ کیا اس زمانے میں ہماری تعداد اس قدر کم ہو جائے گی کہ ہمیں نگل لینے کے لیے قومیں متحد ہو کر ہم پر ٹوٹ پڑیں گی؟ ارشاد فرمایا: نہیں، اس وقت تمہاری تعداد کم نہ ہوگی البتہ تم سیلاب میں بہنے والے تنکوں کی طرح بے وزن ہو گے اور تمہارے دُشمنوں کے دلوں سے تمہارا رعب نکل جائے گا اور تمہارے دلوں میں بزدلی اور پست ہمتی پیدا ہو جائے گی۔ اس پر

Marfat.com

ایک آدمی نے پوچھا یہ بزدلی کیوں پیدا ہو جائے گی؟ فرمایا: اس وجہ سے کہ تم دنیا سے محبت کرنے لگو گے اور موت سے بھاگنے اور نفرت کرنے لگو گے۔ (ابوداؤد، معارف الحدیث)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا جس میں دین پر صبر کرنے والا شخص اس آدمی کے مانند ہوگا جس نے اپنی مٹھی میں انگارہ لے لیا ہو (یعنی جس طرح انگارے کو ہاتھ میں رکھنا دشوار ہے اسی طرح دین پر قائم رہنا بھی دشوار ہوگا)۔ (ترمذی، مشکوٰۃ)

جامع اور اہم نصیحتیں اور وصیتیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے میرے رب نے ان نو باتوں کا خاص طور پر حکم فرمایا ہے کہ:

① ایک اللہ سے ڈرنا، خلوت میں اور جلوت میں۔

② عدل و انصاف کی بات کہنا، غصہ میں اور رضا مندی میں (یعنی ایسا نہ ہو کہ جب کسی سے ناراض اور اس پر غصہ ہو تو اس کی حق تلفی اور اس کے ساتھ بے انصافی کی جائے۔ اور جب کسی سے دوستی اور رضامندی ہو تو اس کی بے جا حمایت اور طرف داری کی جائے۔ بلکہ ہر حال میں عدل و انصاف اور اعتدال کی راہ پر چلا جائے)۔

③ اور حکم فرمایا میانہ روی پر قائم رہنے کا، غریبی و ناداری اور فراخ دستی اور دولت مندی دونوں حالتوں میں (یعنی جب اللہ تعالیٰ ناداری اور غریبی میں مبتلا کرے تو بے صبری اور پریشان حالی کا اظہار نہ ہو، اور جب وہ فراخ دستی اور خوشحالی نصیب فرمائے تو بندہ اپنی حقیقت کو بھول کر غرور اور سرکشی میں مبتلا نہ ہو جائے۔ الغرض ان دونوں امتحانی حالتوں میں افراط و تفریط سے بچا جائے اور اپنی روش درمیانی رکھی جائے۔ یہی وہ میانہ روی ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو حکم فرمایا)۔

④ اور مجھے حکم فرمایا کہ میں ان اہل قرابت کے ساتھ رشتہ جوڑوں اور ان کے حقوق قرابت اچھی طرح ادا کروں جو مجھ سے رشتہ قرابت توڑیں اور میرے ساتھ بدسلوکی کریں۔

⑤ اور یہ کہ میں ان لوگوں کو بھی دوں جنہوں نے مجھے محروم رکھا ہو اور میرا حق مجھے نہ دیا ہو۔

⑥ اور یہ کہ میں ان لوگوں کو معاف کر دوں جنہوں نے مجھ پر ظلم کیا ہو اور مجھے ستایا ہو۔

Marfat.com

⑦ مجھے حکم دیا ہے کہ میری خاموشی میں تفکر ہو (یعنی جس وقت میں خاموش ہوں تو اس وقت سوچنے کی چیزیں سوچوں اور جو چیزیں قابل تفکر ہیں ان میں غور وفکر کروں مثلاً اللہ تعالیٰ کی صفات اور اس کی آیات اور مثلاً یہ کہ اللہ تعالیٰ کا میرے ساتھ معاملہ کیا ہے اور اس کا مجھے کیا حکم ہے اور میرا معاملہ اللہ کے ساتھ کیا ہے اور کیا ہونا چاہیے اور میرا انجام کیا ہونے والا ہے؟ اور مثلاً یہ کہ اللہ تعالیٰ کے غافل بندوں کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کس طرح جوڑا جائے؟ الغرض خاموشی میں اسی طرح کا تفکر ہو)۔

⑧ اور مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میری گفتگو ذکر ہو (یعنی میں جب بھی بولوں اور جو کچھ بھی بولوں اس کا اللہ تعالیٰ سے تعلق ہو، خواہ اس طرح کہ وہ اللہ کی ثناء وصفت ہو یا اس کے احکام کی تعلیم وتبلیغ ہو یا اس طرح کہ اس میں اللہ کے احکام اور حدود کی رعایت اور نگہداشت ہو، ان سب صورتوں میں جو گفتگو ہوگی وہ ''ذکر'' کے قبیل سے ہوگی)۔

⑨ اور مجھے حکم ہے کہ میری نظر عبرت والی نظر ہو (یعنی جس چیز کو دیکھوں اس سے سبق اور عبرت حاصل کروں) اور لوگوں کو حکم کروں اچھی باتوں کا۔ (معارف الحدیث۔رزین)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک دفعہ) مجھے دس باتوں کی نصیحت فرمائی، فرمایا:

① اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، اگرچہ تم کو قتل کر دیا جائے۔

② اپنے ماں باپ کی نافرمانی نہ کرو، اگرچہ وہ تم کو حکم کریں کہ اپنے اہل وعیال اور مال ومنال چھوڑ کے نکل جاؤ۔

③ کبھی ایک فرض نماز بھی قصداً نہ چھوڑو، کیونکہ جس نے ایک فرض نماز قصداً چھوڑی اس کے لیے اللہ کا عہد اور ذمہ نہیں رہا۔

④ ہرگز کبھی شراب نہ پیو، کیونکہ شراب نوشی سارے فواحش کی جڑ اور بنیاد ہے (اسی لیے اس کو اُمّ الخبائث کہا گیا ہے)۔

⑤ ہر گناہ سے بچو، کیونکہ گناہ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا غصہ نازل ہوتا ہے۔

⑥ جہاد کے معرکے سے پیٹھ پھیر کر نہ بھاگو، اگرچہ کشتوں کے پشتے لگ رہے ہوں۔

⑦ اور جب تم کسی جگہ لوگوں کے ساتھ رہتے ہو اور وہاں کسی وبائی مرض کی وجہ سے موت کا بازار

Marfat.com

گرم ہو جائے تو تم وہیں جمے رہو (جان بچانے کے خیال سے وہاں سے مت بھاگو)۔

⑧ اور اپنے اہل وعیال پر اپنی استطاعت اور حیثیت کے مطابق خرچ کرو (نہ بخل سے کام لو کہ پیسہ پاس ہوتے ہوئے ان کو تکلیف ہو اور نہ خرچ کرنے میں اپنی حیثیت سے آگے بڑھو)۔

⑨ اور ادب دینے کے لیے ان پر (حسب ضرورت وموقع) سختی بھی کیا کرو۔

⑩ اور ان کو اللہ سے ڈرایا بھی کرو۔ (مسند احمد' معارف الحدیث)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے نصیحت فرمائیے اور مختصر فرمائیے (تاکہ یاد رکھنا آسان ہو)' آپ نے ارشاد فرمایا: (ایک بات تو یہ یاد رکھو) جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اس شخص کی سی نماز پڑھو جو سب کو الوداع کہنے والا اور سب سے رخصت ہونے والا ہو (یعنی دنیا سے جانے والے آدمی کی نماز جیسی ہونی چاہیے' تم ہر نماز ویسی ہی پڑھنے کی کوشش کرو) اور (دوسری بات یہ یاد رکھو) ایسی کوئی بات زبان سے نہ نکالو جس کی کل تم کو معذرت اور جواب دہی کرنی پڑے (یعنی بات کرتے وقت ہمیشہ اس کا خیال رکھو کہ ایسی بات منہ سے نہ نکلے جس کی جوابدہی کسی کے سامنے اس دنیا میں یا قیامت کے دن خدا کے حضور کرنی پڑے) اور (تیسری بات یہ یاد رکھو کہ) آدمیوں کے پاس اور ان کے ہاتھ میں جو کچھ نظر آتا ہے' اس سے اپنے آپ کو قطعاً مایوس کرلو (یعنی تمہاری امیدوں اور توجہ کا مرکز صرف رب العالمین ہو اور مخلوق کی طرف سے اپنی امیدوں کو بالکل منقطع کرلو)۔ (مسند احمد' معارف الحدیث)

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ میں تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور امیر وقت کا حکم سننے اور اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ وہ حاکم غلام حبشی کیوں نہ ہو' تم میں جو شخص میرے بعد زندہ رہے گا عنقریب وہ اختلاف کثیر کو دیکھے گا پس ایسے وقت تم لوگ میرے اور میرے رشد وہدایت یافتہ خلفاء کے طریقے کو لازم پکڑنا اور ان طریقوں کو خوب مضبوط پکڑنا بلکہ دانتوں سے پکڑنا اور بدعات سے بچتے رہنا کیونکہ ہر جدید امر (دین میں جس کی کوئی سند شرعی نہ ہو) بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ (مشکوٰۃ' معارف الحدیث)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک دن رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ حضرت! مجھے ایسا عمل بتا دیجئے جس کی وجہ سے میں جنت میں پہنچ جاؤں اور دوزخ سے دُور کر

Marfat.com

دیا جاؤں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے بہت بڑی بات پوچھی ہے، لیکن (بڑی اور بھاری ہونے کے باوجود) وہ اس بندے کے لیے آسان ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ اس کو آسان کر دے (اور توفیق دے دے) لو سنو!

سب سے مقدم بات تو یہ ہے کہ دین کے ان بنیادی مطالبوں کو فکر اور اہتمام سے ادا کرو، اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، اور اچھے طریقے اور دل کی توجہ کے ساتھ نماز ادا کیا کرو، اور زکوٰۃ دیا کرو، اور رمضان کے روزے رکھا کرو، اور بیت اللہ کا حج کیا کرو۔

پھر فرمایا کیا میں تمہیں خیر کے دروازے بھی بتاؤں؟ (گویا جو کچھ آپ نے بتلایا یہ تو اسلام کے ارکان اور فرائض تھے) اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: تم چاہو تو میں تمہیں خیر کے اور دروازے بتلاؤں؟ (غالباً اس سے آپ ﷺ کی مراد نفل عبادات تھیں، چنانچہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی طلب دیکھ کر آپ ﷺ نے ان سے فرمایا) روزہ (گناہوں سے اور دوزخ کی آگ سے بچانے والی) سپر اور ڈھال ہے، اور صدقہ گناہ کو (اور گناہ سے پیدا ہونے والی آگ کو) اس طرح بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے، اور رات کے درمیانی حصے کی نماز (یعنی تہجد کی نماز کا بھی یہی حال ہے اور ابواب خیر میں اس کا خاص الخاص مقام ہے) اس کے بعد آپ ﷺ نے (تہجد اور صدقہ کی فضیلت کے سلسلے میں) سورہ سجدہ کی یہ آیت پڑھی:

﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ؗ وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝﴾ (السجدہ: ۱۶۔۱۷)

ترجمہ: ''شب کو ان کے پہلو خواب گاہوں سے علیحدہ ہوتے ہیں (نماز یا دیگر اذکار کے لیے) اس طور پر کہ وہ لوگ اپنے رب کو (ثواب کی) امید اور (عذاب کے) خوف سے پکارتے ہیں اور ہماری دی ہوئی چیزوں میں سے خرچ کرتے ہیں۔ سو کسی شخص کو خبر نہیں کہ کیا کیا آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ایسے لوگوں کے لیے خزانہ غیب میں موجود ہے، یہ ان کو ان کے اعمال (نیک) کا صلہ ملا ہے۔''

Marfat.com

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں معاملہ کا (یعنی دین کا) سر اور اس کا عمود یعنی ستون اور اس کی بلند چوٹی بتادوں؟ (معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا: حضرت! ضرور بتا دیں! آپ ﷺ نے فرمایا: دین کا سر اسلام (یعنی ایمان) ہے اور اس کا ستون نماز ہے اور اس کی بلند چوٹی جہاد ہے' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ چیز بھی بتادوں جس پر گویا ان سب کا دارومدار ہے (اور جس کے بغیر یہ سب ہیچ اور بے وزن ہیں؟ معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا: حضرت! وہ چیز بھی ضرورت بتلا دیجئے! پس آپ ﷺ نے اپنی زبان پکڑی اور فرمایا: اس کو روکو (یعنی اپنی زبان قابو میں رکھو' یہ چلنے میں بے باک اور بے احتیاط نہ ہو' معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا: حضرت! ہم جو باتیں کرتے ہیں' کیا ان پر بھی ہم سے مؤاخذہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! تجھے تیری ماں نہ جنتی' (عربی محاورہ کے مطابق یہ پیار کا کلمہ ہے) آدمیوں کو دوزخ میں ان کے منہ کے بل (یا فرمایا کہ ان کی ناکوں کے بل زیادہ تر) ان کی زبانوں کی بیباکانہ باتیں ہی ڈلوائیں گی۔ (مسند احمد' جامع ترمذی' سنن ابن ماجہ' معارف الحدیث)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تمہیں ایسی دو خصلتیں بتادوں جو پیٹھ پر بہت ہلکی ہیں (ان کے اختیار کرنے میں آدمی پر کچھ زیادہ بوجھ نہیں پڑتا) اور اللہ کی میزان میں وہ بہت بھاری ہوں گی' (ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! وہ دونوں خصلتیں ضرور بتادیجئے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: زیادہ خاموش رہنے کی عادت اور دوسرے حسن اخلاق' قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! مخلوقات کے اعمال میں یہ دونوں چیزیں بے مثل ہیں۔ (شعب الایمان للبیہقی' معارف الحدیث)

عمران بن خطان رحمۃ اللہ علیہ تابعی سے روایت ہے کہ میں ایک دن حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے ان کو مسجد میں اس حالت میں دیکھا کہ ایک کالی کملی لپیٹے ہوئے بالکل اکیلے بیٹھے ہیں' میں نے عرض کیا: اے ابوذر! یہ تنہائی اور یکسوئی کیسی ہے (یعنی آپ نے اس طرح اکیلے اور سب سے الگ تھلگ رہنا کیوں اختیار فرمایا؟) انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے' آپ فرماتے ہیں کہ ''برے ساتھیوں کی ہم نشینی سے اکیلے رہنا اچھا ہے اور اچھے ساتھی کے ساتھ بیٹھنا تنہائی سے بہتر ہے' اور کسی کو اچھی باتیں بتانا خاموش رہنے سے

Marfat.com

بہتر ہے اور بُری باتیں بتانے سے خاموش رہنا بہتر ہے۔ (شعب الایمان للبیہقی، معارف الحدیث)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے میرے محبوب دوست ﷺ نے سات باتوں کا خاص طور پر حکم فرمایا:

① مساکین اور غرباء سے محبت رکھنے اور ان کے قریب رہنے کا۔

② اور آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ دنیا میں ان لوگوں پر نظر رکھوں جو مجھ سے نیچے درجہ کے ہیں (یعنی جن کے پاس دنیوی زندگی کا سامان مجھ سے بھی کم ہے) اور ان پر نظر نہ کرو جو مجھ سے اُوپر کے درجہ کے ہیں (یعنی جن کو دنیوی زندگی کا سامان مجھ سے زیادہ دیا گیا ہے)۔

اور بعض دوسری احادیث میں ہے کہ ایسا کرنے سے بندے میں صبر وشکر کی صفت پیدا ہوتی ہے اور یہ ظاہر بھی ہے، آگے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اور مجھے آپ نے حکم دیا:

③ کہ میں اپنے اہل قرابت کے ساتھ صلہ رحمی کروں اور قرابتی رشتہ کو جوڑوں (یعنی ان کے ساتھ وہ معاملہ اور سلوک کرتا رہوں جو اپنے عزیزوں اور قریبیوں کے ساتھ کرنا چاہیے) اگرچہ وہ میرے ساتھ نہ کریں، اور آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ:

④ کسی آدمی سے کوئی چیز نہ مانگوں (یعنی اپنی ہر حاجت کے لیے اللہ تعالیٰ ہی کے سامنے ہاتھ پھیلاؤں اور اس کے سوا کسی کے دَر کا سائل نہ بنوں)۔

⑤ میں ہر موقع پر حق بات کہوں اگرچہ وہ لوگوں کے لیے کڑوی ہو (اور ان کے اغراض اور خواہشات کے خلاف ہونے کی وجہ سے انہیں بُری لگے)، اور آپ نے مجھے حکم فرمایا:

⑥ کہ میں اللہ کے راستہ میں کبھی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈروں، (یعنی دنیا والے اگرچہ مجھے بُرا کہیں، لیکن میں وہی کہوں اور وہی کروں جو اللہ کا حکم ہو اور جس سے اللہ راضی ہو، اور کسی کے بُرا کہنے کی ہرگز پروا نہ کروں)، اور آپ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ:

⑦ میں کلمہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کثرت سے پڑھا کروں، کیونکہ یہ سب باتیں اس خزانے سے ہیں جو عرش کے نیچے ہے (یعنی یہ اس خزانے کے قیمتی جواہرات ہیں جو عرش الٰہی کے نیچے ہیں اور جن کو اللہ ہی جن بندوں کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے، کسی اور کی وہاں دسترس نہیں ہے)۔ (مسند احمد، معارف الحدیث)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن

Marfat.com

حساب کے لیے بارگاہ الٰہی میں جب پیشی ہوگی تو آدمی کے پاؤں اپنی جگہ سے سرک نہ سکیں گے جب تک کہ اس سے پانچ چیزوں کا سوال نہ کرلیا جائے گا۔

① اول یہ کہ اس کی پوری زندگی اور عمر کے بارے میں کہ کن کاموں میں گزاری؟

② اور دوسرے اس کی جوانی (اور جوانی کی قوتوں) کے بارے میں کہ کن مشاغل میں جوانی اور اس کی قوتوں کو بوسیدہ اور پرانا کیا؟

③ تیسرے مال و دولت کے بارے میں کہ کہاں سے اور کن طریقوں اور کن راستوں سے اس کو حاصل کیا؟

④ اور اس دولت کو کن کاموں اور کن راہوں میں صرف کیا؟

⑤ پانچواں سوال یہ ہوگا کہ جو کچھ معلوم تھا اس کے بارے میں کیا عمل کیا؟ (جامع ترمذی، معارف الحدیث)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ چار باتیں اور خصلتیں ایسی ہیں کہ اگر تم کو وہ نصیب ہو جائیں تو پھر دنیا (اور اس کی نعمتوں) کے فوت ہو جانے اور ہاتھ نہ آنے میں کوئی مضائقہ ہے اور نہ گھاٹا۔

① امانت کی حفاظت۔

② باتوں میں سچائی۔

③ حسن اخلاق

④ کھانے میں احتیاط اور پرہیز گاری۔ (مسند احمد، بیہقی، معارف الحدیث)

عمرو بن میمون اودی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: پانچ حالتوں کو دوسری پانچ حالتوں کے آنے سے پہلے غنیمت جانو اور ان سے جو فائدہ اٹھانا چاہو وہ اٹھالو۔

① غنیمت جانو جوانی کو بڑھاپے کے آنے سے پہلے۔

② غنیمت جانو تندرستی کو بیمار ہونے سے پہلے۔

③ غنیمت جانو خوش حالی اور فراخ دستی کو ناداری اور تنگدستی سے پہلے۔

④ غنیمت جانو فرصت اور فراغت کو مشغولیت سے پہلے۔

⑤ غنیمت جانو زندگی کو موت آنے سے پہلے۔ (جامع ترمذی، معارف الحدیث)

Marfat.com

عورتوں کو نصیحت:

ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے (ایک بار) فرمایا: اے عورتوں کی جماعت! تم (خاص طور پر) صدقہ دیا کرو اور زیادہ استغفار کیا کرو' کیونکہ دوزخیوں میں زیادہ تعداد میں نے عورتوں کی دیکھی ہے۔ ان میں ایک ہوشیار عورت بولی: یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے کیا قصور کیا ہے کہ ہم دوزخ میں زیادہ جائیں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں (باہم گفتگو میں) لعنت کرنے کی زیادہ عادت ہوتی ہے اور تم اپنے شوہر کی بھی بہت ناشکری کرتی ہو' میں نے تم جیسا دین و عقل میں ناقص ہو کر پھر ایک دانشمند بندے پر غالب آ جانے والا کسی کو نہیں دیکھا۔ (بخاری و مسلم' ترجمان السنہ)

نذر (منت):

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ نذر دو قسم کی ہے' ایک تو وہ نذر جو اللہ تعالیٰ کی بندگی اور اطاعت کے لیے مانی جائے اور اس کو پورا کرنا ضروری ہے اس لیے کہ یہ خالص اللہ تعالیٰ کے لیے ہے' اور دوسری نذر وہ ہے جو اللہ کی نافرمانی اور گناہ کے لیے کی جائے' یہ نذر شیطان کے لیے ہے اور اس کو پورا کرنا جائز نہیں اور اس قسم کی نذر کا کفارہ دے جو قسم کا کفارہ دیا جاتا ہے۔ (نسائی' مشکوٰۃ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی غیر معین چیز کی نذر مانے تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔ اور جو شخص کسی گناہ کی نذر مانے اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جو شخص ایسی چیز کی نذر مانے جس کا پورا کرنا اس سے ممکن نہ ہو تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جو شخص ایسی چیز کی نذر مانے جس کو پورا کر سکے تو اس کو پورا کرے۔ (ابوداؤد' ابن ماجہ' مشکوٰۃ)

قسم:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے قسم کھائی اور اس کے ساتھ ان شاء اللہ تعالیٰ بھی کہا (تو قسم کے خلاف کرنے میں) اس پر گناہ نہیں۔ (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے شرک کیا۔ (ترمذی' مشکوٰۃ)

Marfat.com

فال:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ بدشگونی کوئی چیز نہیں ہے، بہترین چیز فال نیک ہے، لوگوں نے عرض کیا: فال کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ اچھا کلمہ جس کو تم میں سے کوئی شخص کسی شخص سے یا کسی ذریعہ سے سنے۔ (بخاری و مسلم، مشکوٰۃ)

حضرت عروہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے شگون بد کا رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر کیا، آپ نے فرمایا: بہترین چیز فال نیک ہے، اور شگون بد کسی مسلمان کو اس کے مقصد اور ارادے سے نہ روکے، پھر جب تم میں سے کوئی شخص کسی ایسی بات کو دیکھے جس کو وہ برا خیال کرتا ہے یعنی شگون تو یہ کہے:

((اَللّٰھُمَّ لاَ یَأْتِیْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلاَ یَدْفَعُ السَّیِّاٰتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلاَ قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ)) (ابوداؤد، مشکوۃ)

ترجمہ: ”اے اللہ اچھائیوں کا لانے والا آپ کے سوا کوئی نہیں اور برائیوں کو دور کرنے والا بھی آپ کے سوا کوئی نہیں ہے اور اللہ کے سوا کوئی مدد ہے اور نہ کسی کی قوت۔“

خواب:

حضرت ابوہذیل عقیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے اور خواب جب تک اس کو بیان نہ کیا جائے پروں کے پاؤں پر ہوتا ہے (یعنی غیر مستقل اور غیر قائم) لیکن جب اس کو بیان کر دیا جائے (یعنی اس کی تعبیر بھی بیان کر دی جائے) تو خواب واقع ہو جاتا ہے راوی کا بیان ہے کہ میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ خواب کسی کے سامنے بیان نہ کرو، مگر دوست یا عقل مند آدمی کے سامنے۔ (ترمذی، مشکوٰۃ)

علم دین کے شروع کرنے کے دن کی فضلیت:

حدیث میں آیا ہے کہ علم دوشنبہ کے روز طلب کرو، اس سے علم حاصل کرنے میں سہولت ہوتی ہے، یہی مضمون جمعرات کے متعلق بھی آیا ہے، بعض احادیث میں بدھ کے دن کے متعلق بھی وارد ہے۔ صاحب ہدایہ سے منقول ہے کہ وہ کتاب کے شروع کرنے کا بدھ کے دن اہتمام کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو چیز بدھ کے دن شروع کی جاتی ہے وہ اختتام کو پہنچتی ہے۔ (شرح تعلیم المتعلم، بہشتی زیور)

Marfat.com

کسی سُنّت کا احیاء (سو شہیدوں کا اجر):

حدیث شریف میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو کوئی چالیس حدیثیں میری اُمت کو پہنچادے تو میں خاص طور پر اس کی سفارش کروں گا۔ (جامع صغیر)

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس وقت میری امت میں دین کا بگاڑ پڑ جائے گا اس وقت جو شخص میرے طریقے تھامے رہے گا اس کو سو شہیدوں کے برابر ثواب ملے گا۔

(بہشتی زیور)

وصیت نبی الرحمۃ ﷺ:

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ میں تم لوگوں میں ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ اگر تم اس کو تھامے رہو گے تو کبھی نہ بھٹکو گے۔

① ایک تو اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن مجید)

② دوسرے نبی (ﷺ) کی سُنّت، یعنی حدیث۔ (بہشتی زیور)

Marfat.com

باب ②

عبادات

نماز و متعلقاتِ نماز

طہارت

طہارت جزو ایمان ہے:

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ طہارت اور پاکیزگی جزو ایمان ہے اور کلمہ الحمد للہ میزان عمل کو بھر دیتا ہے اور سبحان اللہ والحمد للہ بھر دیتے ہیں آسمانوں کو اور زمین کو‘ نماز نور ہے‘ اور صدقہ دلیل و برہان ہے‘ اور صبر اجالا ہے اور قرآن یا تو حجت ہے تمہارے حق میں یا حجت ہے تمہارے خلاف۔ ہر آدمی صبح کرتا ہے پھر وہ اپنی جان کا سودا کرتا ہے‘ پھر یا تو اس کو نجات دلا دیتا ہے یا اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔ (صحیح مسلم‘ معارف الحدیث)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دس چیزیں ہیں جو اُمور فطرت میں سے ہیں: ① مونچھوں کا ترشوانا ② داڑھی کا چھوڑنا ③ مسواک کرنا ④ ناک میں پانی لے کر صفائی کرنا ⑤ ناخن ترشوانا ⑥ انگلیوں کے جوڑوں کو (جن میں اکثر میل کچیل رہ جاتا ہے) اہتمام سے دھونا۔ ⑦ بغل کے بال لینا ⑧ موئے زیر ناف کی صفائی کرنا ⑨ پانی سے استنجا کرنا۔

حدیث کے راوی زکریا رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے شیخ مصعب رضی اللہ عنہ نے بھی بس یہی نو چیزیں ذکر کیں اور فرمایا کہ دسویں چیز بھول گیا ہوں اور میرا گمان یہی ہے کہ وہ کلی کرنا ہے۔ (صحیح مسلم‘ معارف الحدیث)

Marfat.com

آنحضرت ﷺ کے عاداتِ ستودہ

قضائے حاجت کے بارے میں

استنجاء:

① آنحضرت ﷺ بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو بایاں قدم پہلے اندر رکھتے اور جب باہر نکلتے تو دایاں قدم پہلے باہر رکھتے۔ (ترمذی)

② جب بیت الخلاء میں جاتے تو یہ دعا پڑھتے:

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ)).

ترجمہ: ''اے اللہ! تیری پناہ چاہتا ہوں خبیث جنوں سے مرد ہوں یا عورت''۔

③ جب آپ ﷺ باہر آتے تو یہ دعا پڑھتے:

((غُفْرَانَکَ)) یا ((اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ)) (یا دونوں)

ترجمہ: ''سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے مجھ سے ایذاء دینے والی چیزوں کو دور کیا اور مجھے چین دیا۔ (زادالمعاد ترمذی، ابن ماجہ)

④ جب آپ ﷺ رفع حاجت کو بیٹھتے تو جب تک آپ زمین سے بالکل قریب نہ ہو جاتے اپنا ستر نہ کھولتے۔ (زادالمعاد)

⑤ آپ ﷺ پیشاب کرنا چاہتے تو نرم زمین کی تلاش رہتی، اگر آپ کو نرم زمین نہ ملتی تو لکڑی یا کسی اور چیز سے سخت زمین کو کھود کر نرم کر لیتے، پھر پیشاب کرنے بیٹھتے۔ (زادالمعاد)

⑥ حبیب بن صالح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مقام فراغت میں داخل ہوتے تو اپنا جوتا پہن لیتے تھے اور اپنا سر ڈھانک لیتے تھے۔ (ابن سعد)

⑦ کبھی آپ پانی سے استنجاء فرماتے، کبھی ڈھیلے سے، کبھی دونوں کا استعمال فرماتے۔ ڈھیلوں

Marfat.com

کی تعداد طاق ہوتی، کم سے کم تین ہوتی، آپ استنجاء کرنے میں بایاں ہاتھ استعمال کرتے، جب آپؐ پانی سے استنجاء فرماتے تو اس کے بعد زمین پر ہاتھ رگڑ کر دھوتے۔ (زادالمعاد)

⑧ پیشاب کرنے کے لیے اکڑوں بیٹھتے تو رانوں کے درمیان کافی فاصلہ چھوڑتے، قضائے حاجت کو بیٹھنے کے لیے ریت یا مٹی کے ٹیلے یا پتھروں کی ٹیکری یا کسی کھجور وغیرہ کی آڑ کو بہت پسند فرماتے۔ (ابن سعد)

⑨ جب آپ رفع حاجت کے لیے بیٹھتے تو قبلہ کی طرف نہ منہ کرتے، نہ پشت کرتے۔ (زادالمعاد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب استنجے کو جاتے تھے تو میں آپؐ کو پانی لاکر دیتا تھا آپ اس سے طہارت کرتے تھے پھر اپنے ہاتھ کو مٹی پر ملتے تھے، پھر میں دوسرا برتن لاتا تو آپ ﷺ اس سے وضو کرتے تھے۔ (سنن ابوداؤد)

تشریح: مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ ڈھیلے وغیرہ سے استنجا کرنے کے بعد پانی سے بھی طہارت فرماتے تھے، اس کے بعد ہاتھ کو زمین پر مل کر دھوتے تھے، اس کے بعد وضو کرتے تھے جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ کی عادت مبارک یہی تھی کہ قضائے حاجت اور استنجے سے فارغ ہوکر وضو بھی فرماتے تھے، لیکن کبھی کبھی یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ وضو کرنا صرف اولیٰ اور افضل ہے فرض یا واجب نہیں ہے، اس کو ترک بھی کیا ہے، چنانچہ سنن ابی داؤد اور سنن ابن ماجہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ پیشاب سے فارغ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ وضو کے لیے پانی لے کر کھڑے ہوگئے، آپ نے فرمایا: اے عمر! یہ کیا ہے؟ کس لیے پانی لے کر کھڑے ہو؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ کے وضو کے لیے پانی لایا ہوں۔ آپ نے فرمایا: میں اس کے لیے مامور نہیں ہوں کہ جب پیشاب کروں تو ضرور وضو کروں اور اگر میں ایسی پابندی اور مداومت کروں تو امت کے لیے ایک قانون اور دستور بن جائے گا۔ (معارف الحدیث)

قضائے حاجت اور استنجے سے متعلق ہدایات:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تم لوگوں کے لیے مثل ایک باپ کے ہوں اپنی اولاد کے لیے (یعنی جس طرح اولاد کی خیرخواہی اور ان کی زندگی کے اصول وآداب سکھانا ہر باپ کی ذمہ داری ہے، اسی طرح تمہاری تعلیم وتربیت

بھی میرا کام ہے' اسی لیے) میں تمہیں بتاتا ہوں کہ جب قضائے حاجت کے لیے جاؤ تو نہ قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھو' نہ اس کی طرف پشت کر کے (بلکہ اس طرح بیٹھو کہ قبلہ کی جانب نہ تمہارا منہ ہو' نہ تمہاری پیٹھ ہو)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ نے استنجے میں تین ڈھیلوں کے استعمال کرنے کا حکم دیا اور منع فرمایا استنجے میں لید اور ہڈی استعمال کرنے سے اور منع فرمایا داہنے ہاتھ سے استنجاء کرنے سے۔ (معارف الحدیث۔ سنن ابن ماجہ۔ دارمی)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہدایت فرمائی کہ تم میں سے کوئی ہرگز ایسا نہ کرے کہ اپنے غسل خانے میں پیشاب کرے' پھر اس میں غسل یا وضو کرے کیونکہ اکثر وسوسے اسی سے پیدا ہوتے ہیں۔ (معارف الحدیث)

قضائے حاجت کے مقام پر جانے کی دُعا:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قضائے حاجت کے مقام میں خبیث مخلوق شیاطین وغیرہ رہتے ہیں' پس تم میں سے کوئی جب بیت الخلاء جائے تو چاہیے کہ پہلے یہ دعا کرے:

((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ)) (ابو داؤد' ابن ماجہ' معارف الحدیث)

حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ جب جماعت کھڑی ہو جائے اور تم میں سے کسی کو استنجاء کا تقاضا ہو تو اس کو چاہیے کہ پہلے استنجے سے فارغ ہو۔ (جامع ترمذی' سنن ابی داؤد' معارف الحدیث)

استنجے سے متعلق مسائل (از بہشتی زیور)

① جو نجاست آگے یا پیچھے کی راہ سے نکلے اس سے استنجاء کرنا ضروری ہے۔ (شامی)

② اگر نجاست اِدھر اُدھر بالکل نہ لگے اور اس کے لیے پانی سے استنجاء نہ کر سکے بلکہ پاک پتھر یا مٹی کے ڈھیلے سے استنجاء کر لے اور اتنا پونچھ ڈالے کہ نجاست جاتی رہے اور بدن صاف ہو جائے تو بھی جائز ہے لیکن یہ بات طبیعت کی صفائی کے خلاف ہے' البتہ اگر پانی نہ ہو یا کم ہو تو

مجبوری ہے۔ (تنویر و شامی)

③ ڈھیلے سے استنجاء کرنے کا کوئی خاص طریقہ نہیں ہے، بس اتنا خیال رہے کہ نجاست اِدھر اُدھر نہ پھیلنے پائے، بدن خوب صاف ہو جائے۔ (فتاویٰ ہندیہ)

④ ڈھیلے سے استنجاء کرنے کے بعد پانی سے استنجاء کرنا سنت ہے۔ (ترمذی)

لیکن اگر نجاست ہتھیلی کے گہراؤ (روپیہ کے برابر) سے زیادہ پھیل جائے تو ایسے وقت پانی سے دھونا واجب ہے، بغیر دھوئے نماز نہ ہوگی اور اگر نجاست پھیلی نہ ہو تو فقط ڈھیلے سے پاک کر لے تو نماز پڑھ سکتا ہے لیکن سنت کے خلاف ہے۔ (شرح تنویر)

⑤ جب بیت الخلاء میں جائے تو دروازے سے باہر بسم اللہ کہے اور دعائے مسنونہ پڑھے۔

⑥ جب اندر داخل ہو تو پہلے بایاں قدم اندر لے جائے۔

⑦ بیت الخلاء میں ننگے سر نہ جائے۔ (زاد المعاد)

⑧ اگر کسی انگوٹھی پر اللہ رسول کا نام لکھا ہو تو اس کو اتار ڈالے۔ (نسائی)

⑨ تعویذ جس پر موم جامہ کر لیا گیا ہو یا کپڑے میں سی لیا گیا ہو، اس کو پہن کر جانا جائز ہے۔

⑩ بیت الخلاء کے اندر اگر چھینک آئے تو صرف دل ہی دل میں الحمد للہ کہہ لے، زبان سے اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے۔

⑪ اور جب تک اندر رہے کوئی بات کرے نہ بولے۔ (مشکوٰۃ)

⑫ پھر جب باہر نکلے تو پہلے داہنا قدم باہر نکالے اور دروازے سے نکل کر دعائے مسنونہ پڑھے۔

⑬ استنجے کے بعد بائیں ہاتھ کو زمین پر رگڑ کر یا مٹی سے مل کر دھوئے۔ (ردالمحتار)

⑭ بائیں ہاتھ سے استنجاء کرنا چاہیے، اگر بایاں ہاتھ نہ ہو تو پھر ایسی مجبوری کے وقت دائیں ہاتھ سے جائز ہے۔

⑮ ایسی جگہ استنجاء کرنا کہ کسی شخص کی نظر استنجاء کرنے والے کے ستر پر پڑتی ہو گناہ ہے۔ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا، نہر، کنویں یا حوض کے اندر یا ان کے کناروں پر پیشاب یا پاخانہ کرنا مکروہ تحریمی و ممنوع ہے۔

⑯ مسجد کی دیوار کے پاس پاخانہ یا پیشاب کرنا، قبرستان میں پاخانہ یا پیشاب کرنا، چوہے کے

بل یا کسی سوراخ میں پیشاب کرنا منع ہے۔

⑰ نیچی جگہ پر بیٹھ کر اونچی جگہ پر پیشاب کرنا' آدمیوں کے بیٹھنے یا راستہ چلنے کی جگہ پر پاخانہ یا پیشاب کرنا اور

⑱ وضو یا غسل کرنے کی جگہ میں پاخانہ یا پیشاب کرنا یہ سب باتیں مکروہ ہیں اور منع ہیں۔

⑲ رفع حاجت کرتے ہوئے (بلاضرورت شدیدہ) کلام نہ کرنا چاہیے۔ (مشکوٰۃ)

⑳ پیشاب کرتے وقت یا استنجاء کرتے وقت عضو خاص کو داہنا ہاتھ نہ لگائیں بلکہ بایاں ہاتھ لگائیں۔ (بخاری و مسلم)

㉑ پیشاب یا پاخانے کی چھینٹوں سے بہت بچنا چاہیے' کیونکہ اکثر عذاب قبر پیشاب کی چھینٹوں سے پرہیز نہ کرنے سے ہوتا ہے۔ (ترمذی)

㉒ جنگل یا شہر کے باہر میدان میں قضائے حاجت کی ضرورت پیش آئے تو اتنی دور جانا چاہیے کہ لوگوں کی نگاہ نہ پڑے۔ (معارف الحدیث' سنن ابی داؤد' ترمذی)

㉓ یا کسی نشیبی زمین میں چلا جائے جہاں کوئی نہ دیکھ سکے۔

㉔ پیشاب کرنے کے لیے نرم زمین تلاش کرنا تاکہ پیشاب کی چھینٹیں نہ اڑیں بلکہ زمین جذب کرتی چلی جائے۔ (ترمذی)

㉕ بیٹھ کر پیشاب کرنا چاہیے' کھڑے ہو کر پیشاب نہ کریں۔ (ترمذی)

㉖ اگر پیشاب کے بعد استنجاء سکھانا ہو تو دیوار وغیرہ کی آڑ میں کھڑا ہونا چاہیے۔ (بہشتی گوہر)

مسواک کے بارے میں

مسواک کی فضلیت واہمیت میں بکثرت احادیث مروی ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر اُمت پر دشوار ہونے کا خوف نہ ہوتا تو میں ان پر ہر نماز کے لیے مسواک کو واجب قرار دیتا۔ (صحیح بخاری' صحیح مسلم)

مسواک کرنا منہ کی پاکیزگی کا ذریعہ ہے اور موجب رضائے حق سبحانہٗ وتعالیٰ وتقدس ہے۔ (بخاری)

Marfat.com

اور فرمایا: جب بھی جبرائیل علیہ السلام آئے تو انہوں نے مجھے مسواک کرنے کے لیے ضرور کہا' خطرہ ہے کہ (جبرائیل علیہ السلام کی بار بار تاکید اور وصیت پر) میں اپنے منہ کے اگلے حصہ کو مسواک کرتے کرتے گھس نہ ڈالوں۔ (مسند احمد)

حضور ﷺ جب قراءت قرآن یا سونے کا ارادہ فرماتے تو مسواک کرتے اور گھر میں داخل ہوتے وقت بھی مسواک کرتے' چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کا شانہ اقدس میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلا کام جو کرتے وہ مسواک کرنا ہوتا تھا اور وضو اور نماز کے وقت بھی مسواک کرتے تھے۔

اُنگلی سے مسواک کرنا بھی کافی ہے خواہ اپنی انگلی سے ہو یا دوسرے کی انگلی سے اور سخت و درشت کپڑے سے ہو تب بھی کافی ہے۔

ابونعیم اور بیہقی رحمۃ اللہ علیہما روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ دانتوں کے عرض پر مسواک کرتے تھے اور مواہب لدنیہ میں ہے کہ مسواک داہنے ہاتھ سے کرنا چاہیے یہ مستحب ہے۔ بعض شراح حدیث نے کہا ہے کہ مسواک میں یمن سے مراد یہ ہے کہ ابتداء داہنی طرف سے کرے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رات کو رسول اللہ ﷺ کی مسواک رکھ دی جاتی' جب رات کی نماز کو اٹھتے تو مسواک کرتے پھر وضو کرتے۔ (بخاری و مسلم' ابن سعد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ دن یا رات میں جب بھی آپ ﷺ سوتے تو اُٹھنے کے بعد وضو کرنے سے پہلے مسواک ضرور فرماتے۔

(معارف الحدیث' مسند احمد' سنن ابی داؤد)

(مرض الوفات میں حضور ﷺ کا آخری عمل مسواک ہے)۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ نماز جس کے لیے مسواک کی جائے اس نماز کے مقابلے میں جو بلا مسواک کے پڑھی جائے ستر گنا فضیلت رکھتی ہے۔ (شعب الایمان للبیہقی' معارف الحدیث)

مسواک کے متعلق سنتیں:

① مسواک ایک بالشت سے زیادہ لمبی نہ ہو اور انگلی سے زیادہ موٹی نہ ہو۔ (البحر الرائق)

② کم از کم تین مرتبہ مسواک کرنی چاہیے اور ہر مرتبہ پانی میں بھگونی چاہیے۔

Marfat.com

③ اگر انگلی سے مسواک کرنا ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ منہ کی دائیں جانب اوپر نیچے انگوٹھے سے صاف کرے اور اسی طرح بائیں جانب شہادت کی انگلی سے کرے۔

مسواک پکڑنے کا طریقہ:

④ چھنگلی مسواک کے نیچے کی طرف اور انگوٹھا مسواک کے سرے کے نیچے اور باقی انگلیاں مسواک کے اوپر ہونا چاہئیں۔ (شامی)

مسواک دانتوں میں عرضاً اور زبان پر طولاً کرنی چاہیے' دانتوں کے ظاہر و باطن اور اطراف کو بھی مسواک سے صاف کیا جائے اور اسی طرح منہ کے اوپر اور نیچے کے حصہ اور جبڑے وغیرہ میں بھی مسواک کرنی چاہیے۔ (طحطاوی)

جن اوقات میں مسواک کرنا سنت یا مستحب ہے:

① سونے کے بعد اٹھنے پر۔ ② وضو کرتے وقت ③ قرآن مجید کی تلاوت کے لیے ④ حدیث شریف پڑھنے پڑھانے کیلئے ⑤ منہ میں بدبو ہو جانے کے وقت یا دانتوں کے رنگ میں تغیر پیدا ہونے پر ⑥ نماز میں کھڑے ہونے کے وقت' اگر وضو اور نماز میں زیادہ فصل ہو گیا ہو۔ ⑦ ذکر الٰہی کرنے سے پہلے ⑧ خانہ کعبہ یا حطیم میں داخل ہونے کے وقت ⑨ اپنے گھر میں داخل ہونے کے بعد ⑩ بیوی کے ساتھ مقاربت سے پہلے ⑪ کسی بھی مجلس خیر میں جانے سے پہلے ⑫ بھوک پیاس لگنے کے وقت ⑬ موت کے آثار پیدا ہو جانے سے پہلے ⑭ سحری کے وقت ⑮ کھانا کھانے سے قبل ⑯ سفر میں جانے سے پہلے ⑰ سفر سے آنے کے بعد ⑱ سونے سے قبل۔ (الترغیب والترہیب)

غسل

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب جنابت کا غسل فرماتے تو سب سے پہلے دونوں ہاتھ دھوتے تھے' پھر بائیں ہاتھ سے مقام استنجاء کو دھوتے اور داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے (یہ ہاتھ سے پانی ڈالنا ایسی حالت میں تھا کہ کوئی چھوٹا برتن پانی لینے کے لیے نہ تھا)۔ پھر اسی طرح وضو کرتے جس طرح نماز کے لیے وضو کرتے تھے' پھر پانی

Marfat.com

لیتے اور بالوں کی جڑوں میں انگلیاں ڈال کر وہاں پانی پہنچاتے تھے' یہاں تک کہ جب آپ ﷺ یہ سمجھتے کہ آپ نے سب میں پوری طرح پانی پہنچالیا ہے تو دونوں ہاتھ بھر بھر کر تین دفعہ پانی اپنے سر کے اوپر ڈالتے تھے' اس کے بعد سارے بدن پر پانی بہاتے پھر دونوں پاؤں دھوتے۔ (صحیح بخاری' صحیح مسلم)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اسی طرح کی حدیث حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت کرتے ہیں جس میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا یہ بھی اضافہ فرماتی ہیں کہ پھر میں نے آپ کو رومال دیا تو آپ نے واپس فرما دیا' صحیحین ہی کی دوسری روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ رومال استعمال کرنے کے بجائے آپ نے جسم پر سے پانی سونت کر جھاڑ دیا۔ (صحیح بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی ان حدیثوں سے رسول اللہ ﷺ کے غسل کی پوری تفصیل معلوم ہو جاتی ہے یعنی یہ کہ آپ ﷺ سب سے پہلے اپنے دونوں ہاتھ دو تین دفعہ دھوتے تھے (کیونکہ ان ہاتھوں کے ذریعہ ہی پورے جسم کو غسل دیا جاتا ہے) اس کے بعد آپ مقام استنجاء کو بائیں ہاتھ سے دھوتے تھے اور داہنے ہاتھ سے اس پر پانی ڈالتے تھے' اس کے بعد بائیں ہاتھ کو مٹی سے مل مل کر رگڑ رگڑ کر خوب مانجھتے اور دھوتے تھے پھر اس کے بعد وضو فرماتے تھے (جس کے ضمن میں تین تین دفعہ کلی کرتے اور ناک میں پانی لے کر اس کی اچھی طرح صفائی کر کے منہ اور ناک کے اندرونی حصہ کو غسل دیتے اور حسب عادت ریش مبارک میں خلال کر کے اس کے ایک ایک بال کو غسل دیتے تھے اور بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچاتے تھے) اس کے بعد اسی طرح سر کے بالوں کو اہتمام سے دھوتے تھے اور ہر بال کی جڑ تک پانی پہنچانے کی کوشش کرتے تھے' اس کے بعد باقی سارے جسم کو غسل دیتے تھے پھر غسل کی اس جگہ سے ہٹ کر پاؤں کو پھر دھوتے تھے (غالباً آپ یہ اس لیے کرتے تھے کہ غسل کی وہ جگہ صاف اور پختہ نہیں ہوتی تھی)۔ (معارف الحدیث)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حائضہ عورت اور جنبی آدمی قرآن پاک میں سے کچھ بھی نہ پڑھے (یعنی قرآن مجید جو اللہ تعالیٰ کا مقدس کلام ہے اس کی تلاوت ان دونوں کے لیے ممنوع ہے)۔ (معارف الحدیث' جامع ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جسم کے

Marfat.com

ہر بال کے نیچے جنابت کا اثر ہوتا ہے اس لیے غسل جنابت میں بالوں کو اچھی طرح دھونا چاہیے (تاکہ جسم انسانی کا وہ حصہ جو بالوں سے چھپا رہتا ہے پاک صاف ہو جائے) اور جلد کا جو حصہ ظاہر ہے (جس پر بال نہیں ہیں) اس کو بھی اچھی طرح دھونا اور صاف کرنا چاہیے۔

(سنن ابی داؤد' جامع ترمذی' سنن ابن ماجہ' معارف الحدیث)

جن صورتوں میں غسل کرنا سُنّت ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر مسلمان پر حق ہے' (یعنی اس کے لیے ضروری ہے) کہ ہفتہ کے سات دنوں میں ایک دن (یعنی جمعہ کے دن) غسل کرلے' اس میں اپنے سر کے بالوں کو اور سارے جسم کو اچھی طرح دھوئے۔
(صحیح بخاری' صحیح مسلم' معارف الحدیث)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن (نماز جمعہ کے لیے) وضو کرلے تو بھی کافی ہے اور ٹھیک ہے اور جو غسل کرے تو غسل کرنا افضل ہے۔ (مسند احمد' سنن ابی داؤد' جامع ترمذی' معارف الحدیث)

① جمعہ کے دن نماز فجر کے بعد سے جمعہ تک ان لوگوں کے لیے غسل کرنا سنت ہے جن پر نماز جمعہ واجب ہو۔
② عیدین کے دن بعد فجر ان لوگوں کے لیے غسل کرنا سنت ہے جن پر عیدین کی نماز واجب ہے۔
③ حج یا عمرے کے احرام کے لیے غسل کرنا سنت ہے۔
④ حج کرنے والے کو عرفہ کے دن بعد زوال آفتاب غسل کرنا سنت ہے۔ (بہشتی گوہر)

وضو کے بارے میں

قیامت میں اعضائے وضو کی نورانیت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے اُمتی قیامت کے دن بلائے جائیں گے تو وضو کے اثر سے ان کے چہرے اور ہاتھ اور پاؤں روشن اور

منور ہوں گے، پس تم میں سے جو کوئی اپنی وہ روشنی اور نورانیت بڑھا سکے اور مکمل کر سکے تو ایسا ضرور کرے۔ (صحیح بخاری، مسلم)

وضو کا طریقہ:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دن اس طرح وضو فرمایا کہ پہلے اپنے دونوں ہاتھوں پر تین دفعہ پانی ڈالا، پھر تین دفعہ کلی کی اور تین دفعہ ناک میں پانی لے کر اس کو نکالا اور ناک کی صفائی کی، پھر تین دفعہ اپنا پورا چہرہ دھویا، پھر اس کے بعد داہنا ہاتھ کہنی تک تین دفعہ دھویا، پھر اسی طرح بایاں ہاتھ کہنی تک تین بار دھویا، اس کے بعد سر کا مسح کیا، پھر داہنا پاؤں تین دفعہ دھویا، پھر اسی طرح بایاں پاؤں تین دفعہ دھویا (اس طرح پورا وضو کرنے کے بعد) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپؐ نے بالکل میرے اس وضو کی طرح وضو فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جس نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر دو رکعت نماز پوری توجہ کے ساتھ ایسی پڑھی جو حدیث نفس سے خالی رہی (یعنی دل میں ادھر ادھر کی باتیں نہیں سوچیں) تو اس کے پچھلے سارے گناہ معاف ہو گئے۔ (صحیح بخاری و مسلم و معارف الحدیث)

وضو کے وقت حضور ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے:

((اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ))

ترجمہ: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ یکتا ہے، اس کا (ذات وصفات میں) کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اے اللہ! تو مجھے خوب زیادہ توبہ کرنے والوں میں اور خوب زیادہ پاکی حاصل کرنے والوں میں شامل فرما اور اپنے نیک بندوں میں شامل فرما اور ان لوگوں میں شامل فرما جن کو (قیامت کے دن) نہ کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔''

سنن نسائی میں مروی ہے کہ وضو کے بعد آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے:

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ)).

Marfat.com

ترجمہ: ''اے اللہ! تو پاک ہے اور میں تیری تعریف بیان کرتا ہوں' میں گواہی دیتا ہوں کہ صرف تو ہی معبود ہے اور میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔'' (زاد المعاد)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وضو کے وقت حاضر ہوا تو میں نے آپ سے وضو کرتے وقت سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کر رہے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ)).

ترجمہ: ''اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے گھر کو وسیع فرما اور میرے رزق میں برکت دے۔'' (زاد المعاد)

مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ جب وضو فرماتے تو ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی (چھنگلی) سے پاؤں کی انگلیوں کو (یعنی ان کے درمیانی حصہ کو) ملتے تھے (یعنی خلال فرماتے تھے)۔ (جامع ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' معارف الحدیث)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تھا کہ جب وضو فرماتے تو ایک ہاتھ سے پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے ریش مبارک کے اندرونی حصہ میں پہنچاتے اور اس سے ریش مبارک میں خلال فرماتے (یعنی ہاتھ کی انگلیاں اس کے درمیان سے نکالتے) اور فرماتے کہ میرے رب نے مجھے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ (معارف الحدیث' سنن ابی داؤد)

وضو میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پانی اچھی طرح استعمال فرماتے لیکن پھر بھی اُمت کو پانی کے استعمال میں اسراف سے پرہیز کی تلقین فرماتے۔ (زاد المعاد)

وضو کی سنتیں اور اس کے آداب:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے ابوہریرہ! جب تم وضو کرو تو بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کہہ لیا کرو (اس کا اثر یہ ہوگا کہ) جب تک تمہارا یہ وضو باقی رہے گا اس وقت تک تمہارے محافظ فرشتے (یعنی کاتبین اعمال) تمہارے لیے برابر نیکیاں لکھتے رہیں گے۔ (معجم صغیر طبرانی' معارف الحدیث)

لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے وضو کی بابت بتلایئے؟ (یعنی یہ بتلایئے کہ کن باتوں کا وضو میں مجھے خاص طور سے اہتمام کرنا چاہیے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ایک تو یہ کہ) پورا وضو خوب اچھی طرح اور کامل طریق سے کیا کرو (جس

میں کوئی کمی کسر نہ رہے) اور (دوسرے یہ کہ) ہاتھ پاؤں دھوتے وقت اس کی انگلیوں میں خلال کیا کرو اور (تیسرے یہ کہ) ناک کے نتھنوں میں پانی چڑھا کے اچھی طرح ان کی صفائی کیا کرو، الا یہ کہ تم روزے سے ہو (یعنی روزے کی حالت میں ناک میں پانی زیادہ نہ چڑھاؤ)۔

(معارف الحدیث، سنن ابی داؤد، جامع ترمذی)

حضور ﷺ اکثر خود ہی وضو کر لیتے اور کبھی ایسا ہوتا کہ دوسرا آدمی پانی ڈال دیتا۔ (زادالمعاد)

وضو پر وضو:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے طہارت کے باوجود (یعنی وضو ہونے کے باوجود) تازہ وضو کیا اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ (جامع ترمذی)

آنحضرت ﷺ نماز میں اکثر نیا وضو فرماتے اور کبھی کبھی کئی نمازیں ایک ہی وضو سے پڑھ لیتے۔ (زادالمعاد)

وضو کا مسنون طریقہ:

وضو کرنے والے کو چاہیے کہ وضو سے پہلے نیت کرے کہ نماز کے لیے وضو کر رہا ہوں (اس سے ثواب بڑھ جاتا ہے) وضو کرتے وقت قبلہ رخ کسی اونچی جگہ بیٹھے تاکہ پانی کی چھینٹیں نہ پڑیں، پھر بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر وضو شروع کرے۔ بعض روایات میں اس طرح ہے کہ پڑھے:

① بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ۔

② پھر دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک تین بار دھوئے۔

③ پھر مسواک کرے، اگر مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانتوں کو ملے اور تین بار کلی کرے، اس طرح کہ سارے منہ میں پانی پہنچ جائے (البتہ اگر روزہ ہو تو غرارہ نہ کرے کہ پانی حلق میں چلا جائے)۔

④ پھر تین بار ناک مین پانی چڑھائے اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے (اگر روزہ ہو تو جتنی دور نرم نرم گوشت ہے اس سے اوپر پانی نہ لے جائے)۔

⑤ پھر تین بار منہ دھوئے، پیشانی کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک سب جگہ پانی بہہ جائے، دونوں ابروؤں کے نیچے بھی پانی پہنچ جائے،

Marfat.com

کہیں سوکھا نہ رہے‘ چہرہ دھوتے وقت داڑھی کا خلال کرے‘ داڑھی کے نیچے سے انگلیوں کو ڈال کر خلال کرے۔

⑥ پھر تین بار داہنا ہاتھ کہنی سمیت دھوئے‘ پھر بایاں ہاتھ کہنی سمیت دھوئے اور ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر خلال کرے‘ عورت اگر انگوٹھی یا چوڑی جو کچھ پہنے ہو اس کو ہلالے کہ کہیں سوکھا نہ رہ جائے۔

⑦ پھر ایک بار سارے سر کا مسح کرے اور اس کے ساتھ دونوں کانوں کا مسح کرے‘ کان کے اندر کی طرف کلمہ کی انگلی سے اور کانوں کے اوپر انگوٹھوں سے مسح کرے‘ پھر انگلیوں کی پشت کی طرف سے گردن کا مسح کرے (لیکن گلے کا مسح نہ کرے‘ یہ ممنوع ہے) کانوں کے مسح کے لیے نیا پانی لینے کی ضرورت نہیں ہے‘ سر کے مسح سے جو بچا ہوا پانی ہاتھ سے لگا ہے وہی کافی ہے۔ (ترمذی‘ مشکوٰۃ)

⑧ پھر داہنا پاؤں ٹخنہ سمیت تین بار دھوئے‘ پھر تین بار بایاں پاؤں ٹخنہ سمیت دھوئے اور بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے پیر کی انگلیوں میں خلال کرے‘ داہنے پیر کی داہنی چھنگلیا سے شروع کرے اور بائیں پیر کی چھنگلیا پر ختم کرے۔ (یہ وضو کا مسنون طریقہ ہے)۔ (بہشتی زیور)

وضو کے متعلق مسائل:

① اعضائے وضو کو خوب مل مل کر دھونا چاہیے۔

② وضو مسلسل کرنا چاہیے یعنی ایک عضو دھونے کے بعد دوسرے عضو کے دھونے میں وقفہ اور تاخیر نہ ہونا چاہیے۔

③ وضو ترتیب وار کرنا سنت ہے۔

وضو کے درمیان یہ دُعا پڑھے:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ)).

جب وضو کر چکے یہ دعا پڑھے:

((اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ)). (مسلم)

پھر یہ دعا پڑھے:

Marfat.com

((اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ)) (ترمذی، بہشتی زیور)

تیمم:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تیمم (کی حقیقت ہاتھ کا پاک زمین پر) دو مرتبہ مارنا ہے' ایک بار چہرے کے لیے اور ایک بار کہنیوں تک دونوں ہاتھوں کے لیے۔ (مستدرک)

حضور نبی کریم ﷺ ہر نماز کے جداگانہ تیمم نہ فرماتے' نہ آپ نے کبھی اس کا حکم دیا بلکہ تیمم کو بالکل وضو کا قائم مقام فرمایا ہے۔ (زادالمعاد)

تیمم کا طریقہ امام اعظم' امام مالک اور امام شافعی رحمہم اللہ کے نزدیک یہ ہے کہ دو مرتبہ زمین پر ہاتھ مارنا' ایک بار چہرے کے لیے اور ایک بار کہنیوں تک دونوں ہاتھوں کے لیے۔ (مدارج النبوۃ)

مسئلہ: جس طرح عذر سے وضو کے لیے تیمم جائز ہے اسی طرح غسل کے لیے بھی تیمم جائز ہے (جو غسل جنابت سے فرض ہوتا ہے)' غسل کے تیمم کا بھی یہی طریقہ ہے۔ (بہشتی زیور)

مسئلہ: پاک مٹی اور ریت' پتھر اور مٹی کے کچے اور پکے برتن جن پر روغن نہ ہو' اور مٹی کی کچی پکی اینٹیں' یا اینٹوں' پتھر یا چونے کی دیوار' گیرو اور ملتانی مٹی پر تیمم کرنا جائز ہے۔

تیمم کے فرائض:

① نیت کرنا' ② دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر منہ پر پھیرنا' ③ دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر دونوں ہاتھوں کو کہنی سمیت ملنا۔ (بہشتی زیور)

تیمم کا مسنون طریقہ:

تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ اول نیت کرے کہ میں ناپاکی دور کرنے کے لیے تیمم کرتا ہوں۔ پھر ﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ پڑھے' پھر دونوں ہاتھ مٹی کے بڑے ڈھیلے پر مار کر انہیں جھاڑ دے' زیادہ مٹی لگ جائے تو اسے پھونک مار کر اڑا دے اور دونوں ہاتھوں کو منہ پر اس طرح پھیرے کہ کوئی جگہ باقی نہ رہ جائے' اگر ایک بال کے برابر بھی جگہ چھوٹ جائے گی تو تیمم نہ ہوگا' پھر دوسری مرتبہ دونوں ہاتھ مٹی پر مارے اور انہیں جھاڑ کر پہلے بائیں ہاتھ کی چاروں انگلیاں

Marfat.com

سیدھے ہاتھ کی انگلیوں کے سروں کے نیچے رکھ کر کھینچتا ہوا کہنی تک لے جائے' اس طرح لے جانے میں سیدھا ہاتھ نیچے کی جانب پھر جائے گا' پھر بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سیدھے ہاتھ کے اوپر کی طرف کہنی سے انگلیوں تک کھینچتا ہوا لائے اور دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کی پشت پر پھیرے' اسی طرح سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر پھیرے' پھر انگلیوں کا خلال کرے' اگر انگوٹھی پہنی ہوئی ہو تو اسے اتارنا یا ہلانا ضروری ہے' انگلیوں کا خلال کرنا بھی سُنّت ہے۔ وضو اور غسل دونوں کے تیمم کا یہی طریقہ ہے۔ (بہشتی زیور)

نماز کا اعادہ ضروری نہیں:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے دو شخص سفر کو گئے' کسی موقع پر نماز کا وقت آ گیا اور ان کے ساتھ پانی نہ تھا اس لیے دونوں نے پاک مٹی سے تیمم کر کے نماز پڑھ لی' پھر نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے پانی بھی مل گیا' تو ایک صاحب نے وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھی اور دوسرے صاحب نے نماز کا اعادہ نہیں کیا۔ جب دونوں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس کا ذکر کیا تو جن صاحب نے نماز کا اعادہ نہیں کیا تھا ان سے آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے ٹھیک طریقہ اختیار کیا اور تم نے جو نماز تیمم کر کے پڑھی وہ تمہارے لیے کافی ہوگئی (شرعی مسئلہ یہی ہے کہ ایسے موقع پر تیمم کر کے نماز پڑھ لینا کافی ہے بعد میں وقت کے اندر پانی مل جانے پر بھی اعادہ کی ضرورت نہیں اس لیے تم نے جو کیا ٹھیک مسئلے کے مطابق کیا)' اور جن صاحب نے وضو کر کے نماز دوبارہ پڑھی تھی ان سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں دوہرا ثواب ملے گا کیونکہ تم نے دوبارہ جو نماز پڑھی وہ نفل ہوگئی' اللہ تعالیٰ نیکیوں کو ضائع نہیں فرماتا۔ (سنن ابی داؤد' مسند دارمی' معارف الحدیث)

نماز

حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے اول جس چیز کا سوال بندہ سے ہوگا وہ نماز ہے اگر وہ ٹھیک اتری تو اس کے سارے اعمال ٹھیک اتریں گے اور اگر وہ خراب نکلی تو اس کے سارے اعمال خراب نکلیں

گے۔ (طبرانی اوسط' حیات المسلمین)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پانچ وقت کی نمازیں اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہیں' جس نے ان کے لیے اچھی طرح وضو کیا اور ٹھیک وقت پر ان کو پڑھا اور رکوع وسجود بھی جیسے کرنا چاہیے ویسے ہی کیے اور خشوع کی صفت کے ساتھ ان کو ادا کیا تو ایسے شخص کے لیے اللہ تعالیٰ کا پکا وعدہ ہے کہ وہ اس کو بخش دے گا' اور جس نے ایسا نہیں کیا (اور نماز کے بارے میں اس نے کوتاہی کی) تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ نہیں ہے' چاہے گا تو اس کو بخش دے گا اور چاہے گا تو سزا دے گا۔ (معارف الحدیث' مسند احمد' سنن ابی داؤد)

پنجگانہ فرض نمازوں کے اوقات:

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے رسول اللہ ﷺ سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے اُن سے فرمایا: ان دونوں دن (آج اور کل) تم ہمارے ساتھ نماز پڑھو' پھر (دوپہر کے بعد) جیسے ہی آفتاب ڈھلا' آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور انہوں نے اذان دی' پھر آپ نے ان سے فرمایا تو انہوں نے ظہر کی نماز کے لیے اقامت کہی (اور ظہر کی نماز پڑھی گئی) پھر (عصر کا وقت آنے پر) آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے (قاعدہ کے مطابق پہلے اذان اور پھر) عصر کی نماز کے لیے اقامت کہی (اور عصر کی نماز ہوئی) یہ اذان اور پھر یہ نماز ایسے وقت ہوئی کہ آفتاب خوب اونچا اور پوری طرح روشن تھا (یعنی اس کی روشنی میں وہ فرق نہیں پڑا تھا جو شام کو ہو جاتا ہے)' پھر آفتاب غروب ہوتے ہی آپ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے مغرب کی (قاعدے کے مطابق اذان کہی پھر) اقامت کہی (اور مغرب کی نماز ہوئی)' پھر جیسے ہی شفق غائب ہوئی تو آپ ﷺ نے ان کو حکم دیا تو انہوں نے عشاء کی (قاعدے کے مطابق اذان کہی پھر) اقامت کہی (اور عشاء کی نماز پڑھی گئی)' پھر رات کے ختم ہونے پر جیسے ہی صبح صادق نمودار ہوئی' آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور انہوں نے فجر کی (قاعدے کے مطابق اذان کہی پھر) اقامت کہی (اور فجر کی نماز پڑھی گئی)۔

پھر جب دوسرا دن ہوا تو آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو ٹھنڈے وقت ظہر کی نماز قائم کرنے کا حکم دیا اور فرمایا ظہر آج (تاخیر کر کے) ٹھنڈے وقت پڑھی جائے تو آپ کے حسب حکم انہوں نے ٹھنڈے وقت پر ظہر کی اذان پھر اقامت پڑھی اور خوب اچھی طرح ٹھنڈا وقت کر

Marfat.com

دیا (یعنی کافی تاخیر کر کے ظہر اس دن بالکل آخری وقت پڑھی گئی)، اور عصر کی نماز ایسے وقت پڑھی کہ آفتاب اگرچہ اونچا ہی تھا لیکن گزشتہ روز کے مقابلہ میں زیادہ مؤخر کر کے پڑھی، اور عشاء تہائی رات گزر جانے کے بعد پڑھی، اور فجر کی نماز اسفار کے وقت میں (یعنی دن کا اجالا پھیل جانے پر) پڑھی۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: وہ صاحب کہاں ہیں جو نماز کے اوقات کے بارے میں سوال کرتے تھے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ میں حاضر ہوں یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا تمہاری نمازوں کا مستحب وقت اس کے درمیان میں ہے جو تم نے دیکھا۔ (صحیح مسلم، معارف الحدیث)

نمازِ ظہر:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب گرمی سخت ہو تو ظہر کو ٹھنڈے وقت پڑھا کرو۔ (صحیح بخاری)

نمازِ عشاء:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک بار حضور اکرم ﷺ عشاء کی نماز کے لیے اس وقت باہر تشریف لائے جب تہائی رات ہو چکی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ میری امت کے لیے یہ وقت بھاری اور مشکل ہو جائے گا تو یہ نماز (ہمیشہ دیر کر کے) اسی وقت پڑھایا کرتا کیونکہ اس نماز کے لیے ہمیشہ یہی وقت افضل ہے۔ (صحیح مسلم، معارف الحدیث)

نمازِ فجر:

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نماز فجر اسفار میں ادا کرو (یعنی صبح کا اجالا پھیل جانے پر فجر کی نماز پڑھو) کیونکہ اس میں زیادہ اجر و ثواب ہے۔ (سنن ابی داؤد، جامع ترمذی، مسند داری، معارف الحدیث)

نماز میں تاخیر کی ممانعت:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: علی! تین کام وہ ہیں جن میں تاخیر نہ کرنا:

① نماز جب اس کا وقت آ جائے۔

② اور جنازہ جب تیار ہو کر آ جائے۔

Marfat.com

③ بے شوہر والی عورت جب اس کے لیے کوئی مناسب جوڑ مل جائے۔ (جامع ترمذی، معارف الحدیث)

سونے یا بھول جانے کی وجہ سے نماز قضا ہو جائے تو......؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی نماز کو بھول گیا یا نماز کے وقت سوتا رہ گیا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب یاد آئے یا سو کے اٹھے اسی وقت پڑھ لے۔ (معارف الحدیث، صحیح بخاری و صحیح مسلم)

نماز میں تساہل:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تمہارا کیا حال ہوگا اور کیا رویہ ہوگا جب ایسے (غلط کار اور خدانا ترس) لوگ تم پر حکمران ہوں گے جو نماز کو مردہ اور بے روح کریں گے (یعنی ان کی نمازیں خشوع وخضوع اور آداب کے اہتمام نہ ہونے کی وجہ سے بے روح ہوں گی) یا وہ نمازوں کو ان کے صحیح وقت کے بعد پڑھیں گے؟ میں نے عرض کیا تو آپ کا میرے لیے کیا حکم ہے یعنی ایسی صورت میں مجھے کیا کرنا چاہیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم وقت آجانے پر اپنی نماز پڑھ لو اس کے بعد اگر ان کے ساتھ نماز پڑھنے کا موقع آجائے تو ان کے ساتھ پڑھ لو یہ تمہارے لیے نفل ہو جائے گی۔ (معارف الحدیث، صحیح مسلم)

دوسری نماز کا انتظار:

ایک بار مغرب کی نماز کے بعد کچھ لوگ عشاء کی نماز کا انتظار کر رہے تھے، نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور آپ اس قدر تیز تیز چل کر آئے کہ آپ کی سانس پھول گئی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: لوگو! خوش ہو جاؤ تمہارے رب نے آسمان کا ایک دروازہ کھول کر تمہیں فرشتوں کے سامنے کیا اور فخر کے طور پر فرمایا: دیکھو! یہ میرے بندے ایک نماز ادا کر چکے اور دوسری نماز کا انتظار کر رہے ہیں۔ (ابن ماجہ)

جمع بین الصلوٰتین:

بخاری و مسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ نے کوئی نماز اس کے غیر وقت میں پڑھی ہو، مگر مغرب و عشاء کی دو نمازوں میں جن کو مزدلفہ میں جمع فرمایا۔ اور احادیث میں عرفات میں ظہر و عصر کی نمازیں بھی جمع فرمانا مروی ہے اور یہ جمع بر بنائے مناسک حج تھی نہ کہ سفر کی وجہ سے اور

Marfat.com

جامع الاصول میں بروایت ابوداؤد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی سفر میں مغرب وعشاء کو ملا کر نہیں پڑھا مگر ایک مرتبہ۔ جمع بین الصلوتین کے معنی یہ ہیں کہ پہلی نماز کو اتنا موخر کیا جائے کہ اسے اس کے آخری وقت میں پڑھا جائے اور دوسری نماز میں اتنی تعجیل کی جائے کہ اسے اس کے شروع وقت میں پڑھا جائے اور بعض اسے جمع صوری کا نام دیتے ہیں کیونکہ یہ ظاہر صورت میں تو جمع ہے مگر درحقیقت جمع نہیں ہے اور یہی وہ صورت ہے جس پر احناف سفر میں جمع کا اطلاق کرتے ہیں۔ (مدارج النبوۃ)

جامع الاصول میں ابوداؤد سے بروایت نافع اور عبداللہ بن واقدی سے مروی ہے کہ ایک بار سفر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مؤذن نے کہا ''الصلوٰۃ'' ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: چلتے رہو' یہاں تک کہ غروب شفق سے پہلے اترے اور نماز مغرب ادا کی' اس کے بعد انتظار کیا یہاں تک کہ شفق غائب ہوگئی' پھر عشاء کی نماز پڑھی' اس کے بعد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو سفر میں جلدی ہوتی تو آپ ﷺ یہی فرماتے اور یہی حکم دیتے جیسا کہ میں نے کیا ہے۔ (مدارج النبوۃ)

نماز کے اوقاتِ ممنوعہ:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین وقتوں میں نماز پڑھنے سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے اور انہی اوقات میں مردوں کو دفن کرنے سے بھی یعنی نماز جنازہ پڑھنے سے بھی منع فرمایا ہے: ① طلوع آفتاب کے وقت ② زوال کے وقت ③ غروب آفتاب کے وقت۔

نبی کریم ﷺ کی نماز

احادیث میں روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو اللہ اکبر کہتے اور اس تکبیر تحریمہ کے ساتھ دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے اور اس کے بعد ہاتھ باندھ لیتے اس طرح کہ داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی کلائی پر رکھتے۔ ہاتھ باندھنے کے بعد ثناء پڑھتے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ... الخ.... اس کے بعد اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھتے' اس کے بعد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھتے پھر سورۂ فاتحہ پڑھتے اور اس کے آخر میں آمین کہتے۔ (امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب میں آمین آہستہ کہنا ہے)۔

Marfat.com

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امام چار چیزوں میں اخفاء کرے، یعنی آہستہ سے کہے: تعوذ، بسم اللہ، آمین اور سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ . . . الخ

پھر حضور ﷺ سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورۃ پڑھتے۔ پھر آپ جب اس قراءت سے فارغ ہوتے تو تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جاتے (جھکنے کے ساتھ ہی تکبیر کہتے) اسی طرح جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فرماتے۔

رکوع میں دونوں ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر خوب جماتے اور انگلیوں کو کھول کر رکھتے (علماء فرماتے ہیں کہ نماز میں انگلیوں کی تین حالتیں ہیں، ایک رکوع کی حالت میں کھول کر رکھنا چاہیے، دوسرے سجدے کی حالت میں انگلیوں کو ملا کر رکھنا چاہیے، تیسرے تمام حالتوں میں انگلیوں کو اپنے حال پر چھوڑنا خواہ قیام کی حالت ہو خواہ تشہد کی ہو)۔

حضور ﷺ رکوع میں بازوؤں کو پہلو سے دور رکھتے اور اپنی پشت کو سیدھا رکھتے، سر کو اس کے برابر، نہ نیچا کرتے اور نہ اٹھاتے، اور تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کہتے (یہ کم از کم ہے، بسا اوقات آپ اس سے بھی زیادہ کہتے تھے اور زیادہ مرتبہ کہنا طاق عدد میں افضل ہے) اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سجدہ میں اس وقت تک نہ جاتے جب تک کہ سیدھے کھڑے نہ ہو جاتے اور حضور ﷺ سجدے اسی انداز سے کرتے، آپ جب سجدے میں جاتے تو ہاتھوں سے پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھتے، اس کے بعد ہاتھوں کو رکھتے، پھر پہلے بینی (ناک) زمین پر رکھتے، پھر پیشانی مبارک رکھتے، سجدے میں بازوؤں اور پیٹ کو رانوں سے دور رکھتے اتنا کہ بکری کا بچہ اس کے درمیان سے گزر سکتا تھا۔ سجدے میں سر مبارک کو دونوں ہتھیلیوں کے درمیان رکھتے، سجدے میں پاؤں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی جانب ہوتا تھا۔ سجدے میں کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو جب تک بالکل سیدھے نہ بیٹھ جاتے، دوسرا سجدہ نہ فرماتے، جب قیام طویل ہوتا تو رکوع و سجدہ اور جلسہ بھی طویل ہوتا اور جب قیام مختصر ہوتا تو سب مختصر ہوتے۔ (مدارج النبوت)

آپ ﷺ ہر دو رکعت پر التحیات پڑھتے تھے۔ (صحیح مسلم)

حضرت وائل رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ آپ جب سجدہ سے (قیام کے لیے) کھڑے ہوتے تو رانوں اور گھٹنوں پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے اور سنت یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو

Marfat.com

گھٹنوں پر رکھے اور اسی سے ٹیک لگاتے ہوئے کھڑا ہو جائے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہوتے وقت زمین پر ہاتھوں سے ٹیک لگا کر کھڑے ہونے کو منع فرمایا ہے۔ (لیکن بحکم ضرورت زیادتی مشقت' کبرسنی اور کمزوری کے وقت زمین پر ٹیک لگانا جائز ہے)۔ (مدارج النبوۃ)

اور جب حضور ﷺ تشہد میں بیٹھتے تو بایاں پاؤں بچھاتے' اس پر بیٹھتے اور داہنا پاؤں کھڑا رکھتے اور جب آخری رکعت کے بعد تشہد کے لیے بیٹھتے تو قعدہ اولیٰ کی طرح بیٹھتے اور جب تشہد پڑھتے تو دونوں ہاتھوں کو دونوں رانوں پر رکھتے اور داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت سے اشارہ کرتے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ چھنگلی اور اس کے پاس کی انگلی کو ہتھیلی کے اندر جمع کرے اور بیچ کی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنائے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرے اور جب لَا اِلٰهَ کہے تو انگلی اٹھائے اور اِلَّا اللہ کہنے پر نیچے کرے۔ (مدارج النبوۃ)

حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ہمیں تعلیم فرمائی کہ ہم ان الفاظ میں التحیات پڑھیں۔

((اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ)). (رواہ مسلم۔ معارف الحدیث)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مجھے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ ملے تو انہوں نے کہا کیا میں تمہیں ایک تحفہ جسے میں نے حضور ﷺ سے سنا پیش کر دوں؟ میں نے کہا: ہاں! ضرور' تو انہوں نے کہا کہ حضور ﷺ سے میں نے عرض کیا کہ آپ ﷺ نے ہمیں آپ ﷺ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو بتا دیا لیکن ہم درود کس طرح بھیجیں تو آپ ﷺ نے فرمایا ان الفاظ میں:

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○))

(بخاری و مسلم۔ معارف الحدیث)

Marfat.com

ایک دوسرے صحابی حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی قریب قریب اسی مضمون کی ایک حدیث مروی ہے جس میں ہے کہ جب حضور ﷺ سے درود کے متعلق دریافت کیا گیا کہ حضرت! جب ہم نماز میں آپ پر درود پڑھیں تو کس طرح پڑھیں؟ آپ نے مذکورہ درود شریف کی تلقین فرمائی۔ (مدارج النبوۃ)

طبرانی، ابن ماجہ اور دار قطنی حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص کی نماز نہیں جو اپنے نبی پر درود نہ بھیجے۔ (مدارج النبوۃ)

درود شریف کے بعد اور سلام سے پہلے دُعا:

مستدرک حاکم میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ نمازی تشہد کے بعد درود شریف پڑھے اور اس کے بعد دعا کرے۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم وغیرہ کی ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے تشہد کی تلقین والی حدیث کے آخر میں رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد بھی مروی ہے یعنی نمازی جب تشہد پڑھ چکے تو جو دعا اسے اچھی معلوم ہو اس کا انتخاب کرلے اور اللہ تعالیٰ سے وہی دعا مانگے۔ (معارف الحدیث)

درود شریف کے بعد نماز میں دعا آنحضرت ﷺ سے تعلیماً بھی ثابت ہے اور عملاً بھی۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی آخری تشہد پڑھ کر فارغ ہوجائے تو اسے چاہیے کہ چار چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے۔ (مسلم)

حضور نبی کریم ﷺ درود شریف کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ)).

ترجمہ: ''اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنہ سے پناہ چاہتا ہوں اور موت و حیات کے فتنہ سے پناہ چاہتا ہوں اور گناہ سے اور (بلاوجہ) تاوان بھگتنے سے پناہ چاہتا ہوں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس دعا کی تعلیم اس طرح ہم کو دیتے تھے جس طرح قرآن کی کسی سورۃ کی تعلیم دیتے تھے۔ (مسلم و بخاری، مدارج النبوۃ)

Marfat.com

نبی کریم ﷺ تشہد کے بعد (نماز کے آخر میں) داہنے اور بائیں سلام پھیرتے اور اپنی چشم مبارک نماز میں کھلی رکھتے تھے، بند نہ کرتے تھے۔ (صحیح مسلم، مدارج النبوۃ)

سجدہ سہو:

① نماز میں جتنی چیزیں واجب ہیں ان میں سے ایک واجب یا کئی واجب اگر بھولے سے رہ جائیں تو سجدہ سہو کرنا واجب ہے اور اس کے کر لینے سے نماز درست ہو جاتی ہے، اگر سجدہ سہو نہیں کیا تو نماز دوبارہ پڑھے۔ (بہشتی زیور)

② اگر بھولے سے نماز کا کوئی فرض چھوٹ جائے تو سجدہ سہو کرنے سے نماز درست نہیں ہوگی پھر سے پڑھے۔ (رد المحتار)

③ سجدہ سہو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اخیر رکعت میں فقط التحیات پڑھ کے داہنی طرف ایک سلام پھیر کے دو سجدے کرے پھر بیٹھ کر التحیات اور درود شریف اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیرے اور نماز ختم کرے۔ (فتاویٰ ہندیہ و شرح الہدایہ)

④ اگر بھولے سے سلام پھیرنے سے پہلے ہی سجدہ سہو کر لیا تب بھی ادا ہوگیا اور نماز صحیح ہوگئی۔ (شرح الہدایہ طحطاوی، بہشتی زیور)

نماز کے بعد کے معمولات

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ آپ جب سلام پھیرتے تو تین بار ((اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ)) کہتے اور پھر
((اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ)).

ترجمہ: "یعنی اے اللہ! تو سلام ہے اور تجھ سے ہی سلامتی ہے، اے بزرگی اور عزت والے! تو برکت والا ہے) پڑھتے۔"

صرف اتنا کہنے کی حد تک قبلہ رخ رہتے اور مقتدیوں کی طرف تیزی سے منتقل ہو جاتے اور اپنے دائیں یا بائیں جانب (رخ انور) پھیر لیتے، اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کئی بار بائیں رخ ہو جاتے دیکھا، اور حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کثرت سے دائیں رخ پر دیکھا۔ (زاد المعاد)

نمازوں کے بعد کی خاص دُعائیں:

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)). (بخاری و مسلم، مشکوۃ)

ترجمہ: ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو تنہا ہے اور جس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جو تو دے اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روکے اس کا کوئی دینے والا نہیں اور کسی مالدار کو تیرے عذاب سے مالداری نہیں بچا سکتی۔''

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نماز میں سلام پھیرنے کے بعد تمام انواع ذکر پر روایت کردہ استغفار کو مقدم رکھنا چاہیے اس کے بعد ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ)) الخ پڑھنا چاہیے پھر اس کے بعد مذکورہ بالا دعا پڑھنا چاہیے۔ (مدارج النبوۃ)

حضور نبی کریم ﷺ دعا کے شروع میں اور کبھی دعا کے درمیان میں اکثر ان الفاظ کا اضافہ فرماتے:

((رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ)).

ترجمہ: ''اے ہمارے رب! دنیا میں ہمیں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔''

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے سلام پھیرتے تو تین بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ کہتے پھر مذکورہ بالا دعا پڑھتے۔ (مسلم، معارف الحدیث)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب نماز سے فارغ ہوجاتے تو اپنا داہنا ہاتھ سر پر پھیرتے اور فرماتے:

((بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحُزْنَ)) (بزار، طبرانی، ابن سنی، حصن حصین)

ترجمہ: ''میں نے اللہ کے نام کے ساتھ نماز ختم کی' جس کے سوا کوئی معبود نہیں (اور) جو رحمٰن و رحیم ہے' اے اللہ! تو مجھ سے فکر اور رنج کو دور فرما۔''

حضور اکرم ﷺ کا ہر نماز کے بعد معوذتین پڑھنا بھی آیا ہے' اور یہ حدیث حد درجہ صحیح ہے۔ اور ہر نماز کے بعد دس مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰه پڑھنا بھی آیا ہے' اس میں فضل عظیم ہے۔ (مدارج النبوۃ)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد یہ دعا کیا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ)).

ترجمہ: ''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کفر سے اور فقر و فاقہ سے اور قبر کے عذاب سے۔'' (جامع ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب شام یا صبح ہوتی تو رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَفِیْ اَهْلِیْ وَمَالِیْ))

ترجمہ: ''اے میرے اللہ! میں اپنے دین و دنیا اور اپنے اہل و مال میں تجھ سے معافی اور عافیت کا طلب گار ہوں۔'' (معارف الحدیث)

حضور ﷺ کی نماز کی کیفیت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ اس درجہ نوافل پڑھا کرتے تھے کہ پاؤں مبارک پر ورم آجاتا تھا' کسی نے عرض کیا جب آپ ﷺ پر اگلے پچھلے سب گناہوں کی معافی کی بشارت نازل ہو چکی ہے تو پھر آپ اس درجہ مشقت کیوں برداشت فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَفَلَا اَكُوْنَ عَبْدًا شَكُوْرًا ؟)). (شمائل ترمذی)

''کہ جب حق تعالیٰ شانہ نے مجھ پر اتنا انعام فرمایا تو کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟''

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ (خصائل نبوی ﷺ)

Marfat.com

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں حضور ﷺ کے ساتھ تھا۔ حضور خواب استراحت سے بیدار ہوئے مسواک کی اور وضو کر کے نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو میں بھی حضور ﷺ کے ساتھ کھڑا ہو گیا' پھر آپ ﷺ نے سورۂ بقرہ کی تلاوت شروع فرمائی تو کوئی رحمت والی آیت ایسی نہ گزری جس میں حضور ﷺ نے توقف کر کے خدا کے حضور رحمت کی درخواست نہ کی ہو اور ایسی کوئی عذاب والی آیت نہ گزری جس میں حضور ﷺ نے توقف کر کے خدا کے حضور اس کے عذاب سے پناہ نہ مانگی ہو (نفلی نمازوں میں اس طرح رک کر دعا کرنا جائز ہے' بشرطیکہ عربی میں ہو لیکن فرض نمازوں میں ایسا کرنا درست نہیں) پھر آپ نے قیام کے برابر طویل رکوع فرمایا اور پڑھا:

((سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْعَظَمَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ)).

پھر رکوع سے سر مبارک اٹھا کر اتنا ہی قیام فرمایا اور اس میں بھی یہی کلمات پڑھے' اس کے بعد سجدہ کیا اور اس میں بھی یہی کلمات پڑھے' پھر دونوں سجدوں کے درمیان جلوس فرمایا اور اس میں بھی اس کے مانند کلمات ادا فرمائے' اس کے بعد بقیہ رکعتوں میں سورہ آل عمران' سورہ نساء اور سورہ مائدہ تلاوت فرمائی۔ (شمائل ترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ ایک رات تہجد میں ایک ہی آیت کا تکرار فرماتے رہے۔ وہ آیت یہ تھی:

﴿ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾

ترجمہ: ''اگر آپ ان کو عذاب دیں تو بیشک وہ آپ کے بندے ہیں اور اگر آپ انہیں معاف فرما دیں تو آپ ہی زبردست حکمت والے ہیں۔'' (خصائل نبوی)

حضور ﷺ کی خاص نمازیں

حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ حضور اقدس ﷺ کی کوئی عجیب ترین بات سنائیں' انہوں نے ارشاد فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ کی کون سی بات ایسی تھی جو عجیب ترین نہ تھی اس کے بعد فرمانے لگیں۔ ایک رات کا قصہ ہے کہ

Marfat.com

سونے کے لیے مکان پر تشریف لائے اور میرے پاس میرے لحاف میں لیٹ گئے' لیٹتے ہی تھوڑی سی دیر میں فرمایا کہ چھوڑو تاکہ میں اپنے رب کی عبادت کروں' یہ فرما کر کھڑے ہو گئے' وضو کیا اور نماز کی نیت باندھ لی اور رونا شروع کر دیا یہاں تک کہ سینہ مبارک تک آنسو بہہ کر آنے لگے' اس کے بعد رکوع کیا اور اس میں بھی روتے رہے' پھر سجدہ کیا اور اس میں بھی روتے رہے' پھر سجدہ سے اٹھے اور روتے رہے' غرض صبح تک یہی کیفیت رہی حتیٰ کہ بلال رضی اللہ عنہ صبح کی نماز کے لیے بلانے کو آ گئے' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ (ﷺ) آپ اس قدر کیوں روئے' اللہ جل شانہ نے تو آپ کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف فرما دیئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تو کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ اس کے بعد ارشاد فرمایا: میں ایسا کیوں نہ کرتا حالانکہ آج مجھ پر یہ آیتیں نازل ہوئی ہیں' اس کے بعد آپ ﷺ نے ﴿اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ﴾ سے ﴿لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ﴾ تک سورہ آل عمران کے آخری رکوع کی آیتیں تلاوت فرمائیں۔ (خصائل نبوی ﷺ' مدارج النبوۃ)

نمازِ تہجد و وتر:

حضرت اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضور اقدس ﷺ کی رات کی نماز یعنی تہجد و وتر کے متعلق دریافت کیا کہ حضور ﷺ کا کیا معمول تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ حضور ﷺ عشاء کی نماز کے بعد رات کے اول حصہ میں استراحت فرماتے تھے اس کے بعد تہجد پڑھتے رہتے تھے' یہاں تک کہ آخری شب ہو جاتی تھی تب وتر پڑھتے اس کے بعد اپنے بستر پر تشریف لے آتے' اگر رغبت ہوتی تو اپنے اہل کے پاس تشریف لے جاتے' پھر صبح کی اذان کے بعد فوراً اٹھ کر غسل کی ضرورت ہوتی تو غسل فرماتے ورنہ وضو فرما کر نماز کے لیے مسجد تشریف لے جاتے۔ (شمائل ترمذی)

شعبان کی پندرھویں شب:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس اس وقت جبرائیل علیہ السلام آئے اور بتایا کہ آج کی رات شعبان کی پندرھویں رات ہے' اس رات کو حق تعالیٰ بنو کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر مخلوق کو جہنم سے آزاد کر دیں گے' البتہ مشرک اور کینہ پرور اور قطع رحمی کرنے والے اور ٹخنہ سے نیچے لنگی پہننے والے نیز والدین کی نافرمانی کرنے والے' ہمیشہ شراب نوشی کرنے والے پر حق تعالیٰ نظر عنایت نہ فرمائے گا۔

Marfat.com

اس کے بعد آپ ﷺ نے کپڑے اتارے اور فرمایا: اے عائشہ! کیا تم آج رات عبادت کرنے کی اجازت دیتی ہو؟ (اجازت حاصل کرنے کی ضرورت اس لیے ہوئی کہ رات بھر عبادت کرنے کا معمول نہ تھا بلکہ کچھ حصہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی دلجوئی اور دلجمعی کے لیے بھی مخصوص تھا' یہ اس رات نہ ہوسکا)۔ میں نے عرض کیا: ہاں ہاں' میرے والدین آپ پر قربان۔ چنانچہ آپ کھڑے ہوگئے اور نماز شروع فرمادی' پھر ایک لمبا سجدہ کیا حتیٰ کہ مجھے خیال ہوا کہ کہیں خدانخواستہ آپ ﷺ کی روح تو قبض نہیں ہوگئی' میں کھڑی ہوکر ٹٹولنے لگی اور اپنا ہاتھ آپ کے تلووں پر رکھا' آپ میں کچھ حرکت ہوئی جس سے میں مسرور و مطمئن ہوگئی' میں نے سنا کہ آپ سجدے میں یہ پڑھ رہے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ جَلَّ وَجْهُكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ)).

ترجمہ: ''اے اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں آپ کے عفو و درگزر کے ذریعہ آپ کے عذاب سے' اور پناہ چاہتا ہوں آپ کی رضا کے ذریعہ آپ کی ناراضگی سے' اور آپ کی پناہ چاہتا ہوں آپ ہی سے' آپ باعظمت ہیں اور میں آپ کی شایانِ شان تعریف نہیں کرسکتا' آپ ویسے ہی ہیں جیسے آپ نے خود اپنی ثناء فرمائی۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ صبح کو ان کلمات دعائیہ کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! تم ان کو سیکھ لو' اور اوروں کو سکھاؤ' مجھے جبرائیل علیہ السلام نے یہ کلمات سکھائے ہیں اور کہا ہے کہ میں انہیں سجدے میں بار بار پڑھا کروں۔ (بیہقی' مشکوٰۃ' الترغیب والترہیب)

اورادِ مسنونہ صبح و شام

حضرت مسلم بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو خصوصیت کے ساتھ تلقین فرمائی کہ جب تم مغرب کی نماز ختم کرو تو کسی سے بات کرنے سے پہلے سات دفعہ یہ دعا کرو:

((اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ)) ''اے اللہ! مجھے دوزخ سے پناہ دے۔''

Marfat.com

تم نے مغرب کے بعد اگر یہ دُعا کی اور اسی رات میں تم کو موت آ گئی تو دوزخ سے تمہارے بچاؤ کا فیصلہ کر دیا جائے گا۔

اور اسی طرح جب تم صبح کی نماز پڑھو تو کسی آدمی سے بات کرنے سے پہلے سات دفعہ اللہ کے حضور عرض کرو ((اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ)) اگر اس دن تمہاری موت مقدر ہو گی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم کو دوزخ سے بچانے کا حکم ہو جائے گا۔ (سنن ابن ماجہ' زاد المعاد)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص ہر دن کی صبح اور ہر رات کی شام کو تین تین بار یہ دعا پڑھے:

((بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ)).

ترجمہ: ''اللہ کے نام سے ہم نے صبح کی (یا شام کی) جس کے نام کے ساتھ آسمان یا زمین میں کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔''

وہ اس دن اور رات ہر بلا سے محفوظ و مامون رہے گا' اور تین بار یہ دعا مانگے:

((اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ كُلِّ شَرِّ مَا خَلَقَ)).

ترجمہ: ''میں اللہ کے کلمات تامہ کی پناہ لیتا ہوں اس کی ہر مخلوق کے شر سے۔''

(ادب المفرد' ابن حبان' حاکم)

نماز فجر کے بعد اور رات میں:

① سورۂ فاتحہ ایک مرتبہ، آیت الکرسی ایک مرتبہ۔

﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ؕ ۝۱۸ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۟ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ ؕ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ۝۱۹﴾ (ایک مرتبہ)

② سورۂ فاتحہ اور آیت الکرسی اور اس کے ساتھ والی آیتیں پانچوں نمازوں کے بعد پڑھ لیا کرے تو جنت اس کا ٹھکانہ ہو اور حظیرۃ القدس میں رہے' اللہ تعالیٰ روزانہ اس پر ستر مرتبہ نظر رحمت سے

دیکھیں اور ستر حاجتیں اس کی پوری فرمادیں گے یعنی اس کی مغفرت ہے۔ (ابن السنی)

③ تین مرتبہ ((رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيًّا وَّرَسُوْلًا)) پڑھے:

ترجمہ: ''میں اللہ کو رب ماننے پر اور اسلام کو دین ماننے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی اور رسول ماننے پر راضی ہوں۔''

فضیلت:

اس کے تین مرتبہ پڑھ لینے سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اتنا انعام دیں گے کہ اس کا پڑھنے والا راضی ہو جائے گا۔ (حصن حصین)

④ حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شام کو اور صبح کو (یعنی دن شروع ہونے اور رات شروع ہونے پر) تم ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ تین بار پڑھ لیا کرو۔ یہ ہر چیز کے لیے تمہارے لیے کافی ہے۔ (سنن ابی داؤد، معارف الحدیث)

⑤ ﴿فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ۝ وَ لَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ عَشِيًّا وَّ حِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ۝ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ وَ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝﴾

ترجمہ: ''سو تم اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرو شام کے وقت اور صبح کے وقت اور تمام آسمانوں اور زمین میں اسی کے لیے حمد ہے اور زوال کے بعد بھی اور ظہر کے وقت بھی، وہ جاندار کو بے جان سے اور بے جان کو جاندار سے باہر لاتا ہے اور زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد زندہ کرتا ہے اور اسی طرح تم اٹھائے جاؤ گے۔'' (از صحاح ستہ)

فضیلت:

رات کو پڑھے تو دن کے تمام اذکار و اوراد کی کمی پوری کر دی جاتی ہے اور صبح کو پڑھے تو رات کے تمام اوراد و اذکار کی کمی پوری کر دی جاتی ہے۔ (صحاح ستہ)

⑥ عبداللہ بن غنام بیاضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو بندہ صبح ہونے پر اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کرے:

((اَللّٰھُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِّعْمَۃٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ فَمِنْکَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ' فَلَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ)) (معارف الحدیث)

ترجمہ: ''اے اللہ! اس صبح کے وقت جو بھی کوئی نعمت مجھ پر یا کسی بھی دوسری مخلوق پر ہے وہ صرف تیری ہی طرف سے ہے' تو تنہا ہے' تیرا کوئی شریک نہیں' تیرے ہی لیے حمد ہے اور تیرے ہی لیے شکر ہے۔''

تو اس نے اس دن کی ساری نعمتوں کا شکر ادا کر دیا' اور جس نے شام ہونے پر اللہ تعالیٰ کے حضور میں اسی طرح عرض کیا تو اس نے پوری رات کی نعمتوں کا شکر ادا کر دیا۔ (معارف الحدیث)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے ذکر و دعا کے وہ کلمے تعلیم فرما دیجئے جن کو میں صبح و شام پڑھ لیا کروں' آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے یوں عرض کیا کرو:۔

((اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَّ مَلِیْکَہٗ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَشَرِّ الشَّیْطٰنِ وَشِرْکِہٖ)).

ترجمہ: ''اے اللہ! پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے' غائب اور حاضر کے جاننے والے (آپ) ہر شے کے پروردگار اور اس کے مالک ہیں' میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں آپ سے پناہ چاہتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر سے اور اس کے شرک سے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اے ابو بکر رضی اللہ عنہ! تم اللہ تعالیٰ سے یہ دُعا کیا کرو صبح کو اور شام کو اور سونے کے لیے بستر پر لیٹتے وقت۔ (سنن ابی داؤد' جامع ترمذی' معارف الحدیث)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے فرمایا: اے معاذ (رضی اللہ عنہ)! مجھے تجھ سے محبت ہے' میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ مجھے بھی آپ سے محبت ہے' آپ ﷺ نے فرمایا: تو (اس محبت ہی کی بناء پر میں تجھ سے کہتا ہوں کہ) ہر نماز کے بعد اللہ تعالیٰ سے یہ دعا ضرور کیا کرو اور کبھی اسے نہ چھوڑو:

((رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ))

ترجمہ: ''اے میرے پروردگار! میری مدد فرما اور مجھے توفیق دے اپنے ذکر کی' اپنے شکر کی اور

Marfat.com

اپنی اچھی عبادت کی۔'' (مسند احمد' سنن ابی داؤد' سنن نسائی' زاد المعاد' معارف الحدیث)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی ایسی دعا تعلیم فرما دیجئے جو میں اپنی نماز میں مانگا کروں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، یوں عرض کیا کرو:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ)).

ترجمہ: ''اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا اور اس میں شک نہیں کہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی بخش نہیں سکتا' پس تو اپنی طرف سے خاص بخشش سے مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما دے' بیشک تو ہی بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔'' (بخاری و مسلم۔ مدارج النبوۃ)

تسبیحات شام وسحر

تسبیح فاطمہ رضی اللہ عنہا:

مسند امام احمد میں حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے یہ کلمات اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو سکھائے' جب وہ ایک غلام طلب کرنے کے لیے حاضر ہوئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: سوتے وقت تم ۳۳ بار سبحان اللہ' ۳۳ بار الحمد للہ' اور ۳۴ بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو اور ایک بار کہو:

((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)) (مسلم۔ بخاری۔ ترمذی)

ترجمہ: ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

افرادِ اُمت کے لیے مستحب ہے کہ ہر نماز کے بعد یہ کہا کریں' اور سو کی گنتی پوری کرنے کے لیے ایک بار مذکورہ دعا پڑھ لیا کریں۔ (زاد المعاد)

جس نے نماز فجر و مغرب کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھے بیٹھے کوئی بات کرنے سے پہلے دس

Marfat.com

مرتبہ پڑھا:

((لَا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لاَ شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ)).

ترجمہ: ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ تنہا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

اس کے لیے یہ ورد نیکیوں کو قائم کرنے' بدیوں کو مٹانے اور درجات کی بلندی کے لیے عظیم تاثیر رکھتا ہے۔ (مدارج النبوۃ' زاد المعاد)

دیگر تسبیحات:

① سو مرتبہ صبح کے وقت اور سو مرتبہ شام کے وقت پڑھیں:

((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ))

② صبح و شام سو سو مرتبہ پڑھیں:

((سُبْحَانَ اللّٰهِ... اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ... اَللّٰهُ اَكْبَرُ))

③ سو مرتبہ روز پڑھیں: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ))

④ جب سونے کا ارادہ کرے تو یہ پڑھے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ بار...... اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ بار...... اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۴ بار۔

⑤ جب تہجد کے لیے اٹھے تو یہ پڑھے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۱۰ بار...... اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۱۰ بار...... سُبْحَانَ اللّٰهِ ۱۰ بار۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ تَعَالٰى رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ ۱۰ بار۔

⑥ ہر نماز کے بعد پڑھیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ بار...... اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ بار...... اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۴ بار...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۱۰ بار

⑦ بعد ہر نماز کے پڑھیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ سو بار...... اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سو بار...... اَللّٰهُ اَكْبَرُ سو بار۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ..... ایک بار۔

⑨ ﴿ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۸۱﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

Marfat.com

﴿رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ ایک بار۔

⑨ ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ)).

بکثرت (بلا تعداد و بلا تعین وقت) پڑھیں۔ (حصن حصین)

تسبیحات کا شمار:

⑩ چونکہ تسبیحات کے پڑھنے کے لیے بعض مخصوص اعداد بھی وارد ہیں' ان کے شمار کرنے کے لیے دو طریقے ہیں۔ ① تسبیح سے گننا۔ ② عقد انامل سے گننا۔

یہ دونوں طریقے مسنون ہیں اور عقد انامل (انگلیوں سے حساب کا ایک طریقہ) حضور ﷺ کی قولی و فعلی حدیث سے ثابت ہے اس لیے اس میں زیادہ فضلیت ہے۔ (از اوراد رحمانی)

عقد انامل:

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ انگلیوں پر کلمہ طیبہ اور تسبیحات کو گنا کرو کہ قیامت کے دن انگلیوں سے بھی محاسبہ ہو گا کہ اپنے اپنے اعمال بتائیں اور ان کو قوت گویائی عطا کی جائے گی۔ حضور اکرم ﷺ پر میرے ماں باپ قربان ہوں کہ آپ ﷺ کا ہر نمونہ ہر چیز میں ہمارے سامنے ہے۔ (شرح شمائل ترمذی)

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کو حکم فرمایا کرتے تھے کہ وہ تکبیر ﴿اَللّٰهُ اَكْبَرُ﴾ تقدیس ﴿سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ﴾ اور تہلیل ﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ کی تعداد کا خیال رکھا کریں اور انہیں انگلیوں پر شمار کیا کریں' فرمایا: اس لیے کہ قیامت کے دن انگلیوں سے دریافت کیا جائے گا اور وہ بتلائیں گی کہ کتنی تعداد میں تکبیر' تقدیس اور تہلیل کی تھی۔ (حصن حصین' شمائل ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سیدھے ہاتھ کی انگلیوں پر تسبیح پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ (شمائل ترمذی' حصن حصین)

اوراد بعد نماز:

واضح رہنا چاہیے کہ نماز کے بعد دعائیں اور اذکار جو متعدد حدیثوں میں آئے ہیں جیسے مذکورہ دعائیں وغیرہ انہیں نماز کے متصل بعد فصل کے بغیر پڑھنے کی تلقین کی گئی ہے۔ متصل بعد کا مطلب یہ ہے کہ نماز اور ان دعاؤں کے درمیان ایسی کسی چیز میں مشغول نہ ہو جو یاد الٰہی کے منافی

Marfat.com

شمار ہوتی ہو اور اگر اتنی دیر خاموش رہے کہ اسے زیادہ نہ سمجھا جاتا ہو تو مضائقہ نہیں' لہٰذا نماز سے فارغ ہونے کے بعد جو کچھ بھی وجہ مذکور پر پڑھے اسے نماز کے بعد ہی کہا جائے گا۔

اب رہا یہ کہ سنت موکدہ کا فرض کے بعد پڑھنا کیا فرض اور اذکار و ادعیہ مذکورہ کے درمیان موجب فصل اور وجہ بعدیت ہے یا نہیں؟ یہ بھی اس جگہ محل نظر ہے' ظاہر یہ ہے کہ یہ فصل نہ ہوگا۔ اور یہ جو حدیثوں میں آیا ہے کہ بعض دعائیں اور اذکار جو نمازوں کے فوراً بعد پڑھے یہ اس کا متقاضی نہیں ہے کہ ان کو فرض سے ملائے بلکہ ان کا مقام ان سنتوں کے بعد بغیر کسی مشغولیت کے ہے جو فرض کے تابع ہیں' اور جو سنتیں فرض کے تابع نہیں ہیں وہاں فرض کے بعد متصل ہی پڑھنا کافی ہے۔

بعض روایات میں ہے کہ فرض اور سنتوں کے درمیان بعض دعاؤں اور اذکار سے فصل کرنا اختیاری ہے لیکن اولیٰ یہ ہے کہ کسی مختصر دعا اور ذکر سے فصل کرے اور جو دعائیں اور اذکار طویل ہیں انہیں سنتوں کے بعد پڑھے۔

حضور ﷺ سے کسی ایسی دعا و ذکر سے فصل جس کو مسجد میں ہمیشہ کرتے رہے ہوں' جیسے آیۃ الکرسی اور تسبیحات کا پڑھنا ثابت نہیں ہے (کبھی کبھی پڑھنا اور امر ہے) یہ گفتگو مداومت اور دوام پر ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ جب امام ظہر' مغرب اور عشاء میں سلام پھیرے تو چونکہ ان فرائض کے بعد سنتیں ہیں تو بیٹھ کر تاخیر کرنا مکروہ ہے' اسے لازم ہے کہ مختصر دعا کے بعد سنت کے لیے کھڑا ہو جائے اور وہ نمازیں جن کے بعد سنتیں نہیں ہیں وہاں اپنی جگہ قبلہ رو دیر تک بیٹھے رہنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (مدارج النبوت)

اندازِ قراءت

حضور نبی کریم ﷺ کا معمول تلاوت میں ترتیل کا تھا' تیزی اور سرعت کے ساتھ تلاوت نہ فرماتے بلکہ ایک ایک حرف ادا کر کے واضح طور پر تلاوت فرماتے' آپ ایک ایک آیت کی تلاوت وقفہ کر کے کرتے اور مد کے حروف کو کھینچ کر پڑھتے' مثلاً رحمٰن اور رحیم کو مد سے پڑھتے

اور تلاوت کے آغاز میں آپ شیطان رجیم سے اللہ کی پناہ مانگتے اور پڑھتے:

﴿ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ ﴾

اور گاہے گاہے یوں پڑھتے:

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ)).

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضورِ اقدس ﷺ تلاوت میں ہر آیت کو جدا جدا کر کے علیحدہ علیحدہ اس طرح پڑھتے کہ ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ پر ٹھہرتے، پھر ﴿ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾ پر وقف کرتے پھر ﴿ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴾ پر وقف کرتے۔ (شمائل ترمذی)

حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ حضور اقدس ﷺ قرآن مجید آہستہ پڑھتے تھے یا پکار کر؟ انہوں نے فرمایا کہ دونوں طرح معمول تھا، میں نے کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اللہ تعالیٰ کا شکر و احسان ہے جس نے ہر طرح سہولت عطا فرمائی (کہ بمقتضائے وقت جیسا مناسب ہو آواز سے یا آہستہ جس طرح چاہیے پڑھ سکے)۔ (شمائل ترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ان سے ذکر کیا گیا کہ بعضے لوگ پورا قرآن ایک رات میں ایک دفعہ یا دو دفعہ پڑھ لیتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ ان لوگوں نے پڑھا بھی اور نہیں بھی پڑھا (یعنی الفاظ کی تلاوت کر لی، مگر اس کا حق ادا نہیں کیا)، میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تمام رات کھڑی رہتی تھی اور آپ نماز میں سورۂ بقرہ، آل عمران اور سورۂ نساء پڑھتے تھے، سو آپ کسی آیت پر جس میں خوف (کا مضمون) ہو نہیں گزرتے تھے مگر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے اور (امن کا) سوال کرتے تھے، (یعنی نفل نماز کے اندر ایسی آیتوں کے مضمون کے حق کو ادا کرنے میں اتنی دیر لگ جاتی تھی کہ تمام رات میں ایک منزل پڑھنے پاتے تھے)۔ (مسند امام احمد)

① حضور اکرم ﷺ نوافل میں بھی اتنا لمبا قیام فرماتے کہ قدم مبارک پر ورم آجاتے تھے اور سینہ مبارک میں سے ہانڈی کھولنے کی سی آواز آتی تھی (یہ خوف خدا تعالیٰ کی وجہ سے ہوتا تھا)۔

② حضور ﷺ کو وہ عبادت زیادہ محبوب تھی جو ہمیشہ ادا ہو سکے۔ (بخاری)

③ جب آپ امام ہوتے تو ایسی ہلکی پھلکی نماز پڑھاتے جو مقتدیوں پر بار نہ ہوتی۔ (نسائی)

④ اور جب تنہا نماز پڑھتے تو بہت طویل نماز پڑھتے۔ (نسائی)

اگر نماز نفل میں مشغول ہوتے اس وقت اگر کوئی شخص پاس آ بیٹھتا تو آپ نماز مختصر کر دیتے اور

Marfat.com

اس کی ضرورت پوری کر دینے کے بعد پھر نماز میں مشغول ہو جاتے۔ اگرچہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ تام اور قرب خصوصی حاصل تھا' کبھی آپ نماز شروع کرتے تو طویل کر دیتے' پھر کسی بچے کے رونے کی آواز سنتے تو اس خیال سے مختصر کر دیتے کہ کہیں ماں پر بار نہ گزرے۔ (زادالمعاد)

آپ کھڑے کھڑے' بیٹھ کر' لیٹ کر' وضو اور بغیر وضو (جنابت کے علاوہ) ہر حالت میں قرآن پاک پڑھ لیتے اور اس کی تلاوت سے منع نہ فرماتے' اور آپ بہترین انداز سے تلاوت فرماتے۔ (زادالمعاد)

حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ مجھے یاد نہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سارا قرآن کسی ایک رات میں پڑھا ہو' یا ساری رات یعنی عشاء سے لے کر فجر تک نماز پڑھی ہو یا سوائے رمضان کے کسی مہینہ میں پورے مہینہ کے روزے رکھے ہوں' یعنی یہ باتیں آپ ﷺ نے کبھی نہیں کیں۔ (مسلم' مشکوٰۃ)

سواری پر نماز نوافل:

نبی کریم ﷺ کی سنت طیبہ یہ تھی کہ آپ ﷺ نوافل سواری پر بھی پڑھ لیتے تھے خواہ جس طرف بھی اس کا رخ ہوتا' رکوع و سجود اشاروں سے کرتے آپ کا سجدہ بہ نسبت رکوع کے قدرے نیچا ہوتا تھا۔ (زادالمعاد)

سجدہ تلاوت:

نبی کریم ﷺ تلاوتِ قرآن کے دوران جب کسی سجدہ کے مقام سے گزرتے (یعنی آیت سجدہ پڑھتے) تو تکبیر کہتے اور سجدہ کرتے۔ (زادالمعاد)

سجدہ تلاوت واجب ہے:

سجدہ تلاوت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کرے اور اللہ اکبر کہتے وقت ہاتھ نہ اٹھائے' سجدہ میں کم از کم تین بار ''سبحان ربی الاعلیٰ'' کہہ کر پھر اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھائے۔

ھدایت: جو چیزیں نماز کے لیے مشروط ہیں وہی سجدہ تلاوت کے لیے بھی مشروط ہیں یعنی وضو کا ہونا' جگہ کا پاک ہونا' بدن اور کپڑے کا پاک ہونا اور قبلہ رخ ہونا۔ (بہشتی زیور)

سجدہ شکر:

آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنت ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کو خوشی کی کوئی خبر ملتی یا خوشی کا واقعہ پیش آتا تو آپ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا

Marfat.com

کرنے کے لیے سجدے میں گر پڑتے تھے۔ (ابوداؤد، ترمذی، ماخوذ از مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۱۳۱)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب اپنے پروردگار کی طرف سے بشارت ملی کہ جس نے آپ ﷺ پر درود بھیجا میں اس پر رحم کروں گا اور جس نے آپ پر سلام بھیجا میں اس پر سلام بھیجوں گا تو آپ ﷺ نے سجدہ شکر ادا کیا۔ (زادالمعاد)

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو کوئی نئی نعمت حاصل ہو یا اللہ تعالیٰ اسے مال یا اولاد عطا فرمائے یا اس سے کوئی مصیبت دور ہو تو اس کے لیے مستحب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر ادا کرے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی حمد، تسبیح اور تکبیر پڑھے، پھر اسی طرح سر اٹھالے جس طرح سجدۂ تلاوت میں اٹھایا جاتا ہے، اس سلسلے میں بہت سی احادیث موجود ہیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے بھی سجدہ شکر بجالانا ثابت ہے۔ (شامی ص ۵۲۴ ج ۱)

یہ سجدۂ شکر سُنّت غیر مقصودہ ہے۔

قراءت مختلف نمازوں میں:

رسول اللہ ﷺ نماز میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت ملا کر پڑھتے اور صبح کی نماز میں قراءت کو ساٹھ آیتوں سے سو تک دراز کرتے، کبھی سورۂ ''قٓ'' پڑھتے اور کبھی سورہ ''روم'' پڑھتے اور کبھی قراءت میں تخفیف کرتے اور سفر میں ''معوذتین'' پڑھتے اور جمعہ کے دن فجر میں سورہ ''الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ'' پہلی رکعت میں اور ''هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ'' دوسری رکعت میں پڑھتے، اور نماز جمعہ میں ''سورہ منافقون'' اور کبھی ''سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى'' یا سورۂ غاشیہ پڑھتے۔

خلاصہ یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ نماز میں باعتبار مصلحت وحکمت جو بھی وقت کا اقتضاء ہوتا طویل یا قصیر سورتوں میں سے جو چاہتے پڑھتے، جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آیا ہے، اور جو یہ مشہور ومعمول ہے اور جس پر اکثر فقہاء کا عمل ہے کہ فجر وظہر میں طوال مفصل پڑھتے اور عصر وعشاء میں اوساط مفصل اور مغرب میں قصار مفصل پڑھتے تو حضور ﷺ کا معمول اکثر اصول میں اسی طرح پر تھا، اس باب میں اخبار وآثار بکثرت ہیں تاہم احناف کے نزدیک اس امر میں حضور ﷺ کی مداومت ثابت نہیں ہے۔

احناف کے نزدیک کسی وقت کے ساتھ کسی سورت کو متعین کر لینا مکروہ ہے اور شیخ ابن الہمام رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے تھے کہ یہ کراہت اس صورت میں ہے کہ اس کو لازم سمجھے اور ان کے سوا کو مکروہ

جانے، رسول اللہ ﷺ کی قراءت سے تبرک کی بناء پر تو کراہت نہیں ہے لیکن شرط یہ ہے کہ کبھی کبھی ان کے علاوہ بھی پڑھا کرے تاکہ کسی کو یہ گمان نہ ہو کہ یہ جائز نہیں ہے۔ (مدارج النبوۃ)

فجر کی سُنّت میں قراءت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر کی سنت کی دو رکعتوں میں ﴿قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ﴾ اور سورہ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ پڑھیں۔ ایک حدیث میں حضور اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ یہ دونوں سورتیں کیسی اچھی ہیں کہ صبح کی سنتوں میں پڑھی جاتی ہیں۔ (صحیح مسلم، معارف الحدیث)

بعض احادیث میں دوسری سورتوں کا پڑھنا بھی ثابت ہے۔ (خصائل نبویؐ)

حضور ﷺ نماز فجر میں:

① سورہ قٓ اور اس جیسی دوسری سورتیں پڑھا کرتے تھے اور بعد میں آپ کی نماز ہلکی ہوتی تھی۔ (مسلم، معارف الحدیث)

② کبھی سورہ التکویر وَالَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ۔ (مسلم)

③ کبھی سورہ مومنون۔ (مسلم) ④ اور سورہ اِذَا زُلْزِلَتِ۔ (سنن ابی داؤد)

⑤ (عن ابن عباس رضی اللہ عنہما) سورۂ بقرہ کی آیات ﴿قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا﴾ اور سورۂ آل عمران کی یہ آیات ﴿قُلْ یٰٓاَهْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَیْنَنَا وَ بَیْنَکُمْ .... الخ﴾ مذکورہ بالا سورتوں کا پڑھنا بھی احادیث میں وارد ہے۔ (صحیح مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن فجر کی پہلی رکعت میں ﴿الٓمّٓ ○ تَنْزِیْلَ﴾ (یعنی سورۂ السجدہ) اور دوسری رکعت میں ﴿هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ﴾ (یعنی سورۃ الدہر) پڑھا کرتے تھے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

ظہر و عصر:

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز میں ﴿وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی﴾ پڑھتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ سورہ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی﴾ پڑھتے تھے اور عصر کی نماز میں بھی قریب قریب اتنی ہی بڑی سورت پڑھتے تھے، اور صبح کی نماز میں اس سے کچھ طویل۔ (مسلم، معارف الحدیث)

Marfat.com

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور اس کے بعد کوئی ایک سورۃ پڑھتے تھے اور آخر کی دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے۔ اور کبھی کبھی (سری نماز میں بھی ہماری تعلیم کی غرض سے) ایک آدھ آیت آپ ﷺ اتنی آواز سے پڑھتے تھے کہ ہم سن لیتے تھے' آپ ﷺ پہلی رکعت میں طویل قراءت فرماتے تھے اور دوسری رکعت میں اتنی طویل نہیں فرماتے تھے اور اسی طرح عصر میں اور اسی طرح فجر میں آپ ﷺ کا معمول تھا۔ (صحیح البخاری' صحیح مسلم' معارف الحدیث)

سنت ظہر:

حضرت علی رضی اللہ عنہ ظہر سے قبل چار رکعت پڑھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ حضور اقدس ﷺ ان چار رکعتوں کو پڑھتے تھے اور ان میں طویل قراءت فرماتے تھے۔

فائدہ : امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ ان چار رکعتوں میں بھی یہ ہے کہ سورۂ بقرہ پڑھے ورنہ کوئی ایسی ہی سورۃ جو سو آیت سے زیادہ ہو تا کہ رسول اللہ ﷺ کا اتباع طویل قراءت میں ہو جائے۔

نمازِ عشاء:

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو عشاء کی نماز میں سورہ ﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ﴾ پڑھتے سنا اور میں نے آپ سے زیادہ اچھی آواز والا کسی کو نہیں سنا۔

(صحیح بخاری و مسلم' معارف الحدیث)

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو تعلیم فرمایا کہ عشاء کی نماز میں سورہ ﴿وَالشَّمْسِ وَ ضُحٰهَا﴾ (سورۂ والضحیٰ) سورۂ ''واللیل'' اور ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ پڑھا کرو۔ (صحیح بخاری و مسلم' معارف الحدیث)

جمعہ اور عیدین کی نماز میں قراءت:

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عیدین اور جمعہ کی نماز میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى﴾ اور ﴿هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ﴾ پڑھا کرتے تھے اور اگر عید و جمعہ دونوں ایک دن ہو جاتے تو آپ دونوں نمازوں میں یہی سورتیں پڑھتے۔ (صحیح مسلم)

دوسری حدیث میں ﴿قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ﴾ اور ﴿اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ﴾ پڑھنا

Marfat.com

بھی منقول ہے۔(صحیح مسلم)

سورۃ کا تعین:

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ صاحب ''حجۃ اللہ البالغہ'' میں تحریر فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے بعض نمازوں میں کچھ مصالح اور فوائد کے پیش نظر بعض خاص سورتیں پڑھنا پسند فرمائیں لیکن قطعی طور پر نہ ان کا تعین کیا اور نہ دوسروں کو تاکید فرمائی کہ وہ ایسا ہی کریں' پس اس بارے میں اگر کوئی آپ ﷺ کا اتباع کرے (اور ان نمازوں میں وہی سورتیں اکثر و بیشتر پڑھے) تو اچھا ہے اور جو ایسا نہ کرے تو اس کے لیے بھی کوئی مضائقہ اور حرج نہیں ہے۔(معارف الحدیث)

نبی کریم ﷺ جمعہ اور عیدین کے علاوہ دوسری تمام نمازوں میں سورت معین کر کے نہیں پڑھا کرتے تھے' فرض نمازوں میں چھوٹی بڑی سورتوں میں کوئی ایسی سورۃ نہیں ہے جو آپ ﷺ نے نہ پڑھی ہو۔ اور نوافل میں ایک ایک رکعت میں دو دو سورتیں بھی آپ ﷺ پڑھ لیتے تھے لیکن فرض میں نہیں' معمولاً آپ کی پہلی رکعت دوسری رکعت سے بڑی ہوا کرتی تھی' قراءت ختم کرنے کے بعد ذرا دم لیتے پھر تکبیر کہتے اور رکوع میں چلے جاتے۔(زاد المعاد)

حضرت سلمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ تابعی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے (اپنے زمانے کے ایک امام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا: "میں نے کسی شخص کے پیچھے ایسی نماز نہیں پڑھی جو رسول اللہ ﷺ کی نماز سے زیادہ مشابہ ہو بہ نسبت فلاں امام کے۔"

حضرت سلمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ان صاحب کے پیچھے میں نے نماز پڑھی ہے' ان کا معمول یہ تھا کہ ظہر کی دو رکعتیں لمبی پڑھتے تھے اور آخری دو رکعتیں ہلکی پڑھتے تھے اور عصر ہلکی ہی پڑھتے تھے اور مغرب میں قصار مفصل اور عشاء میں اوساط مفصل پڑھتے تھے اور فجر کی نماز میں طوال مفصل پڑھا کرتے تھے۔(سنن نسائی)

تشریح: ''مفصل'' قرآن مجید کی آخری منزل کی سورتوں کو کہا جاتا ہے' یعنی سورہ حجرات سے آخر قرآن تک' پھر اس کے بھی تین حصے کیے گئے ہیں حجرات سے لے کر سورہ بروج تک کی سورتوں کو ''طوال مفصل'' کہا جاتا ہے' اور بروج سے لے کر ''سورہ لم یکن'' تک کی سورتوں کو ''اوساط مفصل'' اور ''لم یکن'' سے لے کر آخر تک کی سورتوں کو ''قصار مفصل'' کہا جاتا ہے۔(معارف الحدیث)

اگر نماز کی پہلی رکعت میں کسی سورت کا کچھ حصہ پڑھے اور دوسری رکعت میں اس

Marfat.com

سورت کا باقی حصہ پڑھے تو بلا کراہت درست ہے' اور اسی طرح اگر اول رکعت میں اسی سورۃ کا درمیانی حصہ یا ابتدائی حصہ پڑھے پھر دوسری رکعت میں کسی دوسری سورۃ کا درمیانی یا ابتدائی حصہ پڑھے یا کوئی پوری چھوٹی سورت پڑھے تو بلا کراہت درست ہے۔ (صغیری)

مگر اس کی عادت ڈالنا خلاف اولیٰ ہے' بہتر یہ ہے کہ ہر رکعت میں مستقل سورت پڑھے۔ (بہشتی زیور)

سُنّتِ مؤکدہ

اُم المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص رات دن میں بارہ رکعتیں (علاوہ فرض نمازوں کے) پڑھے اس کے لیے جنت میں ایک گھر تیار کیا جائے گا (ان بارہ رکعتوں کی تفصیل یہ ہے) چار ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد اور دو مغرب کے بعد اور دو عشاء کے بعد اور دو فجر سے پہلے۔ (جامع ترمذی' معارف الحدیث' شمائل ترمذی)

سُنّتِ فجر:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فجر کی دو رکعت سنت دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں۔ (معارف الحدیث' صحیح مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس نے فجر کی سنتیں نہ پڑھی ہوں اس کو چاہیے کہ وہ سورج نکلنے کے بعد ان کو پڑھے۔"

(جامع ترمذی' معارف الحدیث)

سُنّتِ ظہر:

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ ظہر سے پہلے کی چار رکعتیں جب آپ ﷺ نے نہیں پڑھی ہوتی تھیں تو آپ ﷺ ان کو ظہر سے فارغ ہونے کے بعد پڑھتے تھے۔ (جامع ترمذی)

سُنّتِ مغرب و عشاء:

دو رکعت سنت مغرب کے فرض کے بعد اور دو رکعت سنت عشاء کے فرض کے بعد آپ ﷺ نے کبھی

ترک نہیں فرمائیں۔ یہ سنت فرض سے فارغ ہوتے ہی مختصر دعا کے فوراً بعد متصل پڑھی جاتی ہیں۔

وِتر (نماز واجب)

حضرت خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک اور نماز تمہیں مزید عطا فرمائی ہے وہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے، جن کو تم دنیا کی عزیز ترین دولت سمجھتے ہو، وہ نماز وتر ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کو تمہارے لیے عشاء کے بعد سے طلوع صبح صادق تک مقرر کیا ہے۔ (یعنی وہ اس وسیع وقت کے ہر حصہ میں پڑھی جاسکتی ہے)۔ (جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، معارف الحدیث)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو یہ اندیشہ ہو کہ آخری رات میں وہ اٹھ نہ سکے گا (یعنی سوتا رہ جائے گا) تو اس کو چاہیے کہ رات کے شروع ہی میں (یعنی عشاء کے ساتھ ہی) وتر پڑھ لے اور جس کو اس کی پوری امید ہو کہ وہ (تہجد کے لیے) آخر شب میں اٹھ جائے گا تو اس کو چاہیے کہ وہ آخر شب ہی میں (یعنی تہجد کے وقت) وتر پڑھے اس لیے کہ اس وقت کی نماز میں ملائکہ رحمت حاضر ہوتے ہیں اور وہ وقت بڑی فضیلت کا ہے۔ (معارف الحدیث، صحیح مسلم)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص وتر سے سوتا رہ جائے (یعنی نیند کی وجہ سے اس کی نماز وتر قضاء ہوجائے) یا بھول جائے تو جب یاد آئے یا جب وہ جاگے تو اسی وقت پڑھ لے۔ (جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، ابن ماجہ، معارف الحدیث)

حضور ﷺ کا معمول اکثر اوقات یہ تھا کہ آپ ﷺ وتر کو آخر شب میں طلوع صبح صادق سے پہلے ادا فرماتے اور بعض اوقات اول شب یا درمیانی شب میں ادا فرماتے اور اس کے بعد تہجد کے لیے اٹھتے تو وتر کا اعادہ نہ فرماتے، ترمذی میں حدیث ہے کہ:

((لَا وِتْرَانِ فِيْ لَيْلَةٍ)). ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں۔

شیخ ابن الہمام رحمۃ اللہ علیہ شرح ہدایہ میں فرماتے ہیں کہ جس نے اول شب میں وتر پڑھ لیا اب اگر وہ تہجد کے لیے اٹھے تو وتر کا اعادہ نہ کرے۔ (مدارج النبوۃ)

Marfat.com

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کے ہر حصہ میں وتر پڑھے، یعنی کبھی ابتدائی رات میں، کبھی درمیان میں اور کبھی آخر رات میں، اور آپ کے وتر کی انتہاء رات کا آخری چھٹا حصہ تھا۔ (بخاری و مسلم، مشکوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن ابی قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کتنی رکعتوں کے ساتھ وتر پڑھا کرتے تھے، انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ وتر پڑھتے تھے، چار رکعتوں اور تین رکعتوں کے (یعنی سات رکعت) اور چھ اور تین (یعنی نو رکعت) اور آٹھ اور تین (یعنی گیارہ رکعت) اور دس اور تین (یعنی تیرہ رکعت) اور آپ ﷺ نے کبھی سات رکعت سے کم اور تیرہ رکعت سے زیادہ وتر نہیں پڑھے۔ (ابوداؤد، مشکوٰۃ)

فائدہ: بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تہجد اور وتر کے مجموعے کو بھی وتر ہی کہا کرتے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا طریقہ بھی یہی تھا انہوں نے اس حدیث میں عبداللہ بن ابی قیس کے سوال کا جواب بھی اسی اصول پر دیا ہے ان کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی تین رکعتوں سے پہلے تہجد کبھی صرف چار رکعت پڑھتے تھے، کبھی چھ رکعت، کبھی آٹھ رکعت اور کبھی دس رکعت، کبھی چار رکعت سے کم اور دس رکعت سے زیادہ تہجد پڑھنے کا آپ کا معمول نہ تھا اور تہجد کی ان رکعتوں کے بعد آپ وتر کی تین رکعت پڑھتے تھے۔ (معارف الحدیث)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل روایت میں ہے کہ ایک رات انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، حضور ﷺ نے دو دو رکعت پڑھی۔ معن رحمۃ اللہ علیہ جو اس حدیث کے راوی ہیں وہ کہتے ہیں کہ چھ مرتبہ حضور اکرم ﷺ نے دو دو رکعت پڑھی گویا بارہ رکعت ہوگئی۔ (ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تہجد کی بارہ رکعتیں ہیں) پھر وتر پڑھ کر لیٹ گئے، صبح کی نماز کے لیے جب بلال رضی اللہ عنہ بلانے آئے تو دو رکعت سنت مختصر قراءت سے پڑھ کر صبح کی نماز کے لیے تشریف لے گئے۔ (شمائل ترمذی)

عبدالعزیز بن جریج تابعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ وتر میں کون کون سی سورتیں پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ پہلی رکعت میں آپ ﷺ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں ﴿قُلْ يَاأَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ اور تیسری رکعت میں ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ

Marfat.com

اَحَدٌ﴾ اور کبھی معوذتین بھی پڑھ لیتے تھے (یعنی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ)۔ (جامع ترمذی' سنن ابی داؤد' معارف الحدیث)

اور جب وتر کا سلام پھیرتے تو تین مرتبہ "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ" پڑھتے اور تیسری مرتبہ آواز کو بلند فرماتے اور حروف کو کھینچ کر پڑھتے۔ (مدارج النبوۃ)

نماز وتر کی آخری تیسری رکعت میں بعد قراءت حنفیہ کے معمول میں یہ دعائے قنوت ہے:

دُعائے قنوت

((اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِىْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّىْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ))۔ (بہشتی زیور)

ترجمہ: "اے اللہ! ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے معافی مانگتے ہیں اور تجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے' اے اللہ! ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے ہیں اور جھپٹتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں' بیشک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔"

جس کو دعائے قنوت یاد نہ ہو وہ یہ پڑھ لیا کرتے:

((رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ))۔

یا تین دفعہ یہ کہہ لے ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ)) یا تین دفعہ ((يَا رَبِّ يَا رَبِّ)) کہہ لے تو نماز ہو جائے گی۔ (بہشتی زیور)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے چند کلمے تعلیم فرمائے جن کو میں قنوت وتر میں پڑھتا ہوں:

Marfat.com

((اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ اِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ)).

ترجمہ: ''اے اللہ! راہ دکھا مجھ کو ان لوگوں میں جن کو تو نے راہ دکھائی اور عافیت دے مجھ کو ان لوگوں میں جن کو تو نے عافیت بخشی اور کارسازی کر میری ان لوگوں میں جن کے آپ کارساز ہیں اور برکت دے اس چیز میں جو آپ نے مجھے عطا فرمائی اور بچا مجھ کو اس کے شر سے جس کو آپ نے مقدر فرمایا' کیونکہ فیصلہ کرنے والے آپ ہی ہیں آپ کے خلاف فیصلہ نہیں کیا جا سکتا اور بیشک آپ کا دوست ذلیل نہیں ہو سکتا' برکت والے ہیں آپ' اے ہمارے پروردگار اور بلند و بالا ہیں۔ (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ' دارمی)

بعض روایات میں ((اِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ)) کے بعد ((وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ)) بھی وارد ہوا ہے اور بعض روایات میں ((تَعَالَیْتَ)) کے بعد ((اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ)) بھی روایت کیا گیا ہے اور اس کے بعد ((وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ)) کا بھی اضافہ ہے۔
بعض علماء نے وتر میں پڑھنے کے لیے اسی قنوت کو اختیار فرمایا ہے۔

حنفیہ میں جو قنوت رائج ہے اس کو امام ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ نے حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے' علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے بعض اکابر احناف سے نقل کیا ہے کہ بہتر یہ ہے کہ دعائے قنوت ((اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ... الخ)) کے ساتھ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما والی قنوت بھی پڑھی جائے۔ (معارف الحدیث)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے وتر کے آخر میں یہ دعا کیا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ)).

ترجمہ: ''اے اللہ! آپ کی رضا کے واسطے سے آپ کی ناراضگی سے اور آپ کی معافی کے واسطے سے آپ کی سزا سے میں پناہ چاہتا ہوں' اور (آپ کی بھیجی ہوئی مصیبتوں اور عذابوں) سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں' میں آپ کی ایسی تعریف نہیں کر سکتا جیسی خود آپ نے

Marfat.com

اپنی تعریف فرمائی۔'' (سنن ابی داؤد، جامع ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

وتر کے بعد نفل:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر کے بعد دو رکعتیں اور پڑھتے تھے۔ (جامع ترمذی)

یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ (معارف الحدیث)

اور حضور ﷺ وتر کے بعد دو رکعت نماز ہلکی ادا فرماتے اور اس میں ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ﴾ اور ﴿قُلْ يَاأَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ پڑھتے۔ (ابن ماجہ، مدارج النبوۃ)

وتر کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھنا بعض علماء حدیثوں کی بناء پر افضل سمجھتے ہیں۔ صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو دریافت کیا کہ مجھے تو کسی نے آپ ﷺ کے حوالے سے یہ بتایا تھا کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے سے آدھا ثواب ملتا ہے اور آپ ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں مسئلہ تو وہی ہے یعنی بیٹھ کر نماز پڑھنے کا ثواب کھڑے ہو کر پڑھنے کے مقابلہ میں آدھا ہوتا ہے لیکن میں اس معاملہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں، میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کا معاملہ جداگانہ ہے یعنی مجھے بیٹھ کر پڑھنے کا ثواب بھی پورا ملتا ہے۔

چنانچہ اکثر علماء اس کے قائل ہیں کہ اصول اور قاعدہ یہی ہے کہ بیٹھ کر پڑھنے کا ثواب کھڑے ہو کر پڑھنے کے مقابلے میں آدھا ہوگا۔ واللہ اعلم۔ (معارف الحدیث)

قیام اللیل یا تہجد

فضیلت واہمیت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارا مالک اور رب تبارک وتعالیٰ ہر رات کو جس وقت آخری تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ کون ہے جو مجھ سے دعا کرے اور میں اس کی دعا کو قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اس کو عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت اور بخشش

Marfat.com

چاہے میں اس کو بخش دوں؟ (صحیح بخاری و مسلم، معارف الحدیث)

نمازِ تہجد:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب راتوں کو تہجد کی نماز پڑھنے کے لیے اٹھتے تو اپنی نماز کو دو ہلکی رکعتوں سے شروع فرماتے تھے۔ (مسلم)

اس سے آپ ﷺ کا شب کو عبادت میں مشغول ہونا اور اس کا ایک ادب معلوم ہوتا ہے۔ (معارف الحدیث)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کے بعد (اس سے مراد آخر شب ہے) گیارہ رکعت پڑھتے تھے، یہ تہجد اور وتر کی نماز تھی، پھر جب صبح ہو جاتی تھی دو رکعت خفیف پڑھتے تھے، یہ صبح کی سنتیں ہیں اور اس سے معلوم ہوا کہ تہجد کی رکعتیں طویل ہوتی تھیں، پھر ذرا راحت لینے کے لیے اپنی داہنی کروٹ پر لیٹے رہتے تھے یہاں تک کہ مؤذن آ کر نماز کی اطلاع دیتے تھے۔ (معارف الحدیث)

حضرت عریب بن حمید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ یہ بتلایئے کہ رسول اللہ ﷺ غسل جنابت اول شب میں فرماتے تھے یا آخر شب میں؟ فرمایا: کبھی اول شب میں آپ ﷺ نے غسل فرمایا اور کبھی آخر شب میں، میں نے کہا: اللہ اکبر، اللہ تعالیٰ مستحق حمد ہے جس نے عمل میں وسعت فرمائی۔

پھر میں نے پوچھا کہ یہ بتلایئے کہ رسول اللہ ﷺ اول شب میں وتر پڑھتے تھے یا آخر شب میں؟ انہوں نے فرمایا کہ کبھی اول شب میں آپ ﷺ نے وتر پڑھے ہیں اور کبھی آخر شب میں، میں نے کہا: اللہ اکبر، اللہ تعالیٰ مستحق حمد ہے جس نے عمل میں وسعت فرمائی۔

پھر میں نے کہا کہ بتلایئے کہ رسول اللہ ﷺ تہجد میں قرآن مجید جہر سے پڑھتے تھے یا آہستہ پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ کبھی جہر سے پڑھتے اور کبھی آہستہ۔ میں نے کہا: اللہ اکبر، اللہ تعالیٰ مستحق حمد ہے جس نے عمل میں وسعت فرمائی۔ (شمائل)

نبی کریم ﷺ سے تہجد کی مختلف رکعات نقل کی گئی ہیں جو مختلف اوقات کے اعتبار سے ہیں کہ وقت میں گنجائش زیادہ ہوئی تو زیادہ پڑھ لیں، ورنہ کم پڑھ لیں۔ کوئی خاص تعیین تہجد کی رکعات میں ایسی نہیں ہے جس سے کم و بیش جائز نہ ہو، بسا اوقات نبی کریم ﷺ باوجود وسیع وقت

ہونے کے بھی رکعات کم پڑھتے تھے' البتہ ان میں قرآن پاک کی تلاوت زیادہ مقدار میں فرماتے تھے۔ (خصائل نبویؐ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ (زمانہ ضعف میں) نوافل میں قرآن شریف (چونکہ زیادہ پڑھتے تھے اس لیے) بیٹھ کر تلاوت فرماتے تھے اور جب رکوع کرنے میں تقریباً تیس چالیس آیتیں رہ جاتی تھیں تو کھڑے ہو کر تلاوت فرماتے اور رکوع میں تشریف لے جاتے اور کھڑے ہونے کی حالت میں رکوع فرماتے پھر سجدہ کرتے اور اسی طرح دوسری رکعت ادا فرماتے۔ (شمائل ترمذی)

دوسری حدیث میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی عادت شریفہ یہ تھی کہ جب کھڑے ہو کر قرآن مجید پڑھتے تو رکوع و سجود بھی کھڑے ہونے کی حالت میں ادا فرماتے اور جب قرآن مجید بیٹھ کر پڑھتے تو رکوع و سجود بھی بیٹھنے کی حالت میں ادا فرماتے۔ (شمائل)

تحقیق یہ ہے کہ رمضان المبارک میں حضور ﷺ کی نماز تہجد آپ کی عادت مبارکہ ہی کے مطابق تھی اور وہ گیارہ رکعتیں تھیں مع وتر (نماز تراویح اس کے علاوہ ہے)۔ (مدارج النبوۃ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک طویل حدیث میں روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کا تہجد کا بوجہ سو رہنے یا کسی درد یا مرض کے سبب ناغہ ہو جاتا تو آپ دن میں (بطور اس کی قضا کے) بارہ رکعت پڑھ لیتے تھے۔ (شمائل نبویؐ)

نمازِ اشراق و چاشت اور دیگر نوافل

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صبح کے وقت جب آفتاب آسمان پر اتنا اُونچا چڑھ جاتا جتنا اُوپر عصر کی نماز کے وقت ہوتا ہے اس وقت حضور اکرم ﷺ دو رکعت نماز اشراق پڑھتے تھے' اور جب مشرق کی طرف اس قدر اونچا ہو جاتا جس قدر ظہر کی نماز کے وقت مغرب کی طرف ہوتا ہے تو اس وقت چار رکعت چاشت کی نماز پڑھتے تھے۔ (شمائل نبویؐ)

اشراق:

ایک حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے فجر کی

نماز جماعت کے ساتھ ادا کی پھر سورج نکلنے تک (وہیں) بیٹھا رہا اور اللہ کا ذکر کرتا رہا' پھر دو رکعتیں اشراق کی پڑھیں (پھر مسجد سے واپس آیا) تو اس کو ایک حج اور ایک عمرہ کی مانند اجر ملے گا' پورے حج اور عمرہ کا' پورے حج اور عمرہ کا' پورے حج اور عمرہ کا۔ (حصن حصین)

نمازِ چاشت:

اکثر علماء فرماتے ہیں کہ چاشت کی نماز مستحب ہے اسے کبھی پڑھ لیا جائے اور کبھی چھوڑ دیا جائے' حضور اکرم ﷺ کی عادت کریمہ اکثر نوافل وتطوعات میں ایسی ہی تھی (یعنی کبھی پڑھتے اور کبھی چھوڑ دیتے) اکثر صحابہ وتابعین رضی اللہ عنہم کا اسی طرح عمل تھا۔

نماز چاشت کی تعداد اکثر علماء مختلف بیان کرتے ہیں کم از کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعت' حضور اکرم ﷺ سے اسی قدر نقل کی گئی ہیں' اس نماز کی قراءت میں مشائخ کے اوراد میں سورۃ والشمس' سورۃ الضحیٰ' سورۃ اللیل اور سورۂ الم نشرح مرقوم ہے' اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھے' سو مرتبہ پڑھنا بھی ماثور ہے۔

((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ)).

''اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور میری توبہ قبول فرما بیشک آپ بہت توبہ قبول کرنے والے بخشنے والے ہیں۔'' (مدارج النبوت)

عصر سے قبل نوافل:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو اس بندہ پر جو عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے۔ (جامع ترمذی' مسند احمد)

بعد نماز مغرب نماز اوّابین:

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے محمد بن عمار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھتے تھے اور بیان فرماتے تھے کہ میں نے اپنے حبیب ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو بندہ مغرب کے بعد چھ رکعت نماز پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ وہ کثرت میں سمندر کے کف (جھاگ) کے برابر ہوں۔ (معارف الحدیث' معجم طبرانی)

نمازی کے آگے سے نکلنا:

⑯ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے اگر کسی کو یہ معلوم ہو جائے کہ اپنے کسی مسلمان بھائی کے سامنے سے گزرنا جب کہ وہ نماز پڑھ رہا ہو کس قدر گناہ رکھتا ہے تو وہ اپنا سو برس کھڑا رہنا نمازی کے سامنے سے گزرنے سے زیادہ بہتر خیال کرے گا۔ (مشکوٰۃ، ابن ماجہ)

مرد و عورت کے طریقۂ نماز میں فرق:

عورتوں کی نماز کا طریقہ بھی وہی ہے جو مردوں کا ہے، صرف چند چیزوں میں فرق ہے جو درج ذیل ہیں:

① تکبیر تحریمہ کے وقت مردوں کو چادر وغیرہ سے ہاتھ نکال کر کانوں تک اٹھانا چاہئیں، اگر کوئی ضرورت مثل سردی وغیرہ کے اندر ہاتھ رکھنے کی نہ ہو، اور عورتوں کو ہر حال میں بغیر ہاتھ نکالے ہوئے کندھوں تک اٹھانا چاہئیں۔

② بعد تکبیر تحریمہ کے مردوں کو ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے چاہئیں، اور عورتوں کو سینے پر۔

③ مردوں کو چھوٹی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر بائیں کلائی کو پکڑنا چاہیے اور داہنی تین انگلیاں بائیں کلائی پر بچھانا چاہیے، اور عورتوں کو داہنی ہتھیلی بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھ دینا چاہیے، حلقہ بنانا اور بائیں کلائی کو پکڑنا نہ چاہیے۔

④ مردوں کو رکوع میں اچھی طرح جھک جانا چاہیے کہ سر، سرین، اور پشت برابر ہو جائیں، اور عورتوں کو اس قدر نہ جھکنا چاہیے بلکہ صرف اسی قدر جس میں ان کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔

⑤ مردوں کو رکوع میں انگلیاں کشادہ کر کے گھٹنوں پر رکھنا چاہیے، اور عورتوں کو بغیر کشادہ کیے ہوئے بلکہ ملا کر رکھنا چاہیے۔

⑥ مردوں کو حالت رکوع میں کہنیاں پہلو سے علیحدہ رکھنا چاہئیں، اور عورتوں کو ملی ہوئی رکھنا چاہیے۔

⑦ مردوں کو سجدے میں پیٹ رانوں سے اور بازو بغل سے جدا رکھنا چاہئیں اور عورتوں کو ملا کر رکھنا چاہیے۔

⑧ مردوں کو سجدے میں کہنیاں زمین سے اٹھی ہوئی رکھنی چاہئیں، اور عورتوں کو زمین پر بچھی ہوئی۔

⑨ مردوں کو سجدے میں دونوں پیر انگلیوں کے بل کھڑے رکھنا چاہیے اور عورتوں کو نہیں۔

Marfat.com

⑩ مردوں کو بیٹھنے کی حالت میں بائیں پیر پر بیٹھنا چاہیے اور اپنے دائیں پیر کو انگلیوں کے بل کھڑے رکھنا چاہیے اور عورتوں کو بائیں سرین کے بل بیٹھنا چاہیے اور دونوں پیر دائیں طرف نکال کر بیٹھنا چاہیے اس طرح کہ داہنی ران بائیں ران پر آ جائے اور داہنی پنڈلی بائیں پنڈلی پر۔

⑪ عورتوں کو کسی وقت بلند آواز سے قراءت کرنے کا اختیار نہیں بلکہ ان کو ہر وقت آہستہ آواز سے قراءت کرنا چاہیے۔ (بہشتی گوہر)

صلوٰۃ التسبیح اور دیگر نمازیں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن اپنے چچا حضرت عباس بن عبدالمطلب سے فرمایا: اے عباس! اے میرے چچا! کیا میں آپ کی خدمت میں ایک گراں قدر عطیہ اور ایک قیمتی تحفہ پیش کروں؟ کیا میں آپ کو ایک خاص بات بتاؤں؟ کیا میں آپ کے دس کام اور آپ کی دس خدمتیں کروں؟ (یعنی آپ کو ایسا عمل بتاؤں جس سے آپ کو دس عظیم الشان منفعتیں حاصل ہوں) وہ ایسا عمل ہے کہ جب آپ اس کو کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے سارے گناہ معاف فرما دے گا۔

① اگلے بھی اور ② پچھلے بھی ③ پرانے بھی اور ④ نئے بھی ⑤ بھول چوک سے ہونے والے بھی اور ⑥ دانستہ ہونے والے بھی ⑦ صغیرہ بھی اور ⑧ کبیرہ بھی ⑨ ڈھکے چھپے اور ⑩ علانیہ ہونے والے بھی۔ (وہ عمل صلوٰۃ التسبیح ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے) کہ آپ چار رکعت نماز پڑھیں اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورتیں پڑھیں، پھر جب آپ پہلی رکعت میں قراءت سے فارغ ہو جائیں تو قیام ہی کی حالت میں پندرہ دفعہ کہیں:

((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ)).

پھر اس کے بعد رکوع کریں اور رکوع میں بھی رکوع کی تسبیحات کے بعد یہی کلمہ دس مرتبہ پڑھیں، پھر رکوع سے اٹھ کر قومہ میں بھی رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کے بعد یہی کلمہ دس دفعہ کہیں، پھر سجدہ میں چلے جائیں اور اس میں بھی سجدہ کی تسبیحات کے بعد یہ کلمہ دس دفعہ کہیں، پھر سجدہ سے اٹھ کر جلسہ میں

ترجمہ: ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو حلیم و کریم ہے' اللہ پاک ہے جو عرش عظیم کا رب ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں' اے اللہ! میں تجھ سے تیری رحمت کو واجب کرنے والی چیزوں کا اور ان چیزوں کا سوال کرتا ہوں جو تیری مغفرت کو ضروری کر دیں اور بھلائی میں اپنا حصہ اور ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں' اے ارحم الراحمین! میرا کوئی گناہ بخشے بغیر اور کوئی رنج دُور کیے بغیر اور کوئی حاجت جو تجھے پسند ہو پوری کیے بغیر نہ چھوڑ۔''

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا مستقل معمول اور دستور تھا کہ جب کوئی فکر آپ کو لاحق ہوتی اور کوئی اہم معاملہ پیش آتا تو آپ نماز میں مشغول ہو جاتے۔ (سنن ابی داؤد' معارف الحدیث)

نمازِ کسوف:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک دن) سورج گہن میں آ گیا تو رسول اللہ ﷺ ایسے خوف زدہ اور گھبرائے ہوئے اٹھے جیسے کہ آپ کو ڈر ہو کہ اب قیامت آ جائے گی' پھر آپ ﷺ مسجد میں آئے اور آپ ﷺ نے نہایت طویل قیام اور ایسے ہی طویل رکوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھائی کہ کسی نے کبھی آپ ﷺ کو ایسی طویل نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا' اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت قاہرہ کی یہ نشانیاں جن کو اللہ تعالیٰ ظاہر کرتا ہے' یہ کسی کی موت و حیات کی وجہ سے ظاہر نہیں ہوتیں بلکہ بندوں کے دلوں میں یہ اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا کرنے کے لیے ظاہر ہوتی ہیں' جب تم ایسی کوئی چیز دیکھو تو خوف اور فکر کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہو جاؤ' اور اس کو یاد کرو اور اس سے دعا اور استغفار کرو۔ (صحیح بخاری' مسلم' معارف الحدیث)

نمازِ استسقاء:

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز استسقاء کے لیے لوگوں کو ساتھ لے کر عید گاہ تشریف لے گئے' آپ نے اس نماز میں دو رکعتیں پڑھیں اور قراءت بالجہر کی اور قبلہ رو ہو کر اور ہاتھ اٹھا کر دعا کی اور جس وقت آپ نے قبلہ کی طرف اپنا رخ کیا اس وقت اپنی چادر کو پلٹ کر اوڑھا۔ (صحیح بخاری و مسلم' معارف الحدیث)

Marfat.com

تسبیحات

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام کلموں میں افضل چار کلمے ہیں:

① سُبْحَانَ اللهِ ② اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ③ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ ④ اَللهُ اَكْبَرُ (صحیح مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو کلمے ہیں جو زبان پر ہلکے پھلکے، میزانِ اعمال میں بڑے بھاری اور خداوند مہربان کو بہت پیارے ہیں:

① سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ ② سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ (صحیح بخاری، مسلم، معارف الحدیث)

اُم المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن نماز فجر پڑھنے کے بعد ان کے پاس سے باہر نکلے وہ اس وقت اپنی نماز پڑھنے کی جگہ بیٹھی کچھ پڑھ رہی تھیں، پھر آپ دیر کے بعد جب چاشت کا وقت آ چکا تھا واپس تشریف لائے، حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا اسی طرح بیٹھی اپنے وظیفہ میں مشغول تھیں، آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: "میں جب تمہارے پاس سے گیا ہوں کیا تم اس وقت سے برابر اسی حال میں اور اسی طرح پڑھ رہی ہو؟" انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس سے جانے کے بعد میں نے چار کلمے تین دفعہ کہے، اگر وہ تمہارے اس پورے وظیفے کے ساتھ تولے جائیں جو تم نے آج صبح سے پڑھا ہے تو ان کا وزن بڑھ جائے گا، وہ کلمے یہ ہیں:

١ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ ٢ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ

٣ وَرِضٰى نَفْسِهٖ ٤ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ

ترجمہ: "اللہ کی تسبیح اور اس کی حمد اس کی ساری مخلوقات کی تعداد کے برابر، اور اس کے عرش عظیم کے وزن کے برابر، اور اس کی ذات پاک کی رضا کے مطابق، اور اس کے کلموں کی مقدار کے مطابق۔ (صحیح مسلم، معارف الحدیث)

افضل الذکر:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے افضل ذکر

ہے کہ اگر اس وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے تو وہ قبول فرماتا ہے اور جب اس کے وسیلہ سے مانگا جائے تو عطا فرماتا ہے۔ (جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، معارف الحدیث)

ذکر اللہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میرا معاملہ بندہ کے ساتھ اس کے یقین کے مطابق ہے اور میں اس کے بالکل ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے، اور اگر وہ اپنے دل میں اس طرح یاد کرے کہ کسی اور کو خبر نہ ہو تو میں بھی اس کو اسی طرح یاد کروں گا، اور اگر دوسرے لوگوں کے سامنے مجھے یاد کرے تو میں ان سے بہتر بندوں کی جماعت میں اس کا ذکر کروں گا (یعنی ملائکہ کی جماعت میں اور ان کے سامنے)۔ (صحیح مسلم، صحیح بخاری، معارف الحدیث)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نبی موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کیا کہ اے میرے رب! مجھ کو کوئی کلمہ تعلیم فرما جس کے ذریعہ سے میں تیرا ذکر کروں (یا کہا کہ جس کے ذریعہ سے میں تجھے پکاروں) تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ "لا الٰہ الا اللہ" کہا کرو۔ انہوں نے عرض کیا: اے میرے رب! یہ کلمہ تو تیرے سارے ہی بندے کہتے ہیں میں تو وہ کلمہ چاہتا ہوں جو آپ خصوصیت سے مجھے ہی بتائیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ! اگر ساتوں آسمان اور میرے سوا سب کائنات جس سے آسمانوں کی آبادی ہے اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں رکھیں تو "لا الٰہ الا اللہ" کا وزن ان سب سے زیادہ ہوگا۔ (شرح السنہ للبغوی، معارف الحدیث)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ بندوں میں سب سے افضل اور قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے مقرب کون ہے؟ آپ نے فرمایا: جو مرد کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے ہیں اور جو عورتیں (اسی طرح کثرت سے) ذکر کرنے والی ہیں۔ (حیات المسلمین، ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن یسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی

Marfat.com

خدمت میں عرض کیا: اے اللہ کے پیغمبر! نیکی کے ابواب (یعنی ثواب کے کام) بہت ہیں اور یہ بات میری طاقت سے باہر ہے کہ میں ان سب کو بجالاؤں' لہٰذا آپ مجھے کوئی چیز بتا دیجئے جس کو میں مضبوطی سے تھام لوں اور اسی پر کاربند ہو جاؤں (اور بس وہی میرے لیے کافی ہو جائے) اسی کے ساتھ یہ بھی عرض ہے کہ جو کچھ آپ بتائیں وہ بہت زیادہ بھی نہ ہو کیونکہ خطرہ ہے کہ میں اس کو یاد بھی نہ رکھ سکوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا (بس اس کا اہتمام کرو اور اس کی عادت ڈالو کہ) تمہاری زبان اللہ کے ذکر سے تر رہے۔ (جامع ترمذی' معارف الحدیث)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کہیں بیٹھا اور نشست میں اس نے اللہ تعالیٰ کو یاد نہیں کیا تو یہ نشست اس کے لیے بڑی حسرت و خسران کا باعث ہوگی' اور اسی طرح جو شخص کہیں لیٹا اور اس میں اس نے اللہ تعالیٰ کو یاد نہیں کیا تو یہ لیٹنا اس کے لیے بڑی حسرت و خسران کا باعث ہوگا۔ (سنن ابی داؤد' معارف الحدیث)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آخری بات جس پر کہ میں رسول اللہ ﷺ سے جدا ہوا ہوں وہ یہ ہے کہ میں نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (وہ عمل یہ ہے) کہ "تمہیں اس حالت میں موت آئے کہ تمہاری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر ہو۔" (حصن حصین)

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم! دنیا میں کچھ لوگ نرم و گداز بستروں پر لیٹ کر بھی (سونے کے بجائے) اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے ہیں' انہیں اللہ تعالیٰ جنت کے اعلیٰ درجات میں داخل فرمائے گا (یعنی کوئی یہ نہ سمجھے کہ جب تک اسباب تعیش نہ چھوڑے ذکر اللہ سے نفع نہیں ہوگا)۔ (حصن حصین' ابن حبان)

ہر نیک عمل ذکر اللہ میں داخل ہے:

امام تفسیر و حدیث حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ذکر اللہ صرف تسبیح و تہلیل اور زبانی ذکر پر منحصر نہیں بلکہ ہر عمل جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں کیا جائے وہ بھی ذکر اللہ میں داخل ہے بشرطیکہ نیت اطاعت کی ہو۔

اسی طرح دُنیا کے تمام کاروبار داخل ہیں' اگر ان میں شرعی حدود کی پابندی کا دھیان رہے کہ جہاں تک جائز ہے کیا جائے اور جس حد پر پہنچ کر ممنوع ہے اس کو چھوڑ دیا جائے تو یہ

Marfat.com

اس طرح ﴿الٓمٓ﴾ پڑھنے والا بندہ تیس نیکیوں کے برابر ثواب حاصل کرنے کا مستحق ہوگا۔ (جامع ترمذی، سنن دارمی، معارف الحدیث)

ختم قرآن کے وقت دُعا قبول ہوتی ہے:

صحیح احادیث میں ہے کہ ختم قرآن کے وقت اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت نازل ہوتی ہے۔ امام تفسیر حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عادت تھی کہ ختم قرآن کے وقت جمع ہو کر دعا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ختم قرآن کے وقت حق تعالیٰ کی خاص رحمت نازل ہوتی ہے۔ اور اسناد صحیح کے ساتھ حسن رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب وہ قرآن مجید کی تلاوت ختم کرتے تو اپنے اہل وعیال کو جمع کر کے دُعا کیا کرتے تھے۔ (اذکار نووی ص ۴۹)

ایک حدیث میں رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو آدمی دن رات میں بیس آیتیں بھی پڑھ لے تو وہ غافل لوگوں میں نہ لکھا جائے گا۔ (اذکار نووی ص ۵۴)

سورۂ فاتحہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تمہاری خواہش ہے کہ میں تم کو قرآن کی وہ سورۃ سکھاؤں جس کے مرتبہ کی کوئی سورۃ نہ تو توریت میں نازل ہوئی، نہ انجیل میں، نہ زبور میں اور نہ قرآن مجید ہی میں ہے؟ ابیؓ نے عرض کیا کہ ہاں حضور! مجھے وہ سورۃ بتا دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نماز میں قراءت کس طرح کرتے ہو؟ ابی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو سورۂ فاتحہ پڑھ کر سنائی (کہ میں نماز میں یہ سورۃ پڑھتا ہوں اور اس طرح پڑھتا ہوں) آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! توریت، انجیل، زبور میں سے کسی میں اور خود قرآن میں بھی اس جیسی کوئی سورۃ نازل نہیں ہوئی، یہی وہ ((سَبۡعٗا مِّنَ ٱلۡمَثَانِي وَٱلۡقُرۡءَانَ ٱلۡعَظِيمَ)) ہے جو مجھے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے۔ (جامع ترمذی، معارف الحدیث)

ایک بار جب حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور اقدس ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، یکایک انہوں نے اوپر سے ایک آواز سنی اور سر اٹھا کر فرمایا: یہ ایک فرشتہ زمین پر اترا ہے۔ جو آج سے پہلے کبھی نہیں اترا تھا اس فرشتہ نے سلام کیا اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ! مبارک ہو، لیجئے! یہ دو نور آپ ﷺ کو دیئے گئے ہیں، ایک سورۂ فاتحہ اور دوسرے سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں، ان میں سے جو بھی آپ پڑھیں گے اس کا ثواب آپ کو ملے گا۔ (حصن حصین)

Marfat.com

سورۃ بقرہ وآل عمران:

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ قرآن پڑھا کرو' وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کا شفیع بن کر آئے گا' (خاص کر) ''زہراوین'' یعنی اس کی دو اہم نورانی سورتیں البقرہ اور آل عمران پڑھا کرو' وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کو اپنے سایہ میں لیے اس طرح آئیں گی جیسے کہ وہ ابر کے ٹکڑے ہیں' یا سائبان ہیں یا صف باندھے پرندوں کے پر ہیں' یہ دونوں سورتیں قیامت میں اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے مدافعت کریں گی' (آپ ﷺ نے فرمایا) پڑھا کرو سورۂ بقرہ کیونکہ اس کو حاصل کرنا بڑی برکت والی بات ہے اور اس کو چھوڑنا بڑی حسرت اور ندامت کی بات ہے اور اہل بطالت اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ (صحیح مسلم' معارف الحدیث)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے گھروں کو مقبرے نہ بنالو (یعنی جس طرح قبرستانوں میں ذکر و تلاوت نہیں کرتے اور اس کی وجہ سے قبرستانوں کی فضا ذکر و تلاوت کے انوار و آثار سے خالی رہتی ہے تم اس طرح اپنے گھروں کو نہ بنا لو' بلکہ گھروں کو ذکر و تلاوت سے منور رکھا کرو) اور جس گھر میں (خاص کر) سورۂ بقرہ پڑھی جائے اس گھر میں شیطان نہیں آ سکتا۔ (معارف الحدیث' جامع ترمذی)

سورۂ کہف:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے دن سورۃ کہف پڑھے اس کے لیے نور ہو جائے گا دو جمعوں کے درمیان۔ (دعوات الکبیر للبیہقی' معارف الحدیث)

سورۂ یٰسین:

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اللہ کی رضا کے لیے سورۂ یٰسین پڑھی اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے لہٰذا یہ مبارک سورۃ مرنے والوں کے پاس پڑھا کرو۔ (شعب الایمان للبیہقی' معارف الحدیث)

سورۂ واقعہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص

ہر رات سورۂ واقعہ پڑھا کرے اسے کبھی فقر و فاقہ کی نوبت نہ آئے گی۔ روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ خود حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ معمول تھا کہ وہ اپنی صاحبزادیوں کو اس کی تاکید فرماتے تھے اور وہ ہر رات کو سورۂ واقعہ پڑھتی تھیں۔ (شعب الایمان للبیہقی، معارف الحدیث)

سورۃ الملک:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن کی ایک سورۃ نے جو صرف تیس آیتوں کی ہے اس نے ایک بندے کے حق میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں سفارش کی یہاں تک کہ وہ بخش دیا گیا اور وہ سورۃ ہے ﴿ تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ ﴾۔

(مسند احمد، ترمذی، سنن ابی داؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، معارف الحدیث)

الٓمّٓ ○ تَنْزِیْلُ:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت تک نہ سوتے تھے جب تک ﴿ الٓمّٓ ○ تَنْزِیْلُ ﴾ اور ﴿ تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ ﴾ نہ پڑھ لیتے تھے (یعنی رات کو سونے سے پہلے یہ دونوں سورتیں پڑھنے کا حضور ﷺ کا معمول تھا)۔

(مسند احمد، جامع ترمذی، سنن دارمی، معارف الحدیث)

سورۃ التکاثر:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی یہ نہیں کر سکتا کہ روزانہ ایک ہزار آیتیں قرآن پاک کی پڑھ لیا کرے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: حضور! کسی میں یہ طاقت ہے کہ روزانہ ایک ہزار آیتیں پڑھے (یعنی یہ بات ہماری استطاعت سے باہر ہے)' آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں کوئی اتنا نہیں کر سکتا کہ سورہ ﴿ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ○ ﴾ پڑھ لیا کرے۔ (شعب الایمان للبیہقی، معارف الحدیث)

سورۃ اخلاص:

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اس سے بھی عاجز ہے کہ ایک رات میں تہائی قرآن پڑھ لیا کرے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ایک رات میں تہائی قرآن کیسے پڑھا جا سکتا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ ﴾ تہائی قرآن کے برابر ہے (تو جس نے رات میں وہی پڑھی اس نے گویا تہائی قرآن

Marfat.com

پڑھ لیا)۔ (صحیح مسلم، معارف الحدیث)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بستر پر سونے کا ارادہ کرے، پھر وہ (سونے سے پہلے) دس دفعہ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○﴾ پڑھے تو جب قیامت قائم ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: اے میرے بندے! اپنے داہنے ہاتھ پر جنت میں چلا جا۔ (جامع ترمذی، معارف الحدیث)

معوذتین:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں معلوم نہیں آج رات جو آیتیں مجھ پر نازل ہوئی ہیں (وہ ایسی بے مثال ہیں کہ) ان کی مثل نہ کبھی دیکھی گئیں نہ سُنی گئیں۔ ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾۔ (صحیح مسلم، معارف الحدیث)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ ہر رات کو جب آرام فرمانے کے لیے اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو ملا لیتے (جس طرح دعا کے وقت دونوں ہاتھ ملائے جاتے ہیں) پھر ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھتے اور ہاتھوں پر پھونکتے اور پھر جہاں تک ہوسکتا اپنے جسم مبارک پر اپنے دونوں ہاتھ پھیرتے، سر مبارک اور چہرہ مبارک اور جسد اطہر کے سامنے کے حصے سے شروع فرماتے (اس کے بعد باقی جسم پر جہاں تک آپ ﷺ کے ہاتھ جا سکتے تھے وہاں تک پھیرتے) یہ آپ ﷺ تین دفعہ کرتے۔ (صحیح بخاری، معارف الحدیث)

آیت الکرسی:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ان کی کنیت ابوالمنذر سے مخاطب کرتے ہوئے) ان سے فرمایا: اے ابوالمنذر! تم جانتے ہو کہ کتاب اللہ کی کون سی آیت تمہارے پاس سب سے زیادہ عظمت والی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے، آپ ﷺ نے (مکرر) فرمایا: اے ابوالمنذر! تم جانتے ہو کہ کتاب اللہ کی کون سی آیت تمہارے پاس سب سے زیادہ عظمت والی ہے؟ میں نے عرض کیا: ﴿اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ﴾ تو آپ ﷺ نے میرا سینہ ٹھونکا (گویا اس جواب پر شاباش دی) اور فرمایا: اے ابوالمنذر! تجھے یہ علم موافق آئے اور مبارک ہو۔ (صحیح مسلم، معارف الحدیث)

Marfat.com

سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں:

ایفع بن عبد الکلامی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! قرآن کی کون سی سورۃ سب سے زیادہ عظمت والی ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ اس نے عرض کیا: اور آیتوں میں قرآن کی کون سی آیت سب سے زیادہ عظمت والی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: آیت الکرسی ﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾ اس نے عرض کیا اور قرآن کی کون سی آیت ہے جس کے بارے میں آپ کی خاص طور سے خواہش ہے کہ اس کا فائدہ اور اس کی برکات آپ کو اور آپ کی امت کو پہنچیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں (اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے ختم سورت تک)۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: یہ آیتیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ان خاص الخاص خزانوں میں سے ہیں جو اس کے عرشِ عظیم کے تحت ہیں، اللہ تعالیٰ نے یہ آیاتِ رحمت اس اُمت کو عطا فرمائی ہیں، یہ دنیا اور آخرت کی ہر بھلائی اور ہر چیز کو اپنے اندر لیے ہوئے ہیں۔ (مسند دارمی، معارف الحدیث)

سورۂ آلِ عمران کی آخری آیتیں:

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جو کوئی رات کو آل عمران کی آخری آیات پڑھے گا اس کے لیے پوری رات کی نماز کا ثواب لکھا جائے گا۔ ﴿اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ﴾ تک۔ (مسند دارمی، معارف الحدیث)

سورۂ حشر کی آخری تین آیتیں:

رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ جو شخص صبح اس تعوذ کو سورۂ حشر کی ان تین آیتوں کے ساتھ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ستر ہزار فرشتے مقرر کرتا ہے جو شام تک اس کے واسطے دعائے مغفرت کرتے ہیں، اور اگر شام کو پڑھے تو صبح تک اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور اگر مر جاتا ہے تو شہید مرتا ہے۔ (ترمذی، دارمی، ابن سعد، حصن حصین)

﴿اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ﴾ (تین مرتبہ پڑھ کر پھر پڑھے)

﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ

Marfat.com

الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۭ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۴﴾

ترجمہ: ''وہ اللہ (ایسا ہے کہ) اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ غیب کا اور پوشیدہ چیزوں کا جاننے والا ہے' وہ رحمٰن ورحیم ہے' وہ اللہ (ایسا) ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ بادشاہ ہے' پاک ہے سلامتی والا ہے' امن دینے والا ہے' نگہبانی کرنے والا ہے' عزیز ہے' جبار ہے' خوب بڑائی والا ہے۔ اللہ اس شرک سے پاک ہے جو وہ کرتے ہیں' وہ اللہ پیدا کرنے والا ہے' ٹھیک ٹھیک بنانے والا ہے' اس کے اچھے اچھے نام ہیں جو بھی چیزیں آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اس کی تسبیح کرتی ہیں اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔''

سورۂ طلاق کی آیت:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھ کو ایک ایسی آیت معلوم ہے کہ اگر لوگ اس پر عمل کریں تو وہی ان کو کافی ہے اور وہ آیت یہ ہے:

﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ﴾

(الطلاق: ۲-۳)

ترجمہ: ''جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر مشکل اور مصیبت سے نجات کا راستہ نکال دیتا ہے اور اس جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوتا۔''

یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرے اللہ تعالیٰ اس کے لیے نجات کا راستہ پیدا کر دیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے خیال وگمان تک نہیں تھا۔ (مسند احمد' ابن ماجہ' دارمی' مشکوٰۃ)

دُعا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ (حدیث قدسی)

((اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا دَعَانِيْ)) (بخاری' الادب المفرد)

ترجمہ: ''میں اپنے بندے کے لیے ویسا ہی ہوں جیسا وہ میرے متعلق خیال کرے' اور جب وہ پکارتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔''

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دعا مانگنا بعینہٖ عبادت کرنا ہے' پھر آپ ﷺ نے بطور دلیل قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

Marfat.com

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ﴾

ترجمہ: "اور تمہارے رب نے فرمایا ہے کہ مجھ سے دعا مانگا کرو' میں تمہاری دعا قبول کروں گا"۔ (مسند احمد' ترمذی' ابوداؤد' حصن حصین' ابن ماجہ' نسائی)

دُعا کا طریقہ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے اس طرح ہاتھ اٹھا کر مانگا کرو کہ ہتھیلیوں کا رخ سامنے ہو' ہاتھ الٹے کر کے نہ مانگا کرو' اور جب دعا کر چکو تو اٹھے ہوئے ہاتھ چہرے پر پھیر لو۔ (سنن ابی داؤد' معارف الحدیث)

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی کو یاد فرماتے اور اس کے لیے دعا کرنا چاہتے تو پہلے اپنے لیے دعا مانگتے پھر اس شخص کے لیے دعا فرماتے۔ (جامع ترمذی' معارف الحدیث)

فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو سنا اس نے نماز میں دعا کی جس میں نہ اللہ کی حمد کی' نہ نبی ﷺ پر درود بھیجا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس آدمی نے دعا میں جلد بازی کی' پھر آپ ﷺ نے اس کو بلایا اور اس سے یا اس کی موجودگی میں دوسرے آدمی کو مخاطب کر کے آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو (دُعا کرنے سے پہلے) اس کو چاہیے کہ اللہ کی حمد وثناء کرے' پھر اس کے رسول ﷺ پر درود بھیجے' اس کے بعد جو چاہے اللہ سے مانگے۔ (جامع ترمذی' سنن ابی داؤد' سنن نسائی' معارف الحدیث)

دُعا میں ہاتھ اُٹھانا:

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کا خیال ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ سنا ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا فرماتے تھے اور (دُعا میں یہ) فرما رہے تھے (اے اللہ) میں بھی بشر ہوں' تو مجھ سے مؤاخذہ نہ فرما' میں نے اگر کسی مومن کو ستایا یا بُرا کہا ہو تو اس کے بارے میں بھی مجھ سے مؤاخذہ نہ فرما۔ (الادب المفرد)

آمین:

ابوزہیر نمیری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ باہر نکلے' ہمارا گزر اللہ کے ایک بندے پر ہوا جو بڑے الحاح سے اللہ تعالیٰ سے مانگ رہا تھا' رسول اللہ ﷺ

Marfat.com

کھڑے ہو کر اس کی دعا اور اللہ کے حضور میں اس کا مانگنا' گڑگڑانا سننے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: ''اگر اس نے دعا کا خاتمہ صحیح کیا اور مہر ٹھیک لگائی تو جو اس نے مانگا ہے اس کا اس نے فیصلہ کرالیا'' ہم میں سے ایک نے پوچھا کہ حضور! (ﷺ) صحیح خاتمہ اور مہر ٹھیک لگانے کا طریقہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: آخر میں آمین کہہ کر دعا ختم کرے (تو اگر اس نے ایسا کیا تو بس اللہ تعالیٰ سے طے کرالیا)۔ (ابوداؤد' معارف الحدیث)

عافیت کی دُعا:

حدیث شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جس شخص کے لیے دعا کا دروازہ کھول دیا گیا (یعنی دعا مانگنے کی توفیق دے دی گئی) اس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے' اللہ تعالیٰ سے جو دعا مانگی جاتی ہے ان میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند یہ ہے کہ اس سے (دنیا و آخرت میں) عافیت کی دعا مانگی جائے۔ (جامع ترمذی' حصن حصین)

دُعا دافع بلا:

ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قضاء وقدر سے بچنے کی کوئی تدبیر فائدہ نہیں دیتی' (ہاں) اللہ تعالیٰ سے مانگنا اس (آفت و مصیبت) میں بھی نفع پہنچاتا ہے جو نازل ہو چکی ہے اور اس مصیبت میں بھی جو ابھی تک نازل نہیں ہوئی' اور بے شک بلا نازل ہونے کو ہوتی ہے کہ اتنے میں دعا اس سے جا ملتی ہے' پس قیامت تک ان دونوں میں کشمکش ہوتی رہتی ہے (اور انسان دعا کی بدولت اس بلا سے بچ جاتا ہے)۔ (حصن حصین' جامع ترمذی)

دُعا یقین کے ساتھ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ سے دعا مانگا کرو تو اس یقین کے ساتھ کرو کہ وہ ضرور قبول فرمائے گا اور جان لو اور یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول نہیں کرے گا جس کا دل (دعا کے وقت) اللہ تعالیٰ سے غافل اور بے پرواہو۔ (جامع ترمذی' معارف الحدیث)

دُعا میں عجلت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہاری دعائیں

Marfat.com

اس وقت تک قابل قبول ہوتی ہیں کہ جب تک جلد بازی سے کام نہ لیا جائے (جلد بازی یہ ہے) کہ بندہ کہنے لگے کہ میں نے دعا کی تھی مگر قبول نہیں ہوئی۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم، معارف الحدیث)

دُعا میں قطعیت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اس طرح نہ کہے: ''اے اللہ! تو اگر چاہے تو مجھے بخش دے اور تو چاہے تو رحمت فرما اور تو چاہے تو مجھے روزی دے'' بلکہ اپنی طرف سے عزم اور قطعیت کے ساتھ اللہ کے حضور میں دُعا مانگے اور یقین کرے کہ بیشک وہ کرے گا وہی جو وہ چاہے گا' کوئی ایسا نہیں جو زور ڈال کر اس سے کرا سکے۔ (صحیح بخاری' معارف الحدیث)

موت کی دُعا کی ممانعت:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ موت کی دعا اور تمنا مت کرو' اگر کوئی آدمی ایسی دعا کے لیے مضطر ہی ہو (اور کسی وجہ سے زندگی اس کے لیے دو بھر ہو) تو اللہ کے حضور میں یوں عرض کرے:

''اے اللہ! جب تک میرے لیے زندگی بہتر ہے مجھے زندہ رکھ' اور جب میرے لیے موت بہتر ہو تو دنیا سے مجھے اٹھا لے۔'' (سنن نسائی' معارف الحدیث)

سجدہ میں دُعا:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ''سجدے کی حالت میں بندہ اپنے رب سے بہت ہی قربت حاصل کر لیتا ہے' پس تم اس حالت میں خوب خوب دعا مانگا کرو۔''

دُعا کی قبولیت پر شکر:

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون سی چیز تم میں سے کسی شخص کو اس سے عاجز کرتی ہے (روکتی ہے) کہ جب وہ اپنے کسی دعا کے قبول ہونے کا مشاہدہ کرے مثلاً کسی مرض سے شفاء نصیب ہو جائے یا سفر سے (بخیر و عافیت) واپس آ جائے تو کہے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِعِزَّتِہٖ وَجَلَالِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ)) (حصن حصین' حاکم' ابن سنی)

مقبول دُعائیں:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بندہ مومن کی کوئی دعا ایسی نہ ہوگی جس کے بارے میں خدا یہ

Marfat.com

بیان نہ فرمادے کہ میں نے دنیا میں قبول کی، اور یہ تمہاری آخرت کے لیے ذخیرہ کر کے رکھی، اس وقت بندہ مومن سوچے گا کاش! میری کوئی دعا بھی دنیا میں قبول نہ ہوتی۔ اس لیے بندے کو ہر حال میں دعا مانگتے رہنا چاہیے۔ (حاکم)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: دو چیزیں خدا کے دربار سے رَد نہیں کی جاتیں ① ایک اذان کے وقت کی دُعا ② دوسری جہاد (کی صف بندی) کے وقت کی دُعا۔ (ابوداؤد)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اذان اور اقامت کے درمیانی وقفے کی دعا رد نہیں کی جاتی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا: یارسول اللہ! اس وقفہ میں کیا دعا مانگا کریں؟ فرمایا یہ دعا مانگا کرو:

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ)).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین دعائیں ہیں جو خاص طور پر قبول ہوتی ہیں ان کی قبولیت میں شک ہی نہیں:

① اولاد کے حق میں ماں باپ کی دعا۔
② مسافر اور پردیسی کی دعا۔
③ اور مظلوم کی دعا۔ (جامع ترمذی، معارف الحدیث)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ آدمیوں کی دعائیں خاص طور پر قبول ہوتی ہیں:

① مظلوم کی دعا جب تک وہ بدلہ نہ لے۔
② حج کرنے والے کی دعا جب تک وہ لوٹ کر اپنے گھر واپس نہ آئے۔
③ راہ خدا میں جہاد کرنے والے کی دعا جب تک وہ شہید ہو کے دنیا سے لاپتہ نہ ہو جائے۔
④ بیمار کی دعا جب تک وہ شفایاب نہ ہو جائے۔
⑤ اور ایک بھائی کی دوسرے بھائی کے لیے غائبانہ دُعا۔

یہ سب بیان فرمانے کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اور ان دعاؤں میں سب سے جلدی قبول ہونے والی دعا کسی بھائی کے لیے غائبانہ دعا ہے۔ (دعوات کبیر للبیہقی، معارف الحدیث)

بھائی کی دُعائے غائبانہ:

حضور ﷺ فرماتے تھے کہ مرد مسلمان کی وہ دعا جو اپنے بھائی کے لیے غائبانہ کرتا ہے

Marfat.com

ضرور قبول ہوتی ہے اس پر ایک فرشتہ مقرر رہتا ہے جب وہ اپنے بھائی کے لیے دعائے خیر کرتا ہے تو فرشتہ اس پر آمین کہتا ہے اور یہ کہتا ہے: وَلَكَ مِثْلُ ذٰلِكَ۔ (الادب المفرد)

اپنے چھوٹوں سے دُعا کرانا:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ میں نے عمرہ کرنے کے لیے مکہ معظمہ جانے کی رسول اللہ ﷺ سے اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے مجھے اجازت عطا فرمادی اور ارشاد فرمایا: بھیا! ہمیں اپنی دعاؤں میں شامل کرنا اور ہم کو بھول نہ جانا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مخاطب فرما کر یہ ''بھیا'' جو کلمہ کہا' اگر مجھے اس کے عوض ساری دنیا دے دی جائے تو میں راضی نہ ہوں گا۔ (سنن ابی داؤد' جامع ترمذی' معارف الحدیث)

حضور ﷺ کی بعض دُعائیں

صحیح مسلم میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد! (ﷺ) کیا آپ کو تکلیف ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں ہے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے یہ دُعا پڑھ کر دم کیا:

((بِاسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِاسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ)).

ترجمہ: ''اللہ کے نام سے میں آپ ﷺ پر دم کرتا ہوں' ہر مرض سے جو آپ ﷺ کو تکلیف دے' ہر ذات کے یا نظر حاسد کے شر سے اللہ آپ ﷺ کو شفا دے گا' اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ ﷺ پر دم کرتا ہوں۔'' (زاد المعاد)

متفرق دُعائیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کو کسی بات کا صدمہ ہوتا تو آپ ﷺ آسمان کی جانب سر مبارک اٹھاتے اور ((سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ)) پڑھتے اور جب دعا میں خوب سعی فرماتے تو ((يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ)) پڑھتے۔ (زاد المعاد)

Marfat.com

نیز حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی فکر اور پریشانی لاحق ہوتی تو آپ کی دعا یہ ہوتی تھی:

((یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ)).

ترجمہ: ''اے حی و قیوم! بس تیری رحمت سے مدد چاہتا ہوں۔'' (زاد المعاد)

اور (دوسروں سے) فرماتے:

((اَلِظُّوْا بِیَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ)).

ترجمہ: ''یا ذوالجلال والاکرام سے چمٹے رہو۔''

(یعنی اس کلمہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے استغاثہ اور فریاد کرتے رہو)۔ (جامع ترمذی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جنگ بدر میں جب میں کفار سے لڑتا ہوا آنحضرت ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ سردار دو جہاں ﷺ سجدہ میں سر رکھے ہوئے ((یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ)) پڑھ رہے تھے پھر میں چلا گیا اور لڑائی میں شریک ہو گیا' پھر خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ بدستور اسی طرح سجدہ میں سر رکھے ہوئے ''یا حی یا قیوم'' پڑھ رہے ہیں' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو فتح کی خوشخبری سنادی۔ (نسائی' حاکم' حصن حصین)

- جب آنحضرت ﷺ کو کسی امر میں زیادہ پریشانی لاحق ہوتی تو چادر بچھا دیتے کھڑے ہو جاتے اور دعا کے لیے اپنے ہاتھ اتنے لمبے کر دیتے کہ آپ کی بغل کی سفیدی تک دکھائی دیتی۔
- جب آپ ﷺ دُعا ختم کرتے تو دونوں ہاتھوں کو چہرے پر مل لیا کرتے۔
- دعا و استغفار کے الفاظ تین تین مرتبہ دہراتے۔
- آپ دعا میں سجع بندی اور قافیہ بندی سے کام نہ لیتے اور نہ اس کو اچھا جانتے۔
- آپ ﷺ جب کسی مجلس سے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ)).

ترجمہ: ''اے اللہ! میں آپ کی پاکی بیان کرتا ہوں آپ کی حمد کے ساتھ' دل سے اقرار کرتا ہوں میں کہ نہیں کوئی معبود سوائے تیرے' میں آپ سے بخشش چاہتا ہوں اور آپ کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔''

- جب آنحضرت ﷺ کو کوئی خوشی پیش آتی تھی تو اس طرح کہتے تھے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ)).

ترجمہ: ''شکر ہے اللہ کا جس کے انعام سے اچھی چیزیں کمال کو پہنچتی ہیں۔''

اور جب ناگواری کی حالت پیش آتی تو فرماتے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ)). (حاکم)

ترجمہ: ''شکر ہے اللہ کا ہر حال میں۔''

✿ جب آپ ﷺ راستہ میں کسی کا ہاتھ پکڑتے اور پھر جدا ہوتے تو فرماتے:

((اَللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ)).

ترجمہ: ''اے اللہ! اے ہمارے رب ہماری دُنیا میں اور آخرت میں بہتری نصیب فرما اور آگ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔''

✿ کسی کا قرض ادا فرماتے تو یہ دعا دیتے:

((بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ اِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالْاَدَاءُ)).

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ تیرے گھر بار اور تیرے مال میں برکت دے' قرض کا بدلہ تعریف اور (بروقت) ادائیگی ہے۔

✿ جب کوئی شخص نیا لباس پہن کر خدمت اقدس میں حاضر ہوتا تو آپ ﷺ اس کی تعریف کرتے حَسَنَةٌ حَسَنَةٌ ''بہت خوب بہت خوب'' اور پھر فرماتے اَبْلِ وَاَخْلِقْ ''یعنی پرانا کرو اور بوسیدہ کرو''۔

✿ جب آپ ﷺ کے پاس کوئی ہدیۃً پھل لاتا' اور وہ فصل کے شروع ہی کا ہوتا تو اس کو آپ ﷺ آنکھوں سے لگالیتے' پھر دونوں ہونٹوں سے لگاتے اور فرماتے:

((اَللّٰهُمَّ كَمَا اَرَيْتَنَا اَوَّلَهٗ فَاَرِنَا اٰخِرَهٗ)).

ترجمہ: ''اے اللہ! جس طرح آپ نے ہمیں اس پھل کا شروع دکھایا پس اس کا آخر بھی دکھا۔''

پھر بچوں کو دے دیتے تھے جو بھی اس وقت آپ کے پاس ہوتے تھے۔(ابن سنی)

جب آپ لشکر کو رخصت فرماتے تو یہ دُعا دیتے:

((اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ وَاَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيْمَ اَعْمَالِكُمْ)) (ابوداؤد)

ترجمہ: ''میں اللہ کے سپرد کرتا ہوں تمہارے دین کو اور تمہاری قابل حفاظت چیزوں کو اور تمہارے اعمال کے انجام کو۔''

Marfat.com

حضور نبی کریم ﷺ جب نیا لباس زیب تن فرماتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے یعنی پڑھتے:
((اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانَا ھٰذَا))
ترجمہ: ''تمام تعریفیں اللہ پاک کے لیے ہیں جس نے ہمیں یہ (لباس) پہنایا۔''
یا اور کوئی کلمہ شکر کا کہتے اور شکرانہ کی نماز دو رکعت نفل پڑھتے اور پرانا کپڑا کسی محتاج کو دے دیتے۔ (ابن عساکر)

✿ جب کسی کے یہاں کھانا تناول فرماتے تو میزبان کے لیے حضور ﷺ دعا فرماتے:
((اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ)). (صحیح مسلم، معارف الحدیث)
ترجمہ: ''اے اللہ ان کے رزق میں برکت دے اور ان کو بخش دے اور ان پر رحم فرما۔''

✿ جب آپ ﷺ کسی مجلس میں بیٹھتے اور بات چیت فرماتے تو جس وقت وہاں سے اٹھنے کا ارادہ فرماتے تو دس سے لیکر پندرہ مرتبہ تک استغفار فرماتے۔ (ابن سنی)
ایک روایت میں یہ استغفار آیا ہے:
((اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلاَّ ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ)).
ترجمہ: ''میں بخشش چاہتا ہوں اللہ پاک سے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ ہے، عالم کو قائم رکھنے والا ہے، اور میں اس کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔''
جب آپ ﷺ کو کوئی دشواری پیش آتی تھی تو آپ ﷺ نماز نفل پڑھتے تھے، اس عمل سے ظاہری و باطنی دنیوی و اُخروی نفع ہوتا ہے اور پریشانی دُور ہو جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

✿ جب رسول اکرم ﷺ کسی کی عیادت فرماتے تو اس سے آپ ﷺ یہ فرماتے:
((لَا بَأْسَ طَھُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی)).
ترجمہ: ''کچھ ڈر نہیں کفارہ گناہ ہے ان شاء اللہ تعالیٰ۔'' (ترمذی، معارف الحدیث)

حضور ﷺ کی تعلیم کردہ بعض دُعائیں

دُعائے سحرگاہی:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر رات کو جب

رات کا تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے' اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول اجلال فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ جو مجھ کو پکارے گا اس کی سنوں گا' جو مجھ سے مانگے گا عطا کروں گا' جو مجھ سے مغفرت وعفو طلب کرے گا اس کو بخش دوں گا۔ (الادب المفرد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دین آسان ہے اور ہرگز کوئی شخص سختی (اور مبالغہ) کے ساتھ دین پر غالب ہونے کا ارادہ نہ کرے گا' مگر دین ہی اس کو ہرا دے گا' پس سیدھے چلو' قریب رہو اور خوش خبری حاصل کرو' اور صبح وشام کے وقت اور کسی قدر رات کے آخری حصہ سے (کام میں) سہارا لو۔ (ذکر اللہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا جس میں اس سے بہت سی قابل مؤاخذہ' فضول اور لایعنی باتیں سرزد ہوئیں مگر اس نے اس مجلس سے اٹھتے وقت کہا:

((سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ))

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری حمد کے ساتھ تیری پاکی بیان کرتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ صرف تو ہی معبود برحق ہے' تیرے سوا کوئی معبود نہیں' میں اپنے گناہوں کی تجھ سے بخشش چاہتا ہوں' اور تیرے حضور میں توبہ کرتا ہوں۔"

تو اللہ تعالیٰ اس کی ان سب لغزشوں کو معاف کر دے گا جو مجلس میں اس سے سرزد ہوئیں۔ (جامع ترمذی' معارف الحدیث)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص سونے کے لیے بستر پر لیٹتے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس طرح توبہ واستغفار کرے اور تین دفعہ عرض کرے:

((اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ)).

ترجمہ: "میں مغفرت اور بخشش چاہتا ہوں اس اللہ تعالیٰ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ حی و قیوم ہے ہمیشہ رہنے والا اور سب کا کارساز ہے اور اس کے حضور میں توبہ کرتا ہوں۔"

تو اس کے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ وہ درختوں کے پتوں اور مشہور ریگستان عالج کے ذروں اور دنیا کے دنوں کی طرح بے شمار ہوں۔ (جامع ترمذی' معارف الحدیث)

Marfat.com

بے خوابی کے لیے دُعا:

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ مجھے رات کو نیند نہیں آتی' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم بستر پر لیٹو تو اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرلیا کرو:

((اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضَلَّتْ كُنْ لِّيْ جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ))

ترجمہ: ''اے اللہ! پروردگار ساتوں آسمانوں کے اور اس چیز کے جس پر ان کا سایہ ہے اور پروردگار زمینوں کے اور اس چیز کے جس کو کہ زمین اٹھائے ہوئے ہے اور پروردگار شیطانوں کے اور اس چیز کے جس کو انہوں نے گمراہ کیا' میرا نگہبان رہنا اپنی تمام تر مخلوق کی برائی سے (اور) اس سے کہ ظلم کرے ان میں سے کوئی مجھ پر یا کہ زیادتی کرے مجھ پر' محفوظ ہے پناہ دیا ہوا تیرا اور آپ کی تعریف بڑی ہے اور آپ کے سوا کوئی معبود نہیں' آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔'' (ترمذی' معارف الحدیث)

فکر اور پریشانی کے وقت کی دُعا:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس آدمی کو پریشانی اور فکر زیادہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس طرح عرض کرے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَ ابْنُ اَمَتِكَ وَفِيْ قَبْضَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَائُكَ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِيْ مَكْنُوْنِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَجَلَاءَ هَمِّيْ وَغَمِّيْ)).

ترجمہ: ''اے اللہ! بندہ ہوں تیرا اور بیٹا ہوں تیرے ایک بندے کا اور ایک تیری بندی کا' اور بالکل تیرے قبضہ میں ہوں' اور ہمہ تن تیرے دست قدرت میں ہوں' نافذ ہے میرے بارے میں تیرا حکم اور عین عدل ہے میرے بارے میں تیرا ہر فیصلہ' میں تجھ سے تیرے ہر اس اسم پاک کے واسطہ سے جس سے تو نے اپنی مقدس ذات کو موسوم کیا ہے یا اپنی کتاب میں

Marfat.com

اس کو نازل فرمایا ہے یا اپنے خاص مخفی خزانہ غیب میں اس کو محفوظ رکھا ہے' استدعا کرتا ہوں کہ قرآن عظیم کو میرے دل کی بہار بنادے اور میرے فکروں اور میرے غموں کو اس کی برکت سے دُور فرمادے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو بندہ بھی ان کلمات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی فکروں اور پریشانیوں کو دور فرما کر ضرور بالضرور اس کو کشادگی عطا فرمائے گا۔ (رزین' معارف الحدیث)

رنج وغم اور ادائے قرض کے لیے دُعا:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن کا ذکر ہے کہ آنحضرت ﷺ مسجد میں تشریف لائے وہاں ابوامامہ انصاری رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابوامامہ! تو بے وقت مسجد میں کیوں بیٹھا ہے؟ عرض کیا: یارسولؐ اللہ! طرح طرح کے رنج وغم ہیں اور لوگوں کے قرض میرے پیچھے چمٹے ہوئے ہیں' فرمایا: میں تجھے ایسے چند کلمے بتائے دیتا ہوں کہ ان کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ تیرا رنج وغم دُور کردے گا اور قرض ادا کردے گا' تو صبح وشام یوں کہا کر:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ))

ترجمہ: ''یا اللہ! میں پناہ پکڑتا ہوں تیری فکر اور غم سے' اور پناہ پکڑتا ہوں تیری' کم ہمتی اور سُستی سے' اور پناہ پکڑتا ہوں تیری' بزدلی اور بخل سے' اور پناہ پکڑتا ہوں تیری' قرض کے گھیر لینے سے اور لوگوں کے دبا لینے سے۔''

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں چند روز ہی ان کلمات کو پڑھنے پایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے میرا رنج وغم دور فرمادیا اور قرض بھی ادا کردیا۔ (حصن حصین)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو کسی نے آ کر خبر دی کہ آپ کا مکان جل گیا ہے' حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے (بڑی بے فکری سے) فرمایا کہ ہرگز نہیں جلا' اللہ تعالیٰ ہرگز ایسا نہیں کریں گے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص یہ کلمات شروع دن میں پڑھ لے تو شام تک اس کو کوئی مصیبت نہ پہنچے گی' اور جو شام کو پڑھ لے تو صبح تک اس پر کوئی مصیبت نہ آئے گی' اور بعض روایات میں ہے کہ اس کے نفس میں اور اہل عیال میں اور مال میں کوئی آفت نہ آئے گی'

اور میں یہ کلمات صبح پڑھ چکا ہوں تو پھر میرا مکان کیسے جل سکتا ہے؟ پھر لوگوں نے کہا چل کر دیکھو' سب کے ساتھ چل کر مکان پر پہنچے تو دیکھتے ہیں کہ محلے میں آگ لگی اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے مکان کے چاروں طرف مکانات جل گئے اور ان کا مکان بیچ میں محفوظ رہا وہ کلمات یہ ہیں:

((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ مَاشَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَالَمْ يَشَاْلَمْ يَكُنْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا)).

ترجمہ: ''اے اللہ! آپ میرے رب ہیں' آپ کے سوا کوئی معبود نہیں' میں نے آپ پر بھروسہ کیا اور آپ رب ہیں عرش عظیم کے' جو اللہ پاک نے چاہا (وہ) ہوا اور جو نہ چاہا وہ نہ ہوا' گناہوں سے پھرنے اور عبادت کرنے کی طاقت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو بلند (اور) عظیم ہے' میں جانتا ہوں بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ نے گھیر لیا ہے ہر چیز کو اپنے علم کے ذریعہ۔''

مصیبت اور غم کے موقع پر:

مسند احمد میں نبی ﷺ سے مروی ہے کہ کوئی شخص اگر مبتلائے مصیبت ہو جائے تو یوں دعا کرے:

((اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا)).

ترجمہ: ''بیشک ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور ہم اللہ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں' اے اللہ! میری مصیبت میں مجھے اجر دے اور اس کے عوض مجھے اس سے اچھا بدلہ عنایت فرما۔'' (زادالمعاد)

صحیحین میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ بے چینی کے موقع پر یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

((لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ)) (زادالمعاد)

ترجمہ: ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (جو) عظیم (اور) بُردبار ہے' اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (جو) رب ہے عرش عظیم کا' اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (جو) رب ہے ساتوں آسمانوں کا اور رب ہے زمین کا اور رب ہے بزرگی والے عرش کا۔''

Marfat.com

جب کوئی شخص کسی کام کے کرنے سے عاجز ہوجائے یا زیادہ طاقت وقوت چاہے تو اس کو چاہیے کہ سوتے وقت ((سُبْحَانَ اللّٰهِ)) ۳۳ بار ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ)) ۳۳ بار اور ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ)) ۳۴ بار پڑھا کرے۔ (بخاری ومسلم، ترمذی، ابوداؤد، حصن حصین)

کسی کو مصیبت میں دیکھنے کے وقت کی دُعا:

امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی کی نظر کسی مبتلائے مصیبت اور دکھی پر پڑے اور وہ کہے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا))

ترجمہ: ''حمد اس کے لیے ہے جس نے مجھے عافیت دی اور محفوظ رکھا اس بلا اور مصیبت سے جس میں تجھ کو مبتلا کیا گیا، اور اپنی بہت سی مخلوق پر اس نے مجھے فضیلت بخشی۔''

تو وہ اس بلا اور مصیبت سے محفوظ رہے گا خواہ وہ کوئی بھی مصیبت ہو۔ (جامع ترمذی، معارف الحدیث)

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا (بنت عمیس) سے مروی ہے، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ مجھ سے فرمایا، کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ بتاؤں جنہیں تکلیف اور کرب کے وقت یا کرب کی حالت میں کہہ لیا کرو؟ وہ یہ ہیں:

((اَللّٰهُ رَبِّیْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا)).

ترجمہ: ''اللہ میرا پروردگار ہے، میں اس کا کسی کو شریک نہیں بناتا۔''

ایک روایت میں ہے کہ اسے سات بار کہا جائے۔ (زاد المعاد)

سخت خطرے کے وقت کی دُعا:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے غزوۂ خندق کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اس نازک وقت کے لیے کوئی خاص دعا ہے جو ہم اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کریں؟ حالت یہ ہے کہ ہمارے دل مارے دہشت کے اچھل اچھل کر گلوں میں آرہے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس طرح عرض کرو:

((اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا)).

ترجمہ: ''اے اللہ! ہماری پردہ داری فرما، اور ہماری گھبراہٹ کو بے خوفی اور اطمینان سے بدل دے۔''

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ نے آندھی بھیج کر دشمنوں کے منہ پھیر دیئے اور اس

آندھی ہی سے اللہ تعالیٰ نے ان کو شکست دی۔ (معارف الحدیث' مسند احمد)

خواب میں ڈرنا:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی (ڈراؤنا خواب دیکھ کر) سوتے میں ڈر جائے تو اس طرح دعا کرے:

((اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعَذَابِهٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ)).

ترجمہ: "میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامات کے ذریعہ خود اس کے غضب اور عذاب سے' اور اس کے بندوں کے شر سے' اور شیطانی وسواس واثرات سے' اور اس بات سے کہ شیاطین میرے پاس آئیں اور مجھے ستائیں۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پھر شیاطین اس بندے کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔ (معارف الحدیث)

جامع دعا:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بہت سی دعائیں فرمائیں' جو ہمیں یاد نہ رہیں تو ہم نے آپ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے بہت سی دعائیں تعلیم فرمائی تھیں ان کو ہم یاد نہ رکھ سکے (اور چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے وہ سب دعائیں مانگیں تو کیا کریں؟) آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں ایسی دعا بتائے دیتا ہوں جس میں وہ ساری دعائیں آ جائیں گی۔ اللہ کے حضور میں یوں عرض کرو کہ:

((اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَاَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)).

ترجمہ: "اے اللہ! ہم تجھ سے وہ سب خیر مانگتے ہیں جو تیرے نبی محمد (ﷺ) نے تجھ سے مانگی اور ہم ان سب چیزوں سے پناہ چاہتے ہیں جن سے تیرے نبی محمد (ﷺ) نے تیری پناہ چاہی' بس تو ہی ہے جس سے مدد چاہی جائے اور تیرے ہی کرم پر موقوف ہے مقاصد اور مرادوں تک پہنچنا' اور کسی مقصد کے لیے سعی وحرکت اور اس کو حاصل کرنے کی قوت وطاقت بس اللہ ہی سے مل سکتی ہے۔" (جامع ترمذی' معارف الحدیث)

Marfat.com

قنوت نازلہ:

کسی عام مصیبت مثلاً قحط، وبا، دشمنوں کے حملے وغیرہ کے وقت یہ قنوت نازلہ فجر کی نماز میں آخری رکعت میں رکوع کے بعد پڑھے، اگر امام پڑھے تو مقتدی ہر فقرے پر آہستہ سے آمین کہیں:

((اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْ مَنْ هَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْ مَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْ مَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ وَاِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَیْكَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ)). (حصن حصین)

ترجمہ: ''اے اللہ! مجھ کو راہ دکھا ان لوگوں میں جن کو تو نے راہ دکھائی، اور مجھ کو عافیت دے ان لوگوں میں جن کو تو نے عافیت بخشی، اور میری کارسازی کر ان لوگوں میں جن کے آپ کارساز ہیں، اور برکت دے اس چیز میں جو آپ نے مجھ کو عطا فرمائی، اور بچا مجھ کو اس چیز کے شر سے جس کو آپ نے مقدر فرمایا ہے کیونکہ فیصلہ کرنے والے آپ ہی ہیں، اور بے شک آپ کا دوست ذلیل نہیں ہوسکتا اور آپ کا دشمن عزت نہیں پا سکتا، آپ برکت والے ہیں اور بلند و بالا ہیں، ہم آپ سے مغفرت چاہتے ہیں اور آپ کے سامنے توبہ کرتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ پر رحمت کاملہ نازل فرمائے۔''

بازار کی ظلماتی فضاؤں میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کا غیر معمولی ثواب

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو بندہ بازار گیا اور اس نے (بازار کی غفلت اور شور و شر سے بھرپور فضا میں دل کے اخلاص سے) کہا:

((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ)).

ترجمہ: ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تمام تعریف ہے، وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہمیشہ ہمیشہ زندہ رہے گا، اسے کبھی بھی موت نہیں، بہتری اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

Marfat.com

تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لیے ہزار ہا نیکیاں لکھی جائیں گی اور ہزار ہا گناہ محو کر دیئے جائیں گے اور ہزار ہا درجے اس کے بلند کر دیئے جائیں گے' اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لیے ایک شاندار محل تیار ہوگا۔ (معارف الحدیث' جامع ترمذی' سنن ابن ماجہ)

آیاتِ شفاء:

امام طریقت ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ ان کا بچہ بیمار ہو گیا' اس کی بیماری اتنی سخت ہو گئی کہ وہ قریب المرگ ہو گیا' وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا اور حضور ﷺ کی خدمت میں بچہ کا حال عرض کیا' حضور ﷺ نے فرمایا: تم آیات شفاء سے کیوں دور رہتے ہو؟ کیوں ان سے تمسک نہیں کرتے اور شفاء نہیں مانگتے؟ میں بیدار ہو گیا اور اس پر غور کرنے لگا' تو میں نے ان آیاتِ شفاء کو کتاب الٰہی میں چھ جگہ پایا' وہ یہ ہیں:

۱ ﴿وَ يَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ (التوبة ۹/۱۴)

ترجمہ: ''اور اللہ تعالیٰ شفاء دیتا ہے مومنین کے سینوں کو۔''

۲ ﴿وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ﴾ (یونس:۱۰/۵۷)

ترجمہ: ''سینوں میں جو تکلیف ہے ان سے شفاء ہے۔''

۳ ﴿يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۶۹﴾ (النحل:۱۶/۶۹)

ترجمہ: ''ان کے پیٹ سے نکلتی ہے پینے کی چیز جن کے رنگ مختلف ہوتے ہیں' لوگوں کے لیے ان میں شفاء ہے۔''

۴ ﴿وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (بنی اسرائیل ۱۷/۸۲)

ترجمہ: ''اور قرآن میں ہم ایسی چیز نازل کرتے ہیں جو مومنین کے لیے شفاء اور رحمت ہے۔''

۵ ﴿وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ۝۸۰﴾ (الشعراء: ۲۶/۸۰)

ترجمہ: ''اور جب میں بیمار پڑتا ہوں تو اللہ تعالیٰ شفاء دیتا ہے۔''

۶ ﴿قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّ شِفَآءٌ ؕ﴾ (حم السجدہ: ۴۱/۴۴)

ترجمہ: ''فرما دیجیے آپ کہ مومنین کے لیے یہ ہدایت اور شفاء ہے۔''

میں نے ان آیات کو لکھا اور پانی میں گھول کر بچے کو پلا دیا اور وہ بچہ اسی وقت شفا پا گیا

Marfat.com

گویا کہ اس کے پاؤں سے گرہ کھول دی گئی ہو۔ (مدارج النبوۃ)

صلوٰۃ وسلام

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! جو ایمان لائے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھو چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ ﴾

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھ پر میری قبر کے پاس درود شریف پڑھتا ہے اس کو میں خود سنتا ہوں' اور جو مجھ سے فاصلے پر درود پڑھتا ہے وہ مجھ کو پہنچا دیا جاتا ہے۔ یعنی بذریعہ ملائکہ۔ (بیہقی' شعب الایمان' سنن نسائی' مسند دارمی' سنن ابی داؤد' زاد السعید)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھ پر درود بھیجے کسی کتاب میں تو ہمیشہ فرشتے اس پر درود بھیجتے رہیں گے' جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا۔ (طبرانی' زاد السعید)

جمعہ کے خطبے میں جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک آئے یا خطیب یہ آیت پڑھے: ﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ ﴾ تو اپنے دل میں زبان کو حرکت دیئے بغیر صلی اللہ علیہ وسلم کہہ لے۔ (دُرِمختار)

دُرِمختار میں ہے کہ درود شریف پڑھتے وقت اعضاء کو حرکت دینا اور آواز بلند کرنا جہل ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعض جگہ جو رسم ہے کہ نمازوں کے بعد حلقہ باندھ کر بہت چلا چلا کر درود شریف پڑھتے ہیں یہ مناسب نہیں ہے۔

جب اسم مبارک لکھے صلوٰۃ وسلام بھی لکھے' یعنی "صلی اللہ علیہ وسلم" پورا لکھے اس میں کوتاہی نہ کرے صرف " ؐ " یا "صلعم" پر اکتفا نہ کرے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی سے پہلے "سیدنا" بڑھا دینا مستحب اور افضل ہے۔ (دُرِمختار)

اگر ایک مجلس میں کئی بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک ذکر کیا جائے' امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ ہر بار میں ذکر کرنے والے اور سننے والے پر درود پڑھنا واجب ہے' مگر فتویٰ اسی پر ہے کہ ایک بار درود پڑھنا واجب ہے' پھر مستحب ہے۔

Marfat.com

نماز میں بجز تشہد اخیر کے دوسرے ارکان میں درود پڑھنا مکروہ ہے۔ (درمختار)

بے وضو درود شریف پڑھنا جائز اور باوضو پڑھنا نور علی نور ہے۔ (زاد السعید)

حدیث شریف میں ہے کہ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو' اس درود میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ' ابوداؤد' نسائی' زاد السعید)

ابوحفص ابن شاہین رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ہزار بار درود پڑھے تو جب تک وہ اپنی جگہ جنت میں نہ دیکھ لے نہ مرے گا۔ (سعایہ' زاد السعید)

درود شریف دُعا کی قبولیت کی شرط:

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: دعا آسمان اور زمین کے درمیان ہی رکی رہتی ہے اوپر نہیں جاسکتی جب تک کہ نبی پاک (ﷺ) پر درود نہ بھیجا جائے۔ (جامع ترمذی' معارف الحدیث)

یہی حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ (معجم اوسط طبرانی)

احادیث میں درود وسلام کی ترغیبات اور فضائل و برکات:

ابو بردہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو امتی خلوص دل سے مجھ پر صلوٰۃ بھیجے' اللہ تعالیٰ اس پر دس صلواتیں بھیجتا ہے اور اس کے صلہ میں اس کے دس درجے بلند کرتا ہے اور اس کے حساب میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔ اور اس کے دس گناہ محو فرما دیتا ہے۔ (سنن نسائی' معارف الحدیث)

حضرت کعب بن عجرہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہم لوگوں سے فرمایا میرے پاس آ جاؤ! ہم لوگ حاضر ہو گئے (آپ ﷺ نے جو کچھ ارشاد فرمانا تھا فرمایا' جب آپ ﷺ منبر پر جانے لگے) تو جب منبر کے پہلے درجہ پر قدم رکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا "آمین" پھر جب دوسرے درجہ پر قدم رکھا تو آپ ﷺ نے پھر فرمایا "آمین" اسی طرح جب تیسرے درجہ پر قدم رکھا تو پھر فرمایا "آمین"۔ پھر جو کچھ فرمانا تھا فرمایا' جب اس سے فارغ ہو کر آپ منبر سے نیچے اتر آئے تو ہم لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آج ہم نے آپ سے ایک ایسی چیز سنی جو ہم پہلے نہیں سنتے تھے (یعنی منبر کے ہر درجہ پر قدم رکھتے وقت آج آپ

Marfat.com

''آمین'' کہتے تھے' یہ نئی بات تھی) آپ ﷺ نے بتایا کہ جب میں منبر پر چڑھنے لگا تو جبرائیل امین آ گئے تو انہوں نے کہا:

① برباد و ذلیل ہو وہ محروم جو رمضان المبارک پائے اور اس میں بھی اس کی مغفرت کا فیصلہ نہ ہو تو میں نے کہا: آمین۔ پھر جب میں نے منبر کے دوسرے درجے پر قدم رکھا تو انہوں نے کہا:

② برباد و ذلیل ہو وہ بے توفیق اور بے نصیب جس کے سامنے آپ ﷺ کا ذکر آئے اور وہ اس وقت بھی آپ ﷺ پر درود نہ بھیجے' تو میں نے اس پر بھی کہا: آمین۔ پھر جب میں نے منبر کے تیسرے درجے پر قدم رکھا تو انہوں نے کہا:

③ برباد و ذلیل ہو وہ بد بخت آدمی جس کے ماں باپ یا ان دو میں سے ایک اس کے سامنے بوڑھے ہو جائیں اور وہ (ان کی خدمت کر کے اور ان کو راضی اور خوش کر کے) جنت کا مستحق نہ ہو جائے' اس پر بھی میں نے کہا: آمین۔ (جامع ترمذی' مستدرک حاکم' معارف الحدیث)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن مجھ سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جو مجھ پر درود بھیجتے ہوں گے۔ (بیہقی' ترمذی)

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنا گناہوں کے دھونے اور اس سے پاک کرنے میں آگ کو سرد پانی سے بجھانے سے زیادہ مؤثر و کارآمد ہے' اور حضور ﷺ پر درود و سلام پیش کرنا غلاموں کے آزاد کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' غرض یہ کہ نبی کریم ﷺ پر درود و سلام بھیجنا منبع انوار و برکات اور مفتاح تمام ابواب خیرات و سعادت ہے' اور اہل سلوک اس باب میں بہت زیادہ شغف رکھنے کی بناء پر فتح عظیم کے مستوجب اور مواہب ربانیہ کے مستحق ہوئے ہیں۔

بعض مشائخ کرام رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ جب ایسا شیخ کامل اور مرشد کامل موجود ہو جو اس کی تربیت کر سکے تو اسے چاہیے کہ رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے کو لازم کر لے' یہ ایسا طریقہ ہے کہ جس سے طالب واصل بحق ہو جاتا ہے اور یہی درود و سلام اور حضور ﷺ کی طرف توجہ کرنا' احسن طریقے سے آداب نبوی ﷺ اور اخلاق جمیلہ محمد یہ سے اس کی تربیت کر دیں گے اور کمالات کے بلند مقامات اور قرب الٰہی کے منازل پر اسے فائز کریں گے اور سید الکائنات افضل الانبیاء والمرسلین ﷺ کے قرب سے سرفراز فرمائیں گے۔ (مدارج النبوۃ)

بعض مشائخ وصیت کرتے ہیں کہ سورۂ اخلاص ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ پڑھے اور سید عالم ﷺ پر کثرت سے درود بھیجے۔ اور فرماتے ہیں کہ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ کی قراءت خدائے واحد کی معرفت کراتی ہے اور سید عالم ﷺ پر درود کی کثرت حضور ﷺ کی محبت و معیت سے سرفراز کرتی ہے اور جو کوئی سید عالم ﷺ پر بکثرت درود بھیجے گا یقیناً اسے خواب و بیداری میں حضور ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔

(منقول از شیخ احمد بن موسیٰ المشروع عن شیخ امام علی متقی دعوات کبیر، جامع ترمذی، مدارج النبوۃ)

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن اس حال میں تشریف لائے کہ آپ ﷺ کی آنکھوں سے خوشی و مسرت نمایاں تھی اور آپ ﷺ کا چہرہ منور پُر مسرت تھا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! آج آپؐ کے رخ انور میں خوشی و مسرت کی لہر تاباں ہے، کیا سبب ہے؟ فرمایا جبرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہا: اے محمد! (ﷺ) کیا آپ کو یہ امر مسرور نہیں کرتا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے آپ کی امت کا جو بندہ بھی آپؐ پر ایک مرتبہ بھی درود بھیجتا ہے میں اس پر دس مرتبہ صلوٰۃ وسلام بھیجتا ہوں۔ (سنن نسائی، مسند دارمی)

ترمذی شریف میں حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ آپ پر درود بھیجوں، فرمایا: جتنا چاہو، میں نے عرض کیا: وظائف کا چوتھائی؟ فرمایا: جتنا چاہو، اگر زیادہ بھیجو تو تمہارے لیے اور زیادہ بہتر ہے، عرض کیا: نصف؟ فرمایا جتنا چاہو، اور اگر زیادہ بھیجو تو تمہارے لیے اور زیادہ بہتر ہے، عرض کیا: دو تہائی؟ فرمایا جتنا چاہو، اور اگر زیادہ کرو تو تمہارے لیے اور زیادہ بہتر ہے، عرض کیا، پھر تو میں اپنی تمام دعا کے بدلے میں آپ پر درود ہی بھیجوں گا، فرمایا: تب تو تم نے اپنی ہمت پوری کر لی اور گناہوں کو معاف کرا لیا۔ (جامع ترمذی، مدارج النبوۃ)

درود شریف کی برکات:

سب سے زیادہ لذیذ تر اور شیریں تر خاصیت درود شریف کی یہ ہے کہ اس کی بدولت عشاق کو خواب میں حضور پر نور ﷺ کی دولت زیارت میسر ہوتی ہے، بعض درودوں کو بالخصوص بزرگوں نے آزمایا ہے۔ شیخ عبد الحق دہلوی قدس سرہ العزیز نے کتاب ''ترغیب السادات'' میں لکھا ہے کہ شب جمعہ میں دو رکعت نماز نفل پڑھے اور ہر رکعت میں گیارہ بار آیۃ الکرسی اور گیارہ

Marfat.com

بار ﴿قُلۡ هُوَ اللّٰهُ﴾ اور بعد سلام سو بار یہ درود شریف پڑھے' ان شاء اللہ تعالیٰ تین جمعے نہ گزرنے پائیں گے کہ زیارت نصیب ہوگی' وہ درود شریف یہ ہے:

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ)) (زادالسعید)

دیگر ❁ نیز شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ جو شخص دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد کے بعد پچیس بار ﴿قُلۡ هُوَ اللّٰهُ﴾ اور سلام کے بعد یہ درود شریف ہزار مرتبہ پڑھے اسے دولت زیارت نصیب ہو:

((صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ)). (زادالسعید)

نیز شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ سوتے وقت ستر بار اس درود شریف کو پڑھنے سے دولت زیارت نصیب ہوگی:

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِكَ وَمَعْدِنِ اَسْرَارِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَعُرُوْسِ مَمْلِكَتِكَ وَاِمَامِ حَضْرَتِكَ وَطِرَازِ مُلْكِكَ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِكَ وَطَرِيْقِ شَرِيْعَتِكَ الْمُتَلَذِّذِ بِتَوْحِيْدِكَ اِنْسَانِ عَيْنِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبِ فِيْ كُلِّ مَوْجُوْدٍ عَيْنِ اَعْيَانِ خَلْقِكَ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُوْرِ ضِيَائِكَ صَلٰوةً تَدُوْمُ بِدَوَامِكَ وَتَبْقٰى بِبَقَائِكَ لَا مُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ صَلٰوةً تُرْضِيْكَ وَتُرْضِيْهِ وَتَرْضٰى بِهَا عَنَّا يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ)).

ترجمہ: ''اے اللہ! رحمت کاملہ نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر جو دریا ہیں تیرے نور کے اور کان ہیں تیرے بھیدوں کی اور زبان تیری وحدانیت کی حجت کے اور دولہا تیری سلطنت کے اور پیشوا تیری درگاہ کے اور نقش و آرائش تیرے ملک کے اور خزانے تیری رحمت کے اور راستہ تیرے دین کے' لذت پانے والے تیری توحید کے ساتھ' آنکھ موجودات کی اور واسطہ پیدا ہونے ہر موجود کے' آنکھ تیرے بندگان مخلوقات کی' سب سے پہلے پہل ظاہر ہوئے نور سے تیری تجلی ذات کی' ایسا درود کہ ہمیشہ رہے ساتھ آپ کے اور باقی رہے آپ کی بقا کے ساتھ' اس کی انتہاء نہ ہو سوائے آپ کے علم کے (اور) ایسا درود جو خوش کرے آپ کو اور خوش کرے ان کو اور راضی ہو جائے تو اس درود سے ہم لوگوں سے اے پروردگار تمام عالم کے۔''

دیگر ❁ شیخ نے لکھا ہے کہ سوتے وقت یہ درود شریف بھی چند بار پڑھنا زیارت کے لیے مؤثر ہے:

((اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَمِ وَرَبَّ الْبَیْتِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ اَبْلِغْ لِرُوْحِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مِنَّا السَّلَامَ)). (زاد السعید)

ترجمہ: ''اے اللہ! (مقام) حل وحرم کے رب اور بیت الحرام کے رب اور رکن ومقام کے رب' ہمارے سردار اور ہمارے آقا جناب محمد (ﷺ) کی روح (مبارک) کو سلام پہنچا دیجئے ہماری جانب سے۔''

صلوٰۃ تنجینا:

مناہج الحسنات میں ابن فاکہانی کی کتاب فجر منیر سے نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ شیخ صالح موسیٰ ضریر (نابینا) تھے' انہوں نے اپنا گزرا ہوا قصہ مجھ سے نقل کیا کہ ایک جہاز ڈوبنے لگا اور میں اس میں موجود تھا' اس وقت مجھ کو غنودگی سی ہوئی' اس حالت میں جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو یہ درود تعلیم فرما کر ارشاد فرمایا کہ جہاز والے اس کو ہزار بار پڑھیں' ہنوز تین سو بار پر نوبت نہ پہنچی تھی کہ جہاز نے نجات پائی' وہ درود یہ ہے اسے "صلوٰۃ تنجینا" کہتے ہیں:

((اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ)).

ترجمہ: ''اے اللہ! ہمارے سردار اور ہمارے آقا محمد (ﷺ) پر درود بھیج' ایسا درود کہ اس کے ذریعہ تو ہمیں تمام خوفوں اور تمام آفتوں سے نجات دے اور اس کے ذریعہ ہماری تمام حاجات پوری کرے اور اس کے ذریعہ تو ہمیں تمام برائیوں سے پاک کرے اور اس کے ذریعہ تو ہمیں اپنے نزدیک بلند درجوں پر بلند کرے اور اس کے ذریعہ تو ہمیں تمام نیکیوں کا منتہائے مقصود بہم پہنچائے زندگی میں بھی اور موت کے بعد بھی' بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔''

اس درود شریف کی برکات بے شمار ہیں اور ہر طرح کی وباؤں اور بیماریوں سے حفاظت ہوتی ہے اور قلب کو عجیب وغریب اطمینان حاصل ہوتا ہے' بزرگوں کے مجربات میں ہے۔ (زاد السعید)

دیگر درود شریف:

بزار وطبرانی نے صغیر اوسط میں رویفع سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ جو اس درود کو پڑھے

اس کے لیے حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری شفاعت واجب اور ضروری ہے۔
((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ)).

ترجمہ: ''اے اللہ سیدنا محمد (ﷺ) اور آل محمد (ﷺ) پر درود نازل فرما اور آپ کو ایسے ٹھکانے پر پہنچا جو تیرے نزدیک مقرب ہو۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ابوداؤد نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کو یہ بات پسند ہو کہ ہمارے گھرانے والوں پر درود پڑھتے وقت ثواب کا پورا پیمانہ ملے تو یہ درود پڑھے:

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّاتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ)).

ترجمہ: ''اے اللہ! درود نازل فرما نبی اکرم سیدنا محمد (ﷺ) اور آپ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن پر جو تمام مسلمانوں کی مائیں ہیں اور آپ کی اولاد اور آپ کے گھر والوں پر جیسا تو نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر درود نازل فرمایا' بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔''

سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے القوم البدیع میں بروایت ابن ابی عاصم رضی اللہ عنہ مرفوعاً نقل کیا ہے کہ جو کوئی سات جمعے تک ہر جمعہ کو سات بار اس درود شریف کو پڑھے اس کے لیے میری شفاعت واجب ہے۔ (حاشیہ دلائل' زاد السعید)

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًى وَّلَهٗ جَزَاءً وَّلِحَقِّهٖ اَدَاءً وَّاَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَاَجْزِهٖ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ وَاَجْزِهٖ اَفْضَلَ مَا جَزَيْتَ نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهٖ وَرَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصّٰلِحِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ)).

ترجمہ: ''اے اللہ! اپنے (برگزیدہ) بندے اور اپنے رسول نبی اُمی سیدنا محمد (ﷺ) پر اور سیدنا محمد (ﷺ) کی اولاد پر ایسا درود نازل فرما جو تیری رضا کا ذریعہ اور حضور کے لیے پورا بدلہ ہو اور آپ کے حق میں ادائیگی ہو اور آپ کو وسیلہ اور فضیلہ اور مقام محمود جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے' عطا فرما' اور حضورؐ کو ہماری طرف سے ایسی جزاء عطا فرما جو آپ کی شانِ عالی کے

Marfat.com

لائق ہو اور آپ کو ان سب سے افضل بدلہ عطا فرما جو تو نے کسی نبی کو اس کی قوم کی طرف سے اور کسی رسول کو اس کی امت کی طرف سے عطا فرمایا' اور حضور (ﷺ) کے تمام برادرانِ انبیاء و صالحین پر اے ارحم الراحمین! درود نازل فرما۔ (از کتاب زاد السعید)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جبرائیل امین علیہ السلام نے میرے ہاتھ کی انگلیوں پر گن کر درود شریف کے یہ کلمات تعلیم فرمائے اور بتایا کہ رب العزت جل جلالہ کی طرف سے یہ اسی طرح اترے ہیں' وہ کلمات یہ ہیں:

((اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ تَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ تَحَنَّنْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا سَلَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ))

(مسند فردوس' شعب الایمان للبیھقی' معارف الحدیث)

ترجمہ: ''اے اللہ! سیدنا محمد (ﷺ) اور آل سیدنا محمد (ﷺ) پر درود نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم (ﷺ) کی اولاد پر درود نازل فرمایا' بیشک تو ستودہ وصفات بزرگ ہے۔
اے اللہ! سیدنا محمد (ﷺ) اور سیدنا محمد (ﷺ) کی اولاد پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے سیدنا ابراہیم اور سیدنا ابراہیم (علیہ السلام) کی اولاد پر برکت نازل فرمائی بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ! سیدنا محمد (ﷺ) اور سیدنا محمد (ﷺ) کی اولاد پر محبت آمیز شفقت فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم (علیہ السلام) اور حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی اولاد پر محبت آمیز شفقت فرمائی' بے شک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔ اے اللہ! سلام بھیج سیدنا محمد (ﷺ) اور سیدنا محمد (ﷺ) کی اولاد پر جس طرح تو نے سیدنا ابراہیم (علیہ السلام) اور ان کی اولاد پر سلام بھیجا' بیشک تو ستودہ صفات بزرگ ہے۔''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم مجھ پر درود

Marfat.com

بھیجو تو اس طرح کہا کرو:

((اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ))

(مسند احمد' صحیح ابن حبان - معارف الحدیث)

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ حضرت! ہم آپ پر صلوٰۃ (درود) کس طرح پڑھا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے یوں عرض کیا کرو:

((اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ)). (رواہ البخاری)

ترجمہ: ''اے اللہ! اپنی خاص نوازش اور عنایت ورحمت فرما حضرت محمد (ﷺ) پر اور آپ کی (پاک) بیبیوں اور آپ کی نسل پر جیسے کہ آپ نے نوازش اور عنایت ورحمت فرمائی آل ابراہیم علیہ السلام پر' اور خاص برکت نازل فرما حضرت محمد (ﷺ) پر اور آپ کی (پاک) بیبیوں اور آپ کی نسل پر جیسے کہ آپ نے برکتیں نازل فرمائیں آل ابراہیم علیہ السلام پر' اے اللہ! تو ساری حمد وستائش کا سزاوار ہے۔ اور تیرے ہی لیے ساری عظمت و بڑائی ہے۔'' (صحیح بخاری' صحیح مسلم' معارف الحدیث)

حضرت زید بن خارجہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ پر درود کس طرح بھیجا جائے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر درود بھیجا کرو اور خوب اہتمام اور دل لگا کر دعا کیا کرو اور عرض کیا کرو:

((اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ)).

ترجمہ: ''اے اللہ! حضرت محمد (ﷺ) اور آل محمد (ﷺ) پر اپنی خاص عنایت ورحمت اور برکت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور آل ابراہیم (علیہ السلام) پر برکتیں نازل

Marfat.com

فرمائیں، تو ہر حمد وستائش کا سزاوار ہے اور عظمت و بزرگی تیری صفت ہے۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے مجھ پر اس طرح درود بھیجا:

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَتَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ)) . (تهذيب الآثار للطبری، معارف الحديث)

ترجمہ: "اے اللہ! درود نازل فرما سیدنا محمد (ﷺ) اور آل سیدنا محمد (ﷺ) پر جس طرح تو نے درود نازل فرمایا سیدنا ابراہیم اور آل سیدنا ابراہیم (علیہ السلام) پر اور برکت نازل فرما سیدنا محمد (ﷺ) اور آل سیدنا محمد (ﷺ) پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم اور آل ابراہیم (علیہ السلام) پر اور رحمت بھیج سیدنا محمد (ﷺ) اور آل سیدنا محمد (ﷺ) پر جس طرح تو نے رحمت بھیجی سیدنا ابراہیم اور سیدنا ابراہیم (علیہ السلام) کی اولاد پر۔"

تو میں کل قیامت کے دن اس کے لیے شہادت دوں گا اور اس کی شفاعت کروں گا۔

استغفار

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم! میں دن میں ستر دفعہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں توبہ و استغفار کرتا ہوں۔ (صحیح بخاری، معارف الحدیث)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی ایک نشست میں شمار کر لیتے تھے کہ آپ سو سو دفعہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کرتے تھے:

((رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ)) .

(معارف الحدیث، مسند احمد، جامع ترمذی، سنن ابی داوٗد، ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ہر آدمی خطا کار ہے (کوئی ایسا نہیں ہے جس سے کبھی کوئی خطا یا لغزش سرزد نہ ہو) اور خطا کاروں

میں وہ بہت اچھے ہیں جو خطا وقصور کے بعد مخلصانہ توبہ کریں اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہو جائیں۔ (معارف الحدیث، جامع ترمذی، ابن ماجہ، سنن دارمی)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو بندہ (گناہ کر کے) استغفار کرے (یعنی سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے) پھر وہ اگر دن میں ستر دفعہ بھی پھر وہی گناہ کرے تو (اللہ تعالیٰ کے نزدیک) وہ گناہ پر اصرار کرنے والوں میں نہیں ہے۔ (جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، معارف الحدیث)

حضرت زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس بندے نے ان الفاظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور میں توبہ واستغفار کیا تو وہ بندہ ضرور بخش دیا جائے گا، اگرچہ اس نے میدان جنگ سے بھاگنے کا گناہ کیا ہو، وہ استغفار یہ ہے:

((اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ))

(معارف الحدیث، جامع ترمذی، ابوداؤد)

استغفار کی برکات:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو بندہ استغفار کو لازم پکڑ لے (یعنی اللہ تعالیٰ سے برابر اپنے گناہوں کی معافی مانگتا رہے) تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے تنگی اور مشکل سے نکلنے اور رہائی پانے کا راستہ بنا دے گا اور اس کی ہر فکر اور ہر پریشانی کو دور کر کے کشادگی اور اطمینان عطا فرما دے گا اور اس کو ان طریقوں سے رزق دے گا جن کا اس کو خیال وگمان بھی نہ ہوگا۔

(مسند احمد، سنن ابی داؤد، سنن ابن ماجہ، معارف الحدیث)

بار بار گناہ اور بار بار استغفار کرنے والے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کسی بندہ نے گناہ کیا پھر اللہ تعالیٰ سے عرض کیا: اے میرے مالک! مجھ سے گناہ ہو گیا، مجھے معاف فرما دے! اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی مالک ہے جو گناہوں پر پکڑ بھی سکتا ہے اور معاف بھی کر سکتا ہے؟ میں نے اپنے بندہ کا گناہ بخش دیا اور اس کو معاف کر دیا۔ اس کے بعد جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ بندہ گناہ سے رکا رہا اور پھر کسی وقت گناہ کر بیٹھا،

Marfat.com

پھر اللہ تعالیٰ سے عرض کیا: میرے مالک! مجھ سے گناہ ہوگیا تو اس کو بخش دے اور معاف فرما دے' تو اللہ تعالیٰ نے پھر فرمایا: کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی مالک ہے جو گناہ وقصور معاف بھی کرسکتا ہے اور پکڑ بھی سکتا ہے میں نے اپنے بندے کا گناہ معاف کردیا۔ اس کے بعد جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ بندہ گناہ سے رکارہا اور کسی وقت پھر کوئی گناہ کر بیٹھا اور پھر اللہ تعالیٰ سے عرض کیا: اے میرے مالک ومولیٰ! مجھ سے اور گناہ ہوگیا تو مجھے معاف فرمادے اور میرے گناہ بخش دے! تو اللہ تعالیٰ نے پھر ارشاد فرمایا کہ کیا میرے بندے کو یقین ہے کہ اس کا کوئی مالک و مولیٰ ہے جو گناہ معاف بھی کرسکتا ہے اور سزا بھی دے سکتا ہے؟ میں نے اپنے بندے کو بخش دیا' اب جو اس کا جی چاہے کرے۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم' معارف الحدیث)

مرنے والوں کے لیے سب سے بہتر تحفہ استغفار (دعائے مغفرت):

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قبر میں مدفون مردے کی مثال بالکل اس شخص کی سی ہے جو دریا میں ڈوب رہا ہو اور مدد کے لیے چیخ وپکار کر رہا ہو' وہ بیچارہ انتظار کرتا ہے کہ ماں باپ یا بہن بھائی یا کسی دوست آشنا کی طرف سے دعائے رحمت ومغفرت کا تحفہ پہنچے' جب کسی طرف سے اس کو دعا کا تحفہ پہنچتا ہے تو وہ اس کو دنیا ومافیہا سے زیادہ عزیز ومحبوب ہوتا ہے' اور دنیا میں رہنے بسنے والوں کی دعاؤں کی وجہ سے قبر کے مردوں کو اتنا عظیم ثواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہے جس کی مثال پہاڑوں سے دی جاسکتی ہے اور مردوں کے لیے زندوں کا خاص ہدیہ ان کے لیے دعائے مغفرت ہے۔ (شعب الایمان للبیہقی' معارف الحدیث)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت میں کسی مرد صالح کا درجہ ایک دم بلند کردیا جاتا ہے تو وہ جنتی بندہ پوچھتا ہے کہ اے پروردگار! میرے درجے میں اور مرتبہ میں یہ ترقی کس وجہ سے اور کہاں سے ہوئی؟ جواب ملتا ہے کہ تیرے واسطے تیری فلاں اولاد کے دعائے مغفرت کرنے کی وجہ سے۔ (شعب الایمان للبیہقی' معارف الحدیث)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بندہ عام مومنین ومومنات کے لیے ہر روز (۲۵ یا ۲۷ دفعہ) اللہ تعالیٰ سے معافی اور مغفرت کی دعا کرے گا' وہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں میں سے ہوجائے گا جن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور جن کی برکت سے دنیا والوں کو رزق ملتا ہے:

Marfat.com

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اَلْاَحْيَاءُ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ)).

ترجمہ: ''اے اللہ! تمام مومنین اور مومنات اور تمام مسلمین و مسلمات کی بخشش فرما جو ان میں سے زندہ ہوں (ان کی بھی) اور جو ان میں سے وفات پا گئے ہوں (ان کی بھی)۔'' (حصن حصین)

سید الاستغفار:

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سید الاستغفار (یعنی سب سے اعلیٰ استغفار) یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں یوں عرض کرے:

((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ)).

ترجمہ: ''اے اللہ! تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا فرمایا اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے عہد پر اور تیرے وعدے پر قائم ہوں جہاں تک مجھ سے ہو سکے، میں نے جو گناہ کیے ان کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میں تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں، لہٰذا مجھے بخش دے کیونکہ تیرے علاوہ کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔''

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس بندے نے اخلاص اور دل کے یقین کے ساتھ دن کے کسی حصہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں یہ عرض کیا (یعنی ان کلمات کے ساتھ استغفار کیا) اور اسی طرح دن رات شروع ہونے سے پہلے اس کو موت آ گئی تو وہ بلاشبہ جنت میں جائے گا اور اسی طرح اگر کسی نے رات کے کسی حصہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کیا اور صبح ہونے سے پہلے اسی رات میں وہ چل بسا تو بلاشبہ وہ جنت میں جائے گا۔ (صحیح بخاری، معارف الحدیث)

تشریح: اس استغفار کی اس غیر معمولی فضیلت کا راز بظاہر یہی ہے کہ اس کے ایک ایک لفظ میں عبدیت کی روح بھری ہوئی ہے۔

صلوٰۃ استغفار:

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بیان کیا (جو بلاشبہ صادق و صدیق ہیں) کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے

Marfat.com

تھے: جس شخص سے کوئی گناہ ہو جائے پھر وہ اٹھ کر وضو کرے، پھر نماز پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور معافی طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرما ہی دیتا ہے، اس کے بعد آپ ﷺ نے قرآن مجید کی آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ .... الآية﴾

(معارف الحدیث، جامع ترمذی)

استعاذہ

پناہ مانگنے کی بعض دُعائیں:

دنیا اور آخرت کا کوئی شر، کوئی فساد، کوئی فتنہ، کوئی بلا اور آفت اس عالم وجود میں ایسی نہیں ہے جس سے رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی پناہ نہ مانگی ہو اور امت کو اس کی تلقین نہ فرمائی ہو، ذیل میں بعض دعائیں درج کی جاتی ہیں، بعض گزشتہ مضامین کے ذیل میں آچکی ہیں۔

حضرت شکل بن حمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی تعوذ تعلیم فرما دیجئے جس کے ذریعہ میں اللہ تعالیٰ سے پناہ و حفاظت طلب کیا کروں، آپ ﷺ نے میرا ہاتھ اپنے دست مبارک میں تھام کر فرمایا، کہو:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِيْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِيْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِيْ وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّيْ)).

ترجمہ: ''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے کانوں کے شر سے اور اپنی نگاہ کے شر سے اور اپنی زبان کے شر سے اور اپنے قلب کے شر سے اور اپنے مادہ شہوت کے شر سے۔''

(سنن ابی داود، جامع ترمذی، نسائی، معارف الحدیث)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ. اَللّٰهُمَّ

اغْسِلْ خَطَايَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِی كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْبَيْنِی وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ)).

ترجمہ: ''اے میرے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں سستی اور کاہلی سے اور انتہائی بڑھاپے سے (جو آدمی کو بالکل ہی ناکارہ کر دے) اور قرض کے بوجھ سے اور ہر گناہ سے' اے میرے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں دوزخ کے عذاب سے اور دوزخ کے فتنہ سے اور فتنہ قبر سے اور عذاب قبر سے' اور دولت وثروت کے فتنہ اور شر سے اور مفلسی اور محتاجی کے فتنہ اور شر سے اور فتنہ دجال کے شر سے' اے میرے اللہ! میرے گناہوں کے اثرات دھو دے اولے اور برف کے پانی سے' اور میرے دل کو گندے اعمال واخلاق کی گندگیوں سے اس طرح پاک اور صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے' نیز میرے اور گناہوں کے درمیان اتنی دوری پیدا کر دے جتنی دوری تو نے مشرق ومغرب کے درمیان کر دی ہے۔'' (صحیح بخاری وصحیح مسلم' معارف الحدیث)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی تھی:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَائَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ)). (رواہ مسلم۔ معارف الحدیث)

جمعۃ المبارک

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جمعہ کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا ہر مسلمان پر لازم اور واجب ہے' اس وجوب سے چار قسم کے آدمی مستثنیٰ ہیں:

① غلام جو بے چارہ کسی کا مملوک ہو ② عورت
③ نابالغ لڑکا۔ ④ بیمار (سنن ابی داؤد' معارف الحدیث)

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو چاہیے کہ نماز جمعہ ہرگز ترک نہ کریں ورنہ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ ان کے اس گناہ کی سزا میں دلوں پر مہر لگا دے گا (ہدایت سے محروم ہو کر) پھر وہ غافلوں میں ہو جائیں گے۔ (مسلم)

نمازِ جمعہ کا اہتمام اور اس کے آداب:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو آدمی جمعہ کے دن غسل کرے اور جہاں تک ہو سکے صفائی و پاکیزگی کا اہتمام کرے اور جو تیل خوشبو اس کے گھر ہو وہ لگائے (ایک حدیث میں ہے کہ مسواک ضرور کرنا چاہیے' ابن ماجہ) پھر وہ گھر سے نماز کے لیے جائے اور مسجد پہنچ کر اس کی احتیاط کرے کہ جو دو آدمی پہلے سے ساتھ بیٹھے ہوں ان کے بیچ میں نہ بیٹھے (یعنی جگہ تنگ نہ کرے)' پھر جو نماز یعنی سنن و نوافل کی جتنی رکعتیں اس کے لیے مقدر ہیں وہ پڑھے' پھر جب امام خطبہ دے تو توجہ اور خاموشی کے ساتھ اس کو سنے' تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان کی اس کی ساری خطائیں ضرور معاف کر دی جائیں گی۔'' (معارف الحدیث' صحیح بخاری)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھے گا تو اس کے لیے دونوں جمعوں کے درمیان ایک نور چمکتا رہے گا۔ (نسائی)

حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے دن میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اگر کوئی مسلمان اس وقت اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا مانگے تو ضرور قبول ہوتی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ ساعت خطبہ پڑھنے کے وقت سے نماز کے ختم ہونے تک ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ وہ ساعت اخیر دن میں عصر سے لے کر مغرب تک ہے۔ (از بہشتی گوہر' بخاری)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو' اس روز درود میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ درود میرے حضور میں پیش کیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

موت بروز جمعہ:

روز جمعہ اور شب جمعہ میں موت آنے کی فضیلت میں احادیث و آثار مروی ہیں کہ مرنے والا عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے' حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

((مَا مِنْ مُّسْلِمٍ یَمُوْتُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوْ لَیْلَةَ الْجُمُعَةِ اِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ)).

ترجمہ: ''کوئی ایک مسلمان بھی ایسا نہیں ہے جو جمعہ کے دن یا اس کی رات مرے مگر اللہ تعالیٰ

Marfat.com

اسے عذاب قبر سے محفوظ رکھے گا"۔ (مدارج النبوۃ)

جمعہ کے لیے اچھے کپڑوں کا اہتمام:

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کے لیے اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ اگر اس کو وسعت ہو تو وہ روزمرہ کے کام کاج کے وقت پہنے جانے والے کپڑوں کے علاوہ جمعہ کے دن کے لیے کپڑوں کا ایک خاص جوڑا بنا کے رکھ لے۔ (سنن ابن ماجہ، معارف الحدیث)

جمعہ کے دن خط بنوانا اور ناخن ترشوانا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن نماز کے لیے جانے سے پہلے اپنے ناخن اور اپنی لبیں تراشا کرتے تھے۔ (مسند بزار و معجم اوسط طبرانی، معارف الحدیث)

آپ ﷺ کا جمعہ کا لباس:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک خاص جوڑا تھا جو آپ ﷺ جمعہ کے دن پہنا کرتے تھے اور جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہو کر تشریف لاتے تھے تو ہم اس کو تہہ کر کے رکھ دیتے تھے اور پھر وہ اگلے جمعہ ہی کو نکلتا تھا۔ (حدیث ضعیف ہے)۔ (طبرانی معجم صغیر اور اوسط)

صاحب ''سفر السعادت'' فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کا لباس عادۃً چادر، رومال اور سیاہ کپڑا تھا۔ لیکن مشکوٰۃ میں مسلم سے بروایت حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اس حال میں خطبہ فرماتے تھے کہ آپ ﷺ کے سر پر سیاہ عمامہ ہوتا تھا اور آپ اس کا شملہ اپنے دونوں کندھوں کے درمیان چھوڑے ہوئے تھے۔ (مدارج النبوۃ)

جمعہ کے دن اول وقت مسجد جانے کی فضیلت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور شروع میں آنے والوں کے نام یکے بعد دیگرے لکھتے ہیں، اور اول وقت دوپہر میں آنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور میں اونٹ کی قربانی پیش کرتا ہے، پھر اس کے بعد دوم نمبر پر آنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو گائے کی قربانی پیش کرتا ہے، پھر اس کے بعد آنے والے کی مثال مینڈھا

Marfat.com

پیش کرنے والے کی ہے، پھر جب امام خطبہ کے لیے منبر کی طرف جاتا ہے تو یہ فرشتے اپنے لکھنے کے دفتر لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سننے میں شریک ہو جاتے ہیں۔ (معارف الحدیث، صحیح بخاری و صحیح مسلم)

نمازِ جمعہ کے بعد کی سنتیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ جمعہ کے بعد چھ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ (جامع ترمذی)

نمازِ جمعہ وخطبہ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا معمول:

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو خطبے دیا کرتے تھے۔ اور دونوں کے درمیان (تھوڑی دیر کے لیے) بیٹھتے تھے۔ (بخاری و مشکوٰۃ)

اس اثناء میں آپ ﷺ کلام نہ فرماتے تھے۔ (ابوداؤد، مشکوٰۃ)

آپ ﷺ ان خطبوں میں قرآن مجید کی آیات بھی پڑھتے تھے اور لوگوں کو نصیحت بھی فرماتے تھے، آپ ﷺ کی نماز بھی درمیانہ ہوتی تھی اور اسی طرح آپ کا خطبہ بھی (یعنی زیادہ طویل نہ ہوتا تھا)۔ (معارف الحدیث، صحیح مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن فجر کی پہلی رکعت میں ﴿الٓمّٓ ○ تَنْزِيْلَ﴾ (یعنی سورہ سجدہ) اور دوسری رکعت میں ﴿هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ﴾ (یعنی سورۃ الدھر) پڑھا کرتے تھے (ان سورتوں کو مستحب سمجھ کر کبھی کبھی پڑھا کرے اور کبھی ترک کردے)۔ (صحیح بخاری و مسلم، معارف الحدیث، بہشتی گوہر)

حضور ﷺ جمعہ کی نماز میں سورۂ جمعہ اور سورہ منافقون یا ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ○﴾ اور ﴿هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ○﴾ پڑھتے تھے۔ (بہشتی گوہر)

اور ایک صحابی فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ سورۂ ق خطبہ میں اکثر پڑھا کرتے تھے اور کبھی سورۂ والعصر اور کبھی ﴿لَا يَسْتَوِىْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ○﴾ اور کبھی ﴿وَ نَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ○﴾

آپ ﷺ مختصر سا خطبہ دیتے اور نماز طویل کرتے، ذکر الٰہی کثرت سے کرتے اور جامع کلام فرماتے، اور آپ ﷺ فرمایا کرتے: آدمی کی طویل نماز اور مختصر خطبہ اس کی فقاہت کی علامت ہے۔ (مسلم، مشکوٰۃ)

Marfat.com

اور آپ ﷺ اپنے خطبات میں صحابہ رضی اللہ عنہم کو قواعد اسلام اور شریعت سکھاتے۔ (زاد المعاد)

خطبہ میں آپ ﷺ دُعا یا ذکر اللہ کے موقع پر شہادت کی انگلی سے اشارہ فرماتے‘ جب بارش کم ہوتی تو خطبہ میں آپ بارش کے لیے دعا کرتے۔ (زاد المعاد)

جمعہ کے خطبہ میں آپ تاخیر کرتے یہاں تک کہ لوگ جمع ہو جاتے‘ جب سب جمع ہو جاتے تو آپ تنہا بغیر کسی طرح کے اظہار نخوت کے تشریف لاتے‘ نہ آپ ﷺ کے آگے آگے کوئی صدا دے رہا ہوتا اور نہ پیچھے کوئی چلتا۔ آپ طیلسان (سبز چادر‘ خاص قسم کی) زیب تن کیے ہوتے‘ جب آپ ﷺ مسجد میں تشریف لاتے تو پیش قدمی کر کے خود صحابہؓ کو سلام کرتے‘ جب منبر پر چڑھتے تو لوگوں کی طرف چہرہ کر لیتے‘ پھر آپ ﷺ بیٹھ جاتے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان شروع کر دیتے۔

جب (حضرت بلال رضی اللہ عنہ) اذان سے فارغ ہوتے تو نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو جاتے‘ اذان و خطبہ کے درمیان بغیر وقفہ اور بغیر کسی اور کام کی طرف متوجہ ہوئے خطبہ شروع کر دیتے‘ پھر ذرا دیر خطبہ دینے کے بعد کچھ دیر کے لیے بیٹھ جاتے‘ پھر کھڑے ہو جاتے اور دوبارہ خطبہ دیتے۔ جب آپ ﷺ خطبہ سے فارغ ہو جاتے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ اقامت کہتے‘ اور آپ لوگوں کو خطبہ کے دوران قریب ہو جانے اور خاموش رہنے کا حکم دیتے اور فرماتے: ''اگر ایک آدمی اپنے ساتھی سے یہ کہے کہ ''خاموش ہو جاؤ'' تو اس نے بھی لغو (حرکت) کی۔''

نبی کریم ﷺ نے زمین پر کھڑے ہو کر یا منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا ہے‘ جب تک منبر نہ بنا تھا تو آپ ﷺ کسی لاٹھی یا کمان سے ہاتھ کو سہارا دے لیتے تھے‘ اور کبھی کبھی اس لکڑی کے ستون سے جو منبر کے پاس تھا جہاں آپ خطبہ پڑھتے تھے‘ تکیہ لگا لیتے تھے‘ بعد منبر بن جانے کے پھر کسی لاٹھی وغیرہ سے سہارا لینا منقول نہیں ہے۔ (زاد المعاد)

جب آپ ﷺ خطبہ فرماتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں‘ آواز بلند ہو جاتی اور جلال بڑھ جاتا جیسے کوئی کسی لشکر سے ڈرا رہا ہو کہ صبح یا شام آنے والا ہے‘ اور فرماتے تھے: مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا‘ اور شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کو ذرا فرق سے دکھاتے اور فرماتے کہ اس کے بعد سب سے بہتر کلام اللہ کی کتاب (قرآن مجید) ہے اور بہترین تحفہ محمد ﷺ کی سنت ہے سب سے بدترین کام بدعت (دین میں نئی ایجاد) ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

آپ ﷺ جو بھی خطبہ دیتے‘ اللہ تعالیٰ کی تعریف سے اس کا آغاز فرماتے۔ (زاد المعاد)

Marfat.com

خطبہ جمعۃ المبارک

پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء پڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے:

((اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْىُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ اَنَا اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَّفْسِهٖ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِاَهْلِهٖ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضِيَاعًا فَعَلَيَّ)).

ترجمہ: ”بہر حال حمد وصلوٰۃ کے بعد پس سب کلاموں سے بہتر خدا کا کلام ہے اور سب طریقوں سے اچھا طریقہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ ہے اور سب چیزوں سے بری نئی باتیں ہیں، ہر بدعت گمراہی ہے، میں ہر مومن کا اس کی جان سے بھی زیادہ دوست ہوں، جو شخص کچھ مال چھوڑے تو اس کے اعزہ کا ہے اور اگر کچھ قرض چھوڑے یا کچھ اہل وعیال تو وہ میرے ذمہ ہیں۔“

کبھی یہ خطبہ پڑھتے تھے:

((يٰاَيُّهَا النَّاسُ تُوْبُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا وَبَادِرُوْا بِاَعْمَالِ الصَّالِحَاتِ قَبْلَ اَنْ تَشْغَلُوْا وَصِلُوا الَّذِيْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ بِكَثْرَةِ ذِكْرِكُمْ لَهٗ وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ تُوْجَرُوْا وَتُحْمَدُوْا وَتُرْزَقُوْا وَاعْمَلُوْا اَنَّ اللهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْجُمُعَةَ مَكْتُوْبَةٌ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا فِيْ شَهْرِيْ هٰذَا فِيْ عَامِيْ هٰذَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ وَّجَدَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا فَمَنْ تَرَكَهَا فِيْ حَيَاتِيْ اَوْ بَعْدِيْ جُحُوْدًا بِهَا اَوْ اِسْتِخْفَافًا بِهَا وَلَهٗ اِمَامٌ جَائِرٌ اَوْ عَادِلٌ فَلَا جَمَعَ اللهُ شَمْلَهٗ وَلَا بَارَكَ لَهٗ فِيْ اَمْرِهٖ اَلَا وَلَا صَلٰوةَ لَهٗ اَلَا وَلَا صَوْمَ لَهٗ اَلَا وَلَا زَكٰوةَ لَهٗ اَلَا وَلَا حَجَّ لَهٗ اَلَا فَلَا بِرَّ لَهٗ حَتّٰى يَتُوْبَ فَاِنْ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ، اَلَا وَلَا تُؤَمَّنَّ اِمْرَاَةٌ رَجُلًا اَلَا وَلَا يُؤَمَّنَّ اَعْرَابِيٌّ مُهَاجِرًا اَلَا وَلَا يُؤَمَّنَّ فَاجِرٌ مُؤْمِنًا اِلَّا اَنْ يَّقْهَرَهٗ سُلْطَانٌ يَخَافُ سَيْفَهٗ وَسَوْطَهٗ)). (ابن ماجہ)

ترجمہ: ”اے لوگو! توبہ کرو موت آنے سے پہلے اور جلدی کرو نیک کام کرنے میں اور پورا کرو اس عہد کو جو تمہارے اور تمہارے پروردگار کے درمیان ہے، اس کے ذکر کی کثرت اور صدقہ

Marfat.com

دینے سے ظاہر و باطن میں اس کا ثواب پاؤ گے اور اللہ کے نزدیک تعریف کیے جاؤ گے اور رزق پاؤ گے' اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر جمعہ کی نماز فرض کی ہے' میرے اس مقام میں' اس شہر میں' اسی سال میں قیامت تک بشرط امکان' جو شخص اس کو ترک کرے میری زندگی میں یا میرے بعد اس کی فرضیت کا انکار کر کے یا سہل انگاری سے بشرطیکہ اس کا کوئی بادشاہ ہو ظالم یا عادل تو اللہ اس کی پریشانیوں کو نہ دور کرے' نہ اس کے کسی کام میں برکت دے۔ سنو! نہ اس کی نماز قبول ہوگی' نہ روزہ' نہ زکوٰۃ' نہ حج' نہ کوئی نیکی یہاں تک کہ توبہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لے گا۔ سنو! نہ امامت کرے کوئی عورت کسی مرد کی' نہ کوئی اعرابی (یعنی جاہل) کسی مہاجر (یعنی عالم) کی' نہ کوئی فاسق کسی صالح کی' مگر یہ کہ کوئی بادشاہ جبراً ایسا کرائے جس کی تلوار اور کوڑے کا خوف ہو۔''

اور کبھی یہ خطبہ پڑھتے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَاهْتَدٰى وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا)). (ابوداؤد شریف' بہشتی گوہر)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم اس کی تعریف کرتے ہیں اور اس سے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں اور اپنے نفسوں کی شرارت اور اعمال کی برائی سے پناہ مانگتے ہیں' جس کو اللہ ہدایت کرے اس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جس کو وہ گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت نہیں کر سکتا' اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور پیغمبر ہیں' ان کو اللہ نے سچی باتوں کی بشارت دینے اور ان سے ڈرانے کے لیے قیامت کے قریب بھیجا ہے' جو کوئی اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی تابعداری کرے گا وہ ہدایت پائے گا اور جو نافرمانی کرے گا وہ اپنا ہی نقصان کرے گا اللہ کا کچھ نقصان نہیں۔''

خطبہ جمعہ کے مسائل

خطبہ جمعہ میں بارہ چیزیں مسنون ہیں:

① خطبہ پڑھنے کی حالت میں خطبہ پڑھنے والے کو کھڑا رہنا۔

② دو خطبے پڑھنا۔

③ دونوں خطبوں کے درمیان اتنی دیر تک بیٹھے رہنا کہ تین مرتبہ "سبحان اللہ" کہہ سکیں۔

④ ہر طرح کی ناپاکی سے پاک ہونا۔

⑤ خطبہ پڑھنے کی حالت میں منہ لوگوں کی طرف رکھنا۔

⑥ خطبہ شروع کرنے سے پہلے اپنے دل میں ﴿ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴾ کہنا۔

⑦ خطبہ ایسی آواز سے پڑھنا کہ لوگ سن سکیں۔

⑧ خطبہ میں ان آٹھ قسم کے مضامین کا ہونا: ❶ اللہ کا شکر اور اس کی تعریف۔ ❷ خداوند عالم کی وحدت۔ ❸ اور نبی علیہ السلام کی رسالت کی شہادت۔ ❹ نبی کریم ﷺ پر درود۔ ❺ وعظ و نصیحت۔ ❻ قرآن مجید کی آیتوں یا کسی سورۃ کا پڑھنا۔ ❼ دوسرے خطبہ میں پھر ان چیزوں کا اعادہ کرنا۔ ❽ دوسرے خطبہ میں بجائے وعظ و نصیحت کے مسلمانوں کے لیے دعا کرنا۔

⑨ خطبہ کو زیادہ طول نہ دینا بلکہ نماز سے کم رکھنا۔

⑩ خطبہ منبر پر پڑھنا اگر منبر نہ ہو تو کسی لاٹھی وغیرہ پر سہارا دے کر کھڑا ہونا (اور منبر کے ہوتے ہوئے بھی کسی لاٹھی وغیرہ پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونا' اور ہاتھ کا ہاتھ پر رکھ لینا جیسا کہ بعض لوگوں کی ہمارے زمانہ میں عادت ہے' منقول نہیں)۔

⑪ دونوں خطبوں کا عربی زبان میں ہونا (اور کسی دوسری زبان میں خطبہ پڑھنا یا اس کے ساتھ اور کسی زبان کے اشعار وغیرہ ملا دینا جیسا کہ ہمارے زمانہ میں بعض عوام کا دستور ہے' یہ خلاف سنت اور مکروہ تحریمی ہے)۔

⑫ دوسرے خطبہ میں نبی کریم ﷺ کی آل و اصحاب کرام اور ازواج مطہرات خصوصاً خلفائے راشدین اور حضرت حمزہ و حضرت عباس رضی اللہ عنہما کے لیے دعا کرنا مستحب ہے۔ (بہشتی گوہر)

مسجد و متعلقاتِ مسجد

سنن ہدیٰ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی (ﷺ) کے لیے ''سنن ہدیٰ'' مقرر فرمائی ہیں (یعنی ایسے اعمال کا حکم دیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے مقام قرب و رضا تک پہنچانے والے ہیں) اور یہ پانچوں نمازیں جماعت سے مسجد میں ادا کرنا انہیں ''سنن ہدیٰ'' میں سے ہے' اور اگر تم اپنے گھروں ہی میں نماز پڑھنے لگو گے جیسا کہ یہ ایک جماعت سے الگ اپنے گھر میں نماز پڑھتا ہے' (یہ اس زمانے کے کسی خاص شخص کی طرف اشارہ تھا) تو تم اپنے نبی ﷺ کا طریقہ چھوڑ دو گے اور جب تم اپنے پیغمبر (نبی) کا طریقہ چھوڑ دو گے تو یقین جانو کہ تم راہ ہدایت سے ہٹ جاؤ گے اور گمراہی کے غار میں جا گرو گے۔ (صحیح مسلم و معارف الحدیث)

مسجد کی فضلیت:

ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عالم نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا: فرمایئے سب سے بہتر جگہ کون سی ہے؟ آپ ﷺ یہ کہہ کر خاموش ہو رہے کہ میں ذرا جبرائیل کے آنے تک خاموش رہتا ہوں' اس کے بعد جبرائیل علیہ السلام آ گئے' آپ ﷺ نے ان سے یہ سوال کیا' انہوں نے عرض کیا کہ جس سے آپ پوچھ رہے ہیں اس کو بھی سائل سے زیادہ اس کا علم نہیں لیکن دیکھیئے میں اپنے پروردگار سے جا کر پوچھتا ہوں' اس کے بعد انہوں نے عرض کیا: اے محمد! (ﷺ) آج مجھے اللہ تعالیٰ سے اتنا قرب نصیب ہوا کہ اس سے قبل کبھی نصیب نہیں ہوا تھا' آپ ﷺ نے پوچھا: اے جبرائیل! آخر کتنا قرب نصیب ہو گیا؟ عرض کیا کہ میرے اور اس کے درمیان نور کے ستر ہزار حجاب قائم تھے (ان حجابات کے اندر سے ارشاد فرمایا) سب سے بدتر مقامات بازار ہیں اور سب سے بہتر مسجدیں ہیں۔ (ابن حبان' ترجمان السنہ)

شاندار مساجد:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم نہیں دیا گیا ہے مسجدوں کو بلند اور شاندار بنانے کا۔ یہ حدیث بیان

Marfat.com

فرمانے کے بعد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے (بطور پیشینگوئی) فرمایا: ''یقیناً تم لوگ اپنی مسجدوں کی آرائش وزیبائش اسی طرح کرنے لگو گے جس طرح یہود ونصاریٰ نے اپنی عبادت گاہوں میں کی ہے۔'' (سنن ابی داؤد)

سنن ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہی کی ایک روایت میں رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا:

((اَرَاكُمْ سَتُشَوِّفُوْنَ مَسَاجِدَكُمْ بَعْدِیْ كَمَا شَوَّفَتِ الْيَهُوْدُ كَنَائِسَهُمْ وَكَمَا شَوَّفَتِ النَّصَارٰى بِيَعَهَا))

ترجمہ: ''میں دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگ بھی اس وقت، جب میں تم میں نہ ہوں گا، اپنی مسجدوں کو اسی طرح شاندار بناؤ گے جس طرح یہود نے اپنے کنیسے بنائے ہیں اور نصاریٰ نے اپنے گرجے۔ (کنز العمال بحوالہ ابن ماجہ، معارف الحدیث)

آدابِ مسجد

مسجد بنانا:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کوئی مسجد بنائے جس سے مقصود خدا تعالیٰ کو خوش کرنا ہو (اور کوئی غرض نہ ہو) اللہ تعالیٰ اس کے لیے اسی کے مثل (اس کا) گھر جنت میں بنا دے گا۔ (بخاری ومسلم)

فائدہ: اس حدیث سے نیت کی درستی کی تاکید بھی معلوم ہوئی اور اگر نئی مسجد نہ بنائے بلکہ بنی ہوئی مسجد کی مرمت کر دے تو اس کا ثواب بھی اس سے معلوم ہوا کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کی مرمت کر کے یہ حدیث بیان کی تھی، اور دوسری حدیثوں سے بھی اس کا ثبوت ملتا ہے۔ (حیات المسلمین)

مسجد میں صفائی:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مسجد میں سے ایسی چیز باہر کر دی جس سے تکلیف ہوتی تھی (جیسے کوڑا کرکٹ، فرش پر کنکر یا پتھر) اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دے گا۔ (ابن ماجہ، حیات المسلمین)

Marfat.com

مسجد جانے کا ثواب:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جماعت کے لیے مسجد کی طرف چلے تو اس کا ایک قدم ایک گناہ کو مٹاتا ہے اور ایک قدم اس کے لیے نیکی لکھتا ہے' جاتے میں بھی اور لوٹتے میں بھی۔ (احمد و طبرانی و ابن حبان' حیات المسلمین)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص رات کے اندھیرے میں مسجد کی طرف چلے اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز نور کے ساتھ ملے گا۔ (طبرانی' سنن ابی داؤد' جامع ترمذی' حیات المسلمین)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آدمی کی نماز اپنے گھر میں ایک ہی نماز کے برابر اور قبیلہ یا محلہ کی مسجد میں پچیس نمازوں کے برابر اور اس مسجد میں جہاں جمعہ کی نماز ہوتی ہے سو نمازوں کے برابر اور میری مسجد میں پچاس ہزار نمازوں کے برابر اور مسجد حرام میں ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔ (ابن ماجہ' مشکوٰۃ شریف)

مسجد میں چھوٹے بچوں کو لانے اور شور و شغب کی ممانعت:

واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی مسجدوں سے دور اور الگ رکھو اپنے چھوٹے بچوں کو' اور دیوانوں کو (ان کو مسجد میں نہ آنے دو) اور اسی طرح مسجدوں سے الگ اور دور رکھو اپنی خرید و فروخت کو اور اپنے باہمی جھگڑوں کو اور قصوں کو اور اپنے شور و شغب کو اور حدوں کے قائم کرنے کو اور تلواروں کو نیام سے نکالنے کو (یعنی ان میں سے کوئی بات بھی مسجد کی حدود میں نہ ہو) یہ سب باتیں مسجد کے تقدس اور احترام کے خلاف ہیں۔ (سنن ابن ماجہ' معارف الحدیث)

مسجد میں قدم رکھنے کا ادب:

جب مسجد میں داخل ہوں تو باہر پہلے بایاں پاؤں جوتے سے نکالیں' پھر داہنا پاؤں اور مسجد میں پہلے داہنا قدم رکھیں پھر بایاں قدم' اسی طرح مسجد سے نکلتے وقت پہلے بایاں قدم باہر نکالیں' پھر داہنا قدم' پھر جوتا پہننے میں پہلے داہنے پاؤں میں پہنیں پھر بائیں پاؤں میں۔ (بہشتی گوہر)

نمازِ فجر کے لیے جاتے وقت کی دعا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کو انہوں نے دیکھا کہ نماز فجر

Marfat.com

کے لیے مسجد جاتے وقت یہ دعا پڑھ رہے تھے:

((اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِیْ نُوْرًا وَّخَلْفِیْ نُوْرًا وَّمِنْ اَمَامِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا وَّفِیْ عَصَبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ لَحْمِیْ نُوْرًا وَّفِیْ دَمِیْ نُوْرًا وَّفِیْ شَعْرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَشَرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا واجْعَلْنِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا وَّمِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا)).

(صحیحین، ابوداؤد، نسائی، معارف الحدیث)

ترجمہ: ''اے اللہ! کر دیجئے میرے دل میں نور اور میری بینائی میں نور اور میری سماعت میں نور اور میرے داہنے نور اور میرے بائیں نور اور میرے پیچھے نور اور میرے آگے نور، اور کر دیجئے میرے لیے ایک خاص نور اور میرے پٹھوں میں نور اور میرے گوشت میں نور اور میرے خون میں نور اور میرے بال میں نور اور میری کھال میں نور اور میری زبان میں نور اور میری جان میں نور، اور بڑھا دیجئے مجھ کو نور اور کر دیجئے مجھ کو سراپا نور اور کر دیجئے میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور اور یا اللہ! دیجئے مجھ کو خاص نور۔''

مسجد میں داخل ہونے اور باہر آنے کی دُعا:

ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہونے لگے تو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے:

((اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ)).

ترجمہ: ''اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔''

بعض روایات میں یہ زیادہ ہے: ((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ)). (ابن ماجہ)

مسجد میں داخل ہونے کے بعد یہ دعا پڑھے:

((اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْھِهِ الْكَرِیْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ)) (الترغیب)

اور جب مسجد سے باہر جانے لگے تو دعا کرے:

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ))

ترجمہ: ''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔'' (صحیح مسلم، معارف الحدیث)

Marfat.com

نمازتحیۃ الوضو:

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص کامل طریقے سے وضو کرنے کے بعد دو رکعت نفل اس طرح سے پڑھے کہ خود سے خیالات نہ لائے تو اس کے تمام گناہوں (صغیرہ) کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ (ترمذی)

وضو کے بعد ان دو نفلوں کو ''تحیۃ الوضو'' کہتے ہیں علاوہ اوقات مکروہہ کے جب بھی وضو کریں یہ دو رکعت نفل پڑھ لیا کریں۔

نمازتحیۃ المسجد:

یہ نماز اس شخص کے لیے سنت ہے جو مسجد میں داخل ہو، اس نماز سے مسجد کی تعظیم مقصود ہے دو رکعت نماز پڑھے، بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو یعنی ظہر، عصر اور عشاء میں پڑھے۔

(بخاری، موطا امام مالک، درمختار، بہشتی گوہر)

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم، معارف الحدیث)

اگر مکروہ وقت ہو تو صرف چار مرتبہ یہ کلمات کہہ لیے جائیں:

((سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ)). (بھشتی گوھر)

اور اس کے بعد کوئی درود شریف پڑھ لے۔

مسجد میں تسبیحات پڑھنا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم بہشت کے باغوں میں جاؤ تو وہاں میوے کھاؤ، آپ ﷺ سے پوچھا گیا: یارسول اللہ! جنت کے باغ کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مسجدیں، پوچھا گیا: یارسول اللہ! ان کا میوہ کیا ہے؟ فرمایا:

((سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ)). (ترمذی، مشکوۃ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا مانگتے:

((أَعُوْذُ بِاللهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ)).

ترجمہ: ''میں پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے اس اللہ کی جو عظیم ہے اور اس کی ذات کریم کی اور اس کی ازلی سلطنت کی۔'' (ابوداؤد، مشکوۃ)

Marfat.com

مسجد سے بلا عذر باہر جانا:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مسجد میں ہو اور اذان ہو جائے' اور وہ اس کے بعد بھی بلا کسی خاص ضرورت کے مسجد سے باہر چلا جائے اور نماز میں شرکت کے لیے واپسی کا ارادہ بھی نہ رکھتا ہو تو وہ منافق ہے۔ (ابن ماجہ' معارف الحدیث)

بدبودار چیز کھا کر مسجد میں آنے کی ممانعت:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس بدبودار درخت (پیاز' لہسن) سے کھائے وہ ہماری مسجد میں نہ آئے' کیونکہ جس چیز سے آدمیوں کو تکلیف ہوتی ہے اس سے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ (صحیح بخاری' صحیح مسلم' معارف الحدیث)

اذان واقامت

اذان کا طریقہ:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مؤذن بلال (رضی اللہ عنہ) سے فرمایا کہ جب تم اذان دو تو آہستہ آہستہ اور ٹھہر ٹھہر کر دیا کرو (یعنی ہر کلمہ پر سانس توڑ دو' اور وقفہ کیا کرو) اور جب اقامت کہا کرو تو رواں کہا کرو' اور اپنی اذان اور اقامت کے درمیان اتنا فاصلہ کیا کرو کہ جو شخص کھانے پینے میں مشغول ہے وہ فارغ ہو جائے اور جس کا استنجاء کا تقاضا ہے وہ جا کر اپنی ضرورت سے فارغ ہو لے' اور کھڑے نہ ہوا کرو جب تک مجھے نہ دیکھ لو۔ (جامع ترمذی' معارف الحدیث)

حضرت سعد قرظ رضی اللہ عنہ جو مسجد قباء میں رسول اللہ ﷺ کے مقرر کیے ہوئے مؤذن تھے ان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بلال (رضی اللہ عنہ) کو حکم دیا کہ اذان دیتے وقت اپنی دونوں انگلیاں کانوں میں دے لیا کرو' آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ ایسا کرنے سے تمہاری آواز زیادہ بلند ہو جائے گی۔ (معارف الحدیث' سنن ابن ماجہ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے بلال (رضی اللہ عنہ) کو دیکھا کہ بطح کی طرف سے نکلے اور اذان دی' پھر جب وہ ((حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ)) اور ((حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ)) پر

Marfat.com

پہنچے تو اپنی گردن کو دائیں اور بائیں طرف موڑا اور سینہ کو گھمایا نہیں۔ (صحیح بخاری، معارف الحدیث)

اذان اور اقامت کا حق:

حضرت زیاد بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ فجر کی نماز کے وقت آنحضرت ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ تم اذان کہو، میں نے اذان کہی، اس کے بعد جب اقامت کہنے کا وقت آیا تو بلال (رضی اللہ عنہ) نے ارادہ کیا کہ اقامت وہ کہیں تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو اذان کہے وہی اقامت کہے۔ (جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، معارف الحدیث)

اذان کا جواب اور دعا:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مؤذن کہے ((اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ)) (اس کے جواب میں) تم میں سے کوئی کہے ((اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ)) پھر مؤذن کہے ((اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ)) تو وہ جواب دینے والا بھی (اس کے جواب میں) کہے ((اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ)) پھر مؤذن کہے ((اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ)) تو جواب دینے والا بھی (اس کے جواب میں) کہے ((اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ)) پھر مؤذن کہے ((حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ)) تو جواب دینے والا کہے ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ)) پھر مؤذن کہے ((حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ)) تو جواب دینے والا کہے ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ)) پھر مؤذن کہے ((اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ)) جواب دینے والا بھی یہی کہے، پھر مؤذن کہے ((لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ)) تو جواب دینے والا بھی کہے ((لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ)) اور یہ کہنا دل سے ہو تو وہ جنت میں جائے گا۔ (صحیح مسلم)

یعنی مؤذن کے الفاظ کو دہرانا چاہیے لیکن صرف ((حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ)) اور ((حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ)) کہے تو اس کے جواب میں ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ)) کہا جائے، اور فجر کی اذان میں ((اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ)) کے جواب میں ((صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ)) کہا جائے۔

ان مواقع پر مؤذن کے الفاظ نہ دہرائے جائیں بلکہ ان کی جگہ مذکورہ بالا الفاظ کہے جائیں، دونوں کے جمع کرنے کے لیے کوئی روایت نہیں ہے اور نہ محض ((حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ)) اور ((حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ)) کہنا کہیں مروی ہے، اور بلکہ سنت یہ ہے کہ اس موقع پر صرف ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ)) کہا جائے۔ (زاد المعاد)

اقامت میں بھی مذکورہ بالا طریقے پر وہی الفاظ دہرائے جائیں۔ اور ((قَدْ قَامَتِ

Marfat.com

الصَّلٰوۃُ)) کے جواب میں ((اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا)) کہا جائے۔

اذان ختم ہونے پر درود شریف پڑھے پھر حسب ذیل مسنونہ دعا پڑھے' پھر اس کے بعد اپنے لیے دعا کرے اور اللہ تعالیٰ کے فضل کا طلبگار رہو اس کی دعا قبول ہوگی۔ (زادالمعاد)

اذان کے بعد کی دعا:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی بندہ اذان ختم ہونے پر اللہ تعالیٰ سے یوں دعا کرے:

((اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ)). (بخاری)

ترجمہ: ''اے اللہ! اس دعوت تامہ کاملہ اور اس صلوٰۃ قائمہ دائمہ کے رب! (یعنی اے وہ اللہ! جس کے لیے اور جس کے حکم سے یہ اذان اور یہ نماز ہے اپنے رسول پاک) محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت کا خاص درجہ عطا فرما' اور ان کو اس مقام محمود پر سرفراز فرما جس کا تو نے ان کے لیے وعدہ فرمایا ہے بیشک آپ وعدہ کے خلاف نہیں کرتے۔''

تو وہ بندہ قیامت کے دن میری شفاعت کا حق دار ہوگیا۔ (معارف الحدیث' صحیح بخاری)

اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے دین و دنیا کی فلاح مانگو:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَفِيْ اَهْلِيْ وَمَالِيْ)).

ترجمہ: ''اے اللہ! میں آپ سے آپ کی خوشنودی اور درگزر کرنا مانگتا ہوں اور دنیا و آخرت میں اور مال میں اور گھر بار میں عافیت (مانگتا ہوں)۔'' (زادالمعاد)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مؤذن کی آواز سننے کے وقت (یعنی جب وہ اذان کہہ کر فارغ ہوجائے) کہے:

((اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا)).

ترجمہ: ''میں گواہی دیتا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں' اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں' میں اللہ تعالیٰ کو رب ماننے پر اور اسلام کو دین ماننے اور محمد (ﷺ) کو نبی ماننے پر راضی ہوں۔''

Marfat.com

تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (صحیح مسلم، معارف الحدیث)

سفر میں اذان اور اقامت و امامت:

مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے ایک چچا زاد بھائی بھی ساتھ تھے تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم سفر کرو تو نماز کے لیے اذان اور اقامت کہو اور تم میں جو بڑا ہو وہ امامت کرے اور نماز پڑھائے۔ (صحیح بخاری، معارف الحدیث)

اذان کے متعلق مسائل

① مؤذن کو بلند آواز ہونا چاہیے۔

② اذان مسجد سے باہر (علیحدہ) کسی اونچے مقام پر کہنی چاہیے۔

③ اقامت مسجد کے اندر ہونی چاہیے۔

④ مسجد کے اندر اذان کہنا مکروہ تنزیہی ہے (البتہ جمعہ کی دوسری اذان مسجد کے اندر منبر کے سامنے کہنا جائز ہے)۔

⑤ اذان کہتے وقت کانوں کے سوراخوں کو انگلیوں سے بند کرنا مستحب ہے۔

⑥ اذان کے الفاظ ٹھہر ٹھہر کر ادا کرنا چاہیے اور اقامت کو جلد جلد ادا کرنا سنت ہے۔

⑦ اذان اور اقامت قبلہ رو کہنا سنت ہے۔

⑧ اذان میں ((حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ)) اور ((حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ)) کہتے وقت دائیں اور بائیں طرف منہ پھیرنا سنت ہے، خواہ وہ اذان نماز کی ہو یا اور کسی چیز کی (مثلاً نومولود کے کان میں اذان کہنا) لیکن سینہ اور قدم قبلہ سے نہ پھرنے پائیں۔

⑨ اذان کے الفاظ ترتیب وار کہنا ضروری ہے۔

⑩ اگر کوئی شخص اذان کا جواب دینا بھول جائے یا قصداً جواب نہ دے، اور بعد ختم اذان کے خیال آئے یا جواب دینے کا ارادہ کرے تو ایسی صورت میں اگر زیادہ وقت نہ گزرا ہو تو جواب دے دے ورنہ نہیں۔

⑪ جو شخص اذان دے، اقامت بھی اسی کا حق ہے۔ (بہشتی گوہر)

جماعت

کفارات ودرجات:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے پروردگار بزرگ و برتر کو نہایت ہی عمدہ صورت میں (خواب میں) دیکھا' اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ یہ مقرب فرشتے کس بارے میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: آپ کو خوب معلوم ہے' پھر بیان فرمایا اور اپنا ہاتھ میرے دونوں شانوں کے درمیان (سینہ پر) رکھا تو اس کی ٹھنڈک (یعنی راحت) میں نے اپنے سینہ میں محسوس کی' پس زمین و آسمان کی تمام اشیاء کا (بوجہ اس کے فیض کے) مجھ کو علم ہو گیا' پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد (ﷺ)! اب تم کو معلوم ہوا کہ مقرب فرشتے کس بات پر بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! کفارات کے بارے میں' اور وہ کفارات یہ ہیں:

نماز کے بعد مسجدوں میں ٹھہرنا' اور جماعتوں کی نماز کے لیے جانا' اور مشکل وقتوں میں (مثلاً سردی کے وقت) کامل وضو کرنا' پس جس نے ایسا کیا اس کی زندگی بھی اچھی ہوئی اور موت بھی اچھی ہوئی اور گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو گیا' جیسا وہ اس روز گناہوں سے پاک وصاف تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد (ﷺ) جب تم نماز پڑھ چکا کرو تو یہ دعا پڑھ لیا کرو:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ فَاِذَا اَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ))

تَرْجَمَہ: ''اے اللہ! میں آپ سے مانگتا ہوں بھلائی کے کام اور برائیوں سے پرہیز اور مسکینوں کی محبت' پس جب آپ اپنے بندوں کو کسی فتنہ میں مبتلا کرنے کا ارادہ فرمائیں تو آپ مجھے اس حالت میں اپنی طرف اٹھا لیجئے کہ میں فتنہ میں مبتلا نہ ہوا ہوں۔''

اور فرمایا: درجات میں ترقی کا باعث یہ چیزیں ہیں: خوب باہم سلام کرنا' کھانا کھلانا اور شب کو نماز پڑھنا جب کہ لوگ سوتے ہیں۔ (مشکوٰۃ)

جماعت کی اہمیت:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو

شخص نماز باجماعت کے لیے مؤذن کی پکار سنے اوراس کی تابعداری کرنے سے (یعنی جماعت میں شریک ہونے سے) کوئی واقعی عذر اس کے لیے مانع نہ ہواوراس کے باوجود وہ جماعت میں نہ آئے (بلکہ الگ ہی اپنی نماز پڑھ لے) تواس کی وہ نماز اللہ تعالیٰ کے یہاں قبول نہیں ہوگی۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ حضور واقعی عذر کیا ہوسکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جان و مال کا خوف یا مرض۔ (سنن ابی داوٴد' سنن دارقطنی' معارف الحدیث)

جماعت کی نیت پر ثواب:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے وضو کیا اور اچھی طرح (یعنی پورے آداب کے ساتھ) وضو کیا' پھر وہ جماعت کے ارادے سے مسجد کی طرف گیا' وہاں پہنچ کر اس نے دیکھا کہ لوگ جماعت سے نماز پڑھ چکے اور جماعت تو ہو چکی ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کو بھی ان لوگوں کے برابر ثواب دے گا جو جماعت میں شریک ہوئے اور جماعت سے نماز پڑھی' اور یہ چیز ان لوگوں کے اجر و ثواب میں کمی کا باعث نہ ہوگی۔ (سنن ابی داوٴد' نسائی' معارف الحدیث)

صفِ اوّل:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگو! پہلے اگلی صف پوری کیا کرو' پھراس کے قریب والی تاکہ جوکمی وکسر رہے وہ آخری صف میں رہے۔ (سنن ابی داوٴد' معارف الحدیث)

نماز باجماعت کی فضیلت وبرکت:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: باجماعت نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے کے مقابلے میں ستائیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم' معارف الحدیث)

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تنہا نماز پڑھنے سے ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنا بہتر ہے' اور دو آدمیوں کے ساتھ اور بھی بہتر ہے' اور جس قدر زیادہ جماعت ہو اسی قدر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ (ابوداوٴد' نسائی' بہشتی گوہر)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مدت نشاط تک نفل نماز پڑھو اور جب سست پڑ جاوٴ تو بیٹھ جاوٴ۔ (مشکوٰۃ)

تکبیر اولیٰ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص چالیس دن تک ہر نماز جماعت کے ساتھ پڑھے اس طرح کہ اس کی تکبیر اولیٰ بھی فوت نہ ہو تو اس کے

Marfat.com

لیے دو براءتیں (نجات) لکھ دی جاتی ہیں۔ ایک آتش دوزخ سے براءت اور دوسری نفاق سے براءت۔ (جامع ترمذی)

جماعت سے عذر:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک رات میں جو بہت سردی اور تیز ہوا والی رات تھی' اذان دی پھر خود ہی اذان کے بعد پکار کر فرمایا: لوگو! اپنے گھروں ہی میں نماز پڑھ لو' پھر آپ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کا دستور تھا کہ جب سردی اور بارش والی رات ہوتی تو آپ ﷺ موذن کو حکم فرما دیتے کہ وہ بھی یہ اعلان کر دے کہ آپ لوگ اپنے گھروں ہی میں نماز پڑھ لیں۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم' معارف الحدیث)

امامت

امامت کا حق وفرض:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جو اچھے اور بہتر ہوں ان کو اپنا امام بناؤ کیونکہ تمہارے مالک اور رب کے حضور میں وہ تمہارے نمائندے ہوتے ہیں۔ (دارقطنی' بیہقی' معارف الحدیث)

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جماعت کی امامت وہ شخص کرے جو ان میں سب سے زیادہ کتاب اللہ کا پڑھنے والا ہو (یعنی جو شخص کتاب اللہ کا علم اور اس سے تعلق سب سے زیادہ رکھتا ہو) اور اگر اس میں سب یکساں ہوں تو پھر وہ شخص امامت کرے جو شریعت وسنت کا زیادہ علم رکھتا ہوں اور اگر اس میں بھی سب برابر ہوں تو وہ جس نے پہلے ہجرت کی ہو' اور اگر اس میں بھی سب برابر ہوں تو پھر وہ شخص امامت کرے جو سن (عمر) کے لحاظ سے مقدم ہو' اور کوئی آدمی دوسرے آدمی کے حلقہ سیادت وحکومت میں اس کا امام نہ بنے (یعنی اس حلقہ کے امام کے پیچھے مقتدی بن کر نماز پڑھے' ہاں اگر وہ خود ہی اصرار کرے تو دوسری بات ہے)۔ (صحیح مسلم، معارف الحدیث)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو

Marfat.com

شخص جماعت کی امامت کرے اس کو چاہیے کہ خدا سے ڈرے اور یقین رکھے کہ وہ مقتدیوں کی نماز کا بھی ضامن یعنی ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں سوال ہوگا' اگر اس نے اچھی نماز پڑھائی تو پیچھے نماز پڑھنے والے سب مقتدیوں کے مجموعی ثواب کے برابر اس کو ثواب ملے گا بغیر اس کے کہ مقتدیوں کے ثواب میں کوئی کمی کی جائے' اور نماز میں جو نقص اور قصور ہوگا اس کا بوجھ تنہا امام پر ہوگا۔ (معجم اوسط للطبرانی' معارف الحدیث)

مقتدیوں کی رعایت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی لوگوں کا امام بن کر نماز پڑھائے تو چاہیے کہ ہلکی نماز پڑھائے (یعنی زیادہ طول نہ دے) کیونکہ مقتدیوں میں بیمار بھی ہوتے ہیں اور کمزور بھی اور بوڑھے بھی (جن کے لیے طویل نماز باعث زحمت ہوسکتی ہے)' اور جب تم میں سے کسی کو اکیلے نماز پڑھنی ہو تو جتنی چاہے طویل پڑھے۔ (معارف الحدیث' صحیح بخاری و صحیح مسلم)

دُعا میں اخفاء:

بعض علماء کرام فرماتے ہیں کہ ذکر اور دعا کی تمام اقسام میں افضل اخفاء ہے یعنی آہستہ پڑھنا ہے' خواہ امام ہو یا منفرد' اور حضور اکرم ﷺ کا جہر فرمانا تعلیم امت کے لیے تھا۔

اور اگر کسی جگہ امام جہر و اعلان میں مصلحت دیکھے اور تعلیم و اعلام مقصود ہو تو درست ہے بلکہ مستحسن ہے۔ (مدارج النبوت)

مقتدی کو ہدایت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم نماز کو آؤ اور ہم سجدے میں ہوں تو تم سجدے میں شریک ہو جاؤ اور اس کو کچھ شمار نہ کرو' اور جس نے امام کے ساتھ رکوع پا لیا اس نے نماز (یعنی نماز کی وہ رکعت) پالی۔ (سنن ابی داؤد' معارف الحدیث)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ مقتدی لوگ اس کی اتباع و اقتداء کریں' لہٰذا جب امام ''اللہ اکبر'' کہے تو تم بھی

Marfat.com

''اللہ اکبر'' کہو اور جب وہ قراءت کرے تو تم خاموشی سے کان لگا کر سنو۔

(سنن ابی داؤد' نسائی' سنن ابن ماجہ' معارف الحدیث)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگو! امام پر سبقت نہ کرو (بلکہ اس کی اتباع اور پیروی کرو) جب وہ ''اللہ اکبر'' کہے تو تم بھی ''اللہ اکبر'' کہو' اور جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو' اور جب وہ ﴿وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کہے تو تم ((اٰمِيْنَ)) کہو' اور جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو' اور جب وہ ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ)) کہے تو تم بھی ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) کہو۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم' معارف الحدیث)

جماعت میں شرکت:

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے تو اچانک آپ ﷺ نے لوگوں کے دوڑنے کی آواز سنی تو جب نماز پڑھ چکے فرمایا: کیا بات تھی؟ انہوں نے کہا: ہم نے نماز کی طرف آنے میں جلدی کی' فرمایا (ایسا) مت کرو' جب تم نماز کو آؤ تو اطمینان اختیار کرو' پس جتنی پاؤ پڑھ لو اور جتنی تم سے چھوٹ جائے اسے پورا کر لو۔ (بخاری)

نماز میں حدث:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ تم میں سے جب کسی کا نماز میں وضو ٹوٹ جائے تو وہ اپنی ناک پکڑ لے (تاکہ لوگ سمجھیں کہ نکسیر پھوٹی ہے) اور وضو کو چلا جائے۔ (مشکوٰۃ)

امام سے پہلے سجدہ سے سر اٹھانا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا نہیں ڈرتا وہ شخص جو امام سے پہلے (سجدہ سے) اپنا سر اٹھا لیتا ہے اس سے کہ خداوند تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سر بنا دے۔ (مشکوٰۃ' بخاری و مسلم)

استنجاء کی حاجت:

حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے: جب جماعت کھڑی ہو جائے اور تم میں سے کسی کو استنجاء کا تقاضا ہو تو اس کو چاہیے کہ پہلے استنجے سے فارغ ہو۔ (جامع ترمذی' سنن ابی داؤد' معارف الحدیث)

Marfat.com

صف بندی

صف کی درستی کا اہتمام:

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہماری صفوں کو اس قدر سیدھا اور برابر کرتے تھے کہ گویا ان کے ذریعہ تیروں کو سیدھا کریں گے، یہاں تک کہ آپ کو خیال ہو گیا کہ اب ہم لوگ سمجھ گئے (کہ ہم کو کس طرح برابر کھڑا ہونا چاہیے) اس کے بعد ایک دن ایسا ہوا کہ آپ ﷺ باہر تشریف لائے، اور نماز پڑھانے کے لیے اپنی جگہ پر کھڑے بھی ہو گئے یہاں تک کہ قریب تھا کہ آپ تکبیر کہہ کر نماز شروع فرما دیں کہ آپ ﷺ کی نگاہ ایک شخص پر پڑی جس کا سینہ صف سے کچھ آگے نکلا ہوا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے بندو! اپنی صفوں کو سیدھا اور بالکل برابر کرو، ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے رُخ ایک دوسرے کے مخالف کر دے گا۔ (صحیح مسلم، معارف الحدیث)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں (یعنی نماز کے لیے جماعت کھڑی ہونے کے وقت) ہمیں برابر کرنے کے لیے ہمارے مونڈھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور فرماتے تھے برابر برابر ہو جاؤ اور مختلف (یعنی آگے پیچھے) نہ ہو کہ خدانکردہ اس کی سزا کی پاداش میں تمہارے قلوب باہم مختلف ہو جائیں (اور فرماتے تھے کہ) تم میں سے جو دانش منداور سمجھ دار ہیں، وہ میرے قریب ہوں، ان کے بعد وہ لوگ ہوں جن کا درجہ اس صفت میں ان کے قریب ہو، اور ان کے بعد وہ لوگ ہیں جن کا درجہ ان کے قریب ہو۔ (صحیح مسلم، معارف الحدیث)

صف کی ترتیب:

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے لوگوں سے کہا: میں تم سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کا حال بیان کروں؟ پھر بیان کیا کہ آپ نے نماز قائم فرمائی، پہلے آپ نے مردوں کو صف بستہ کیا، ان کے پیچھے بچوں کی صف بنائی، پھر آپ نے ان کو نماز پڑھائی اس کے بعد فرمایا کہ یہی طریقہ ہے میری امت کی نماز کا۔ (سنن ابی داؤد، معارف الحدیث)

امام کا وسط میں ہونا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگو! امام کو

Marfat.com

اپنے وسط میں لو (یعنی اس طرف صف بناؤ کہ امام وسط میں ہو) اور صفوں میں جو خلا ہو اس کو پُر کرو۔ (سنن ابی داوٗد، معارف الحدیث)

ایک یا دو مقتدیوں کی جگہ:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک دفعہ) رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے (یعنی آپ نے نماز شروع فرمائی) اتنے میں، میں آ گیا اور (نیت کر کے) آپ ﷺ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا، تو آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا کر اور اپنے پیچھے کی جانب سے مجھے گھما کر اپنی داہنی جانب کھڑا کر لیا، پھر اتنے میں جبار بن صخر رضی اللہ عنہ آ گئے، وہ نیت کر کے آپ ﷺ کے بائیں جانب کھڑے ہو گئے، تو آپ ﷺ نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑ کر پیچھے کی جانب کر دیا اور پیچھے کھڑا کر لیا۔ (صحیح مسلم، معارف الحدیث)

مسجد کے متعلق احکام

مسجد جاتے وقت مندرجہ ذیل سنتوں کا خیال رکھیں اور یہ پانچوں وقت خیال رکھنا ہوگا۔

① ہر نماز کے لیے باوضو ہو کر گھر سے چلنا۔ (بخاری)

② گھر سے چلتے وقت نماز پڑھنے کی نیت سے چلنا یعنی اصل اور مقدم نیت نماز پڑھنے ہی کی کرنی چاہیے۔ (بخاری)

③ اذان سن کر نماز کے لیے اس طرح دنیوی مشاغل کو ترک کر دینا گویا ان کاموں سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ (نشر الطیب)

④ گھر سے باہر آ کر یہ دعا پڑھتے ہوئے چلے:

((بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه)). (ترمذی)

⑤ راستہ میں چلتے ہوئے یہ دعا پڑھنا بھی احادیث میں ہے، ستر ہزار فرشتے اس کے پڑھنے والے کے لیے دعا کرتے ہیں:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ وَبِحَقِّ مَمْشَایَ هٰذَا فَاِنِّیْ لَمْ اَخْرُجْ اَشَرًا وَّلَا بَطَرًا وَّلَا رِيَاءً وَّلَا سُمْعَةً وَخَرَجْتُ اِتِّقَاءَ سَخَطِكَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ وَاَسْئَلُكَ

اَنۡ تُعِیۡذَنِیۡ مِنَ النَّارِ وَاَنۡ تَغۡفِرَلِیۡ ذُنُوۡبِیۡ فَاِنَّهٗ لَا یَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّا اَنۡتَ))۔

ترجمہ: ''اے اللہ! اس حق سے جو سوال کرنے والوں کو تیری جناب میں حاصل ہے اور اس حق سے کہ جو تیری عبادت کرنے والوں کو تیری جناب سے ہے' عرض کرتا ہوں کہ میں نے کسی تکبر یا تمکنت کے جذبے یا دکھاوے کی غرض سے قدم باہر نہیں نکالا بلکہ تیری ناراضگی کے خوف سے اور تیری رضا کی جستجو میں چلا ہوں اور تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ مجھے آگ کے عذاب سے پناہ دیدے' اور میرے گناہ معاف فرما دے تیرے سوا اب کوئی نہیں جو گناہ معاف کر سکے۔'' (ابن ماجہ)

⑥ نماز پڑھنے کے لیے چلے تو باوقار ہو کر' قدرے چھوٹے قدم رکھتا ہوا چلے کہ یہ نشانِ قدم لکھے جاتے ہیں اور ہر قدم پر ثواب ملتا ہے۔ (الترغیب)

⑦ مسجد میں داخل ہونے لگے تو پہلے بایاں پاؤں جوتے میں سے نکال کر بائیں جوتے پر رکھ لے اور داہنا پاؤں جوتے سے نکال کر اول دایاں پاؤں مسجد میں رکھے۔

⑧ بلاضرورت شدیدہ دنیوی باتیں نہ کریں' لوگ نماز پڑھ رہے ہوں تو تلاوت اور ذکر آہستہ کریں' قبلہ رو نہ تھوکیں' نہ قبلہ رو پاؤں پھیلائیں' نہ گانا گائیں' نہ باہر گم ہو جانے والی چیزوں کو مسجد میں تلاش کریں' نہ اس کا اعلان کریں' نہ بدن' کپڑے یا اور کسی چیز سے کھیل کریں' انگلیوں میں انگلیاں نہ ڈالیں الغرض مسجد کے احترام کے خلاف کوئی کام نہ کریں۔ (طبرانی' مسند امام احمد)

⑨ تکبیر اولیٰ کے ساتھ نماز پڑھنے کا اہتمام رکھیں' ہمیشہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کا اہتمام رکھیں۔ (مسلم)

⑩ جب جماعت کھڑی ہونے لگے تو تکبیر ہونے سے پہلے صفوں کو سیدھا کریں' اس کے بعد تکبیر کہی جائے۔

⑪ ہمیشہ جہاں تک ممکن ہو اگلی صف میں جا کر بیٹھیں' امام کے بالکل پیچھے یا دائیں طرف ورنہ بائیں طرف' اگلی صف میں جگہ نہ ہو تو اسی ترتیب سے دوسری' پھر تیسری صف بنا کر بیٹھیں' الغرض جب تک اگلی کسی صف میں جگہ ملتی ہو تو پیچھے نہ بیٹھیں۔ (مسلم' ابوداؤد)

⑫ صفوں کو بالکل سیدھا رکھیں' مل کر کھڑے ہوں' درمیان میں خالی جگہ نہ چھوڑیں کندھے اور ٹخنے ایک دوسرے کے بالمقابل ہوں۔ (صحاح)

Marfat.com

⑬ ہر نماز کو اس طرح خشوع وخضوع سے ادا کریں گویا یہ میری زندگی کی آخری نماز ہے۔ (الترغیب)

⑭ نماز میں دل بھی اللہ تعالیٰ کی طرف جھکا ہوا ہو اور اعضاء بدن بھی سکون میں ہوں۔ (ابوداؤد، نسائی)

⑮ آنکھیں کھول کر نماز ادا کریں، آنکھیں بند کرنا خلافِ سنت ہے۔ (مدارج النبوۃ)

⑯ فجر کے فرضوں کے بعد تھوڑی دیر ذکر الٰہی میں مشغول ہونا۔ (الترغیب)

⑰ پانچوں وقت میں نماز سے فارغ ہو کر جب تک نمازی اپنی نماز کی جگہ بیٹھا رہتا ہے اس کے لیے فرشتے برابر دعائے مغفرت و دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔ (الترغیب)

⑱ نماز فجر سے فارغ ہو کر اشراق کے وقت تک ذکر الٰہی میں مشغول رہنا۔ (ترمذی)

⑲ جب تک نمازی جماعت کے انتظار میں بیٹھے رہتے ہیں ان کو برابر نماز پڑھنے کا ثواب ملتا رہتا ہے۔ (بخاری شریف)

⑳ سنتوں اور فرضوں کے درمیان کوئی ذکر تسبیح یا درود وغیرہ جاری رکھیں تو مزید ثواب کے مستحق ہوں گے، فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان ایک تسبیح ((سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ)) اور ایک تسبیح ((سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ)) کی پڑھ لیں تو بہت ثواب ہوتا ہے۔

Marfat.com

ماہِ صیام

رمضان المبارک کا خطبہ

روزے کی فضیلت:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ماہ شعبان کی آخری تاریخ کو رسول اللہ ﷺ نے ہم کو ایک خطبہ دیا' اس میں آپؐ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم پر ایک عظمت اور برکت والا مہینہ سایہ فگن ہو رہا ہے' اس مہینے کی ایک رات (شب قدر) ہزار مہینوں سے بہتر ہے' اس مہینہ کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کیے ہیں' اور اس کی راتوں میں بارگاہ الٰہی میں کھڑے ہونے (یعنی نماز تراویح پڑھنے) کو نفلی عبادت مقرر کیا ہے (جس کا بہت بڑا ثواب رکھا ہے) جو شخص اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لیے کوئی غیر فرض عبادت (یعنی سنت یا نفل) ادا کرے گا تو دوسرے زمانہ کے فرضوں کے برابر اس کو ثواب ملے گا' اور اس مہینہ میں فرض ادا کرنے کا ثواب دوسرے زمانے کے ستر فرضوں کے برابر ملے گا' یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے' یہ ہمدردی اور غمخواری کا مہینہ ہے اور یہی وہ مہینہ ہے جس میں مومن بندوں کے رزق میں اضافہ کیا جاتا ہے' جس نے اس مہینہ میں کسی روزہ دار کو اللہ کی رضا اور ثواب حاصل کرنے کے لیے افطار کرایا تو اس کے لیے گناہوں کی مغفرت اور آتش دوزخ سے آزادی کا ذریعہ ہوگا اور اس کو روزہ دار کے برابر ثواب دیا جائے گا' بغیر اس کے کہ روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی کی جائے۔ آپ سے عرض کیا گیا: یارسول اللہ ﷺ! ہم میں سے ہر ایک کو تو افطار کرانے کا سامان میسر نہیں ہوتا' (تو کیا غرباء اس عظیم ثواب سے محروم رہیں گے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی دے گا جو دودھ کی تھوڑی سی لسی پر یا پانی کے ایک گھونٹ پر کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرادے (رسول اللہ ﷺ نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے آگے ارشاد

Marfat.com

فرمایا کہ) اور جو کوئی کسی روزہ دار کو پورا کھانا کھلا دے اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض کوثر سے ایسا سیراب کرے گا جس کے بعد اس کو کبھی پیاس نہ لگے گی تا آنکہ وہ جنت میں پہنچ جائے گا۔

(اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا): اس ماہ مبارک کا ابتدائی حصہ رحمت اور درمیانی حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ آتش دوزخ سے آزادی ہے' (اس کے بعد آپؐ نے فرمایا) اور جو آدمی اس مہینہ میں اپنے غلام وخادم کے کام میں تخفیف وکمی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادے گا اور اسے دوزخ سے رہائی اور آزادی دے گا۔ (شعب الایمان للبیہقی' معارف الحدیث)

روزہ میں احتساب:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ رمضان کے روزے' ایمان واحتساب کے ساتھ رکھیں گے ان کے سب گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے' اور ایسے ہی جو لوگ ایمان اور احتساب کے ساتھ رمضان کی راتوں میں نوافل (تراویح' تہجد) پڑھیں گے ان کے بھی سارے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے' اور اسی طرح جو لوگ شب قدر میں ایمان واحتساب کے ساتھ نوافل پڑھیں گے ان کے بھی سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم' معارف الحدیث)

روزہ کی برکت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزہ رکھا کرو تندرست رہا کرو گے۔ (طبرانی) اور روزہ سے جس طرح ظاہری و باطنی مضرت زائل ہوتی ہے' اسی طرح اس سے ظاہری و باطنی مسرت حاصل ہوتی ہے۔

روزہ کی اہمیت:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رمضان المبارک کا عشرہ اخیر شروع ہوتا تو رسول اللہ ﷺ کمر کس لیتے' اور شب بیداری کرتے (یعنی پوری رات عبادت اور ذکر ودعا میں مشغول رہتے) اور اپنے گھر کے لوگوں (یعنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اور دوسرے متعلقین) کو بھی جگا دیتے (تاکہ وہ بھی ان راتوں کی برکتوں اور سعادتوں میں حصہ لیں)۔ (صحیح بخاری' صحیح مسلم' معارف الحدیث)

روزہ چھوڑنے کا نقصان:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو آدمی

Marfat.com

سفر وغیرہ کی شرعی رخصت کے بغیر اور بیماری جیسے کسی عذر کے بغیر رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑے گا' وہ اگر اس کے بجائے عمر بھر بھی روزے رکھے تو جو چیز فوت ہوگئی وہ پوری ادا نہیں ہوسکتی۔ (مسند احمد' معارف الحدیث)

رؤیت ہلال

رؤیت ہلال کی تحقیق اور شاہد کی شہادت:

آنحضرت ﷺ کی سُنّت یہ تھی کہ جب تک رؤیت ہلال کا ثبوت نہ ہو جائے یا کوئی عینی گواہ نہ مل جائے آپ روزے شروع نہ کرتے' جیسا کہ آپ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی شہادت قبول کر کے روزہ رکھا۔ (زاد المعاد)

اور آپ ﷺ بادل کے دن کا روزہ نہیں رکھتے تھے' نہ آپؐ نے اس کا حکم دیا بلکہ فرمایا: جب بادل ہو تو شعبان کے تیس دن پورے کیے جائیں۔ (زاد المعاد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر روزے چھوڑ دو اور اگر (۲۹ تاریخ کو) چاند دکھائی نہ دے تو شعبان کی تیس کی گنتی پوری کرو۔ (صحیح بخاری و مسلم' معارف الحدیث)

سحری:

حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ سحری میں برکت ہے اسے ہرگز نہ چھوڑو' اگر کچھ نہیں تو اس وقت پانی کا ایک گھونٹ ہی پی لیا جائے کیونکہ سحری میں کھانے پینے والوں پر اللہ تعالیٰ رحمت فرماتا ہے اور فرشتے ان کے لیے دعائے خیر کرتے ہیں۔ (مسند احمد' معارف الحدیث)

افطار:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اپنے بندوں میں مجھے وہ بندہ زیادہ محبوب ہے جو روزے کے افطار میں جلدی کرے (یعنی غروب آفتاب کے بعد بالکل دیر نہ کرے)۔ (معارف الحدیث' جامع ترمذی)

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب

Marfat.com

تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ کھجور سے افطار کرے اور اگر کھجور نہ پائے تو پھر پانی ہی سے افطار کرے اس لیئے کہ پانی کو اللہ تعالیٰ نے طہور بنایا ہے۔ (مسند احمد' ابی داؤد' جامع ترمذی' ابن ماجہ' معارف الحدیث)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مغرب کی نماز سے پہلے چند تر کھجوروں سے روزہ افطار فرماتے تھے اور اگر تر کھجوریں بروقت موجود نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے افطار فرماتے تھے اور اگر خشک کھجوریں بھی نہ ہوتیں تو چند گھونٹ پانی پی لیتے تھے۔ (جامع ترمذی' معارف الحدیث)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب افطار فرماتے تھے تو کہتے تھے:

((ذَهَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْشَاءَ اللّٰهُ))

(سنن ابی داؤد' معارف الحدیث)

معاذ بن زہیرہ رحمۃ اللہ علیہ تابعی سے روایت ہے کہ وہ کہتے تھے کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب روزہ افطار فرماتے تھے تو کہتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ)) (سنن ابی داؤد' معارف الحدیث)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ روزے دار کی ایک بھی دعا افطار کے وقت مسترد نہیں ہوتی۔ (ابن ماجہ' معارف الحدیث)

تراویح

اکثر علماء اس بات پر متفق ہیں کہ تراویح کے مسنون ہونے پر اہل سنت والجماعت کا اجماع ہے ائمہ اربعہ یعنی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ان سب حضرات کی فقہ کی کتابوں میں اس کی تصریح ہے کہ تراویح میں بیس رکعات سنت موکدہ ہیں۔ (خصائل نبویؐ)

قرآن مجید کا پڑھنا:

رمضان شریف میں قرآن مجید کا ایک مرتبہ ترتیب وار تراویح میں پڑھنا سنت موکدہ

Marfat.com

ہے۔ اگر کسی عذر سے اس کا اندیشہ ہو کہ مقتدی تحمل نہ کر سکیں گے تو پھر ﴿ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ﴾ سے اخیر تک دس سورتیں پڑھ دی جائیں کہ ہر رکعت میں ایک سورۃ ہو' پھر دس رکعت پوری ہونے پر انہیں سورتوں کو دوبارہ پڑھ لے یا اور جو سورتیں چاہے پڑھے۔ (بہشتی گوہر)

تراویح پورے مہینہ پڑھنا:

تراویح کا رمضان المبارک کے پورے مہینہ میں پڑھنا سنت ہے' اگرچہ قرآن مجید مہینہ ختم ہونے سے پہلے ہی ختم ہو جائے' مثلاً پندرہ روز میں پورا قرآن مجید پڑھ لیا جائے تو باقی دنوں میں بھی تراویح پڑھنا سنت موکدہ ہے۔

تراویح میں جماعت:

تراویح میں جماعت سنت موکدہ علی الکفایہ ہے' اگرچہ ایک قرآن مجید جماعت کے ساتھ ختم ہو چکا ہو۔

تراویح میں دو' دو رکعت کر کے پڑھنا:

تراویح دو' دو رکعت کر کے پڑھنا چاہیے' چار رکعت کے بعد اس قدر توقف کرنا چاہیے جس قدر وقت نماز میں صرف ہوا ہے' لیکن مقتدیوں کی رعایت کرتے ہوئے وقت کم بھی کیا جا سکتا ہے۔ (بہشتی گوہر)

تراویح کی اہمیت:

رمضان المبارک میں تراویح کی نماز بھی سنت موکدہ ہے' اس کا چھوڑ دینا اور نہ پڑھنا گناہ ہے' (عورتیں اکثر تراویح کی نماز کو چھوڑ دیتی ہیں) ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیے۔ عشاء کے فرض اور سنتوں کے بعد بیس رکعت نماز تراویح پڑھے' جب بیس رکعت تراویح پڑھ چکے تو اس کے بعد وتر پڑھے۔ (بہشتی زیور)

تراویح کی بیس رکعتوں پر حدیث:

((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْ رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَّالْوِتْرَ)).

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ رمضان میں بیس رکعتیں اور وتر پڑھا کرتے تھے۔ (مجمع الزوائد ص ۱۷۲ ج ۳ بحوالہ طبرانی)

(اگرچہ اس حدیث کی سند میں ایک راوی ضعیف ہے لیکن چونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کا

Marfat.com

مسلسل تعامل اس پر رہا ہے اس لیے محدثین اور فقہاء کے اصول کے مطابق یہ حدیث مقبول ہے)۔

حضرت سائب بن یزید اور یزید بن رومان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیس رکعات تراویح پڑھا کرتے تھے۔ (آثار السنن، ص ۲۰۴، بحوالہ موطا امام مالک وبیہقی)

تراویح کے درمیان ذکر:

تراویح میں ہر چار رکعت کے بعد جو ذکر مشہور ہے وہ کسی روایت حدیث میں نہیں ملتا، البتہ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے قہستانی اور منہج العباد کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ ہر تراویح کے بعد یہ ذکر کیا جائے:

((سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ، سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظْمَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ، سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ، سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ نَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ)). (شامی ص ٦٦١، ج ١)

ترجمہ: ''میں پاکی بیان کرتا ہوں عالم اجسام اور عالم ارواح والے کی، پاک ہے عزت وعظمت والا اور قدرت والا اور بڑائی اور غلبے والا، پاک ہے وہ بادشاہ جو زندہ ہے، مرتا نہیں ہے، بڑا پاک ہے، نہایت پاک ہے، فرشتوں اور روح کا رب ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، ہم اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتے ہیں اور (اے اللہ!) ہم آپ سے جنت کا سوال کرتے ہیں اور دوزخ سے پناہ چاہتے ہیں۔''

رمضان المبارک کی راتوں میں قیام:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزوں کو فرض فرما دیا اور میں نے رمضان کی شب بیداری کو (تراویح میں تلاوت قرآن پڑھنے سننے کے لیے) تمہارے واسطے (اللہ تعالیٰ کے حکم سے) سنت بنایا (کہ موکدہ ہونے کے سبب وہ بھی ضروری ہے) جو شخص ایمان کے ساتھ اور ثواب کے اعتقاد سے رمضان کا روزہ رکھے اور رمضان کی شب بیداری کرے، وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح نکل جائے گا جس دن اس کو اس کی ماں نے جنا تھا۔ (نسائی، حیات المسلمین)

اعتکاف

احادیثِ صحیحہ میں منقول ہے کہ جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ آتا تو نبی اکرم ﷺ کے لیے مسجد میں ایک جگہ مخصوص کردی جاتی اور وہاں کوئی پردہ چٹائی وغیرہ کا ڈال دیا جاتا یا کوئی چھوٹا سا خیمہ نصب ہوتا۔ رمضان المبارک کی بیسویں تاریخ کو فجر کی نماز کے لیے آپ مسجد میں تشریف لے جاتے تھے اور عید کا چاند دیکھ کر وہاں سے باہر تشریف لاتے تھے۔ (معارف الحدیث)

جس نے رمضان کے آخری عشرے میں دس دن کا اعتکاف کیا تو وہ اعتکاف مثل دو حج اور دو عمروں کا ہوگا (یعنی اتنا ثواب ملے گا)۔ (بیہقی، معارف الحدیث)

مستحبات اعتکاف :

① نیک اور اچھی باتیں کرنا۔ ② قرآن شریف کی تلاوت کرنا۔
③ درود شریف کا ورد کرنا۔ ④ علوم دینیہ کا پڑھنا پڑھانا۔
⑤ وعظ ونصیحت کرنا۔ ⑥ نماز پنجگانہ والی مسجد میں اعتکاف کرنا۔ (بہشتی زیور)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، فرمایا کہ معتکف کے لیے شرعی دستور اور ضابطہ یہ ہے کہ نہ وہ مریض کی عیادت کو جائے اور نہ نماز جنازہ میں شرکت کے لیے باہر نکلے، نہ عورت سے مقاربت کرے اور اپنی ضرورتوں کے لیے بھی مسجد سے باہر نہ جائے، سوائے ان حوائج کے جو بالکل ناگزیر ہیں (جیسے رفع حاجت، پیشاب پاخانہ وغیرہ) اور اعتکاف (روزہ کے ساتھ ہونا چاہیے) بغیر روزہ کے نہیں۔ (سنن ابی داؤد، معارف الحدیث)

اعتکاف مسنون:

حضور اقدس ﷺ سے بالالتزام رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کرنا احادیث صحیحہ میں منقول ہے اور یہی سنت موکدہ علی الکفایہ ہے کہ بعض کے اعتکاف کرلینے سے سب کی طرف سے کفایت ہوجاتی ہے۔

اعتکاف اور معتکف کے مسنونہ اعمال:

❁ دس دن کا اعتکاف سُنّت ہے، اس سے کم کا نفل ہے۔

✿ عورت کے لیے اپنے مکان میں اعتکاف کرنا سُنّت ہے۔

✿ حالتِ اعتکاف میں قرآن پاک کی تلاوت یا دوسری دینی کتب کا مطالعہ کرنا بھی پسندیدہ ہے۔ (بہشتی زیور)

شبِ قدر

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شب قدر کو تلاش کرو رمضان کی آخری دس راتوں کی طاق راتوں میں۔ (صحیح بخاری، معارف الحدیث)

شب قدر کی دُعا:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے عرض کیا کہ مجھے بتایئے کہ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کون سی رات شب قدر ہے تو میں اس رات اللہ تعالیٰ سے کیا عرض کیا کروں اور کیا دعا مانگوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا یہ عرض کرو:

((اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ)).

ترجمہ: ''اے اللہ! آپ معاف کرنے والے ہیں (اور) کریم ہیں، عفو کو پسند کرتے ہیں لہٰذا مجھ سے درگزر کر دیجئے۔ (معارف الحدیث)

رمضان کی آخری رات:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رمضان کی آخری رات میں آپ کی امت کے لیے مغفرت و بخشش کا فیصلہ کیا جاتا ہے آپ سے دریافت کیا گیا: وہ شب قدر ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ شب قدر تو نہیں ہوتی لیکن بات یہ ہے کہ عمل کرنے والا جب اپنا عمل پورا کر دے تو اس کو پوری اجرت مل جاتی ہے۔ (مسند احمد، معارف الحدیث)

صدقہ فطر:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو بھیجا کہ مکۃ المکرمہ کے گلی کوچوں میں منادی کر دے کہ صدقہ فطر ہر مسلمان پر واجب ہے خواہ مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام، چھوٹا ہو یا بڑا۔ دو مد (تقریباً دو سیر) گیہوں کے یا اس کے سوا

ایک صاع (ساڑھے تین سیر سے کچھ زائد) کسی دوسرے غلہ یا کھجور وغیرہ کا اور یہ صدقہ نمازِ عید کو جانے سے قبل دے دینا چاہیے۔ (ترمذی)

خوشی منانا:

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم سال میں دو دن خوشی منایا کرتے تھے' اب اللہ تعالیٰ نے ان سے بہتر تم کو دو دن عطا فرمائے ہیں۔ ① عید الفطر اور ② عید الاضحیٰ۔ اور ارشاد فرمایا کہ یہ ایام کھانے پینے اور باہم خوشی کا لطف اٹھانے اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کے ہیں۔ (شرح معانی الآثار)

رمضان المبارک کے علاوہ دوسرے ایام کے روزے:

حضور اکرم ﷺ کی عادت شریفہ روزے بہت رکھنے کی تھی' کبھی کبھی آپ مسلسل کئی کئی دن روزے رکھتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ کا معمول (روزے کے معاملے میں) بھی عجیب نرالا تھا کہ مصالح وقتیہ کے تحت میں خاص خاص ایام کے روزے رکھتے تھے اور بسا اوقات افطار فرماتے۔ (شرح شمائل ترمذی)

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضور اکرم ﷺ کے روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا' انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ کبھی متواتر روزے رکھتے تھے اور ہمارا خیال ہوتا تھا کہ اس ماہ میں افطار ہی نہیں فرمائیں گے' اور کبھی ایسا مسلسل افطار فرماتے تھے کہ ہمارا خیال ہوتا کہ اس ماہ میں روزہ ہی نہ رکھیں گے' لیکن مدینہ منورہ تشریف آوری کے بعد سے رمضان المبارک کے علاوہ کسی ماہ تمام ماہ کے روزے نہیں رکھے' (ایسے ہی) کسی ماہ کو کامل افطار میں گزار دیا ہو' یہ بھی نہیں کیا۔ (ابوداؤد' شمائل ترمذی)

ہر ماہ تین روزے:

حضرت معاذۃ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ حضور اقدس ﷺ ہر ماہ میں تین روزے رکھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: رکھتے تھے۔ میں نے مکرر پوچھا کہ مہینے کے کن ایام میں روزہ رکھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس کا اہتمام نہ تھا' جن ایام میں موقع ہوتا رکھ لیتے۔ (شمائل ترمذی)

دوشنبہ' پنج شنبہ کے روزے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دوشنبہ اور پنج

Marfat.com

شنبہ کے دن حق تعالیٰ شانہ کی عالی بارگاہ میں اعمال پیش ہوتے ہیں' میرا دل چاہتا ہے کہ میرے اعمال روزہ کی حالت میں پیش ہوں۔ (شمائل ترمذی)

مسلسل روزے رکھنے کی ممانعت:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے (میرے کثرت عبادات نماز' روزہ کے متعلق علم ہونے پر) مجھ سے فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو' بلکہ کبھی روزہ رکھا کرو اور کبھی افطار' اسی طرح رات کو نماز بھی پڑھا کرو اور سویا بھی کرو' تمہارے بدن کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے (کہ رات بھر جاگنے سے ضعیف ہو جاتی ہیں) تمہاری بیوی کا بھی حق ہے' اولاد کا بھی حق ہے' ملنے والوں کا بھی حق ہے۔ (شمائل ترمذی)

شوال کے چھ روزے:

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ماہ رمضان کے روزے رکھے' اس کے بعد ماہ شوال میں چھ نفلی روزے رکھے تو اس کا یہ عمل ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہوگا۔ (صحیح مسلم' معارف الحدیث)

خاص روزے:

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ چار چیزیں وہ جن کو رسول اکرم ﷺ کبھی نہیں چھوڑتے تھے:

① عاشورہ کا روزہ۔
② عشرہ ذی الحجہ یعنی یکم ذی الحجہ سے یوم عرفہ نویں ذی الحجہ تک کے روزے۔
③ ہر مہینہ کے تین روزے۔
④ اور قبل فجر کی دو رکعتیں۔ (سنن نسائی' معارف الحدیث)

ایام بیض کے روزے:

حضرت قتادہ بن ملحان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم لوگوں کو حکم فرماتے تھے کہ ہم ایام بیض یعنی مہینے کی تیرہویں' چودھویں' پندرہویں کو روزہ رکھا کریں اور فرماتے تھے کہ مہینے کے ان تین دنوں کے روزے رکھنا اجر و ثواب کے لحاظ سے ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے۔ (سنن ابی داؤد' نسائی' معارف الحدیث)

Marfat.com

عشرۂ ذی الحجہ کے روزے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سب دنوں میں کسی دن میں بھی بندے کا عبادت کرنا اللہ تعالیٰ کو اتنا محبوب نہیں ہے جتنا کہ عشرہ ذی الحجہ میں محبوب ہے (یعنی ان دنوں کی عبادت اللہ تعالیٰ کو دوسرے تمام دنوں سے زیادہ محبوب ہے)' اس عشرہ کے ہر دن کا روزہ سال بھر کے روزوں کے برابر ہے اور اس کی ہر رات کے نوافل شب قدر کے نوافل کے برابر ہیں۔ (جامع ترمذی' معارف الحدیث)

پندرھویں شعبان کا روزہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب شعبان کی پندرھویں رات آئے تو اس رات میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں نوافل پڑھو اور اس دن کو روزہ رکھو کیونکہ اس رات میں آفتاب غروب ہوتے ہی اللہ تعالیٰ کی خاص تجلی اور رحمت پہلے آسمان پر اتر آتی ہے اور وہ ارشاد فرماتا ہے: کوئی بندہ ہے جو مجھ سے مغفرت اور بخشش طلب کرے اور اس میں اس کی مغفرت کا فیصلہ کروں؟ کوئی بندہ ہے جو روزی مانگے اور میں اس کو روزی دینے کا فیصلہ کروں؟ کوئی مبتلائے مصیبت بندہ ہے جو مجھ سے صحت و عافیت کا سوال کرے اور میں اس کو عافیت عطا کروں؟ اسی طرح مختلف قسم کے حاجت مندوں کو اللہ تعالیٰ پکارتے ہیں کہ وہ اس وقت مجھ سے اپنی حاجتیں مانگیں اور میں عطا کروں۔ غروب آفتاب سے لے کر صبح صادق تک اللہ تعالیٰ کی رحمت اسی طرح اپنے بندوں کو اس رات میں پکارتی رہتی ہے۔ (سنن ابن ماجہ' معارف الحدیث)

پیر و جمعرات کا روزہ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ پیر اور جمعرات کے روزے رکھا کرتے تھے۔ (جامع ترمذی' نسائی' معارف الحدیث)

یوم عاشورہ کا روزہ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے یوم عاشورہ میں روزے رکھنا اپنا معمول بنالیا اور مسلمانوں کو بھی اس کا حکم دیا تو بعض اصحاب رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اس دن کو یہود و نصاریٰ بڑے دن کی حیثیت سے مناتے ہیں (اور خاص اس دن ہمارے روزے رکھنے سے ان کے ساتھ اشتراک و تشابہ والی صورت پیدا ہو جاتی ہے؟) تو

Marfat.com

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ جب اگلا سال آئے گا تو ہم نویں کو بھی روزہ رکھیں گے‘ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگلے سال کا ماہ محرم آنے سے پہلے ہی رسول اکرم ﷺ کی وفات ہوگئی۔ (صحیح مسلم‘ معارف الحدیث)

صومِ وصال

صوم وصال پر آپ ﷺ کا عمل لیکن صحابہ رضی اللہ عنہم کو ممانعت:

آپ ﷺ رمضان شریف میں کثرت سے کئی اقسام کی عبادتیں کرتے‘ چنانچہ رمضان المبارک میں حضرت جبرائیل علیہ السلام سے آپ قرآن مجید کی منزلوں کی تکرار کرتے‘ جب جبرائیل علیہ السلام سے ملاقات ہوتی تو آپ تیز ہوا سے بھی زیادہ شدت کے ساتھ سخاوت کرتے‘ آپ تمام لوگوں سے بہت زیادہ سخی تھے لیکن رمضان المبارک میں تو صدقات اور احسان‘ تلاوتِ قرآن مجید‘ نماز‘ ذکر اور اعتکاف میں از حد اضافہ ہوجاتا اور دوسرے مہینوں کی نسبت رمضان المبارک کے مہینے کو عبادت کے لیے مخصوص فرما لیتے‘ یہاں تک کہ بعض اوقات آپ صوم وصال (مسلسل روزہ) رکھتے تاکہ آپ ہر وقت اپنے پروردگار کی عبادت میں مصروف رہ سکیں لیکن آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو صوم وصال سے منع فرماتے تھے۔ (زاد المعاد)

حضور اکرم ﷺ رمضان المبارک کی بعض راتوں میں پے در پے روزے رکھتے بغیر اس کے کہ کھائیں پئیں اور افطار کریں‘ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رحمت و شفقت اور دور اندیشی کے لحاظ سے اس امر سے منع فرماتے اور ناپسند کرتے‘ جیسا کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے صوم وصال سے منع فرمایا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

((لَا تُوَاصِلُوْا)) ”صوم وصال نہ رکھو۔“ (مدارج النبوۃ)

تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ جب آپ ﷺ صوم وصال رکھتے ہیں تو ہمیں کیوں منع فرماتے ہیں باوجود یہ کہ ہم حضور ﷺ کی متابعت کی تمنا رکھتے ہیں تو فرمایا: لَسْتُ کَاَحَدٍ کُمْ میں تم میں سے کسی کے مانند نہیں اور ایک روایت میں آیا ہے کہ اَیُّکُمْ مِثْلِیْ تم میں کون میری مثل ہے انی ابیت عند ربی میں اپنے رب کے حضور شب باشی کرتا ہوں۔ کیونکہ وہ میرا پالنے والا اور

Marfat.com

تربیت فرمانے والا ہے۔ یُطْعِمُنِیْ وَ یَسْقِیْنِیْ وہ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے' اور ایک روایت میں ہے وہ کھلانے والا اور پلانے والا ہے جو کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔ (اور محققین کے نزدیک اس سے مراد مختار یہ ہے کہ غذائے روحانی ہے) واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی صوم وصال کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔ (مدارج النبوۃ)

عیدین کے اعمالِ مسنونہ

① حضور اکرم ﷺ کا دونوں عیدوں میں غسل کرنا ثابت ہے' حضرت خالد بن سعدؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کی عادت کریمہ تھی کہ عید الفطر' یوم النحر' یوم عرفہ میں غسل فرمایا کرتے تھے۔

② حضور اکرم ﷺ عید کے دن خوبصورت اور عمدہ لباس زیب تن فرماتے' حضور اکرم ﷺ کبھی سبز وسرخ دھاری دار چادر شریف اوڑھتے تھے' یہ چادر یمن کی ہوتی تھی جسے ''بُردیمانی'' کہا جاتا ہے' وہ یہی چادر ہے۔ عید کے لیے زیب وزینت کرنا مستحب ہے مگر لباس مشروع سے۔ (مدارج النبوۃ)

③ حضور اکرم ﷺ کی عادتِ کریمہ یہ تھی کہ عید الفطر کے دن عید گاہ جانے سے پہلے چند کھجوریں تناول فرماتے تھے' ان کی تعداد طاق ہوتی یعنی تین' پانچ' سات وغیرہ۔ (بخاری' طبرانی)

④ عید الاضحیٰ کے دن نماز سے واپس آنے سے پہلے کچھ نہ کھاتے' چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ عید الفطر کو بغیر کچھ کھائے نہ نکلتے اور عید الاضحیٰ کو بغیر کچھ کھائے نکلتے' جب تک کہ نماز عید نہ پڑھ لیتے اور قربانی نہ کر لیتے' نہ کھاتے' پھر اپنی قربانی کے گوشت میں سے کچھ تناول فرماتے۔ (جامع ترمذی' ابن ماجہ' مدارج النبوۃ)

عیدگاہ:

⑤ حضور اکرم ﷺ کی عادتِ کریمہ تھی کہ نمازِ عید' عیدگاہ (میدان) میں ادا فرماتے تھے۔ (مسلم وبخاری)

یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ نمازِ عید کے لیے میدان میں نکلنا مسجد میں نماز ادا کرنے سے افضل ہے' اس لیے کہ حضور اکرم ﷺ باوجود اس فضل وشرف کے جو آپ کی مسجد شریف کو حاصل

Marfat.com

ہے' نمازِ عید کے لیے عید گاہ (میدان) میں باہر تشریف لے جاتے تھے' لیکن اگر کوئی عذر لاحق ہو تو نمازِ عید مسجد میں بھی جائز ہے۔ (ابوداؤد' مدارج النبوۃ)

⑥ عیدین میں بکثرت تکبیر کہنا سنت ہے۔ (طبرانی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ اپنی عیدوں کو بکثرت تکبیر سے مزین کرو۔ (طبرانی)

⑦ حضور اکرم ﷺ عید گاہ تک پا پیادہ تشریف لے جاتے۔ (سنن ابن ماجہ)
اور اس پر عمل کرنا سنت ہے' بعض علماء نے مستحب کہا ہے۔

⑧ حضور اکرم ﷺ نمازِ عید الفطر میں تاخیر فرماتے اور نمازِ عید الاضحیٰ کو جلد تر پڑھتے۔
(مدارج النبوۃ)

⑨ حضور اکرم ﷺ جب عید گاہ میں پہنچ جاتے تو فوراً نماز شروع فرما دیتے' نہ اذان' نہ اقامت اور نہ الصلوٰۃ جامعۃ وغیرہ کی ندا' کچھ نہ ہوتا۔

⑩ تکبیراتِ عیدین میں حضور ﷺ کے عمل میں اختلاف ہے' اور مذہب حنفیہ میں مختار یہ ہے کہ تین تکبیریں رکعت اول میں قراءت سے پہلے اور تین تکبیریں دوسری رکعت میں قراءت کے بعد۔

⑪ حضور اکرم ﷺ نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے' اور جب نماز سے فارغ ہوتے تو کھڑے ہو کر خطبہ فرماتے۔

⑫ حضور اکرم ﷺ جس راہ سے عید گاہ تشریف لے جاتے اس راہ سے واپس تشریف نہ لاتے' بلکہ دوسرے راستے سے تشریف لاتے۔ (بخاری' ترمذی' مدارج النبوۃ)

⑬ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اتباعِ سنت کی شدت کے باعث طلوعِ شمس سے قبل گھر سے نہ نکلتے' اور گھر سے نکلتے ہی عید گاہ تک تکبیر کہتے رہتے۔ (ابوداؤد' زاد المعاد)

⑭ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم جب عید گاہ میں پہنچتے تو نمازِ عید سے قبل کوئی (نفل وغیرہ) نماز نہ پڑھتے تھے اور نہ بعد میں پڑھتے' اور خطبہ سے پہلے نماز شروع کرتے اس طرح آپ عیدین میں دو رکعتیں ادا کرتے۔ (زاد المعاد)
پہلی رکعت میں تکبیریں ختم فرما لیتے تو قراءت شروع فرماتے' سورۂ فاتحہ پھر اس کے بعد سورۃ

Marfat.com

﴿قٓ ۚ وَ الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ ۚ﴾ ایک رکعت میں پڑھتے' اور دوسری رکعت میں ﴿اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ انْشَقَّ الْقَمَرُ ۝﴾ پڑھتے' بسا اوقات آپ ﷺ دو رکعتوں میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۝﴾ اور ﴿هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ ۝﴾ پڑھتے۔ (زادالمعاد)

لیکن یہ سورتیں متعین نہیں' دوسری بھی پڑھی جاسکتی ہیں۔

تذکیر و موعظت:

⑮ نبی اکرم ﷺ جب نماز مکمل فرما لیتے تو فارغ ہونے کے بعد لوگوں کے مقابل کھڑے ہو جاتے' لوگ صفوں میں بیٹھے ہوتے تو آپ ﷺ ان کے سامنے وعظ کہتے' وصیت کرتے اور امر و نہی فرماتے' اور اگر لشکر بھیجنا چاہتے تو اسی وقت بھیجتے یا کسی بات کا حکم کرنا ہوتا تو حکم فرماتے' عیدگاہ میں کوئی منبر نہ تھا (جس پر چڑھ کر وعظ فرماتے ہوں) نہ مدینہ کا منبر یہاں لایا جاتا' بلکہ آپ ﷺ زمین پر کھڑے ہو کر تقریر کرتے۔ (زادالمعاد)

⑯ نیز مروی ہے کہ حضور ﷺ عرفہ کے دن (نویں تاریخ) فجر کی نماز سے لے کر ایام تشریق کے آخری دن (تیرھویں تاریخ) کی نماز عصر تک اس طرح تکبیریں کہتے:

((اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ)). (زادالمعاد)

نمازِ عید کی ترکیب:

⑰ نماز اس طرح شروع کرے کہ قبلہ کی طرف منہ کر کے امام کی اقتداء میں "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہتے ہوئے رفع یدین کرے اور ہاتھ باندھ لے پہلی رکعت میں "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ" پڑھنے کے بعد قراءت سے پہلے ہاتھ کانوں تک اٹھا کر تکبیر کہے اور ہاتھ چھوڑ دے' اور دوسری بار بھی کانوں تک ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہے اور ہاتھ چھوڑ دے' تیسری بار بھی اسی طرح ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہے اور پھر ہاتھ باندھ لے اور قراءت شروع کرے' باقی پوری رکعت تمام نمازوں کی طرح ادا کرے۔

دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور قراءت کے بعد امام کی اقتداء میں تین تکبیروں کے ساتھ رفع یدین کرے اور ہاتھ چھوڑ دے' چوتھی بار جب امام "اللہ اکبر" کہے تو تکبیر کے ساتھ رکوع میں چلا جائے' اس کے بعد باقی نماز عام نمازوں کی طرح پوری کرے۔ (بہشتی گوہر)

⑱ عید کی نماز بغیر اذان و اقامت کے صرف دو رکعت ہے۔ (مسلم)

⑲ عیدگاہ میں نماز سے پہلے یا بعد میں نفلوں کا پڑھنا منع ہے۔ اور نماز عید سے پہلے گھر پر بھی۔

Marfat.com

⑳ جس کی نماز با جماعت فوت ہو جائے وہ اکیلا نماز عید نہیں پڑھ سکتا اس کے لیے جماعت شرط ہے البتہ اگر کئی آدمی ہوں تو دوسری جماعت کر لینا واجب ہے۔ (بہشتی گوہر)

عید کا خطبہ:

㉑ بعد نماز دو خطبے پڑھے اور دونوں خطبوں کے درمیان اتنی دیر بیٹھے جتنی دیر جمعہ کے خطبہ میں بیٹھا جاتا ہے۔

خطبہ میں تکبیر:

㉒ عیدین کے خطبہ میں پہلے تکبیر سے شروع کرے، اول خطبہ میں نو مرتبہ "اللہ اکبر" کہے، دوسرے میں سات مرتبہ۔ (بہشتی گوہر)

㉓ عید الفطر میں راستہ میں چلتے وقت آہستہ تکبیر کہنا مسنون ہے، اور عید الاضحیٰ میں باآواز بلند کہنا چاہیے۔ (بہشتی گوہر)

صدقہ فطر کا وجوب:

㉔ ہر مسلمان عاقل آزاد (ہر مرد و عورت) پر واجب ہے جب کہ وہ مالک نصاب ہو یا مساوی مالک نصاب کے ہو، خواہ نقدی کی شکل میں یا ضرورت سے زیادہ سامان کی شکل میں ہو یا مال تجارت ہو، رہائش کے مکان سے زیادہ مکان ہو، اپنی طرف سے اور اپنے ان نابالغ بچوں کی طرف سے جو اس کے زیر کفالت ہوں نصف صاع (یعنی پونے دو سیر) گیہوں یا اس کی قیمت ادا کریں، صدقہ فطر نماز عید الفطر سے پہلے ادا کرنا سنت ہے۔ (بہشتی گوہر)

مسنون اعمال عید الاضحیٰ

① عید الاضحیٰ کی رات میں طلب ثواب کے لیے بیدار رہنا اور عبادت میں مشغول رہنا سنت ہے۔

② ذی الحجہ کی نویں تاریخ کی صبح سے تیرھویں تاریخ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد جو با جماعت ہو اور مقیم ہونے کی حالت میں ادا کی جائے، ایک مرتبہ تکبیرات تشریق بلند آواز سے ادا کرنا واجب ہے، مسافر، عورت اور منفرد کے لیے بھی بعض علماء کا قول ہے، اس لیے اگر کہہ لیں تو

بہتر ہے لیکن عورت اگر تکبیر کہے تو آہستہ کہے۔

③ نماز عید الفطر سے پہلے کچھ کھجوریں کھانا اور عید الاضحیٰ میں اگر قربانی کریں تو نماز عید الاضحیٰ سے پہلے کچھ نہ کھانا بلکہ نماز کے بعد اپنی قربانی کے گوشت میں سے کھانا۔

④ جس کا قربانی کا ارادہ ہو اس کو بقرعید کا چاند دیکھنے کے بعد جب تک قربانی نہ کرلے اس وقت تک خط نہ بنوانا اور ناخن نہ کترانا مستحب ہے۔ (بہشتی گوہر)

قربانی کا ثواب:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! یہ قربانی کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے (نسبی یا روحانی) باپ ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ ہے انہوں نے عرض کیا کہ ہم کو اس میں کیا ملتا ہے یارسول اللہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر بال کے بدلے ایک نیکی! انہوں نے عرض کیا کہ اگر اون (والا جانور) ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر اون کے بدلے بھی ایک نیکی۔ (حاکم)

اُمت کی طرف سے قربانی:

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دنبہ کی اپنی طرف سے قربانی کی اور دوسرے دنبہ کے ذبح میں فرمایا کہ یہ (قربانی) اس کی طرف سے ہے جو میری امت میں مجھ پر ایمان لایا اور جس نے میری تصدیق کی۔

(موصلی و طبرانی کبیر و اوسط یہ حدیثیں جمع الفوائد میں ہیں)

فائدہ: مطلب حضور ﷺ کا اپنی امت کو ثواب میں شامل کرنا تھا نہ یہ کہ قربانی سب کی طرف سے اس طرح ہوگئی کہ اب کسی کے ذمے قربانی باقی نہیں رہی۔ غور کرنے کی بات یہ ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ نے قربانی میں امت کو یاد رکھا تو افسوس ہے کہ امتی حضور ﷺ کو یاد نہ رکھے اور ایک حصہ بھی آپ ﷺ کی طرف سے نہ کریں۔ (حیات المسلمین)

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے بھی قربانی کیا کرو اس سے محبت بڑھتی ہے۔ (ابوداؤد)

اُم المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب ذی الحجہ کا پہلا عشرہ شروع ہو جائے (یعنی ذی الحجہ کا چاند دیکھ لیا جائے) اور تم میں سے کسی کا ارادہ

Marfat.com

قربانی کرنے کا ہو تو اس کو چاہیے کہ اب قربانی کرنے تک اپنے بال یا ناخن بالکل نہ تراشے' (یہ مستحب ہے ضروری نہیں)۔ (معارف الحدیث' صحیح مسلم)

قربانی کا طریقہ:

جب آپ ﷺ قربانی کے لیے بکری کو ذبح کرتے تو اپنا پاؤں اس کے مونڈھے پر رکھتے پھر ﴿بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ﴾ کہتے اور ذبح کرتے۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ جب ذبح کریں تو اچھے انداز سے کریں یعنی چھری تیز ہو اور جلدی ذبح کریں۔ (زاد المعاد)

ابوداؤد میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ عیدگاہ میں عید الاضحیٰ کے دن آپ کے ہمراہ حاضر ہوئے' جب آپ نے خطبہ مکمل کر لیا تو ایک مینڈھا لایا گیا' آپ نے اسے اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اور ﴿بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ﴾ پڑھا اور فرمایا کہ یہ میری اُمت کی طرف سے اور میری امت کے ہر اس آدمی کی جانب سے ہے جس نے ذبح نہیں کیا اور صحیحین میں مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ عیدگاہ میں نحر اور ذبح کیا کرتے۔ (زاد المعاد)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قربانی کے دن یعنی عید قربانی کے دن رسول اللہ ﷺ نے سیاہ سفیدی مائل سینگوں والے دو خصی مینڈھوں کی قربانی کی' جب آپ ﷺ نے ان کا رخ صحیح یعنی قبلہ کی طرف کر لیا تو یہ دعا پڑھی:

((اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ؕ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ؕ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ؕ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّاُمَّتِهٖ ؕ بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ)). پھر ذبح کیا۔

ترجمہ: ''میں نے اس ذات کی طرف اپنا رخ موڑا جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا' اس حال میں کہ میں ابراہیم (علیہ السلام) حنیف کے دین پر ہوں اور مشرکوں میں سے نہیں ہوں' بے شک میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا اور مرنا سب اللہ کے لیے ہے جو رب العالمین ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں' اے اللہ! یہ قربانی تیری توفیق سے ہے اور تیرے ہی لیے ہے' محمد (ﷺ) اور ان کی امت کی طرف سے' شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اللہ

Marfat.com

تعالیٰ سب سے بڑا ہے"۔ (احمد وابوداؤد ابن ماجہ الدارمی)

ذبح کرنے کے بعد پڑھنے کے لیے یہ دعا ماثور ہے:

((اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ وَّخَلِيْلِكَ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ)).

ترجمہ: "اے اللہ! میری جانب سے قبول فرمالیجئے جیسے کہ آپ اپنے حبیب سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ اور اپنے خلیل سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی قربانیاں قبول فرما چکے ہیں۔"

اگر یہی دعا دوسرے کی طرف سے پڑھی جائے تو دعائے مذکورہ میں مِنِّیْ کے بجائے مِنْ کہے اور پھر اس کا نام لے۔

Marfat.com

حج

حج وعمرہ

حج کی فرضیت:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس سفر حج کا ضروری سامان ہو اور اس کو سواری میسر ہو جو بیت اللہ تک پہنچا سکے اور وہ پھر حج نہ کرے تو کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر، اور یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اللہ کے لیے بیت اللہ کا حج فرض ہے ان لوگوں پر جو اس تک جانے کی استطاعت رکھتے ہوں۔ (جامع ترمذی، معارف الحدیث)

عمرہ کی حقیقت:

حج کے طرز کی ایک دوسری عبادت اور بھی ہے یعنی عمرہ، جو کہ سنت مؤکدہ ہے، جس کی حقیقت حج ہی کے بعض عاشقانہ افعال ہیں، اس لیے اس کا لقب حج اصغر ہے۔ (حیات المسلمین)

حج وعمرہ کی برکت:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حج اور عمرہ ساتھ ساتھ کرو، دونوں فقر ومحتاجی اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں کہ جس طرح لوہار اور سنار کی بھٹی لوہے اور سونے چاندی کا میل کچیل دور کر دیتی ہے، اور حج مبرور کا صلہ اور ثواب تو بس جنت ہی ہے۔ (جامع ترمذی، سنن نسائی، معارف الحدیث)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

"حج اور عمرہ کے لیے جانے والے خدا کے خصوصی مہمان ہیں وہ خدا سے دعا کریں تو خدا قبول فرماتا ہے اور مغفرت طلب کریں تو بخش دیتا ہے"۔ (طبرانی، معارف الحدیث)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: خدا ہر روز اپنے حاجی بندوں کے لیے ایک سو بیس رحمتیں

Marfat.com

نازل فرماتا ہے، جس میں ساٹھ رحمتیں ان کے لیے ہوتی ہیں جو بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں، چالیس ان کے لیے جو وہاں نماز پڑھتے ہیں اور بیس ان لوگوں کے لیے جو صرف کعبے کو دیکھتے رہتے ہیں۔ (بیہقی)

نبی کریم ﷺ نے یہ بھی فرمایا: ”جس نے پچاس بار بیت اللہ کا طواف کرلیا وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہوگیا جیسے اس کی ماں نے اس کو آج ہی جنم دیا ہے“۔ (ترمذی)

حاضری عرفات عین حج ہے:

حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر رضی اللہ عنہ دئلی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ فرماتے تھے، حج (کا ایک خاص الخاص رکن جس پر حج کا دارومدار ہے) وقوف عرفہ ہے، جو حاجی مزدلفہ والی رات میں (یعنی ۹ اور ۱۰ ذی الحجہ کی درمیانی شب میں) بھی صبح صادق سے پہلے عرفات میں پہنچ جائے تو اس نے حج پالیا اور اس کا حج ہوگیا۔ یوم النحر (یعنی ۱۰ ذی الحجہ) کے بعد منیٰ میں قیام کے تین دن ہیں (جن میں تینوں جمروں کی رمی کی جاتی ہے، ۱۱، ۱۲ اور ۱۳ ذی الحجہ) اگر کوئی آدمی صرف دو دن یعنی ۱۱ اور ۱۲ ذی الحجہ کو رمی کر کے وہاں سے چلا جائے تو اس پر بھی کوئی گناہ اور الزام نہیں ہے، دونوں باتیں جائز ہیں۔ (جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، سنن دارمی، معارف الحدیث)

عرفات کی منزلت:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک لمبی حدیث میں) فرمایا کہ جب عرفہ کا دن ہوتا ہے، (جس میں حاجی لوگ عرفات میں جمع ہوتے ہیں) تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فخر کے ساتھ فرماتا ہے کہ میرے بندوں کو دیکھو کہ میرے پاس دور دراز راستے سے اس حالت میں آئے ہیں کہ پریشان بال ہیں اور غبار آلود بدن ہیں اور دھوپ میں جل رہے ہیں، میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا۔ (بیہقی و ابن خزیمہ، حیات المسلمین)

حضرت ابن ابی حاتم نے اس کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

(کذافی الروح و بیان القرآن)

عرفات کی دُعا:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عرفہ کے دن بہترین دعا اور بہترین کلمہ جو میری زبان اور مجھ سے پہلے نبیوں کی زبان سے

Marfat.com

ادا ہوا وہ یہ کلمہ ہے:

((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ))

ترجمہ: ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' (جامع ترمذی' معارف الحدیث)

((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ صَدْرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْلِيْ اَمْرِيْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ وَسْوَاسِ الصَّدْرِ وَشَتَّاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيَاحُ وَشَرِّ بَوَائِقِ الدَّهْرِ))

ترجمہ: ''اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے اور میرے سینے میں نور کر دے اور میرے کانوں میں نور کر دے اور میری آنکھوں میں نور کر دے اے اللہ! میرا سینہ کھول دے اور میرے کاموں کو آسان فرما دے اور میں سینہ کے وسوسوں اور کاموں کی بدنظمی اور قبر کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں' اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس چیز کے شر سے جو رات میں داخل ہوتی ہے اور اس کے شر سے جو دن میں داخل ہوتی ہے اور اس کے شر سے جسے ہوائیں لے کر چلتی ہیں اور زمانے کی مصیبتوں کے شر سے۔''

اور دُعا کرتے وقت آپ نے سینہ تک دونوں ہاتھ اٹھا رکھے تھے' دست طلب بڑھاتے وقت آپ ﷺ نے فرمایا کہ یوم عرفہ کی دعا تمام دعاؤں سے بہتر ہوتی ہے۔ (زادالمعاد)

میقات:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذوالحلیفہ کو اہل مدینہ کا میقات مقرر کیا' اور جحفہ کو اہل شام کا' اور قرن المنازل کو اہل نجد کا اور یلملم کو اہل یمن کا۔ پس یہ چاروں مقامات خود ان کے رہنے والوں کے لیے میقات ہیں اور ان سب لوگوں کے لیے جو دوسرے علاقوں سے ان مقامات پر ہوتے ہوئے آئیں جن کا ارادہ حج کا یا عمرہ کا ہو' پس جو لوگ ان مقامات کے رہنے والے ہوں (ان مقامات سے مکہ معظمہ کی طرف رہنے والے ہوں) تو وہ اپنے گھر ہی سے احرام باندھیں گے اور یہ قاعدہ اسی طرح چلے گا یہاں تک کہ خاص مکہ کے رہنے والے مکہ ہی سے احرام باندھیں گے۔ (صحیحین' معارف الحدیث)

Marfat.com

احرام کا لباس:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ مُحرِم (حج وعمرہ کا احرام باندھنے والا) کیا کیا کپڑے پہن سکتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (حالت احرام میں) نہ تو کرتا قمیص پہنو اور نہ (سر پر) عمامہ باندھو اور نہ شلوار و پاجامہ پہنو اور نہ بارانی پہنو اور نہ (پاؤں میں) موزے پہنو اس کے سوائے کہ کسی آدمی کے پاس پہننے کے لیے چپل یا جوتا نہ ہو (تو مجبوراً پاؤں کی حفاظت کے لیے موزے پہن لے) اور ان کو ٹخنہ سے کاٹ کر جوتا سا بنا لے (آگے آپ نے فرمایا کہ احرام میں) ایسا بھی کوئی کپڑا نہ پہنو جس کو زعفران یا ورس لگا ہو۔ (صحیح بخاری و مسلم، معارف الحدیث)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ منع فرماتے تھے عورتوں کو احرام کی حالت میں دستانہ پہننے سے اور چہرہ پر نقاب ڈالنے اور ان کپڑوں کے استعمال سے جن کو زعفران یا ورس لگی ہو اور ان کے علاوہ وہ جو رنگین کپڑے چاہیں تو پہن سکتی ہیں کسمی کپڑا ہو یا ریشمی، اور اسی طرح وہ چاہیں تو زیور بھی پہن سکتی ہیں اور شلوار قمیص اور موزے بھی پہن سکتی ہیں۔ (معارف الحدیث، سنن ابی داؤد)

احرام میں مردوں کے لیے صرف دو چادریں ہیں، ایک تہبند میں باندھ لی جاتی ہے، دوسری بدن پر ڈالی جاتی ہے، سر کھلا رہتا ہے، پاؤں بھی کھلے رہتے ہیں، ایسا جوتا ہونا چاہیے کہ جس سے پاؤں کا اوپر کا حصہ نیچے تک کُھلا رہے۔

عورتوں کے لیے منہ کھولے رہنے کا حکم ہے، مگر اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ وہ اجنبی مردوں کے سامنے بھی اپنے چہرے بالکل کھلے رکھیں، بلکہ جب اجنبی مردوں کا سامنا ہو تو اپنی چادر سے یا کسی اور چیز سے ان کو آڑ کر لینی چاہیے۔ سنن ابی داؤد میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم عورتیں حج میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ احرام کی حالت میں تھیں (تو احرام کی وجہ سے ہم چہروں پر نقاب نہیں ڈالتی تھیں) جب ہمارے سامنے سے مرد گزرتے تھے تو ہم اپنی چادریں سر کے اوپر لٹکا لیتی تھیں اور اسی طرح پردہ کر لیتی تھیں، پھر جب مرد آگے بڑھ جاتے تو ہم اپنے چہرے کھول دیتی تھیں۔ (معارف الحدیث)

Marfat.com

احرام سے پہلے غسل:

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے کپڑے اتارے اور احرام باندھنے کے لیے غسل فرمایا۔ (جامع ترمذی' مسند دارمی)

اس حدیث کی بناء پر احرام سے پہلے غسل کو سنت کہا گیا ہے۔ (معارف الحدیث)

خوشبو قبل احرام:

صحیح حدیث میں نبی کریم ﷺ کے بارے میں ثابت ہے کہ آپ احرام باندھنے سے قبل خوشبو لگایا کرتے تھے' چنانچہ آپ کے سر مبارک اور ڈاڑھی پر بھی خوشبو کے اثرات دیکھے جاتے تھے' اور ایک روایت میں ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ احرام باندھنے کا ارادہ فرماتے تو سب سے بہترین خوشبو لگاتے جو مہیا ہو سکتی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ حضور اکرم ﷺ کو احرام سے قبل اور احرام کھولنے کے بعد خوشبو لگایا کرتی تھیں جس میں مشک ملا ہوتا تھا' گویا کہ میں آپ ﷺ کے سر مبارک میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں درآنحالیکہ آپ محرم تھے۔ (متفق علیہ' مشکوٰۃ)

لیکن جب محرم ہو جائے تو پھر خوشبو کا استعمال کرنا ممنوع ہے' احرام کی حالت میں خوشبو سونگھنے کے متعلق جوامع الفقہ لابی یوسف میں فرمایا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ محرم اس خوشبو کو سونگھ لے جو اس نے احرام سے قبل لگا رکھی ہے۔ (زادالمعاد)

تلبیہ:

خلاد بن سائب تابعی اپنے والد سائب بن خلاد انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے حکم پہنچایا کہ میں اپنے ساتھیوں کو حکم دوں کہ وہ تلبیہ بلند آواز سے پڑھیں۔ (موطا امام مالک' جامع ترمذی' سنن ابی داؤد' نسائی' ابن ماجہ' معارف الحدیث)

تلبیہ کے کلمات یہ ہیں:

((لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ)) .

Marfat.com

ترجمہ: ''میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں' آپ کا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں بے شک سب تعریف اور نعمت آپ ہی کے لیے ہے اور سارا جہاں ہی آپ کا ہے' آپ کا کوئی شریک نہیں۔''

بس یہی کلمات تلبیہ میں آپ ﷺ پڑھتے تھے ان پر اور کسی کلمہ کا اضافہ نہیں فرماتے تھے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

دُعا بعد تلبیہ:

عمارہ بن خزیمہ رضی اللہ عنہ بن ثابت انصاری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب تلبیہ سے فارغ ہوتے (یعنی تلبیہ پڑھ کر محرم ہوتے) تو اللہ تعالیٰ سے اس کی رضا اور جنت کی دعا کرتے اور اس کی رحمت سے دوزخ سے خلاصی اور پناہ مانگتے۔ (رواہ الشافعی' معارف الحدیث)

طواف میں ذکر و دُعا:

حضرت عبداللہ بن السائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو طواف کی حالت میں رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان (کی مسافت) میں یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا:

((رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ)).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رکن یمانی پر ستر فرشتے مقرر ہیں جو ہر اس بندے کی دعا پر آمین کہتے ہیں جو اس کے پاس یہ دعا کرے کہ:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ)).

ترجمہ: ''اے اللہ! میں آپ سے بخشش اور عافیت مانگتا ہوں دنیا اور آخرت میں۔ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔'' (معارف الحدیث، سنن ابن ماجہ)

استلام:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ نے اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا' آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک خم دار چھڑی تھی' اسی سے آپ حجر اسود کا استلام فرماتے تھے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

Marfat.com

عابس بن ربیعہ تابعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حجر اسود کو بوسہ دیتے تھے اور کہتے تھے کہ میں یقین کے ساتھ جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے (تیرے اندر کوئی خدائی صفت نہیں ہے) نہ تو کسی کو نفع پہنچا سکتا ہے نہ نقصان اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے چومتے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے نہ چومتا۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم، معارف الحدیث)

ملتزم:

سنن ابی داؤد کی روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ملتزم سے اس طرح چمٹ گئے کہ اپنا سینہ اور اپنا چہرہ اس سے لگایا اور ہاتھ بھی پوری طرح پھیلا کر اس پر رکھ دیئے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا۔ (معارف الحدیث)

رمی:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دسویں ذی الحجہ کو جمرہ عقبہ کی رمی چاشت کے وقت فرمائی اور اس کے بعد ایام تشریق میں جمرات کی رمی آپ ﷺ نے زوال آفتاب کے بعد کی۔ (صحیح بخاری و مسلم، معارف الحدیث)

سالم بن عبداللہ اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق بیان فرماتے ہیں کہ رمی جمرات کے بارے میں ان کا معمول اور دستور یہ تھا کہ وہ پہلے جمرہ پر سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری پر "اللہ اکبر" کہتے، اس کے بعد آگے نشیب میں اتر کر قبلہ رو کھڑے ہوتے اور ہاتھ اٹھا کر دیر تک دعا کرتے، پھر درمیان والے جمرہ پر بھی اسی طرح سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری پر تکبیر کہتے، پھر بائیں جانب نشیب میں اتر کر قبلہ رو کھڑے ہوتے اور دیر تک کھڑے رہتے اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے، پھر آخری جمرہ (جمرۃ العقبہ) پر بطن وادی سے سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے ساتھ "اللہ اکبر" کہتے اور اس جمرہ کے پاس کھڑے نہ ہوتے بلکہ واپس ہو جاتے اور بتاتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ (صحیح بخاری، معارف الحدیث)

حلق کرانے (سر منڈوانے) والوں کے لیے دُعا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں فرمایا اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو ان پر جنہوں نے یہاں اپنا سر منڈایا، حاضرین میں سے بعض نے عرض کیا:

Marfat.com

یارسول اللہ ﷺ! رحمت کی یہ دعا بال ترشوانے والوں کے لیے بھی کردیجئے آپ نے دوبارہ ارشاد فرمایا کہ اللہ کی رحمت ہو سر منڈوانے والوں پر ان حضرات نے پھر وہی عرض کیا تو تیسری دفعہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان لوگوں پر بھی اللہ کی رحمت ہو جنہوں نے یہاں بال ترشوائے۔ (صحیح بخاری و مسلم، معارف الحدیث)

قربانی کے ایام:

حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ عظمت والا دن یوم النحر (قربانی کا دن یعنی دس ذی الحجہ کا دن) ہے اس کے بعد اس سے اگلے دن یوم القراء ۱۱ ذی الحجہ کا درجہ ہے۔ اس لیے قربانی جہاں تک ہو سکے ۱۰ ذی الحجہ کو کر لی جائے، اگر کسی وجہ سے ۱۰ تاریخ کو قربانی نہ ہو سکے تو ۱۱ ذی الحجہ کو کر لی جائے، اگرچہ ۱۲ ذی الحجہ کو بھی جائز ہے مگر افضل یہ ہے کہ ۱۰ یا ۱۱ ذی الحجہ کو قربانی کر لی جائے۔ (سنن ابی داؤد)

نبی اکرم ﷺ کی قربانی کا منظر:

اسی حدیث کے راوی حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرنے کے بعد اپنا یہ عجیب و غریب مشاہدہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ پانچ چھ اونٹ قربانی کے لیے رسول اللہ ﷺ کے قریب لائے گئے تو ان میں سے ہر ایک آپ ﷺ کے قریب ہونے کی کوشش کرتا تھا کہ پہلے اسی کو آپ ﷺ ذبح کریں۔ (سنن ابی داؤد، معارف الحدیث)

طواف زیارت:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے طواف زیارت کو مؤخر کیا (یعنی اس کی تاخیر کی اجازت دی) بارہویں ذی الحجہ کی غروب آفتاب کے قبل تک۔ (جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، ابن ماجہ، معارف الحدیث)

سواری پر طواف:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ (حجۃ الوداع میں) میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: مجھے بیماری کی تکلیف ہے (میں طواف کیسے کروں؟) آپ ﷺ نے فرمایا: تم سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے پیچھے طواف کر لو، تو میں نے اسی طرح طواف کیا، اور اس

وقت رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کے پہلو میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے اور اس میں سورۂ طور تلاوت فرما رہے تھے۔ (صحیحین' معارف الحدیث)

عورتوں کا عذر شرعی:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم لوگ (حجۃ الوداع والے سفر میں) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ سے چلے' ہماری زبانوں پر بس حج ہی کا ذکر تھا' یہاں تک کہ جب (مکہ کے بالکل قریب) مقام سرف پر پہنچے (جہاں سے مکہ صرف ایک منزل رہ جاتا ہے) تو میرے وہ دن شروع ہو گئے جو عورتوں کو ہر مہینہ آتے ہیں تو میں رونے لگی۔

رسول اللہ ﷺ خیمہ میں تشریف لائے تو آپ ﷺ نے فرمایا: شاید تمہارے ماہواری ایام شروع ہو گئے ہیں؟ میں نے عرض کیا: ہاں یہی بات ہے' آپ ﷺ نے فرمایا (رونے کی کیا بات ہے؟) یہ تو ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں (یعنی سب عورتوں) کے ساتھ لازم کر دی ہے' تم وہ سارے عمل کرتی رہو جو حاجیوں کو کرنے ہوتے ہیں' سوائے اس کے کہ بیت اللہ کا طواف اس وقت تک نہ کرو جب تک اس سے پاک صاف نہ ہو جاؤ۔ (معارف الحدیث' صحیحین)

طواف وداع:

حضرت حارث ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص حج یا عمرہ کرے تو چاہئے کہ اس کی آخری حاضری بیت اللہ پر ہو اور آخری عمل طواف ہو۔

(مسند احمد' معارف الحدیث)

زیارت روضۂ اقدس (ﷺ):

اگر گنجائش ہو تو حج کے بعد یا حج سے پہلے مدینہ منورہ حاضر ہو کر جناب رسول مقبول ﷺ کے روضۂ مبارک اور مسجد نبوی کی زیارت سے بھی سعادت و برکت حاصل کرے' اس کی نسبت رسول مقبول ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ وَّجَدَ سَعَةً وَّلَمْ يَزُرْنِيْ فَقَدْ جَفَانِيْ)).

ترجمہ: ''جو شخص (مالی) وسعت رکھے' اور میری زیارت کو نہ آئے اس نے میرے ساتھ بڑی بے مروتی کی۔''

Marfat.com

((مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ))

ترجمہ: ''جس نے میری قبر کی زیارت کی مجھ پر اس کی شفاعت واجب ہوگئی۔''

((وَمَنْ زَارَنِیْ بَعْدَ مَمَاتِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ))

ترجمہ: ''جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی اس کو وہی برکت ملے گی جیسے میری زندگی میں کسی نے زیارت کی۔ (مراقی الفلاح، بیہقی فی شعب الایمان، طبرانی فی الکبیر)

نیز آپ کا یہ ارشاد بھی ہے:

((وَصَلٰوۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ بِخَمْسِیْنَ اَلْفَ صَلٰوۃٍ))

ترجمہ: ''جو شخص میری مسجد میں نماز پڑھے اس کو پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ملے گا۔

(احمد، ابن حبان)

حاجی کی دُعا:

حدیث شریف میں ہے کہ جب تو حاجی سے ملے تو اس کو سلام کر اور اس سے مصافحہ کر اور اس سے درخواست کر اس بات کی کہ وہ تیرے لیے مغفرت کی دعا کرے، اس سے پہلے کہ وہ اپنے مکان میں داخل ہو، اس لیے کہ اس کے گناہ بخش دیئے گئے (پس وہ مقبول بارگاہِ الٰہی ہے) اس کی دعا مقبول ہونے کی خاص طور پر اُمید ہے، اور جو دعا چاہے اس سے وہ دعا کرائے، دین کی یا دُنیا کی (مگر اس کے مکان میں پہنچنے سے پہلے)۔ (بہشتی زیور)

حضور اکرم ﷺ کے حج وعمروں کی تعداد:

روایات کے مطابق حضور ﷺ نے ہجرت سے قبل دو حج کیے بعض کہتے ہیں کہ تین حج کیے اور حضور کے عمروں کی تعداد چار بتائی جاتی ہے۔ (صحیح بخاری، مدارج النبوۃ)

حجۃ الوداع میں آخری اعلان:

حضور نبی کریم ﷺ نے ہجرت کے بعد (جو ہجرت کا دسواں سال تھا) ایک حج کیا جس کو حجۃ الوداع اور حجۃ الاسلام کہتے ہیں، اس میں حضور ﷺ نے لوگوں کو احکام و مسائل کی تعلیم فرمائی اور فرمایا کہ شاید آئندہ سال تم مجھ کو نہ پاؤ، پھر آپ ﷺ نے ان سب کو سفر آخرت کی بناء پر رخصت فرمایا اور خطبہ دیا۔ (مدارج النبوۃ)

حجۃ الوداع کی تفصیل

(حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی ایک طویل حدیث کا اقتباس)

رسول اللہ ﷺ کی فریضہ حج ادا کرنے کے لیے مدینہ طیبہ سے روانگی:

حضور خاتم المرسلین رسول اللہ ﷺ نے جب اپنے ارادہ حج کا اعلان فرمایا تو لوگ اطلاع پا کر چاروں طرف سے بہت بڑی تعداد میں آ کر جمع ہو گئے۔ ہر ایک کی خواہش و آرزو یہ تھی کہ اس مبارک سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ رہ کر آپ ﷺ کی پوری پوری پیروی کرے اور آپ ﷺ کے نقش قدم پر چلے۔

۲۴ ذیقعدہ ۱۰ھ کو جمعہ تھا اس دن آپ نے خطبہ میں حج اور سفر حج کے متعلق خصوصیت سے ہدایتیں دیں' اور اگلے دن ۲۵ ذی القعدہ ۱۰ھ بروز شنبہ بعد نماز ظہر مدینہ طیبہ سے ایک عظیم الشان قافلہ کے ساتھ روانگی ہوئی اور عصر کی نماز ذوالحلیفہ جا کر پڑھی' جہاں آپ کو پہلی منزل کرنا تھی اور یہیں سے احرام باندھنا تھا' رات بھی وہیں گزاری اور اگلے دن یعنی یکشنبہ کو ظہر کی نماز کے بعد آپ ﷺ نے اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے احرام باندھا (نماز سے فارغ ہو کر) آپ ﷺ نے غسل فرمایا' سر میں تیل ڈالا' لباس بدلا اور چادر اوڑھی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے مسجد ذوالحلیفہ میں احرام کی دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد متصلاً پہلا تلبیہ پڑھا' اس کے بعد آپ ﷺ ناقہ پر سوار ہوئے اس وقت آپ ﷺ نے پھر تلبیہ پڑھا' اس کے بعد جب آپ ﷺ مقام بیداء پر پہنچے تو آپ ﷺ نے بلند آواز سے تلبیہ پڑھا:

((لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ)).

اس کے بعد آپ ﷺ مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہو گئے' نویں دن ۴ ذی الحجہ کو آپ مکہ معظمہ میں داخل ہوئے' اس سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ حج کرنے والوں کی تعداد مختلف روایتوں میں

Marfat.com

چالیس ہزار سے لے کر ایک لاکھ تیس ہزار تک بیان کی گئی ہے۔ (معارف الحدیث)

بیت اللہ میں حاضری:

طبرانی نے بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ باب بنی عبد مناف سے جو باب بنی شیبہ کے نام سے معروف ہے، داخل ہوئے۔ طبرانی کا بیان ہے کہ جب آپ ﷺ کی نظر مبارک کعبہ شریف پر پڑی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَكَ ھٰذَا تَشْرِیْفًا وَّتَعْظِیْمًا وَّتَکْرِیْمًا وَّمَھَابَةً)).

ترجمہ: ''یعنی اے اللہ! اپنے اس گھر کی عزت، حرمت وعظمت اور بزرگی اور زیادہ بڑھا دے!''

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ ہاتھ اٹھاتے اور تکبیر کہتے تھے اور فرماتے تھے:

((اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ اَللّٰھُمَّ زِدْ ھٰذَا الْبَیْتَ تَشْرِیْفًا وَّتَعْظِیْمًا وَّتَکْرِیْمًا وَّمَھَابَةً وَّزِدْ مَنْ حَجَّهٗ اَوِعْتَمَرَهٗ تَکْرِیْمًا وَّتَشْرِیْفًا وَّتَعْظِیْمًا وَّبِرًّا)).

ترجمہ: ''اے اللہ! جو تیرے اس گھر کا حج کرے یا عمرہ کرے اس کی بھی بزرگی، عزت، بڑائی اور عظمت اور نیکوکاری میں اور زیادہ اضافہ فرما۔''

جب آپ ﷺ مسجد میں آئے تو کعبہ شریف کی طرف بڑھے حجر اسود کی طرف کچھ رخ سا کیا داہنی طرف سے طواف شروع کیا، کعبہ آپ ﷺ کے بائیں جانب تھا۔

آپ ﷺ کا طواف فرمانا:

بیت اللہ پر پہنچ کر آپ ﷺ نے سب سے پہلے حجر اسود کا استلام کیا، پھر آپ ﷺ نے طواف شروع کیا، جس میں تین چکروں میں آپ نے رمل کیا (یعنی وہ خاص چال چلے جس میں قوت وشجاعت کا اظہار ہوتا ہے) اور باقی چار چکروں میں اپنی عادت کے مطابق چلے۔ (زاد المعاد)

طواف کرنے کی حالت میں آپ چادر یوں اوڑھے تھے کہ اس کا ایک سرا بغل کے نیچے سے نکال کر شانے پر ڈال لیا تھا، جب حجر اسود کے سامنے آتے تو اس کی طرف اشارہ فرماتے، ہاتھ میں ایک چھڑی تھی، اس سے اس کو چھوتے پھر لکڑی کو چوم کر آگے بڑھ جاتے، اس چھڑی کا سرا مڑا ہوا تھا۔

طبرانی نے اسناد جید کے ساتھ روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ جب رکن یمانی کو چھوتے

Marfat.com

تھے تو فرماتے تھے ((بِسۡمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَکۡبَرُ)) اور جب حجر اسود کے پاس آتے تو فرماتے ((اَللّٰهُ اَکۡبَرُ)) پھر (طواف کے سات چکر پورے کر کے) آپ ﷺ مقام ابراہیم کی طرف بڑھے اور یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿وَاتَّخِذُوۡا مِنۡ مَّقَامِ اِبۡرٰهٖمَ مُصَلًّى﴾

ترجمہ: ''اور مقام ابراہیم کے پاس نماز ادا کرو۔''

پھر اس طرح کھڑے ہو کر کہ مقام ابراہیم آپ ﷺ کے اور بیت اللہ کے درمیان تھا آپ ﷺ نے (دو رکعت) نماز پڑھی (یعنی دوگانہ طواف ادا کیا) حدیث کے راوی امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد ذکر کرتے تھے کہ ان دو رکعتوں میں آپ ﷺ نے ﴿قُلۡ يٰۤاَيُّهَا الۡكٰفِرُوۡنَ﴾ اور ﴿قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ کی قراءت کی۔

آپ ﷺ کی سعی:

اس کے بعد آپ ﷺ پھر حجر اسود کی طرف واپس آئے اور پھر اس کا استلام [1] کیا' پھر ایک دروازے سے (سعی کے لیے) صفا پہاڑی کی طرف چلے گئے اور اس کے بالکل قریب پہنچ کر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿اِنَّ الصَّفَا وَالۡمَرۡوَةَ مِنۡ شَعَآئِرِ اللّٰهِ﴾

ترجمہ: ''بلاشبہ صفا اور مروہ اللہ کے شعائر میں سے ہیں جن کے درمیان سعی کا حکم ہے۔''

اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا:

"میں اس صفا سے سعی شروع کرتا ہوں جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں پہلے کیا ہے"۔

چنانچہ آپ ﷺ پہلے صفا پر آئے اور اس حد تک اس کی بلندی پر چڑھے کہ بیت اللہ آپ ﷺ کی نظر کے سامنے آ گیا' اس وقت آپ ﷺ قبلہ کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کی تکبیر و تمجید میں مصروف ہو گئے' آپ ﷺ نے کہا:

---

[1] یہ استلام سعی کے لیے تھا' جس طرح بیت اللہ کا طواف حجر اسود کے استلام سے شروع کیا جاتا ہے' اسی طرح سعی سے پہلے بھی استلام مسنون ہے۔

Marfat.com

((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ)).

ترجمہ: ''اللہ کے سوا کوئی عبادت اور پرستش کے لائق نہیں' وہی تنہا معبود و مالک ہے' کوئی اس کا شریک ساجھی نہیں' ساری کائنات پر اسی کی فرمانروائی ہے اور حمد و ستائش اسی کا حق ہے' وہ ہر چیز پر قادر ہے' وہی تنہا معبود و مالک ہے' اس نے (مکہ پر اور سارے عرب پر اقتدار بخشنے اور اپنے دین کو سربلند کرنے کا) اپنا وعدہ پورا فرما دیا' اپنے بندے کی اس نے بھرپور مدد فرمائی اور (کفر و شرک کے) لشکروں کو تنہا اسی نے شکست دی۔''

آپ نے تین دفعہ یہ کلمات فرمائے اور ان کے درمیان دعا کی' اس کے بعد آپ ﷺ اُتر کے مروہ کی جانب چلے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے قدم وادی کے نشیب میں پہنچے تو آپ ﷺ کچھ دوڑ کر چلے' پھر آپ جب نشیب سے اوپر آ گئے تو اپنی عام رفتار کے مطابق چلے یہاں تک کہ مروہ پہاڑی پر آ گئے' اور یہاں آپ ﷺ نے بالکل وہی کیا جو صفا پر کیا تھا (یعنی وہی سب کلمات ادا فرمائے) یہاں تک کہ آپ ﷺ آخری (ساتواں) پھیرا پورا کر کے مروہ پر پہنچے۔

منیٰ میں قیام:

پھر جب یوم الترویہ (یعنی ۸ ذی الحجہ کا دن) ہوا تو رسول اللہ ﷺ اپنی ناقہ پر سوار ہو کر منیٰ کو چلے وہاں پہنچ کر آپ ﷺ نے (اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مسجد خیف میں) ظہر' عصر' مغرب' عشاء اور فجر پانچوں نمازیں (اپنے اپنے وقت پر) پڑھیں' فجر کی نماز کے بعد تھوڑی دیر آپ ﷺ منیٰ میں اور ٹھہرے یہاں تک کہ جب سورج نکل آیا تو آپ عرفات کی طرف روانہ ہوئے۔

عرفات میں آپ ﷺ کا خطبہ اور وقوف

خطبہ حجۃ الوداع:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ایک طویل حدیث میں حجۃ الوداع کی تفصیل بیان کی ہے' اس میں ۹ ذی الحجہ کے حالات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جب آفتاب ڈھل گیا تو آپ ﷺ نے ناقہ قصواء پر کجاوا کسنے کا حکم دیا' چنانچہ اس پر کجاوا کس دیا گیا' آپ اس پر سوار ہو کر وادی عرفہ کے میدان میں آئے اور آپ ﷺ نے اونٹنی کی پشت ہی پر سے لوگوں کو خطبہ دیا جس میں فرمایا:

"لوگو! تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر حرام ہیں (یعنی ناحق کسی کا خون کرنا اور ناجائز طریقے پر کسی کا مال لینا تمہارے لیے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے حرام ہے) بالکل اسی طرح کہ جس طرح آج یوم العرفہ کے دن' ذی الحجہ کے اس مبارک مہینے میں' اپنے اس مقدس شہر مکہ میں (تم ناحق کسی کا خون کرنا اور کسی کا مال لینا حرام جانتے ہو) خوب ذہن نشین کر لو' جاہلیت کی ساری چیزیں (یعنی اسلام کی روشنی کے دور سے پہلے تاریکی اور گمراہی کے زمانہ کی ساری باتیں اور سارے قصے ختم ہیں)' یہ سب میرے دونوں قدموں کے نیچے دفن اور پامال ہیں (میں ان کے خاتمے اور منسوخی کا اعلان کرتا ہوں)' اور زمانہ جاہلیت کے کسی خون کا بدلہ نہیں لیا جائے گا اور سب سے پہلے میں اپنے گھرانے کے ایک خون ربیعہ بن الحارث بن عبدالمطلب کے خون کے ختم اور معاف کیے جانے کا اعلان کرتا ہوں' جو قبیلہ بنی سعد کے ایک گھر میں دودھ پینے کے لیے رہتے تھے ان کو قبیلہ ہذیل کے آدمیوں نے قتل کر دیا تھا (ہذیل سے اس خون کا بدلہ لینا ابھی باقی تھا لیکن اب میں اپنے خاندان کی طرف سے اعلان کرتا ہوں کہ اب یہ قصہ ختم ہے' بدلہ نہیں لیا جائے گا)' اور زمانہ جاہلیت کے تمام سودی مطالبات (جو کسی کے ذمہ باقی ہیں وہ سب بھی) ختم اور سوخت ہیں (اب کوئی مسلمان کسی سے اپنا سودی مطالبہ وصول نہیں کرے گا) اور اس باب میں بھی میں سب سے پہلے اپنے خاندان کے سودی مطالبات میں

Marfat.com

اسے اپنے چچا عباس بن عبدالمطلب کے سودی مطالبات کے ختم اور سوخت ہونے کا اعلان کرتا ہوں' (اب وہ کسی سے اپنا سودی مطالبہ وصول نہیں کریں گے) ان کے سارے سودی مطالبات آج سے ختم کر دیئے گئے۔

اور اے لوگو! عورتوں کے حقوق اور ان کے ساتھ برتاؤ کے بارے میں خدا سے ڈرو' اس لیے کہ تم نے ان کو اللہ کی امانت کے طور پر لیا ہے اور اللہ کے حکم اور اس کے قانون سے ان کے ساتھ تمتع تمہارے لیے حلال ہوا ہے' اور تمہارا خاص حق ان پر یہ ہے کہ جس آدمی کا گھر میں آنا اور تمہاری جگہ اور تمہارے بستر پر بیٹھنا تم کو پسند نہ ہو' وہ اس کو اس کا موقع نہ دیں' لیکن اگر وہ یہ غلطی کریں تو تم (تنبیہ اور آئندہ سد باب کے لیے اگر کچھ سزا دینا مناسب سمجھو) ان کو کوئی خفیف سی سزا دے سکتے ہو' اور ان کا خاص حق تم پر یہ ہے کہ اپنے مقدور اور حیثیت کے مطابق ان کے کھانے پہننے کا بندوبست کرو۔ اور میں تمہارے لیے وہ سامان ہدایت چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم اس سے وابستہ رہے اور اس کی پیروی کرتے رہے تو پھر کبھی تم گمراہ نہ ہو گے' وہ ہے ''کتاب اللہ''۔ اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم سے میرے متعلق پوچھا جائے گا (کہ میں نے تم کو اللہ کی ہدایت اور اس کے احکام پہنچائے یا نہیں؟) تو بتاؤ! وہاں تم کیا کہو گے اور کیا جواب دو گے؟"

حاضرین نے عرض کیا کہ ہم گواہی دیتے ہیں اور قیامت کے دن بھی گواہی دیں گے کہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام اور اس کے احکام ہم کو پہنچا دیئے اور رہنمائی اور تبلیغ کا حق ادا کر دیا اور نصیحت اور خیر خواہی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا' اس پر آپ ﷺ نے اپنی انگشت شہادت آسمان کی طرف اٹھاتے ہوئے اور لوگوں کے مجمع کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین دفعہ فرمایا:

اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ.

یعنی اے اللہ تو گواہ رہ کہ میں نے تیرا پیغام اور تیرے احکام تیرے بندوں تک پہنچا دیئے اور تیرے یہ بندے اقرار کر رہے ہیں۔ (صحیح مسلم' معارف الحدیث)

اس کے بعد (آپ ﷺ کے حکم سے) حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی پھر اقامت کہی اور آپ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی' اس کے بعد پھر بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور آپ ﷺ نے

Marfat.com

عصر کی نماز پڑھائی۔

عرفات میں آپ ﷺ کا وقوف:

(جب ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ بلا فصل پڑھ چکے تو) اپنی ناقہ پر سوار ہو کر آپ میدانِ عرفات میں خاص وقوف کی جگہ پر تشریف لائے اور اپنی ناقہ قصویٰ کا رخ آپ ﷺ نے اس طرف کر دیا جدھر پتھر کی بڑی بڑی چٹانیں ہیں اور پیدل مجمع کو آپ ﷺ نے اپنے سامنے کر لیا اور آپ ﷺ قبلہ رو ہو گئے اور وہیں کھڑے رہے یہاں تک کہ غروب آفتاب کا وقت آ گیا اور (شام کے آخری وقت میں فضاء میں جو زردی ہوتی ہے وہ) زردی بھی ختم ہو گئی اور آفتاب بالکل ڈوب گیا تو آپ ﷺ (عرفات سے مزدلفہ کے لیے) روانہ ہوئے۔

مزدلفہ میں قیام اور وقوف:

یہاں پہنچ کر آپ ﷺ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ پڑھیں اور ان دونوں نمازوں کے درمیان آپ ﷺ نے سنت یا نفل کی رکعتیں بالکل نہیں پڑھیں۔

اس کے بعد آپ لیٹ گئے اور لیٹے رہے یہاں تک کہ صبح صادق کے ظاہر ہوتے ہی اذان اور اقامت کے ساتھ نماز فجر ادا کی اس کے بعد آپ مشعر حرام کے پاس آئے اور (راجح قول کے مطابق یہ ایک بلند ٹیلہ سا تھا مزدلفہ کے حدود میں اب بھی یہی صورت ہے اور وہاں نشانی کے طور پر ایک عالی شان مسجد بنا دی گئی ہے) یہاں آ کر آپ ﷺ قبلہ رو کھڑے ہوئے اور دعا اور اللہ کی تکبیر و تہلیل اور توحید و تمجید میں مشغول رہے یہاں تک کہ خوب اُجالا ہو گیا' اس راستہ میں آپ ﷺ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ وہ آپ ﷺ کے لیے سات عدد کنکریاں رمی جمار کے لیے چنیں' انہوں نے پتھر کے ڈھیر سے سات کنکریاں چن لیں' چنانچہ آپ ﷺ انہیں اپنے ہاتھ میں اچھالنے لگے اور فرمانے لگے اس طرح رمی کرو اور دین میں غلو کرنے سے بچو کیونکہ تم سے پہلے جنہوں نے دین میں غلو کیا وہ ہلاک ہو گئے۔ (زاد المعاد)

آپ ﷺ کا رمی فرمانا:

پھر طلوع آفتاب سے ذرا پہلے آپ ﷺ منیٰ کے لیے روانہ ہو گئے اور جمرہ عقبہ پر پہنچے۔ (زاد المعاد)

آپ ﷺ سواری پر تھے' وادی کے نچلے جانب ٹھہرے' (بائیں جانب کعبہ شریف'

Marfat.com

داہنی طرف منیٰ اور سامنے جمرہ تھا)' سات سنگ ریزے اس پر پھینک کر مارے جن میں سے ہر ایک کے ساتھ آپ ﷺ تکبیر کہتے تھے' یہ سنگ ریزے خزف کے سنگ ریزوں کی طرح کے تھے (یعنی چھوٹے چھوٹے تھے جیسے کہ انگلیوں میں رکھ کر پھینکے جاتے ہیں جو تقریباً چنے اور مٹر کے دانے کے برابر ہوتے ہیں)' آپ ﷺ نے جمرہ پر یہ سنگ ریزے (جمرہ کے قریب والی) نشیبی جگہ سے پھینک کر مارے۔

خطبہ منیٰ:

پھر رمی سے فارغ ہو کر آپ ﷺ منیٰ واپس ہوئے اور ایک فصیح و بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا' جس میں لوگوں کو قربانی کے دن کی حرمت و عظمت اور اللہ کے نزدیک اس کی فضیلت سے آگاہ کیا اور تمام ممالک پر مکہ مکرمہ کی فضیلت بیان فرمائی اور کتاب اللہ کے مطابق حکمرانی کرنے والوں کی سمع و طاعت کا حکم دیا' پھر ارشاد فرمایا کہ لوگ آپ ﷺ سے مناسک حج سیکھ لیں' اور ارشاد فرمایا کہ شاید میں اس سال کے بعد حج نہ کر سکوں' اور لوگوں کو حکم دیا کہ آپ ﷺ کے بعد مبتلائے کفر نہ ہو جائیں اور ایک دوسرے کی گردنیں نہ ماریں' پھر اپنی طرف سے تبلیغ کا حکم دیا اور فرمایا کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کو مسئلہ پہنچایا جاتا ہے وہ سننے والے سے زیادہ محفوظ (فہم و فراست کے مالک) ہوتے ہیں۔

نیز آپ ﷺ نے خطبہ میں فرمایا کہ کوئی آدمی اپنی جان پر ظلم نہ کرے' اللہ تعالیٰ نے (آپ ﷺ کے خطبہ کی خاطر) لوگوں کی قوت سماعت کھول دی یہاں تک کہ اہل منیٰ نے اپنے اپنے گھروں میں آپ ﷺ کا خطبہ سنا۔

آپ ﷺ کا قربانی فرمانا:

پھر آپ ﷺ قربانی کے لیے تشریف لے گئے' قربان گاہ میں آپ ﷺ نے تریسٹھ اونٹوں کی قربانی اپنے ہاتھ سے کی' پھر جو باقی رہے' وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے فرما دیئے ان سب کی قربانی انہوں نے کی اور آپ ﷺ نے ان کو اپنی قربانی میں شریک فرمایا' پھر آپ ﷺ نے حکم دیا کہ قربانی کے ہر اونٹ میں سے ایک پارچہ لیا جائے' یہ سارے پارچے ایک دیگ میں ڈال کر پکائے گئے تو رسول اللہ ﷺ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں نے اس میں سے گوشت کھایا اور شوربا پیا۔

Marfat.com

آپ ﷺ کا حلق کرانا:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ۱۰ ذی الحجہ کی صبح کو مزدلفہ سے) منیٰ تشریف لائے تو پہلے جمرۃ العقبہ پہنچ کر اس کی رمی کی' پھر آپ ﷺ اپنے خیمہ پر تشریف لائے اور قربانی کے جانوروں کی قربانی کی' پھر آپ ﷺ نے حجام کو طلب فرمایا اور پہلے اپنے سر مبارک کی داہنی جانب اس کے سامنے کی' اس نے اس جانب کے بال مونڈے' آپ ﷺ نے ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو طلب کیا اور وہ بال ان کے حوالے کر دیئے' اس کے بعد آپ ﷺ نے اپنے سر کی بائیں جانب حجام کے سامنے کی اور فرمایا کہ اب اس کو مونڈ دو' اس نے اس جانب کو بھی مونڈ دیا' تو آپ ﷺ نے وہ بال بھی ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ہی کے حوالے فرما دیئے اور ارشاد فرمایا: ان بالوں کو لوگوں کے درمیان تقسیم کر دو۔ (صحیح بخاری و مسلم' معارف الحدیث)

طوافِ زیارت و زمزم:

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اپنی ناقہ پر سوار ہو کر طوافِ زیارت کے لیے بیت اللہ کی طرف چل دیئے اور ظہر کی نماز آپ ﷺ نے مکہ میں جا کر پڑھی' طواف سے فارغ ہو کر (اپنے اہل خاندان) بنی عبدالمطلب کے پاس آئے جو زمزم سے پانی کھینچ کھینچ کر لوگوں کو پلا رہے تھے تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اگر یہ خطرہ نہ ہوتا کہ دوسرے لوگ غالب آ کر تم سے یہ خدمت چھین لیں گے تو میں بھی تمہارے ساتھ ڈول کھینچتا۔ ان لوگوں نے آپ ﷺ کو بھر کے ایک ڈول زمزم کا دیا تو آپ ﷺ نے اس میں سے نوش فرمایا۔ (صحیح مسلم' معارف الحدیث)

حضور ﷺ کا آخری خطبہ اور مدینہ کو واپسی:

حضور اکرم ﷺ نے ایک خطبہ منیٰ میں نحر سے قبل فرمایا تھا' دوسرا خطبہ ایام تشریق کے وسط میں فرمایا جس میں آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ آج ایام تشریق کا وسطی دن ہے اور یہ جگہ مشعر حرام ہے' پھر فرمایا کہ شاید اب دوبارہ تم سے نہ مل سکوں' یاد رکھو! تمہارے خون' تمہارے مال اور تمہاری آبرو تم پر اسی طرح حرام ہے جیسے تمہارے اس شہر میں آج کے دن حرمت ہے' یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جا ملو' پھر وہ تم سے تمہارے اعمال کے متعلق پرسش کرے گا' خبردار! تمہارا قریب دُور والے کو یہ بات پہنچا دے' خبردار! کیا میں نے پہنچا دیا؟

Marfat.com

طوافِ وداع:

نبی کریم ﷺ نے (منیٰ میں) دو دن واپسی میں جلدی نہیں فرمائی بلکہ تیسرے دن تک تاخیر فرمائی اور ایام تشریق کے تین دن پورے کیے' یعنی ۱۳ ذی الحجہ اور منگل کو ظہر کی نماز پڑھ کر آپ ﷺ مقام محصب کی طرف روانہ ہوگئے' یہ ایک ریگستانی میدان ❶ تھا' آپ ﷺ نے یہاں ظہر' عصر' مغرب اور عشاء کی نماز ادا فرمائی اور کچھ دیر سو گئے' پھر آپ ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لائے اور رات کو سحری کے وقت طوافِ وداع کیا' اس طواف میں آپ ﷺ نے رمل نہیں کیا' پھر آپ ﷺ مدینہ منورہ کے لیے روانہ ہوگئے۔ (زاد المعاد)

زکوٰۃ و صدقہ

زکوٰۃ کی حلاوت:

حضرت عبداللہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین کام ایسے ہیں کہ جو شخص ان کو کرے گا وہ ایمان کا ذائقہ چکھے گا' صرف اللہ کی عبادت کرے اور یہ عقیدہ رکھے کہ سوائے اللہ کے کوئی عبادت کے لائق نہیں' اور اپنے مال کی زکوٰۃ ہر سال اس طرح دے کہ اس کا نفس اس پر خوش ہو اور اس پر آمادہ کرتا ہو (یعنی اس کو روکتا نہ ہو)۔

فائدہ: زکوٰۃ کا مرتبہ تو اس سے ظاہر ہوا کہ اس کو توحید کے ساتھ ذکر فرمایا اور اس اثر سے ظاہر ہوا کہ اس سے ایمان کا مزہ بڑھ جاتا ہے۔ (حیات المسلمین)

زکوٰۃ نہ دینے پر وعید:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کو اللہ نے مال دیا ہو پھر وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے قیامت کے روز وہ مال ایک گنجے سانپ کی شکل بنا دیا جائے گا جس کی دونوں آنکھوں کے اوپر دو نقطے ہوں گے (ایسا سانپ بہت زہریلا ہوتا ہے) وہ سانپ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے بخیل کے گلے میں طوق (یعنی ہنسلی) کی طرح ڈال دیا جائے گا (یعنی اس

---

❶ یہ اب مکہ معظمہ کا ایک محلہ معابدہ ہے۔

Marfat.com

کے گلے میں لپٹ جائے گا) اور اس کی دونوں باچھیں پکڑ لے گا اور کاٹے گا اور کہے گا: ''میں تیرا مال ہوں، میں تیری جمع کی ہوئی دولت ہوں'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کی تصدیق میں) سورہ آل عمران کی یہ آیت پڑھی: ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ (الی) يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾ (اس آیت میں مال کے طوق بنائے جانے کا ذکر ہے) جس کا ترجمہ یہ ہے: ''اور نہ گمان کریں وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اس مال و دولت میں جو اللہ نے اپنے فضل و کرم سے ان کو دیا ہے (اور اس کی زکوٰۃ نہیں نکالتے) کہ وہ مال و دولت ان کے حق میں بہتر ہے بلکہ انجام کے لحاظ سے وہ ان کے لیے بدتر ہے اور شر ہے، قیامت کے دن ان کے گلوں میں وہ دولت جس میں انہوں نے بخل کیا (اور جس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی) طوق بنا کر ڈالی جائے گی۔'' (بخاری، نسائی، حیات المسلمین)

صدقہ کی ترغیب

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر اس کی راہ میں کشادہ دستی سے خرچ کرتی رہو اور گنومت (یعنی اس فکر میں مت پڑو کہ میرے پاس کتنا ہے اور اس میں سے کتنا راہ خدا میں دوں) اگر تم اس کی راہ میں اس طرح حساب کر کے دو گی تو وہ بھی تمہیں حساب سے ہی دے گا، اور اگر بے حساب دو گی تو وہ بھی اپنی نعمتیں بے حساب تم پر انڈیلے گا، اور دولت جوڑ جوڑ کے اور بند کر کے نہ رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہارے ساتھ یہی معاملہ کرے گا (کہ رحمت اور برکت کے دروازے تم پر خدانخواستہ بند ہو جائیں گے) لہٰذا تھوڑا بہت جو کچھ ہو سکے اور جس کی توفیق ملے راہ خدا میں کشادہ دستی سے دیتی رہو۔ (صحیح مسلم، صحیح بخاری، معارف الحدیث)

صدقہ کی برکات:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بری موت کو دفع کرتا ہے۔ (جامع ترمذی، معارف الحدیث)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خیرات کرنے میں (حتی الامکان) جلدی کیا کرو کیونکہ بلا اس سے آگے بڑھنے نہیں پاتی۔ (رزین، حیاۃ المسلمین)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ سے مال میں

Marfat.com

کمی نہیں آتی (بلکہ اضافہ ہوتا ہے) اور قصور معاف کر دینے سے آدمی نیچا نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ اس کا سر بلند کر دیتا ہے اور اس طرح اس کی عزت میں اضافہ ہو جاتا ہے' اور جو بندہ اللہ تعالیٰ کے لیے فروتنی اور خاکساری کا رویہ اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو رفعت اور بالاتری بخشے گا۔ (صحیح مسلم' معارف الحدیث)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سات چیزیں ہیں جن کا ثواب بندہ کے مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے اور یہ قبر میں پڑا رہتا ہے۔ جس نے (علم دین) سکھایا' یا کوئی نہر کھودی' یا کنواں کھدوایا' یا کوئی درخت لگایا' یا کوئی مسجد بنائی' یا قرآن ترکہ میں چھوڑ گیا' یا کوئی اولاد چھوڑی جو اس کے مرنے کے بعد بخشش کی دُعا کرے۔ (ترغیب از بزار و ابو نعیم)

اور ابن ماجہ نے بجائے درخت لگانے اور کنواں کھدوانے کے صدقہ اور مسافر خانہ کا ذکر کیا ہے۔ (الترغیب)

اس حدیث سے دینی مدرسہ کی اور رفاہ عامہ کے کاموں کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ (حیاۃ المسلمین)

صدقہ کا مستحق:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اصلی مسکین (جس کی صدقہ سے مدد کرنی چاہیے) وہ آدمی نہیں جو (مانگنے کے لیے) لوگوں کے پاس آتا جاتا ہے (دَر دَر پھرتا ہے اور سائلانہ چکر لگاتا ہے) اور ایک دو لقمے یا ایک دو کھجوریں (جب اس کے ہاتھ پر رکھ دی جاتی ہیں تو) لے کر واپس لوٹ جاتا ہے' بلکہ اصلی مسکین وہ بندہ ہے جس کے پاس اپنی ضرورتیں پوری کرنے کا سامان بھی نہیں ہے اور (چونکہ وہ اپنے اس حال کو لوگوں سے چھپاتا ہے اس لیے) کسی کو اس کی حاجت مندی کا احساس بھی نہیں ہوتا کہ صدقہ سے اس کی مدد کی جائے اور نہ وہ چل پھر کر لوگوں سے سوال کرتا ہے۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم' معارف الحدیث)

اپنی حاجتوں کا اخفاء:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس آدمی کو کوئی سخت حاجت پیش آئی اور اس نے اس کو بندوں کے سامنے رکھا (اور ان سے مدد چاہی) تو اسے اس مصیبت سے مستقل نجات نہیں ملے گی' اور جس آدمی نے اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے رکھا اور اس سے دعا کی تو پوری اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد ہی اس کی یہ حاجت ختم کر دے گا یا تو جلدی موت دے کر (اگر اس کی موت کا مقررہ وقت آ گیا ہو) یا کچھ تاخیر سے خوشحال کر

Marfat.com

دے۔ (سنن ابی داؤد، معارف الحدیث)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کبھی مجھے کچھ عطا فرماتے تھے تو میں عرض کرتا تھا کہ حضرت! کسی ایسے آدمی کو دیجئے جس کو مجھ سے زیادہ اس کی ضرورت ہو، تو آپ ﷺ فرماتے کہ عمر! اس کو لے لو اور اپنی ملکیت بنا لو (پھر چاہو تو) صدقہ کے طور پر کسی حاجت مند کو دے دو اور (اپنا یہ اصول بنالو کہ) جب کوئی مال تمہیں اس طرح ملے کہ نہ تو تم نے اس کے لیے سوال کیا ہو اور نہ ہی تمہارے دل میں اس کی چاہت اور طمع ہو (تو اس کو اللہ تعالیٰ کا عطیہ سمجھ کر) لے لیا کرو، اور جو مال اس طرح تمہارے پاس نہ آئے تو اس کی طرف توجہ بھی نہ کرو۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم، معارف الحدیث)

صدقہ کی حقیقت :

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے بھائی کی خوشی کی خاطر ذرا سا مسکرا دینا بھی صدقہ ہے، تمہارا کسی کو بُری بات سے روک دینا بھی صدقہ ہے، کسی بے نشان زمین کا کسی کو راستہ بتا دینا بھی صدقہ ہے، جس شخص کی نظر کمزور ہو اس کی مدد کر دینا بھی صدقہ ہے، راستہ سے پتھر، کانٹا اور ہڈی کا ہٹا دینا بھی تمہارے لیے ایک صدقہ ہے، اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا بھی ایک صدقہ ہے۔ (ترمذی شریف، ترجمان السنہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اُوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے (یعنی دینا لینے سے بہتر ہے) تو شروع کر اپنے اہل و عیال سے (یعنی پہلے انہیں کو دے)، عیال کون ہیں؟ تیری ماں، تیرا باپ، تیری بہن، تیرا بھائی، پھر جو زیادہ قریب تر ہو، پھر بعد اس کے جو قریب تر ہو۔ (معارف الحدیث، طبرانی، صحیحین)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مرد نے جو اپنے اُوپر اور اپنی اولاد پر، اپنے اہل اور اپنے ذی رحم اور ذی قرابت پر خرچ کیا وہ سب اس کے لیے صدقہ ہے۔ (طبرانی، معارف الحدیث)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کی تین لڑکیاں ہیں: اور یہ ان کو ادب سکھاتا ہے، ان پر رحم کرتا ہے، ان کا کفیل ہے تو اس کے لیے یقیناً جنت

Marfat.com

واجب کی گئی، کسی نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! بھلا اگر دو ہی لڑکیاں ہوں؟ فرمایا: گو دو ہی ہوں۔ بعض لوگوں نے سمجھا کہ اگر ایک لڑکی کے لیے سوال کیا جاتا تو ایک کو بھی آپ ﷺ فرما دیتے۔ طبرانی نے یہ زیادہ کیا ہے کہ اس نے ان کا نکاح بھی کر دیا۔ (احمد، بزار، طبرانی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو مسلمان بندہ کوئی درخت لگائے یا کھیتی کرے تو اس درخت یا اس کھیتی میں سے جو پھل یا جو دانہ کوئی انسان یا کوئی پرندہ یا کوئی چوپایہ کھائے گا وہ اس (درخت یا کھیتی والے) بندے کے لیے صدقہ اور اجر و ثواب کا ذریعہ ہوگا۔ (صحیحین، معارف الحدیث)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ صدقہ افضل ترین صدقہ ہے جو غریب آدمی اپنی کمائی میں سے کرے اور پہلے ان پر خرچ کرے جن کا وہ ذمہ دار ہو (یعنی اپنے بیوی بچوں پر)۔ (سنن ابی داؤد، معارف الحدیث)

جسم کے ہر جوڑ پر صدقہ:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جتنے انسان ہیں سب کے جسم میں تین سو ساٹھ جوڑ بنائے گئے ہیں، ہر جوڑ کی طرف سے ایک صدقہ ادا کرنا واجب ہوتا ہے، تو جس نے ''اللہ اکبر'' کہا یا ''الحمد للہ'' یا ''لا الہ الا اللہ'' یا ''سبحان اللہ'' یا ''استغفر اللہ'' کہا ہر ایک، ایک صدقہ شمار ہو جاتا ہے، اسی طرح جس نے لوگوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دیا۔ (ترجمان السنۃ، ادب المفرد)

حضورِ اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ اگر تم سے کچھ اور نہ ہو سکے تو بے کس اور حاجت مند کی مدد ہی کیا کرو۔ (بخاری)

نیز یہ بھی ارشاد فرمایا کہ بھولے بھٹکے ہوئے کو اور کسی اندھے کو راستہ بتانا بھی صدقہ ہے۔ (ترمذی)

نیز یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جو شخص راستہ چلنے میں کوئی کانٹا راستے سے ہٹا دے تو اللہ تعالیٰ اس کے کام کی قدر کرتا ہے اور اس کے گناہ معاف کرتا ہے۔ (ترمذی، سیرت النبی ﷺ)

ایصالِ ثواب صدقہ ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص

Marfat.com

حاضر ہوا اور عرض کیا: حضرت! میرے والد کا انتقال ہو گیا ہے اور انہوں نے ترکہ میں کچھ مال چھوڑا ہے اور صدقہ وغیرہ کی کوئی وصیت نہیں کی ہے تو اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا میرا صدقہ ان کے لیے کفارہ سیئات اور مغفرت ونجات کا ذریعہ بن جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اللہ تعالیٰ سے اسی کی اُمید ہے۔ (تہذیب الآثار لابن جریر، معارف الحدیث)

ہجرت، جہاد اور شہادت

ہجرت:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ سب اعمالِ انسانی کا دارومدار بس نیتوں پر ہے اور آدمی کو اس کی نیت ہی کے مطابق پھل ملتا ہے تو جس شخص نے اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کی (خدا اور رسول کی رضاجوئی واطاعت کے سوا اس کی ہجرت کا اور کوئی باعث نہ تھا) تو اس کی ہجرت درحقیقت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہوئی (اور بیشک وہ اللہ ورسول کا سچا مہاجر ہے اور اس کو ہجرت الی اللہ والرسول کا مقرر اجر ملے گا) اور جو کسی دنیوی غرض کے لیے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی خاطر مہاجر بنا تو (اس کی ہجرت اللہ ورسول ﷺ کے لیے نہ ہوگی بلکہ) فی الواقع جس دوسری غرض اور نیت سے ہجرت اختیار کی عند اللہ بس اسی کے لیے ہجرت مانی جائے گی۔ (بخاری ومسلم، معارف الحدیث)

جہاد:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا (حدیث قدسی) جو شخص میرے راستہ میں جہاد کرنے اور صرف مجھ پر ایمان رکھنے اور میرے رسولوں کی تصدیق کرنے کی وجہ سے اپنے گھر سے نکلا ہے تو خدا اس کا ضامن ہے کہ یا اس کو جنت میں داخل کر دے گا (اگر وہ شہید ہو گیا) یا اس کو مکان کی طرف جس سے وہ (جہاد کے لیے) نکلا ہے کامیاب واپس پہنچا دے گا، ثواب کے ساتھ یا غنیمت کے ساتھ۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! کہ وہ کوئی زخم خدا کے راستہ میں نہیں کھائے گا مگر

Marfat.com

قیامت کے دن اس کو اسی حالت میں لے کر حاضر ہوگا جیسا زخم کھانے کے وقت تھا‘ اس کا رنگ سرخ ہوگا اور بو مشک کی خوشبو جیسی ہوگی‘ اور قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اگر میں مسلمانوں پر گرانی محسوس نہ کرتا تو میں کسی لشکر سے جو جہاد کر رہا ہے کبھی پیچھے نہ بیٹھتا‘ نہ میں خود اتنی وسعت پاتا ہوں کہ سب کو سواری دوں اور نہ مسلمانوں ہی میں اتنی وسعت ہے اور یہ ان پر گراں ہے کہ میں (جہاد کے لیے) چلا جاؤں اور وہ مجھ سے پیچھے رہ جائیں‘ اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! بے شک میں تمنا رکھتا ہوں کہ خدا کے راستہ میں جہاد کروں اور شہید ہو جاؤں‘ پھر جہاد کروں پھر شہید ہو جاؤں‘ پھر جہاد کروں پھر شہید ہو جاؤں۔ (معارف الحدیث‘ مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس حال میں مرا کہ نہ تو اس نے کبھی جہاد کیا اور نہ اپنے جی میں اس کی تجویزیں سوچیں اور نہ تمنا کی تو وہ نفاق کی ایک صفت پر مرا۔ (مسلم)

تشریح: یعنی ایسی زندگی جس میں دعویٰ ایمان کے باوجود نہ کبھی راہِ خدا میں جہاد کرنے کی یا مدد کرنے کی نوبت آئے اور نہ دِل میں اس کا شوق اور اس کی تمنا ہوئی‘ یہ منافقوں کی زندگی ہے اور جو اسی حال میں اس دنیا سے جائے گا وہ نفاق کی ایک صفت کے ساتھ جائے گا۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔ (معارف الحدیث، جلد اوّل)

شہادت:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو صدقِ دل سے شہادت طلب کرتا ہے اس کو شہادت کا درجہ مل جاتا ہے‘ اگرچہ وہ شہید نہ ہو۔ (مسلم)

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے (ایک طویل حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ شہادت کسے شمار کرتے ہو؟ عرض کیا گیا کہ خدا کے راستے میں قتل ہو جانے کو۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل ہو جانے کے علاوہ سات اور شہادتیں ہیں: ① مرض ہیضہ میں مرنے والا ② ڈوب کر مرنے والا ③ ذات الجنب (نمونیہ) سے مرنے والا ④ طاعون سے مرنے والا ⑤ جل کر مرنے والا ⑥ عمارت کے نیچے دب کر مرنے والا اور ⑦ وہ عورت جو بچہ کے پیٹ ہی میں رہ جانے اور پیدا نہ ہونے کی وجہ سے مر جائے‘ یہ سب شہید ہیں۔ (ابوداؤد‘ نسائی‘ ابن ماجہ‘ معارف الحدیث)

Marfat.com

باب ③

معاملات

حقوق

حقوق النفس:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلسل شب بیداری اور نفل روزے میں زیادتی کی ممانعت میں فرمایا کہ تمہارے بدن کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے۔ (بخاری و مسلم، حیات المسلمین)

فائدہ: مطلب یہ کہ زیادہ محنت کرنے سے اور زیادہ جاگنے سے صحت خراب ہو جائے گی اور آنکھیں آشوب کر آئیں گی۔

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں (کے آنے) سے پہلے غنیمت سمجھو اور ان کو دین کے کاموں کا ذریعہ بنالو۔

① جوانی کو بڑھاپے سے پہلے۔
② صحت کو بیماری سے پہلے۔
③ مالداری کو افلاس سے پہلے۔
④ بے فکری کو پریشانی سے پہلے۔
⑤ اور زندگی کو موت سے پہلے۔ (ترمذی، حیات المسلمین)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بیماری اور دوا دونوں چیزیں اتاریں اور ہر بیماری کے لیے دوا بھی بنائی، سو تم دوا (علاج) کیا کرو

Marfat.com

اور حرام چیز سے دوا مت کرو۔ (ابوداؤد)

فائدہ: اس میں صاف حکم ہے تحصیل صحت کا۔ (حیاۃ المسلمین)

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ یہ چیزیں فطرت سلیمہ کا مقتضا ہیں: ختنہ کرنا، زیر ناف کے بال صاف کرنا، لبیں کاٹنا، بغل کے بال لینا اور ان سب کے لیے چالیس دن سے زیادہ چھوڑنے کی اجازت نہیں ہے۔ (مسلم، الادب المفرد)

حقوق والدین

① حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمانو! اپنے والدین کے ساتھ نیکی کا برتاؤ کرو تاکہ تمہاری اولاد بھی تمہارے ساتھ نیکی سے پیش آئے۔ (ابوالشیخ فی التوبیخ، الادب المفرد)

② حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولِ خدا ﷺ سے عرض کیا: بہترین عمل کون سا ہے جو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہو؟ سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے عرض کیا: اس کے بعد؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ماں باپ سے اچھا برتاؤ کرنا۔ میں نے عرض کیا: پھر کون سا عمل؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا۔ (بخاری و مسلم)

③ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص رزق کی کشادگی اور عمر کی زیادتی کا خواہش مند ہو اس کو چاہیے کہ صلہ رحمی کرے اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ (مسند احمد، الادب المفرد)

④ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا ماں باپ کی رضا میں اور اللہ تعالیٰ کا غصہ ماں باپ کے غصے میں پوشیدہ ہے۔ (الادب المفرد)

⑤ کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا ہے۔ (الادب المفرد، بخاری و مسلم)

⑥ تین شخص ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے جنت کو حرام کر دیا ہے، ان میں سے ایک ماں باپ کا نافرمان بھی ہے۔ (الادب المفرد، احمد)

Marfat.com

⑦ ہر گناہ کے بدلے میں عذاب اور ہر جرم کی گرفت کو مؤخر کیا جا سکتا ہے' لیکن ماں باپ کی نافرمانی کا گناہ ایسا سخت ہے کہ اس کا مواخذہ مرنے سے پہلے ہی کر لیا جاتا ہے۔ (الادب المفرد' حاکم)

⑧ باپ کے دوستوں کے ساتھ نیکی سے پیش آنا خود باپ کے ساتھ نیکی سے پیش آنا ہے۔ (الادب المفرد)

⑨ جو آدمی اپنے ماں باپ کے مرنے کے بعد ان کا قرض ادا کر دیتا ہے اور ان کی مانی ہوئی بات کو پوری کر دیتا ہے وہ اگر چہ زندگی میں ان کا نافرمان رہا ہو پھر بھی وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کا فرماں بردار سمجھا جائے گا' اور جو آدمی اپنے ماں باپ کے مرنے کے بعد نہ ان کا قرض ادا کرتا ہے' نہ مانی ہوئی منت کو پورا کرتا ہے' وہ اگر چہ زندگی میں ان کا فرماں بردار رہا ہو پھر بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کا نافرمان سمجھا جائے گا۔ (الادب المفرد)

ماں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا:

⑩ بہز بن حکیم رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے یوں روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ میں احسان کا معاملہ کس کے ساتھ کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی ماں کے ساتھ۔ میں نے (پھر) پوچھا: کس سے نیکی کروں؟ فرمایا: اپنی ماں کے ساتھ۔ میں نے تیسری مرتبہ پھر اپنا یہی سوال دہرایا تو آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ماں کے ساتھ۔ میں نے (چوتھی مرتبہ پھر) پوچھا: کس سے بھلائی کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: باپ کے ساتھ پھر جو قریبی رشتے دار ہو وہ مقدم ہے۔ (الادب المفرد' مشکوٰۃ)

⑪ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس مسلمان کے ماں باپ مسلمان ہیں اور وہ صبح و شام اجر و ثواب کی نیت سے ان کی خدمت میں (سلام و مزاج پرسی کے لیے) حاضر ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے دو دروازے کھول دیتا ہے اور اگر والدین میں سے ایک ہے تو جنت کا ایک دروازہ کھول دیتا ہے اور اگر دونوں میں سے کسی ایک کو اس نے خفا کر دیا اور غصہ دلایا تو جب تک وہ راضی اور خوش نہ ہوں اللہ تعالیٰ بھی خوش نہیں ہوتا۔ (حاضرین میں سے) کسی نے کہا: "وَإِنْ ظَلَمَاهُ؟ قَالَ: وَإِنْ ظَلَمَاهُ" یعنی اگر چہ ماں باپ اس پر ظلم کریں؟ (تو جواب میں کہا گیا) ہاں! اگر چہ وہ دونوں اس پر ظلم کریں۔

Marfat.com

فائدہ: یہ امر دلیل ہے کہ ماں باپ کا حق بہت بڑا ہے حتیٰ کہ اگر ان سے اولاد کے حق میں کوئی ایسی کارروائی سرزد بھی ہو جائے جو انصاف کے خلاف ہو تب بھی ان کی اطاعت سے سرتابی نہ کرنی چاہیے' کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور ناراضگی ماں باپ کی خوشی و ناخوشی پر موقوف ہے۔ (الادب المفرد)

⑫ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: وہ آدمی ذلیل ہو' پھر ذلیل ہو' پھر ذلیل ہو! لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کون آدمی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ آدمی جس نے اپنے ماں باپ کو بڑھاپے کی حالت میں پایا' دونوں کو پایا یا کسی ایک کو اور پھر (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہوا۔ (مسلم' الادب المفرد)

⑬ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: جو نیک اولاد بھی ماں باپ پر محبت بھری ایک نظر ڈالتی ہے' اس کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کو ایک حج مقبول کا ثواب بخشتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر کوئی ایک دن میں سو بار اسی طرح رحمت و محبت کی نظر ڈالے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اگر کوئی سو بار ایسا کرے تب بھی اللہ تعالیٰ (تمہارے تصور سے) بہت بڑا اور (تنگدلی جیسے عیبوں سے) بالکل پاک ہے۔ (مسلم' معارف الحدیث)

⑭ ایک شخص حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میرے پاس مال ہے اور میرے باپ کو میرے مال کی ضرورت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا مال اور تم اپنے والدین کے لیے ہو' بیشک تمہاری اولاد تمہاری پاک کمائی ہے' اس لیے تم اپنی اولاد کی کمائی سے بلا تکلف کھاؤ۔ (ابن ماجہ' ابوداؤد)

والدین کا حق بعد موت:

⑮ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا والدین کے مرنے کے بعد ان کے ساتھ سلوک کرنے کی کوئی صورت باقی ہے؟ (یعنی کوئی صورت ہو سکتی ہے؟) فرمایا: ان کے لیے دُعا کرنا (جس میں نماز جنازہ بھی شامل ہے) اور ان کے لیے استغفار کرنا اور ان کے مرنے کے بعد ان کی وصیت کو پوری کرنا (بشرطیکہ خلاف شرع نہ ہو) ان کے قرابت داروں سے صلہ رحمی کرنا جو محض ان کی قرابت کی وجہ سے کی جائے (اس نیت سے کہ رضائے والدین

Marfat.com

حاصل ہو اور رضائے والدین سے رضائے حق حاصل ہو) اور والدین کے دوستوں کی تعظیم کرنا۔ (مشکوٰۃ' ابوداؤد' الادب المفرد)

⑯ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی بندۂ خدا زندگی میں ماں باپ کا نافرمان رہا اور والدین میں سے کسی ایک کا یا دونوں کا اسی حال میں انتقال ہو گیا تو اب اس کو چاہیے کہ وہ اپنے والدین کے لیے برابر دعا کرتا رہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رحمت سے نیک لوگوں میں لکھ دے۔ (بیہقی)

⑰ والدین کی خدمت کا یہ بھی تتمہ سمجھنا چاہیے کہ ان کے انتقال کے بعد ان کے ملنے والوں سے سلوک واحسان کیا جائے۔ (بخاری' الادب المفرد)

والد کے دوست کا حق:

⑱ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اپنے باپ کے دوست کا خیال رکھو' اس سے قطع تعلق نہ کرو' (ایسا نہ ہو کہ اس کی دوستی قطع کرنے کی وجہ سے) اللہ تعالیٰ تمہارا نور بجھا دے۔

(الادب المفرد)

ماں باپ پر لعنت بھیجنا:

⑲ رسول اللہ ﷺ نے ایک حدیث میں اس طرح ارشاد فرمایا کہ سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ پر لعنت بھیجے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ ﷺ کوئی اپنے ماں باپ پر کیونکر لعنت بھیج سکتا ہے؟ فرمایا: اس طرح کہ کوئی کسی کے ماں باپ کو بُرا بھلا کہے گا تو وہ بھی اس کے ماں باپ دونوں کو بُرا بھلا کہے گا۔ (بخاری' سیرت النبی ﷺ)

شوہر و بیوی کے حقوق

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی بیویوں کے درمیان حقوق کی تقسیم میں انصاف فرماتے تھے کہ اے اللہ! یہ میری تقسیم ہے ان چیزوں میں جن پر میرا قابو ہے' پس تو مجھے اس چیز میں ملامت نہ کرنا جو خالص تیرے قبضے میں ہے اور میرے قبضے میں نہیں (یعنی محبت)۔ (ترمذی)

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ کون سی عورت سب سے اچھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو ایسی ہو کہ جب شوہر اس کو دیکھے' (دل) خوش ہو جائے' اور جب اس کو کوئی حکم دے تو اس کو بجالائے' اور اپنی ذات اور مال کے بارے میں کوئی ناگوار بات کر کے اس کے خلاف نہ کرے۔ (نسائی' حیات المسلمین)

فائدہ: خوشی اور فرمانبرداری اور موافقت کے کتنے بڑے فائدے ہیں۔ (حیات المسلمین)

اور ایک حدیث میں ہے کہ جب شوہر کہیں باہر جائے تو اس کی غیر موجودگی میں اس کے گھر بار اور ہر امانت کی حفاظت کرے۔ (سنن ابی داؤد)

حضرت حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہماری بی بی کا ہم پر کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ہے کہ جیسا تم کھانا کھاؤ اس کو بھی کھلاؤ اور جیسا کپڑا پہنو اس کو بھی پہناؤ اور اس کے منہ پر مت مارو (یعنی قصور پر بھی مت مارو اور بے قصور مارنا تو سب جگہ بُرا ہے)' اور نہ اس کو بُرا کوسنا دو اور نہ اس سے ملنا جلنا چھوڑ و' مگر گھر کے اندر اندر رہ کر (یعنی روٹھ کر گھر سے باہر مت جاؤ)۔ (ابوداؤد' حیات المسلمین)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو عورت اس حال میں وفات پائے کہ اس کا شوہر اس سے راضی اور خوش ہو وہ جنت میں داخل ہوگی۔ (ترمذی' مشکوٰۃ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ چار چیزیں ایسی ہیں کہ جس کو وہ مل جائیں تو دین و دنیا کی بھلائی اس کو نصیب ہو جائے۔

① شکر گزار دل

② ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو خوش رکھنے والی زبان

③ بلاؤں پر صبر کرنے والا جسم اور

④ وہ عورت جو اپنی ذات اور اپنے شوہر کے مال میں خیانت نہ کرے۔ (بیہقی' مشکوٰۃ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عورت پر سب سے بڑا حق اس کے شوہر کا ہے' اور مرد پر سب سے بڑا حق اس کی ماں کا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین آدمی ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ ایک وہ آدمی جو لوگوں پر سرداری کرے اور وہ لوگ اس سے ناراض ہوں۔ دوسری وہ عورت جس کا شوہر اس سے ناراض

Marfat.com

ہو اور وہ آرام سے پڑی سو رہی ہو۔ تیسرے وہ آدمی جو اپنے بھائی سے قطع تعلق کرے۔ (بخاری شریف)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان رکھنے والی عورت کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے شوہر کے گھر میں کسی ایسے شخص کو آنے کی اجازت دے جس کا آنا شوہر کو ناگوار گزرے، اور وہ گھر سے ایسی صورت میں نکلے جب کہ اس کا نکلنا شوہر کو ناگوار گزرے اور عورت شوہر کے معاملے میں کسی کی اطاعت نہ کرے۔ (الترغیب والترہیب)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب کوئی مرد رات میں اپنی بیوی کو جگاتا ہے اور وہ دونوں مل کر دو رکعت نماز پڑھتے ہیں تو شوہر کا نام ذکر کرنے والوں میں اور بیوی کا نام ذکر کرنے والیوں میں لکھ لیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی شخص کی دو بیویاں ہوں اور اس نے ان کے ساتھ انصاف اور برابری کا سلوک نہ کیا تو قیامت کے روز وہ شخص اس حال میں آئے گا کہ اس کا آدھا دھڑ گر گیا ہوگا۔ (ترمذی)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: عورت جب پانچوں وقت کی نماز پڑھے، اپنی آبرو کی حفاظت کرے، اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرے تو وہ جنت میں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔ (الترغیب والترہیب)

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خدا قیامت کے روز اس عورت کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھے گا جو شوہر کی ناشکر گزار ہوگی، حالانکہ عورت کسی وقت بھی شوہر سے بے نیاز نہیں ہو سکتی۔

(نسائی، الادب المفرد)

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن کے لیے خوف خدا کے بعد سب سے زیادہ مفید اور باعث خیر و نعمت نیک بیوی ہے کہ جب وہ اس سے کسی کام کو کہے تو وہ خوش دلی سے انجام دے، اور جب وہ اس پر نگاہ ڈالے تو وہ اس کو خوش کر دے، اور جب وہ اس کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو وہ اس کی قسم پوری کر دے، اور جب وہ کہیں چلا جائے تو وہ اس کے پیچھے اپنی عزت و آبرو کی حفاظت کرے اور شوہر کے مال و اسباب کی نگرانی میں شوہر کی خیر خواہ اور وفادار رہے۔ (ابن ماجہ، الادب المفرد)

اولاد کے حقوق

حضور نبی کریم ﷺ کے ارشادات ہیں کہ:

① مسلمانو! خدا چاہتا ہے کہ تم اپنی اولاد کے ساتھ برتاؤ کرنے میں انصاف کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ (طبرانی)

② جو مسلمان اپنی لڑکی کی عمدہ تربیت کرے اور اس کو عمدہ تعلیم دے اور اس کی پرورش کرنے میں اچھی طرح صرف کرے وہ دوزخ کی آگ سے محفوظ رہے گا۔ (طبرانی)

③ مسلمانو! اپنی اولاد کی تربیت اچھی طرح کیا کرو۔ (طبرانی)

④ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: باپ اپنی اولاد کو جو کچھ دے سکتا ہے اس میں سب سے بہتر عطیہ اولاد کی اچھی تعلیم و تربیت ہے۔ (مشکوۃ)

⑤ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: اپنے بچوں کو نماز پڑھنے کی تلقین کرو جب وہ سات سال کے ہو جائیں‘ اور نماز کے لیے ان کو سزا دو جب وہ دس سال کے ہو جائیں‘ اور اس عمر کو پہنچنے کے بعد ان کے بستر الگ کردو۔ (مشکوۃ شریف)

⑥ لوگو! تم قیامت میں اپنے اور باپوں کے نام سے پکارے جاؤ گے پس تم اپنا نام اچھا رکھا کرو۔ (ابوداؤد)

⑦ جس نام میں عبدیت اور خدا کی تعریف کا ظہور ہوتا ہے‘ وہ نام اللہ کو بہت پیارا ہے۔ (بخاری)

⑧ سب سے مقدم اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنا ضروری ہے‘ پھر جو لوگ رشتے میں قریب ہوں ان پر خرچ کرنا چاہیے۔ (طبرانی)

⑨ ایک دینار جہاد فی سبیل اللہ میں خرچ کیا جائے اور ایک دینار کسی غلام کو آزاد کرانے میں اور ایک دینار کسی مسکین کو دیا جائے‘ اور ایک دینار اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا جائے تو ان سب میں اجر و ثواب کے لحاظ سے افضل دینار وہ ہے جو اہل و عیال کے نان و نفقہ پر خرچ کیا جائے (یعنی بچوں پر خرچ کرنا بھی ثواب اور عبادت کے درجہ میں ہے اس لیے ان پر تنگی نہ کی جائے)۔

Marfat.com

اولاد کا نام اور ادب:

⑩ حضرت ابووہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم پیغمبروں کے نام پر نام رکھا کرو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پیارا نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہے اور سب سے سچا نام حارث اور ہمام ہے۔ (ابوداوٗد نسائی)

⑪ حضرت حبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جن مسلمانوں کے تین بچے سن بلوغ کو پہنچنے سے پہلے مر گئے ان کو قیامت کے دن لا کر جنت کے دروازے پر کھڑا کر کے کہا جائے گا: بہشت میں داخل ہو! وہ کہیں گے: (ہم تب بہشت میں داخل ہوں گے جب) ہمارے ماں باپ بھی داخل ہوں' اس پر ان سے یہ کہا جائے گا: اچھا تم بھی بہشت میں داخل ہو جاؤ اور تمہارے ماں باپ بھی۔ (طبرانی کبیر)

لڑکیوں کی پرورش:

⑫ حدیث شریف میں ہے کہ جب کسی کے یہاں لڑکی پیدا ہوتی ہے تو خدا اس کے یہاں فرشتے بھیجتا ہے جو آ کر کہتے ہیں: اے گھر والو! تم پر سلامتی ہو' وہ لڑکی کو اپنے پروں کے سائے میں لیتے ہیں اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتے ہیں: یہ کمزور جان ہے جو ایک کمزور جان سے پیدا ہوئی' جو اس بچی کی نگرانی اور پرورش کرے گا قیامت تک خدا کی مدد اس کے شامل حال رہے گی۔ (طبرانی)

⑬ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص بھی لڑکیوں کی پیدائش کے ذریعے آزمایا جائے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کر کے آزمائش میں کامیاب ہو تو یہ لڑکیاں اس کے لیے قیامت کے روز جہنم کی آگ سے ڈھال بن جائیں گی۔ (طبرانی)

اولادِ صالح:

⑭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بندہ جب مر جاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔ مگر تین چیزیں (کہ ان کا ثواب برابر ملتا رہتا ہے)

- ❶ صدقہ جاریہ
- ❷ وہ علم جس سے نفع اٹھایا جاتا رہے
- ❸ صالح اور نیک اولاد جو اس کے لیے دعا گو رہے۔ (الادب المفرد)

وصیت:

⑮ حدیث شریف میں ہے کہ ہر مسلمان جس کے پاس وصیت کرنے کے قابل کوئی چیز ہو اس پر یہ حق ہے کہ دو راتیں اس پر نہ گزریں مگر یہ کہ وصیت اس کے پاس موجود ہو۔

⑯ حدیث شریف میں ہے کہ اگر ایک بیٹے کو کوئی چیز دو تو دوسرے کو بھی ویسی ہی دو' نا انصافی بری بات ہے۔ (ترمذی)

ناجائز وصیت:

⑰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی مرد اور اسی طرح کوئی عورت ساٹھ سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت واطاعت میں گزارتے ہیں' پھر ان کے مرنے کا وقت قریب آتا ہے تو وصیت کے ذریعے ورثاء کو نقصان پہنچا دیتے ہیں تو ان دونوں کے لیے جہنم واجب ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حدیث کے مضمون کی تائید میں قرآن مجید کی آیت پڑھی:

﴿مِنۢ بَعۡدِ وَصِيَّةٍ يُّوۡصٰى بِهَاۤ اَوۡ دَيۡنٍ ۙ غَيۡرَ مُضَآرٍّ ۚ (تا) وَذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ﴾

(مسند احمد)

بھائی اور بہنوں کے حقوق

بڑے بھائی، بہن اور بیٹوں کا حق:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بڑے بھائی کا حق چھوٹے بھائی پر ویسا ہے جیسا باپ کا حق بیٹے پر۔ (مشکوٰۃ' حیات المسلمین)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے پرورش کی دو یا تین بیٹیوں کی یا دو یا تین بہنوں کی تا آنکہ وہ اس سے جدا ہو جائیں (بیاہ شادی کے بعد) یا فوت ہو جائیں تو میں اور وہ شخص جنت میں اس طرح ساتھ ساتھ ہوں گے جس طرح یہ دو انگلیاں (اور آپ ﷺ نے اپنی انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ فرمایا (ایک بیٹی یا ایک بہن کا بھی یہی حکم ہے)۔ (الادب المفرد)

Marfat.com

یتیم کا حق

یتیم پر رحم کرنا:

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو آدمی کسی یتیم لڑکے یا لڑکی کے ساتھ نیکی یا بھلائی سے پیش آتا ہو میں اور وہ دونوں جنت میں پاس پاس ہوں گے جس طرح میرے ہاتھ کی یہ دو انگلیاں قریب قریب ہیں (دست مبارک کی دو انگلیاں ملا کر اشارہ فرمایا)۔ (حکیم عن انس الادب المفرد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے گھروں میں سب سے بہتر گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو اور مسلمانوں میں سب سے بدتر گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہو۔ (ابن ماجہ)

یتیم کا مال کھانے والے اس حال میں قبروں سے اٹھائے جائیں گے کہ ان کے منہ سے آگ کے شعلے نکلتے ہوں گے۔ (ابویعلی)

یتیم کی پرورش:

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں اور سیاہ رخساروں والی عورت قیامت کے دن اس طرح ہوں گے (یزید بن زریع اس حدیث کے ایک راوی نے درمیانی اور شہادت کی انگلی کی طرف اشارہ کر کے بتایا کہ جس طرح یہ انگلیاں قریب قریب ہیں اس طرح آپ ﷺ اور وہ عورت قیامت کے دن قریب قریب ہوں گے اور سیاہ رخساروں والی عورت کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ اس سے مراد وہ عورت ہے جس کا شوہر مر گیا ہو یا اس نے طلاق دے دی ہو اور وہ عورت جاہ و جمال رکھتی ہو لیکن اس نے یتیم بچوں کی پرورش کے خیال سے دوسرا نکاح نہ کیا ہو اور اپنی خواہشات کو روکا ہو یہاں تک کہ اس کے بچے جوان ہو کر اس سے جدا ہو گئے ہوں یا مر گئے ہوں)۔ (ابوداؤد مشکوٰۃ حیات المسلمین)

یتیم سے محبت وشفقت:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے اور محض اللہ ہی کے لیے

Marfat.com

پھیرے تو جتنے بالوں پر اس کا ہاتھ آیا ہے اتنی ہی نیکیاں اس کو ملیں گی' اور جو شخص یتیم لڑکے یا لڑکی کے ساتھ احسان کرے جو اس کے پاس رہتا ہو تو میں اور وہ جنت میں اس طرح رہیں گے جیسے شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی پاس پاس ہیں۔ (بہشتی زیور)

صلہ رحمی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگو! تمہیں اپنے حسب ونسب کے متعلق اس قدر علم حاصل کرنا ضروری ہے جس کی وجہ سے تم اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کر سکو (مثلاً باپ دادا اور مائیں اور جدات اور ان کی اولاد' مرد اور عورت کہ انہیں پہچاننا اور ان کے نام یاد رکھنا ضروری ہیں کہ یہی ''ذوی الارحام'' کہلاتے ہیں اور ان ہی کے ساتھ صلہ رحمی کرنے کا حکم ہے)۔ کیونکہ صلہ رحمی کرنے سے قرابت داروں میں محبت پیدا ہوتی ہے' مال میں کثرت و برکت ہوتی ہے اور عمر میں زیادتی ہوتی رہتی ہے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے چند قرابت دار ہیں اور عجیب طرح کی طبیعت کے واقع ہوئے ہیں' میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہوں اور وہ مجھ سے قطع تعلق کرتے ہیں' میں ان سے نیکی کرتا ہوں اور وہ مجھ سے جہالت کرتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ اگر واقعی میں تو ایسا ہی ہے جیسا کہتا ہے تو گویا تو اُن کے منہ میں گرم گرم بھوبل ڈالتا ہے (یعنی تیری عطا ان کے حق میں حرام ہے اور ان کے شکم میں آگ کا حکم رکھتی ہے)' اللہ تعالیٰ ہمیشہ ان پر تیری مدد کرتا رہے گا' جب تک تو اس صفت پر قائم رہے گا۔ (مسلم' الادب المفرد)

رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ ہر جمعرات کی شام یعنی جمعہ کی رات کو لوگوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیے جاتے ہیں' پس اللہ تعالیٰ رشتہ قرابت توڑنے والے کے اعمال قبول نہیں کرتا۔ (الادب المفرد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں

ایسی ہیں کہ اگر وہ کسی شخص میں ہوں گی تو اللہ تعالیٰ اس کا حساب سہولت اور آسانی سے لے گا اور اپنی رحمت سے جنت میں داخل کر دے گا' پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ! وہ کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو تم کو محروم کرے اس کو دو' جو تم سے رشتہ توڑے اس سے ناطہ جوڑو' جو تم پر ظلم کرے اس کو معاف کر دو' جب تو یہ کرلے گا تو اللہ تعالیٰ تجھ کو جنت میں لے جائے گا۔

(طبرانی والحاکم وقال صحیح الاسناد' الادب المفرد)

حضور نبی کریم ﷺ کے ارشادات ہیں کہ قریبی رشتہ داروں کے ساتھ بھلائی کرنا عمر کو دراز کرتا ہے اور چھپا کر خیرات کرنا خدا کے غصہ کو فرو کرتا ہے۔ (الفضائی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میرا نام اللہ ہے' میرا نام رحمٰن ہے' میں نے اپنے نام کو رحم سے مشتق کیا ہے' جو اس کو ملائے گا میں اس کو ملاؤں گا' جو قطع رحمی کرے گا میں اس کو قطع کروں گا۔ (ترمذی' ابوداؤد)

شعبان کی پندرھویں شب میں تقریباً سب لوگ آزاد کر دیئے جاتے ہیں (یعنی ان کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں) مگر قاطع رحم' ماں باپ کا نافرمان اور شراب کا عادی' یہ تینوں اس رات میں بھی آزاد نہیں کیے جاتے۔ (بیہقی' ترمذی' ابوداؤد)

پڑوسی کے حقوق

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اس پروردگار کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! کہ کوئی مسلمان' مسلمان نہیں ہے جب تک کہ وہ اپنے ہمسائے کے لیے وہی بھلائی نہ چاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے۔ (صحیح مسلم' الادب المفرد)

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہمسایہ کا حق یہ ہے کہ وہ بیمار ہو جائے تو اس کی بیمار پرسی کی جائے' اگر وہ مر جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جائے' اگر وہ اُدھار مانگے تو اس کو قرض دے' اگر ننگا ہے تو اس کو کپڑے پہنائے' اگر کوئی خوشی اس کو حاصل ہو تو اس کو مبارکباد دے' اگر کوئی مصیبت اس پر طاری ہو تو اس کو تسلی دے اور اپنے مکان کو اس کے مکان سے اونچا نہ کرے تاکہ وہ ہوا سے محروم نہ رہے اور اپنے چولھے کے

Marfat.com

دھویں سے اس کو ایذاء نہ پہنچائے۔ (طبرانی)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مسلمان بندہ مرتا ہے اور اس کے قریب تر پڑوسیوں میں سے تین آدمی اس پر خیر کی گواہی دیتے ہوں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے بندوں کی شہادت ان کے علم کے مطابق قبول کر لی اور جو کچھ میں جانتا ہوں اس کو میں نے بخش دیا۔ (مسند احمد)

دوست کا حق:

ابن عون رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے دوست کا اعزاز و اکرام اس طور پر نہ کرو جو اسے شاق گزرے۔

فائدہ: یعنی ہر شخص کے ساتھ اس کے مرتبہ کے شایان شان برتاؤ کرو۔ (الادب المفرد)

مسلمان کے حقوق

حفاظت مسلم:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پورا مسلمان تو وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ کی ایذاء سے تمام مسلمان محفوظ رہیں، اور پکا مہاجر وہ ہے جو ان تمام باتوں کو چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ (بخاری و مسلم)

ترمذی اور نسائی نے اس حدیث میں اتنا اور اضافہ کیا ہے کہ کامل مومن وہ ہے جس کو لوگ اپنی جان و مال کے بارے میں امانت دار سمجھیں۔ (ترجمان السنہ)

دوستوں کو جدا کرنا:

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم اور حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندگانِ خدا میں سب سے بدتر وہ لوگ ہیں جو چغلیاں کھاتے ہیں اور دوستوں میں جدائی ڈلوا دیتے ہیں۔ (احمد و بیہقی)

دوستوں کی دل شکنی:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ

Marfat.com

آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے بھائی (مسلمان) سے (خواہ مخواہ) بحث نہ کیا کرو اور نہ اس سے (ایسی) دل لگی کرو (جو اس کو ناگوار ہو) اور نہ اس سے کوئی ایسا وعدہ کرو جس کو تم پورا نہ کرسکو۔ (ترمذی)

فائدہ: البتہ اگر کسی عذر کے سبب پورا نہ کر سکے تو معذور ہے' چنانچہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی سے وعدہ کرے اور اس وقت پورا کرنے کی نیت تھی مگر وعدہ پورا نہیں کر سکا اور (اگر آنے کا وعدہ تھا) وقت پر نہ آ سکا (اس کا یہی مطلب ہے کہ کسی عذر کے سبب ایسا ہو گیا) تو اس پر گناہ نہ ہو گا۔ (ابوداؤد' ترمذی' حیات المسلمین)

مشورہ دینا:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی سے مشورہ لینا چاہے تو اس کو مشورہ دینا چاہیے۔ (ابن ماجہ' حیات المسلمین)

لوگوں پر رحم کرنا:

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔ (بخاری و مسلم)

مسلمان کو حقیر سمجھنا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا کہ آدمی کے لیے یہ شر کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے (یعنی اگر کسی میں یہ بات ہو' اور کوئی شر کی بات نہ ہو تب بھی اس میں شر کی کمی نہیں) مسلمان کی ساری چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں' اس کی جان اور اس کا مال اور اس کی آبرو (یعنی نہ اس کی جان کو تکلیف دینا جائز' نہ اس کے مال کا نقصان کرنا اور نہ اس کی آبرو کو کوئی صدمہ پہنچانا' مثلاً اس کا عیب کھولنا' اس کی غیبت کرنا وغیرہ)۔ (مسلم' حیاۃ المسلمین)

دوست سے ملاقات کرنا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس وقت کوئی مسلمان اپنے بھائی کی بیمار پرسی کرتا ہے یا ویسے ہی ملاقات کے لیے جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو بھی پاکیزہ ہے اور تیرا چلنا بھی' تو نے جنت میں اپنا مقام بنا لیا۔ (ترمذی)

Marfat.com

حقوقِ مسلم:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کے حقوق مسلمان پر چھ ہیں (اس وقت انہی چھ کے ذکر کا موقع تھا) عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کیا ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

① جب اس سے ملنا ہو تو اس کو سلام کر۔
② جب وہ دعوت دے تو قبول کر۔
③ جب تجھ سے خیر خواہی چاہے تو خیر خواہی کر۔
④ چھینک لے اور ''الحمدللہ'' کہے تو ''یرحمک اللہ'' کہو۔
⑤ جب بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کر۔ اور
⑥ جب مر جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جا۔ (ترمذی' حیات المسلمین)

قطع تعلق:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کسی شخص کے لیے یہ جائز نہیں کہ مومن کو تین دن تک چھوڑے رکھے' جب تین دن گزر جائیں تو اسے چاہیے کہ وہ اس سے ملے اور سلام کرے' اگر (دوسرے نے) سلام کا جواب دے دیا تو دونوں شریک اجر و ثواب ہوں گے اور اگر سلام کا جواب نہ دیا تو سلام کرنے والا بری الذمہ ہو گیا' اس پر قطع تعلق کا گناہ نہیں رہا۔ (الادب المفرد' بخاری و مسلم)

مسلمانوں کی آبرو کا حق:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کو ایسے موقع پر ذلیل کرے گا جہاں اس کی ہتک ہو یا اس کی عزت میں کچھ کمی آئے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسے مقام پر ذلیل کرے گا جہاں وہ اللہ تعالیٰ کی مدد کا طلب گار ہو گا' اور جو شخص کسی ایسی جگہ کسی مسلمان کی مدد کرے گا جہاں اس کی بے عزتی اور ہتک ہوتی ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے مقام پر اس کی مدد کرے گا جہاں اس کو اللہ تعالیٰ کی مدد درکار ہو گی۔ (ابوداؤد)

حق طریق (راستہ):

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ راہوں پر بیٹھنے سے بچو! اگر تم بیٹھنے سے باز نہ رہو تو راستہ

Marfat.com

میں بیٹھنے کا حق ادا کرو' صحابہ رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا: یارسول اللہ ﷺ! راستہ کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: آنکھوں کا بند کرنا (یعنی حرام چیزوں پر نظر نہ ڈالے) اور ایذاء سے باز رہنا (یعنی کوئی حرکت ایسی نہ ہو جس سے راستہ چلنے والوں کو تکلیف ہو مثلاً راستہ تنگ کردے) اور سلام کا جواب دینا (جواب دینا اس لیے کہا کہ سنت یہ ہے کہ چلنے والا بیٹھنے والے کو سلام کرے) اور لوگوں کو مشروع باتوں کا حکم اور نامشروع باتوں سے منع کرے۔ (مشکوٰۃ)

حقوقِ مریض (عیادت):

مسلمانو! جب تم کسی بیمار کے پاس جاؤ تو اس کو دیر تک زندہ رہنے کی خوشخبری دو' کیونکہ تمہارے کہنے سے کسی انسان کی زندگی دراز نہیں ہوسکتی مگر بیمار کی طبیعت خوش ہو جائے گی۔ (ترمذی' ابن ماجہ عن ابی سعید)

بیمار کی مناسب بیمار پرسی یہ ہے کہ مزاج پرسی کرنے والا اس کے پاس سے جلد اٹھ آئے۔ (مسند الفردوس الدیلمی)

مسکین کا حق:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جس نے میری مخلوق میں سے کسی ایسے کمزور کے ساتھ بھلائی کی جس کا کوئی کفایت (کفالت) کرنے والا نہیں تھا تو ایسے بندہ کی کفایت و کفالت کا میں ذمہ دار ہوں۔ (خطیب)

جانور کا حق:

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر حساس جانور جس کو بھوک پیاس کی تکلیف ہوتی ہو اس کو کھلانے پلانے میں ثواب ہے۔ (بخاری و مسلم)

حقوق حاکم ومحکوم:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ بادشاہ روئے زمین پر (مخلوق پر رحمت و شفقت کرنے میں) خدا کا سایہ ہوتا ہے' خدا کے بندے جو مظلوم ہوں اس سایہ میں پناہ لیتے ہیں' اگر وہ انصاف کرے تو اس کو ثواب دیا جاتا ہے اور رعیت پر اس کا شکر ادا کرنا واجب ہوتا ہے' اگر وہ ظلم کرے یا خدا کی امانت میں خیانت کرے تو بار گناہ اس پر ہے اور رعیت کو صبر کرنا لازم ہے۔ (بیہقی' مشکوٰۃ)

Marfat.com

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمانو! اپنے حکمرانوں کو بُرا نہ کہو اور خدا سے ان کی بھلائی کی دعا مانگا کرو' کیونکہ ان کی بھلائی میں تمہاری بھلائی ہے۔ (طبرانی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مسلمانو! تم میں سے ہر ایک حکمران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کی نسبت سوال کیا جائے گا' جو آدمی لوگوں پر حکومت کرتا ہے وہ ان کا راعی ہے اور لوگ اس کی رعیت ہیں' پس حاکم سے اس کی رعیت کی نسبت باز پرس کی جائے گی' ہر آدمی اپنے گھر کا راعی ہے اور گھر والے اس کی رعیت ہیں' پس ہر آدمی سے اس کے گھر والوں کی نسبت باز پرس ہوگی' ہر عورت اپنے خاوند کے گھر پر راعی ہے اور خاوند کا گھر اس کی رعیت ہے' پس ہر عورت سے اس کے خاوند کے گھر کی نسبت باز پرس کی جائے گی' ہر نوکر اپنے آقا کے مال و اسباب پر راعی ہے اور آقا کا مال و اسباب اس کی رعیت ہے' پس ہر نوکر سے اس کے آقا کے مال و اسباب کی نسبت باز پرس کی جائے گی۔ (مسند امام احمد' بخاری و مسلم' ابوداؤد' ترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مسلمانو! جب تمہارے حاکم نیک دل ہوں اور تمہارے امیر فیاض ہوں اور تمہارے معاملات کی بنیاد مشورہ پر ہو تو زمین کی سطح پر تمہارا رہنا زمین کے پیٹ میں جانے سے بہتر ہے' اور جب تمہارے حاکم شریر ہوں اور تمہارے امیر بخیل ہوں اور تمہارے معاملات کا فیصلہ عورتوں کی رائے پر ہو تو زمین کے پیٹ میں تمہارا جانا زمین پر رہنے سے بہتر ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حاکم کے حکم کو سننا اور اطاعت کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے خواہ حکم پسند نہ آئے جب تک حاکم کسی گناہ کا حکم نہ دے' اور جب وہ کسی گناہ کا حکم دے تو مسلمان پر اس کی طاعت واجب نہیں۔ (بخاری و مسلم' مشکوٰۃ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ گناہ کے کام میں کسی کی اطاعت واجب نہیں' اطاعت صرف نیک کاموں میں واجب ہے۔

(بخاری و مسلم' مشکوٰۃ)

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم پر ایسے حاکم

مقرر کیے جائیں گے جو اچھے کام بھی کریں گے اور برے کام بھی کریں گے پس جس شخص نے انکار کیا یعنی اس کے برے فعل کی نسبت اس کے منہ پر کہہ دیا کہ تمہارا یہ فعل شرع کے خلاف ہے' وہ اپنے فرض سے بری ہو گیا' اور جس شخص نے ایسا نہ کیا یعنی اس کو اتنی جرأت نہ ہوئی کہ وہ زبان سے کہہ دے لیکن دل سے اس فعل کو برا سمجھا وہ سالم رہا' یعنی اس کے گناہ میں شریک ہونے سے سالم (محفوظ) رہا' لیکن جو شخص اس کے فعل پر راضی ہوا اور ان کی پیروی کی وہ ان کے گناہ میں شریک ہوا' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیا ان سے لڑیں یا رسول اللہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! جب تک وہ نماز پڑھیں' نہیں! جب تک کہ وہ نماز پڑھیں۔ (مسلم' مشکوٰۃ)

حضرت وائل بن حجر' سلمہ بن یزید رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ اے خدا کے نبی! آپ ﷺ اس معاملہ میں کیا فرماتے ہیں کہ اگر ہم پر ایسے حاکم مسلط ہوں جو ہم سے اپنا حق مانگیں اور ہمارے حقوق سے انکار کر دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کے احکام کو سنو اور ان کی اطاعت کرو اس لیے کہ ان پر وہ بات فرض ہے جو انہوں نے اپنے ذمہ لی ہے اور تم پر وہ چیز فرض ہے جو تم نے اٹھائی ہے۔ (مسلم' مشکوٰۃ)

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ظالم امیر کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ (حاکم)

دوسری حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: تین شخصوں کا کلمہ بھی قبول نہیں ہوتا' ایک ان میں سے وہ حاکم ہے جو اپنی رعایا پر ظلم کرتا ہے۔ (طبرانی)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس بندہ کو اللہ تعالیٰ رعیت کی نگہبانی سپرد کرے اور وہ بھلائی اور خیر خواہی کے ساتھ نگہبانی نہ کرے' وہ بہشت کی خوشبو نہ پائے گا۔ (بخاری و مسلم' مشکوٰۃ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو دعا کرتے سنا ہے کہ اے اللہ! جس شخص کو میری امت کے کسی کام کا والی اور متصرف بنایا گیا ہو اور وہ میری امت پر مشقت اور مصیبت ڈالے تو تُو بھی اس پر مشقت و مصیبت ڈال' اور جو شخص (حاکم و والی) میری امت پر رحم و نرمی کرے تو تُو بھی اس پر رحم و نرمی کر۔ (مسلم و مشکوٰۃ)

Marfat.com

فریقین کا فیصلہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب دو آدمی تمہاری طرف قضیہ پیش کریں (اور ان میں کا ایک شخص اظہار مدعا کر چکے) تو جب تک تم دوسرے کی بات نہ سن لو اول شخص کے موافق فیصلہ نہ کرو، کیونکہ یہ صورت اس بات کے لائق تر ہے کہ تمہارے لیے قضیہ کی پوری کیفیت ظاہر ہو جائے۔ (ترمذی)

خدمت گار کا حق:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لونڈی و غلام تمہارے بھائی ہیں، خدا نے ان کو تمہارے قبضہ میں دے رکھا ہے، بس تم میں سے جس کسی کے قبضہ و تصرف میں خدا نے کسی کو دے رکھا ہے تو اس کو چاہیے کہ اس کو وہی کھلائے جو وہ خود کھاتا ہے اور اسے ویسا ہی لباس پہنائے جو وہ خود پہنتا ہے اور اس پر کام کا اتنا ہی بوجھ ڈالے جو اس کے سہارے سے زیادہ نہ ہو اور اگر وہ اس کام کو نہ کر پا رہا ہو تو خود اس کام میں اس کی مدد کرے۔ (بخاری و مسلم، الادب المفرد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ مسلمانو! اگر تم میں سے کسی کا خادم کھانا لائے اور اس نے کھانا تیار کرنے میں دھوئیں کی تکلیف اٹھائی ہو تو تم کو چاہیے کہ اگر اس خادم کو اپنے ساتھ کھانے پر نہ بٹھاؤ تو ایک دو لقمے اس کو ضرور دے دو۔ (بخاری و مسلم، ابن ماجہ)

کسبِ معاش

مال کی قدر:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو آدمی دولت کو پسند نہیں کرتا اس میں کوئی خوبی نہیں ہے، کیونکہ اس کے وسیلہ سے رشتہ داروں کے حق پورے کیے جاتے ہیں اور امانت ادا کی جاتی ہے اور اس کی برکت سے آدمی دنیا کے لوگوں سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ (بیہقی)

قناعت:

جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جو کچھ دیتا ہے اس

Marfat.com

سے ان کی آزمائش کرتا ہے' اگر وہ اپنی قسمت پر راضی ہو جائیں تو ان کی روزی میں برکت عطا فرماتا ہے اور اگر راضی نہ ہو تو ان کی روزی کو وسیع نہیں کرتا۔ (مسند احمد)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے کہ جو آدمی تھوڑی سی روزی پر راضی ہو جاتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے تھوڑے سے عمل سے راضی ہو جاتا ہے۔ (بیہقی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی کام میں کامیاب ہو اس کو لازم ہے کہ اس کو نہ چھوڑے۔ (بیہقی)

معاملہ میں صداقت:

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور رسول مقبول ﷺ نے فرمایا کہ سب سے عمدہ پیشہ ان سوداگروں کا ہے جو بولتے ہیں تو سچ بولتے ہیں (جھوٹ نہیں بولتے)' اور اگر ان کے پاس امانت رکھوائی جائے تو خیانت نہیں کرتے' اور جب وعدہ کرتے ہیں تو اس وعدہ کے خلاف کبھی نہیں کرتے' اور جب کوئی چیز فروخت کرتے ہیں تو اس کی بے حد تعریف نہیں کرتے' اور جب کوئی چیز خریدتے ہیں تو اس کی قیمت ادا کرنے میں دیر نہیں کرتے' اور اگر ان کا قرض کسی کے ذمہ ہو تو مقروض پر سختی نہیں کرتے۔ (بیہقی)

حلال روزی کی تلاش:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند فرماتا ہے کہ اپنے بندے کو حلال روزی کی تلاش میں محنت کرتا اور تکلیف اٹھاتا دیکھے۔ (الدیلمی' ترمذی)

والدین اور اولاد کے لیے نان ونفقہ مہیا کرنا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اپنے بوڑھے والدین کے لیے روزی کماتا اور دوڑ دھوپ میں رہتا ہے وہ خدا کے راستے میں ہے' اور جو آدمی اپنی ذات کے لیے محنت کرتا ہے۔ تاکہ لوگوں سے سوال نہ کرنا پڑے وہ بھی خدا کے راستہ میں ہے۔ (بخاری ومسلم)

ناجائز آمدنی:

حدیث شریف میں ہے کہ (انسان کا جسم) جس گوشت نے حرام آمدنی سے نشوونما پائی

Marfat.com

وہ جنت میں (سزا پائے بغیر) داخل نہیں ہوگا۔ (مشکوٰۃ، بحوالہ احمد و دارمی)

اپنے ہاتھ کی کمائی:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو چیز تم کھاتے ہو اس میں سب سے بہتر وہ ہے جو تم اپنے ہاتھوں سے کما کر کھاؤ اور تمہاری اولاد کی کمائی بھی جائز ہے۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

حلال کمائی:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پاک و حلال کی کمائی فرض ہے، فرض کے بعد۔ یعنی فرائض کے بعد جو اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائے ہیں، حلال کمائی بھی فرض ہے۔ (بیہقی، مشکوٰۃ)

تلاش رزق کا وقت:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: رزق کی تلاش میں حلال کمائی کے لیے صبح سویرے ہی چلے جایا کرو اس وقت کاموں میں برکت اور کشادگی ہوتی ہے۔ (طبرانی)

معاملہ میں نرمی:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ خدا اس شخص پر رحم فرمائے جو خرید و فروخت اور تقاضا کرنے میں نرمی اور خوش اخلاقی سے کام لیتا ہے۔ (بخاری)

(اس حدیث میں آپ ﷺ نے ایسے شخص کے لیے دعا فرمائی ہے)

تاجر کی نیک خصلتیں:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تاجروں میں جب تین خصلتیں ہوں تو ان کی کمائی عمدہ اور حلال ہوگی۔

① جب وہ (کسی سے کوئی چیز) خریدے تو (اس کی) برائی نہ کرے۔

② اور جب وہ (کسی کے ہاتھ کوئی چیز) فروخت کرے تو (اس کی بے جا) تعریف نہ کرے اور بیع میں تدلیس نہ کرے (یعنی خریدار سے مال کا عیب نہ چھپائے)۔

③ اور اس (معاملہ) کے درمیان (جھوٹی) قسم نہ کھائے۔ (اصبہانی)

Marfat.com

مزدور کی اُجرت:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مزدور کو اس کی مزدوری قبل اس کے کہ اس کا پسینہ خشک ہو ادا کر دو۔ (ابن ماجہ)

رزق مقدر:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی بھیجی ہے کہ کوئی شخص نہیں مرتا جب تک کہ وہ اپنے مقدر کا رزق پورا نہیں کر لیتا اگرچہ دیر سے اس کو پہنچے' پس جب یہ بات ہے تو تم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچو اور روزی تلاش کرنے میں حد اعتدال سے تجاوز مت کرو اور تاخیر رزق کی صورت میں گناہوں کے ساتھ رزق طلب نہ کرنے لگنا' اور جو رزق حلال اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ اطاعت ہی سے حاصل ہوتا ہے۔ (بزار)

رعایت باہمی:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بلاشک اللہ تعالیٰ خرید و فروخت میں قرض کی ادائیگی میں رعایت و مروت کرنے والے کو دوست رکھتا ہے۔ (ترمذی)

تجارت میں صدق و امانت:

عبید بن رفاعہ رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ روایت کی کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تاجر لوگ قیامت کے دن بدکار اٹھائے جائیں گے (یعنی عام تاجروں کا حشر بدکاروں کے ساتھ ہوگا) سوائے ان (خدا ترس اور خدا پرست) تاجروں کے جنہوں نے اپنی تجارت میں تقویٰ نیکی' حسن سلوک اور سچائی کو برتا ہوگا۔ (جامع ترمذی' ابن ماجہ' معارف الحدیث)

تاجر کی صداقت:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سچا اور امانت دار سوداگر' انبیاء صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔ (جامع ترمذی' معارف الحدیث)

کم ناپنا اور تولنا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ناپنے اور تولنے والوں سے

Marfat.com

ارشاد فرمایا: تمہارے ہاتھ میں دو ایسے کام ہیں جن کے سبب سے تم سے پہلی قومیں ہلاک ہوئیں (یعنی پورا نہ تولنے، ناپنے اور کم دینے کے سبب ہلاک ہوئیں، تم ایسا نہ کرنا)۔ (ترمذی)

ذخیرہ اندوزی:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تاجر کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے رزق دیا جاتا ہے (قحط کے زمانے میں) غلہ کو گرانی کے خیال سے روکنے اور بند رکھنے والا ملعون ہے۔ (ابن ماجہ، دارمی، مشکوٰۃ)

مال کا صدقہ:

نبی کریم ﷺ نے تاجروں کو ہدایت فرمائی: اے کاروبار کرنے والو! مال کے بیچنے میں لغویات کرنے اور جھوٹی قسم کھا جانے کا بہت امکان رہتا ہے تو تم لوگ اپنے مالوں میں سے صدقہ ضرور کیا کرو۔ (ابوداؤد)

قرض

قرض دار کی رعایت:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں جو شخص قرض کے بار میں پڑ جائے، پھر اس کے ادا کرنے میں پوری کوشش کرے اور پھر ادا کرنے سے پہلے مر جائے تو میں اس کا مددگار ہوں۔ (احمد، طبرانی)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو یہ خواہش ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے غم اور گھٹن سے بچائے تو اس کو چاہیے کہ تنگدست قرض دار کو مہلت دے یا قرض کا بوجھ اس کے سر سے اُتار دے۔ (مسلم)

قرض کی لعنت:

حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ سے (ایک طویل حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قرض کے بارے میں فرمایا: (یعنی کسی کا مالی حق جو کسی کے ذمہ آتا ہو) قسم اس ذات کی کہ میری جان اس کے قبضے میں ہے کہ اگر کوئی شخص جہاد میں شہید ہو جائے پھر زندہ ہو کر

Marfat.com

(دوبارہ) شہید ہو جائے، پھر زندہ ہو کر (دوبارہ) شہید ہو جائے اور اس کے ذمہ کسی کا قرض آتا ہو وہ جنت میں نہ جائے گا جب تک اس کا قرض ادا نہ کیا جائے گا۔

(عین ترغیب از نسائی وطبرانی وحاکم مع لفظ وصحیحہ حاکم، حیات المسلمین)

قرض کی ادائیگی کی نیت:

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو آدمی قرض لیتا ہے اور اس کو ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، قیامت کے دن خدا اس کی طرف سے اس قرض کو ادا کردے گا، اور جو قرض لے کر ادا کرنا نہیں چاہتا اور اسی حالت میں مرجاتا ہے قیامت کے دن خدا اس سے فرمائے گا کہ اے میرے بندے! تو نے شاید خیال کیا تھا کہ میں اپنے بندے کا حق تجھ سے نہیں لوں گا۔ پھر مقروض کی کچھ نیکیاں قرض خواہ کو دی جائیں گی اور اگر مقروض نے نیکیاں نہ کی ہوں گی تو قرض خواہ کے کچھ گناہ لے کر مقروض کو دیئے جائیں گے۔ (طبرانی وحاکم)

قرض کا وبال:

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمانو! قرض لینے سے بچو کیونکہ وہ رات کے وقت رنج وفکر پیدا کرتا ہے اور دن کو ذلت وخواری میں مبتلا کرتا ہے۔ (بیہقی فی شعب الایمان)

قرض سے پناہ:

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مسلمانو! اگر تم میں سے کوئی آدمی پیوند پر پیوند لگائے اور پھٹے پرانے کپڑے پہنے رہے تو اس سے بہتر ہے کہ وہ قرض لے اور اس کے ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ (مسند امام احمد)

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ مسلمانو! محتاجی ومفلسی اور ذلت وخواری سے اللہ کی پناہ مانگا کرو۔ (نسائی، حاکم، ابن حبان)

دعا ادائے قرض:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میں تم کو کیا ایسی دعا نہ بتاؤں کہ اگر تمہارے سر پر پہاڑ کے برابر قرض ہو تو اس کو بھی حق تعالیٰ ادا فرما دیں، تم یوں کہا کرو:

((اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ

Marfat.com

مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ يَا رَحْمَانَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا تُعْطِيْهُمَا مَنْ تَشَآءُ وَتَمْنَعُ مِنْهُمَا مَنْ تَشَآءُ اِرْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ مَّنْ سِوَاكَ)).

ترجمہ: ''اے اللہ! مالک تمام ملک کے' آپ ملک جس کو چاہتے ہیں دے دیتے ہیں اور جس سے چاہیں ملک لے لیتے ہیں اور جس کو آپ چاہیں غالب کر دیتے ہیں اور جس کو آپ چاہیں پست کر دیتے ہیں' آپ ہی کے اختیار میں ہے سب بھلائی' بلاشبہ آپ ہر چیز پر پوری طرح قدرت رکھنے والے ہیں' اے دنیا و آخرت میں رحمٰن اور ان دونوں میں رحیم! آپ دیتے ہیں یہ دونوں جہاں جس کو چاہتے ہیں اور روک دیتے ہیں ان دونوں سے جس کو چاہتے ہیں مجھ پر ایسی رحمت فرمایئے کہ اس کے سبب آپ مجھے اپنے غیر کی رحمت سے مستغنی فرما دیں۔ (طبرانی فی الصغیر' بہشتی زیور)

قرض دینے کا ثواب:

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں نے شب معراج میں بہشت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ خیرات کا ثواب دس حصہ ملتا ہے اور قرض دینے کا ثواب اٹھارہ حصے ملتا ہے۔ (بہشتی زیور)

قرض دار کو مہلت دینا:

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تک قرض ادا کرنے کے وعدے کا وقت نہ آیا ہو اس وقت تک اگر کسی غریب کو مہلت دے تو ہر روز اتنا ثواب ملتا ہے جیسے اتنا روپیہ خیرات دے دیا' اور جب اس کا وقت آ جائے اور پھر مہلت دے تو ہر روز ایسا ثواب ملتا ہے جیسے اتنے روپیہ سے دو گنا روپیہ روزمرہ خیرات کر دیا۔ (بہشتی زیور)

حرمت سود

سود کا گناہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سود کے گناہ کے ستر حصے ہیں' ایک معمولی سا حصہ یہ ہے کہ اس کا گناہ ایسا ہے جیسا کہ کوئی شخص اپنی ماں سے جماع کرے۔ (ابن ماجہ' بیہقی' مشکوٰۃ)

Marfat.com

مقروض کے ہدیہ سے احتیاط:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی کسی کو قرض دے تو پھر قرض لینے والے سے کوئی ہدیہ قبول نہ کرے۔ (بخاری ومشکوٰۃ)

سود کا وبال:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ سوائے سود کھانے والوں کے کوئی باقی نہ رہے گا، اور اگر کوئی شخص ہوگا بھی تو اس کو سود کا بخار (اثر) پہنچے گا، اور ایک روایت میں ہے کہ اس کو سود کا غبار پہنچے گا۔ (مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

سود کا معاملہ:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی سود کے کھانے والے (یعنی لینے والے) پر اور اس کے کھلانے والے (یعنی دینے والے) پر اس کے لکھنے والے پر، اس کے گواہ پر، اور فرمایا کہ یہ سب برابر ہیں (یعنی بعض باتوں میں)۔ (بخاری ومسلم)

حرمت رشوت

رشوت پر لعنت:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے رشوت دینے اور لینے والے پر۔ (ابوداؤد، مسلم)

ابن ماجہ وترمذی نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ بھی زیادہ کیا ہے کہ: اور لعنت فرمائی ہے اس شخص پر جو ان دونوں کے درمیان میں معاملہ ٹھہرانے والا ہو۔ (مسند احمد، بیہقی)

رشوت پر دوزخ کا عذاب:

حدیث شریف میں ہے کہ رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا دونوں دوزخ کی آگ میں جھونکے جائیں گے۔ (طبرانی المعجم الکبیر)

فائدہ: البتہ جہاں بغیر رشوت دیئے ظالم کے ظلم سے نہ بچ سکے وہاں (اکراہاً) دینا جائز ہے، مگر لینا وہاں بھی حرام ہے۔ (حیات المسلمین)

Marfat.com

باب ④

معاشرت

گھر میں داخل ہونے کے آداب

استیذان (اجازت چاہنا):

عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ حضور ﷺ! کیا میں اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت جب میری ماں وہاں ہو تب بھی اجازت طلب کروں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: ہاں! تو اس شخص نے عرض کیا کہ حضور ﷺ! میں تو اپنی ماں کے ساتھ ایک ہی گھر میں رہتا ہوں' ایسا نہیں کہ وہ علیحدہ گھر میں رہتی ہوں اور میں علیحدہ رہتا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: پھر بھی تم اجازت مانگو۔ پھر اس شخص نے عرض کیا کہ حضور ﷺ! خدمت کے لیے میرا بار بار گھر میں آنا جانا رہتا ہے' اس پر بھی حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم اجازت لے کر اندر جاؤ' کیا تم کو یہ پسند ہے کہ تم کسی موقع پر اپنی ماں کو کھلی حالت میں دیکھو؟ سائل نے عرض کیا کہ نہیں! تو آپ ﷺ نے فرمایا پھر اجازت لو۔ (مشکوٰۃ شریف)

رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اذن چاہنا تین بار ہوتا ہے۔ اس لیے اگر اجازت مل جائے تو اچھا ہے ورنہ لوٹ جاؤ۔ (زاد المعاد)

صحیح مسئلہ یہ ہے کہ اذن چاہنے سے قبل سلام کرنا چاہیے اور اپنا نام ظاہر کرے' یہ نہ کہے کہ "میں ہوں!"۔ (زاد المعاد)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تین اشخاص ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کا ضامن ہے' زندگی میں اللہ تعالیٰ ان کو کافی ہے' مرنے کے بعد جنت ان کا مقام ہے۔

① جو اپنے گھر میں سلام کر کے داخل ہوا' اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے۔

② جو مسجد کی طرف گیا (تا کہ نماز پڑھے) وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے۔

③ جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کے لیے نکلا' وہ اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں ہے۔ (الادب المفرد)

سوتے ہوئے کو سلام کرنا:

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اگر رات کے وقت گھر میں تشریف لاتے تو اس طرح سلام فرماتے کہ سونے والے کی نیند نہ اچٹے اور جاگتا ہوا اسے سن لے۔ (الادب المفرد)

حضور اکرم ﷺ کی عادتِ طیبہ:

اگر آنحضرت ﷺ خود کسی سے ملاقات کے لیے تشریف لے جاتے تو عادت طیبہ تھی کہ تین مرتبہ سلام کر کے اجازت داخلہ طلب فرماتے' اگر جواب نہ ملتا تو واپس تشریف لے جاتے۔ (زاد المعاد)

آنحضرت ﷺ کی عادتِ محمودہ تھی کہ کبھی دروازے کے سامنے کھڑے ہو کر اجازت داخلہ طلب نہ فرماتے بلکہ دروازے کی دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہو کر سلام کرتے اور پھر اندر آنے کی اجازت چاہتے تا کہ اجازت سے قبل مکان کے اندر نظر نہ پہنچے۔ (زاد المعاد)

سلام کے آداب

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: وہ آدمی اللہ تعالیٰ سے زیادہ قریب ہے جو سلام کرنے میں پہل کرتا ہے۔ (ابوداؤد)

سلام کی ابتداء کے وقت آپ ﷺ اس طرح سلام کرتے تھے۔: ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ!''۔ (زاد المعاد)

ایک شخص نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آپ ﷺ نے اس کا جواب دیا اور فرمایا: اس شخص کو تیس نیکیاں ملیں۔ (نسائی' ترمذی)

حضور اکرم ﷺ کی عادت طیبہ یہ تھی کہ آپ ﷺ ہاتھ' سر یا انگلی کے اشارے سے سلام کا جواب نہ دیتے تھے۔ (زاد المعاد)

ابوعبداللہ (یعنی امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) کہتے ہیں کہ بی بی قبیلہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک مرد

Marfat.com

نے کہا: السلام علیک یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے جواباً فرمایا: وعلیک السلام ورحمۃ اللہ۔
(الادب المفرد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ مجھ سے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں، تمہیں سلام کہتے ہیں، میں نے کہا: وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ و برکاتہ، آپ ﷺ جو کچھ دیکھتے ہیں، میں نہیں دیکھ پاتی (یہ خطاب رسول اللہ ﷺ سے تھا)۔ (بخاری، ادب المفرد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک سلام کے جواب کی طرح خط کا جواب دینا بھی ضروری ہے۔ (ادب المفرد)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: تم لوگ جنت میں نہیں جا سکتے جب تک مومن نہیں بنتے، اور تم مومن نہیں بن سکتے جب تک کہ ایک دوسرے سے محبت نہ کرو، میں تمہیں وہ تدبیر کیوں نہ بتادوں، جس کو اختیار کر کے تم آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو، آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔ (مشکوٰۃ)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تم گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کرو، اور جب تم گھر سے باہر جاؤ تو گھر والوں کو سلام کر کے رخصت حاصل کرو۔ (بیہقی، مشکوٰۃ)

جب کوئی شخص مجلس میں پہنچے تو سلام کرے اور اگر بیٹھنے کی ضرورت ہو تو بیٹھ جائے، اور پھر جب چلنے لگے تو دوبارہ سلام کرے، اس لیے کہ پہلی مرتبہ سلام کرنا دوسری مرتبہ سلام کرنے سے بہتر نہیں، یعنی دونوں سلام حق اور مسنون ہیں۔ (ترمذی، مشکوٰۃ)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: غریبوں کو کھانا کھلاؤ اور ہر مسلمان کو سلام کرو چاہے تمہاری اس سے جان پہچان ہو یا نہ ہو۔ (بخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے تاکید فرمائی کہ پیارے بیٹے! جب تم اپنے گھر میں داخل ہوا کرو تو پہلے گھر والوں کو سلام کیا کرو، یہ تمہارے لیے اور تمہارے گھر والوں کے لیے خیر و برکت کی بات ہے۔ (ترمذی)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: جو شخص اپنے مسلمان بھائی سے ملے تو اس کو سلام کرے، اور اگر درخت یا دیوار یا پتھر بیچ میں اوٹ بن جائے اور پھر اس کے سامنے آئے تو اس کو پھر سلام

Marfat.com

کرے۔ (ریاض الصالحین، زاد المعاد)

حضرت عمر بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ہم مسلمانوں کے سوا دوسری قوموں کے ساتھ تشبیہ کرے وہ ہمارے طریقے پر نہیں ہے۔ (پھر آپ ﷺ نے دوسری قوموں کے ساتھ تشبیہ کرنے کی تصریح فرمائی کہ) یہودیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو اور نہ نصاریٰ کی کیونکہ یہودی انگلیوں کے اشارے سے سلام کرتے ہیں اور نصاریٰ ہتھیلیوں کے اشارے سے کرتے ہیں۔ (ترمذی)

سلام کے حقوق:

① مسلمان، مسلمان سے ملے تو اس کو سلام کرنا چاہیے۔
② چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے۔
③ سوار بیٹھے ہوئے کو سلام کرے۔
④ کم تعداد بڑی تعداد کو سلام کرے۔
⑤ چھوٹا، بڑے کو سلام کرے۔
⑥ اشارہ سے سلام کرنا جب مخاطب دور ہو۔
⑦ زور سے سلام کرنا تاکہ مخاطب سن لے۔ (الادب المفرد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت سے قبل کی من جملہ اور علامات کی چند علامات یہ ہیں:

① سلام کا رواج خاص خاص دائروں میں محدود ہو جانا۔
② تجارت کا اتنا عام طور پر رواج پانا کہ بیوی اپنے شوہر کی مدد کرنے لگے۔
③ اہل اور نااہل سب کا قلم چل پڑے۔
④ جھوٹی شہادت دینے میں بہادر بن جانا اور سچی شہادت کا اخفاء کرنا۔ (الادب المفرد)

مصافحہ، معانقہ و دست بوسی

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص کو میں نے سنا وہ نبی اکرم ﷺ سے

Marfat.com

دریافت کررہا تھا کہ آدمی جب اپنے بھائی یا دوست سے ملاقات کرے تو کیا اس کے سامنے جھک جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! اس نے پوچھا: کیا اس کے ساتھ معانقہ کرے اور اس کو بوسہ دے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! اس نے کہا: کیا اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے اور اس کے ساتھ مصافحہ کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! (ترمذی)

رزین رحمۃ اللہ علیہ نے اتنا اور زیادہ کیا ہے: مگر یہ کہ وہ بھائی یا دوست سفر سے آیا ہو (تو معانقہ کرسکتا ہے)۔ (مشکوٰۃ)

اور بطور تکریم ہاتھ کا بوسہ دے سکتا ہے۔ (از الترغیب والترھیب للمنذری)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ مریض کی پوری عیادت یہ ہے کہ تم اپنا ہاتھ مریض کی پیشانی پر یا ہاتھ پر رکھ کر اس کا حال پوچھو اور پورا اسلام کرنا یہ ہے کہ سلام کے بعد تم مصافحہ بھی کرو۔ (احمد' ترمذی' مشکوٰۃ)

حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جعفر بن علی رضی اللہ عنہ سے ملے اور ان کو گلے لگالیا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ (ابوداؤد' بیہقی' مشکوٰۃ)

حضرت زارع رضی اللہ عنہ جو عبدالقیس کے وفد میں شامل تھے کہتے ہیں کہ جب ہم مدینہ میں آئے تو جلدی جلدی اپنی سواریوں سے اترے اور ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دیا۔ (ابوداؤد' مشکوٰۃ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ غایت درجہ فرحت ولذت کے ساتھ بیان فرمایا کہ میں نے اپنے ان ہاتھوں سے حضور اکرم ﷺ کے ساتھ مصافحہ کیا' میں نے کبھی کسی قسم کی حریر یا ریشم حضور ﷺ کے ہاتھوں سے زیادہ نرم نہیں دیکھی' ان کے شاگرد نے جس کے سامنے یہ بیان کیا گیا' اسی شوق سے عرض کیا کہ میں بھی ان ہاتھوں سے مصافحہ کرنا چاہتا ہوں جن ہاتھوں نے حضور اکرم ﷺ سے مصافحہ کیا ہے۔ (اس کے بعد سے یہ سلسلہ ایسا جاری ہوا کہ آج تک جاری ہے اور مصافحہ کی حدیث کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ اس حدیث میں مسلسل مصافحہ ہوتا آیا ہے)۔ (خصائل نبویؐ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ (ابن مالک) سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب آپس میں ملاقات کیا کرتے تھے تو مصافحہ کیا کرتے تھے' اور جب سفر سے واپس آتے تو

آپس میں معانقہ کیا کرتے تھے۔ (طبرانی، الترغیب والترہیب للمنذری)

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ جب مدینہ آئے تو نبی کریم ﷺ کے یہاں پہنچ کر دروازہ کھٹکھٹایا، آپ ﷺ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے دروازے پر پہنچے، ان سے معانقہ کیا اور پیشانی کو بوسہ دیا۔ (ترمذی)

ہاتھ چومنا:

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ ﷺ نے کبھی حضور اقدس ﷺ کو اپنے ہاتھ سے چھوا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! تو حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کو چوم لیا۔ (الادب المفرد)

ہدیہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ((تھادوا تحابوا)) (آپس میں ہدایہ اور تحائف کا تبادلہ کرتے رہو کہ باہمی محبت بڑھے)۔ (بخاری، الادب المفرد)

حدیث شریف میں ہے کہ ہدیہ ایسے شخص کا قبول کرو جو ہدیہ کا طالب نہ ہو، ورنہ باہمی رنج کی نوبت آئے گی، لیکن تم اپنی طرف سے کوشش کرو کہ اس کو کچھ بدلہ دیا جائے اور اگر بدلہ دینے کو میسر نہ ہو تو اس کی ثناء وصفت ہی بیان کرو اور لوگوں کے روبرو اس کے احسان کو ظاہر کرو، اور ثناء وصفت کے لیے اتنا کہہ دینا کافی ہے: ((جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا)) اور جب محسن کا شکریہ ادا نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہ ہوگا، اور جس طرح ملی ہوئی نعمت کی ناشکری بُری ہے، اسی طرح ملی ہوئی چیز پر شیخی بگھارنا کہ ہمارے پاس اتنا اتنا آیا، یہ بھی بُرا ہے۔ (مسند احمد)

حدیث شریف میں ہے کہ اگر کوئی تمہاری خاطر داری کو خوشبو، تیل، دودھ یا تکیہ پیش کرے کہ خوشبو سونگھ لو یا تیل لگا لو، دودھ پی لو یا تکیہ کمر سے لگا لو تو قبول کر لو، انکار و عذر مت کرو کیونکہ ان چیزوں میں کوئی لمبا چوڑا احسان نہیں ہوتا جس کا بار تم سے نہ اٹھ سکتا ہو اور دوسرے کا دل خوش ہو جاتا ہے۔ (ترمذی)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ باہم تحفہ تحائف دیتے رہا کرو،

اس سے دلوں کی صفائی ہوتی ہے، محبت بڑھتی ہے، اور کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کو بکری کے پائے کا کوئی ٹکڑا بھیجنے کو حقیر نہ سمجھے اور یہ خیال نہ کرے کہ تھوڑی چیز ہے کیا بھیجیں، جو کچھ ہو بے تکلف دو اور لو۔

چھینک اور جمائی

آنحضرت ﷺ چھینک لیتے تو ((الحمد للّٰہ)) فرماتے، ہاتھ یا کپڑا منہ پر رکھ لیتے اور آواز کو پست فرماتے، اگر کوئی ہم جلیس جواب میں "یرحمك اللّٰہ" کہتا تو حضور اقدس ﷺ ((یَهْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ)) سے اس کا جواب دیتے۔ (ترمذی)

غیر مذاہب والوں کی چھینک کا جواب حضور اکرم ﷺ ((یَهْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ)) سے دیتے ((یَرْحَمُكَ اللّٰہُ)) سے ان کو جواب دینا ناپسند فرماتے، آنحضرت ﷺ چھینک بہت پست آواز سے لیتے اور اسی کو پسند فرماتے۔ (زاد المعاد)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ چھینکنے کو دوست رکھتا ہے (کیونکہ چھینکے سے دماغ میں خفت اور قوائے ادراکیہ میں صفائی آجاتی ہے جو باعث ومعین ہو جاتی ہے طاعت میں نشاط اور حضور قلب کے لیے)۔ (مشکوٰۃ)

اور اللہ تعالیٰ جمائی کو ناپسند کرتا ہے (کیونکہ جمائی امتلاء وثقل نفس سے پیدا ہوتی ہے اور جو کدورت حواس وغفلت وسستی وبدفہمی کا باعث ہو جاتی ہے اور طاعت میں نشاط نہیں ہونے دیتی، پس اللہ تعالیٰ تو ناخوش ہوتا ہے لیکن شیطان خوش ہوتا ہے)، بس اسی نتیجہ کے اعتبار سے فرمایا کہ جمائی شیطان کی جانب سے ہے، پس جب تم میں سے کوئی جمائی لے تو حتی الوسع اس کو دفع کرے، پس تحقیق کہ جس وقت تم میں سے کوئی جمائی لیتا ہے یعنی منہ کھولتا ہے تو شیطان اس سے ہنستا ہے۔ (مشکوٰۃ، الادب المفرد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث مرفوع میں ہے کہ تم میں سے جس کسی شخص کو جمائی آئے تو اس کو چاہیے کہ امکان بھر اس کو روکے، ورنہ بایاں ہاتھ منہ پر رکھ لے۔ (الادب المفرد)

Marfat.com

سرنامہ پر بسم اللہ لکھنا

حضرت ابومسعود جریری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے کسی نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنے کے متعلق سوال کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ تو ہر تحریر کا سرنامہ ہے۔ (الادب المفرد)

خط لکھنے کے آداب:

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو جو مراسلہ لکھا' اس کا مضمون یہ تھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ کے بندے معاویہ امیر المومنین کی خدمت میں زید بن ثابت کی طرف سے' سلام علیکم یا امیر المومنین ورحمۃ اللہ! میں آپ کے سامنے اس معبود کی حمد وثناء کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں' امابعد (مضمون خط۔ آخر کے الفاظ یہ ہیں) اور ہم اللہ ہی سے سوال کرتے ہیں ہدایت وحفاظت (از خطا) اور اپنے کاموں میں معاملہ فہمی کا' اور سلام ہو آپ پر اے امیر المومنین اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکت اور اس کی مغفرت۔ (یہ خط) واہب نے جمعرات کے دن کہ رمضان المبارک ۴۲ھ کے ۱۲ دن باقی تھے' لکھا۔ فقط۔ (الادب المفرد)

قلم کی عظمت:

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے سنا کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک کاتب سے فرمایا کہ قلم کی تعظیم کرو اور اس کی تعظیم یہ ہے کہ اس کو اپنے کان پر رکھ لیا کرو' کیونکہ قلم انجام کار کو خوب یاد دلاتا ہے۔ (ترمذی)

ہر تحریر کی ابتداء میں درود شریف:

ابتدائے کتب ورسائل میں بسم اللہ اور حمد کے بعد درود وسلام کا لکھنا ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ یہ رسم اول حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جاری ہوئی' خود انہوں نے اپنے خطوط میں اسی طرح لکھا' مثلاً: ((بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ)). (زادالسعید)

Marfat.com

امتیازِ قومی لباس

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے: ''اور شیطان نے یوں کہا کہ میں ان کو (اور بھی) تعلیم دوں گا' جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑا کریں گے'' (جیسے داڑھی منڈانا' بدن گودوانا وغیرہ)۔ (نسائی)

فائدہ: بعض تبدیلی تو صورت بگاڑنا ہے اور حرام ہے جیسی اوپر مثالیں لکھی گئیں' اور بعض تبدیلیاں صورت کا سنوارنا ہے اور یہ واجب ہے جیسے لبیں ترشوانا' ناخن ترشوانا' بغل اور زیر ناف کے بال لینا' اور بعض تبدیلی جائز ہے جیسے مرد کو سر کے بال منڈا دینا یا کٹا دینا یا مٹھی سے زیادہ داڑھی کٹا دینا' اور اس کا فیصلہ شریعت سے ہوتا ہے نہ کہ رواج سے کیونکہ اول تو رواج کا درجہ شریعت کے برابر نہیں' دوسرے ہر جگہ کا رواج مختلف ہے' پھر وہ ہر زمانے میں بدلتا بھی رہتا ہے۔ (حیات المسلمین)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص (وضع وغیرہ میں) کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ انہی میں ہے۔ (مسند احمد' ابوداؤد)

فائدہ: یعنی جو کفار و فساق کی وضع بنائے گا وہ گناہ میں ان کا شریک ہوگا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ لعنت کرے ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں' اور ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت کرتی ہیں۔ (بخاری)

حضرت سوید بن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کی جاتی ہے: جو شخص زینت کے لباس کو ترک کر دے اس حالت میں کہ وہ اس کے پہننے کی استطاعت و قوت رکھتا ہو اور کسی دوسری روایت میں ہے کہ: جو شخص زیب و زینت کے لباس کو کسر نفسی یا تواضع کے طور پر چھوڑ دے اللہ تعالیٰ اس کو عظمت و بزرگی کا لباس پہنائے گا' اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے نکاح کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے سر پر بادشاہت کا تاج رکھے گا۔ (ابوداؤد' مشکوٰۃ)

متکبرانہ لباس:

حضرت سالم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لٹکانا

Marfat.com

پاجامہ، تہبند، کُرتے اور صافے میں بھی ہوسکتا ہے، جو آدمی تکبر کے خیال سے پاجامہ، تہبند، کُرتہ یا صافے کا شملہ زیادہ نیچا لٹکائے گا اس کی طرف اللہ تعالیٰ نظرِ رحمت سے نہ دیکھے گا۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

فائدہ: بلا تکبر کے لٹکانا بھی جائز نہیں ہے۔

لباس کے آداب:

پاجامہ یا شلوار پہنیں تو اول دائیں پاؤں میں پائنچہ پہنے، پھر بائیں پاؤں میں پہنے، کرتا پہنے تو پہلے داہنی آستین دائیں ہاتھ میں پہنے، پھر بائیں ہاتھ میں بائیں آستین پہنے، اسی طرح صدری، اچکن، شیروانی وغیرہ دائیں طرف سے پہننا شروع کرے، ایسے ہی جوتا پہلے دائیں قدم میں پھر بائیں قدم میں پہننا چاہیے، اور جب اتارے تو پہلے بائیں طرف کا اتارے پھر دائیں طرف سے اُتارے۔ (ترمذی)

میزبانی و مہمانی کے حقوق

نبی کریم ﷺ کے پاس جب معزز مہمان آتے تو آپ ﷺ خود بہ نفسِ نفیس ان کی خاطر داری فرماتے۔ (مدارج النبوۃ)

جب آپ ﷺ مہمان کو اپنے دسترخوان پر کھانا کھلاتے تو بار بار فرماتے: ''اور کھایئے اور کھایئے'' جب مہمان خوب آسودہ ہو جاتا اور انکار کرتا تب آپ ﷺ اصرار سے باز آتے۔ (ترمذی، زاد المعاد)

حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا اور ان دونوں کانوں نے سنا کہ نبی کریم ﷺ ہدایت دے رہے تھے کہ جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے ہمسایہ کی عزت و اکرام کرنا چاہیے، اور جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور اس کا جائزہ دے (حق ادا کرے) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! جائزہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک دن رات اس کی خدمت کرنا، ویسے مہمانداری تین دن رات کی ہے، اس پر مزید جو ہو وہ مہمان کے لیے صدقہ ہے، اور جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ منہ سے اچھی بات ہی نکالے

Marfat.com

ورنہ چپ رہے۔ (بخاری و مسلم، الادب المفرد)

اور مہمان کے لیے یہ حلال (درست) نہیں کہ وہ کسی کے یہاں اتنا ٹھہرے کہ میزبان کو تنگ دل کرے۔ (بخاری، الادب المفرد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ آدمی اپنے مہمان کا استقبال دروازے سے باہر نکل کر کرے اور رخصت کے وقت گھر کے دروازے تک پہنچائے۔ (ابن ماجہ، بیہقی، مشکوٰۃ، بخاری)

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب دستر خوان بچھایا جائے تو اس پر سے کوئی شخص نہ اٹھے یہاں تک کہ دستر خوان اٹھا لیا جائے اور اپنا ہاتھ نہ اٹھائے اگرچہ وہ سیر ہو چکا ہو یہاں تک کہ لوگ بھی فارغ ہو جائیں (اور اگر مجبوراً اٹھنا پڑے تو چاہیے کہ عذر کرے) اس لیے کہ اس کے اس طرح کرنے سے (یعنی اٹھ جانے سے) اس کا ساتھی شرمندہ ہو جاتا ہے تو وہ بھی اپنا ہاتھ روک لے گا اور شاید اس کو ابھی کھانے کی خواہش ہو۔ (بخاری، زاد المعاد)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کو صلہ دو، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: کیا صلہ دیں یا رسول اللہ ﷺ! فرمایا: جب آدمی اپنے بھائی کے یہاں جائے اور وہاں کھائے پیے تو اس کے حق میں خیر و برکت کی دعا کرے، یہ اس کا صلہ ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوکریمۃ السامی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: رات کے آنے والے مہمان کی میزبانی ہر مسلمان پر (جس کے پاس مہمان آئے) واجب ہے۔

دعوتِ طعام:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص ولیمہ کی دعوت کرے اس کو قبول کر لینا چاہیے۔ اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ: ولیمہ کی دعوت کو قبول کرے یا اسی قسم کی کسی اور دعوت کو قبول کرے۔ (بخاری و مسلم، مشکوٰۃ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس شخص کو کھانے پر (خواہ وہ شادی کا ہو یا غیر شادی کا) بلایا جائے اس کو چاہیے کہ دعوت کو قبول کرے اور وہاں جا کر پھر کھائے یا نہ کھائے۔ (مسلم، مشکوٰۃ)

Marfat.com

فاسق کی دعوت:

عمران رضی اللہ عنہ (بن حصین) فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فاسق لوگوں کی دعوت کو قبول کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (مشکوٰۃ)

کھانے میں تکلف:

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھانا لایا گیا، پھر ہمارے سامنے کھانا پیش کیا گیا، ہم نے عرض کیا کہ ہم کو خواہش نہیں ہے (حالانکہ بھوکے تھے لیکن یہ الفاظ تکلفاً کہہ دیئے) آپ ﷺ نے فرمایا کہ بھوک اور جھوٹ کو جمع نہ کرو۔ (ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

ساتھ مل کر کھانا:

حضرت وحشی بن الحرب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہم کھانا کھاتے ہیں مگر پیٹ نہیں بھرتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم مل کر کھاتے ہو یا علیحدہ علیحدہ؟ ہم نے عرض کیا ہم سب الگ الگ کھاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک دسترخوان پر مل کر کھایا کرو اور کھانے کے وقت بسم اللہ پڑھ لیا کرو، تمہارے کھانے میں برکت ہوگی۔ (ابوداؤد)

عورتوں کے متعلق

مسلم خواتین کے لیے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے احکامات:

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ: ''کسی مومن مرد اور مومن عورت کے لیے گنجائش نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کے رسول کسی کام کا حکم دیں تو ان کو اس کام میں کوئی اختیار باقی رہے، جو شخص اللہ اور اس کے رسول کا کہنا نہ مانے گا تو وہ صریحاً گمراہ ہو گیا۔'' (پ ۲۲ ع ۲)

پردہ کے احکام:

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ: ''کہہ دیجئے ایمان دار مردوں سے کہ اپنی آنکھوں کو نامحرم عورتوں کے دیکھنے سے بچائے رکھیں (یعنی عورتوں کو کھلے طور نہ دیکھیں جو شہوت کا محل ہو سکتی ہوں اور ایسے مواقع پر نگاہ کو پست رکھیں) اور اپنے ستر کی جگہ کو جس طرح ممکن ہو بچائیں (ایسا ہی

کانوں کو نامحرموں سے بچائیں یعنی نامحرم کے گانے بجانے اور خوش الحانی کی آوازیں نہ سنیں اور ان کے حسن کے قصے نہ سنیں جیسا کہ دوسری نصوص میں ہے) یہ طریقہ (نظر اور دل کے پاک رہنے کے لیے) عمدہ ہے' بے شک اللہ تعالیٰ کو خبر ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔ اور ایسا ہی ایماندار عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی آنکھوں کو نامحرم مردوں کے دیکھنے سے بچائیں (نیز ان کی پُرشہوت آوازیں نہ سنیں جیسا کہ دوسری نصوص میں ہے) اور اپنی ستر کی جگہ کو پردے میں رکھیں اور اپنی زینت کے اعضاء کو کسی غیر محرم پر نہ کھولیں سوائے اس کے جو ظاہر ہے' اور اپنی اوڑھنی کو اس طرح سر پر لیں کہ گریبان سے ہو کر سر پر آ جائے (یعنی گریبان اور دونوں کان اور سر اور کنپٹیاں سب چادر کے پردہ میں رہیں)' یہ وہ تدبیر ہے کہ جس کی پابندی ٹھوکر سے بچا سکتی ہے' اور (دوسرا طریق بچنے کے لیے یہ ہے کہ) اے مسلمانو! خدائے تعالیٰ کی طرف رجوع کرو سب کے سب (اور اس سے دعا کرو تا کہ ٹھوکر سے بچائے اور لغزشوں سے نجات دے) اُمید ہے کہ تم فلاں پاؤ۔ اور زنا کے قریب مت جاؤ (یعنی ایسی تقریبوں سے دُور رہو جن سے یہ خیال بھی پیدا ہو سکتا ہے اور ان راہوں کو اختیار نہ کرو جس سے اس گناہ کے وقوع کا اندیشہ ہو)' زنا نہایت درجہ کی بے حیائی ہے' زنا کی راہ بہت بری ہے (یعنی منزل مقصود سے روکتی اور تمہاری اُخروی منزل کے لیے سخت خطرناک ہے)۔ (القرآن)

عورتوں کے حقوق کا تحفظ:

حضرت عمرو بن احوص جیشمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع میں جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا' پہلے آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء فرمائی پھر کچھ باتوں کی نصیحت کی' پھر فرمایا: لوگو سنو! عورتوں کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش آؤ کیونکہ وہ تمہارے پاس قیدیوں کی طرح ہیں' تمہیں ان کے ساتھ سختی کرنے کا کوئی حق نہیں' سوائے اس صورت کے جب ان کی طرف سے کھلی ہوئی نافرمانی سامنے آئے' اگر وہ ایسا کر بیٹھیں تو خوابگاہوں میں ان سے علیحدہ رہو اور انہیں مارو بھی لیکن ایسی مار ہو کہ کوئی شدید چوٹ نہ آئے' پھر اگر وہ تمہارا کہنا ماننے لگیں تو ان کو خواہ مخواہ ستانے کی راہیں مت ڈھونڈو۔

دیکھو سنو! تمہارے کچھ حقوق تمہاری بیویوں پر ہیں اور تمہاری بیویوں کے کچھ حقوق تم پر ہیں' ان پر تمہارا یہ حق ہے کہ وہ تمہارے بستروں کو ان لوگوں سے نہ روندوائیں جن کو تم ناپسند

Marfat.com

کرتے ہو اور تمہارے گھروں میں ایسے لوگوں کو ہرگز نہ گھسنے دیں جن کا آنا تم ناپسند کرتے ہو' اور سنو! تم پر ان کا یہ حق ہے کہ تم انہیں اچھا کھلاؤ اور اچھا پہناؤ۔ (ترمذی)

عنداللہ مسلم خواتین کا وقار وحیاء:

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ: ''اے پیغمبر! آپ مسلمان مردوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں' یہ ان کے لیے زیادہ صفائی کی بات ہے' بیشک اللہ تعالیٰ کو سب کی خبر ہے جو کچھ لوگ کیا کرتے ہیں۔ اور (اسی طرح) مسلمان عورتوں سے (بھی) کہہ دیجئے کہ (وہ بھی) اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی آبرو کی حفاظت کریں اور اپنا حسن و جمال نہ دکھایا کریں مگر جو چیز اس میں (غالباً) کھلی ہی رہتی ہے (جس کے ہر وقت چھپانے میں دشواری ہے) اور اپنی اوڑھنیاں اپنے سینوں پر ڈالے رہا کریں اور اپنے حسن و جمال کو (کسی پر) ظاہر نہ ہونے دیں (سوائے ان کے جو شرعاً محرم ہیں)۔ اور مسلمانو! (تم سے جو ان احکام میں کوتاہی ہوگئی تو) تم سب اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرو تا کہ تم فلاح پاؤ (ورنہ معصیت مانع فلاح کامل ہو جاتی ہے)۔ (القرآن)

نابینا غیر محرم مرد سے بھی پردہ:

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھیں اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بھی آپ ﷺ کے پاس تھیں کہ اچانک حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ (نابینا) آ گئے' جناب رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ابن ام مکتوم سے پردہ کرو' حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا وہ نابینا نہیں ہیں؟ وہ تو ہمیں دیکھ نہیں سکتے' حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم دونوں بھی نابینا ہو کہ تم انہیں نہیں دیکھ سکتیں؟ (احمد' ترمذی' ابوداؤد' حیاۃ المسلمین)

عورت کے باہر نکلنے کا ضابطہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ عورتوں کے لیے (گھر سے) باہر نکلنے میں کوئی حصہ نہیں' مگر بحالتِ اضطراری ومجبوری' (اسی حدیث میں یہ بھی ہے کہ) عورتوں کے لیے راستوں میں (چلنے کا) کوئی حق نہیں سوائے کناروں کے (یعنی بحالتِ مجبوری بھی نکلیں تو راستہ کے بیچ میں نہ چلیں تا کہ مردوں سے اختلاط نہ ہو)۔ (طبرانی)

Marfat.com

عورتوں کے ساتھ تنہائی:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نامحرم عورتوں کے پاس مت جاؤ۔ ایک انصاری نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! دیور کے بارے میں کیا رائے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دیور تو موت ہے! یعنی اس سے بہت محتاط رہنے کی ضرورت ہے)۔ (بخاری، مسلم، ترمذی)

جناب نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: غیر عورتوں کے ساتھ تنہائی میں رہنے سے بچو! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ جب بھی کوئی مرد کسی غیر عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے تو ان کے درمیان تیسرا شیطان آ داخل ہوتا ہے (اور اپنے جال پھیلانے لگتا ہے)۔

ستر عورت:

عورت کا سارا بدن سر سے پیر تک چھپائے رکھنے کا حکم ہے، غیر محرم کے سامنے بدن کھولنا درست نہیں (سر کے بال کھلے رکھنے پر فرشتوں کی لعنت آتی ہے)، غیر محرم کے سامنے ایک بال بھی نہ کھولنا چاہیے۔

عورت کی آواز:

جس طرح عورت کو احتیاط ضروری ہے کہ غیر مرد کے کان میں اس کی آواز نہ پڑے، اسی طرح مرد کو احتیاط واجب ہے کہ خوش آوازی سے غیر عورتوں کے روبرو اشعار وغیرہ پڑھنے سے اجتناب کرے کیونکہ عورتیں رقیق القلب ہوتی ہیں، ان کی خرابی کا اندیشہ ہے۔ (متفق علیہ)

نامحرم عورت کو دیکھنا:

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو کوئی مسلمان کسی عورت کے محاسن یعنی حسن و جمال کو دیکھ کر اپنی آنکھ بند کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک ایسی عبادت نکال دیتا ہے جس کی حلاوت وہ اپنے دل میں پاتا ہے۔ طبرانی نے نظر اول کی قید لگائی ہے۔ (احمد و طبرانی)

نامحرم کے گھر میں جانا:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مت داخل ہو تم

Marfat.com

ایسی عورتوں کے پاس جن کے شوہر موجود نہیں ہیں' کیونکہ شیطان تمہاری رگوں میں خون کے ساتھ چلتا ہے۔ (یعنی غلبۂ شہوت میں شیطانی وسوسوں سے بچنا نہایت ہی مشکل ہے)۔ (ترمذی، مشکوٰۃ)

جنت سے محرومی:

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین شخص کبھی جنت میں داخل نہ ہوں گے: ① دیوث ② مردانی شکل بنانے والی عورتیں' ③ ہمیشہ شراب پینے والا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: دیوث کون ہے؟ فرمایا: جس کو اس کی پروانہ ہو کہ اس کے گھر والیوں کے پاس کون آتا ہے؟ کون جاتا ہے؟ (طبرانی)

نامحرم عورتوں سے سلام ومصافحہ:

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ تم میں سے کسی کے سر میں سوئی چبھودی جائے یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ ایسی عورت کو چھوئے جو اس کے لیے حلال نہیں۔ (طبرانی)

(اجنبی) عورتوں کو سلام کرنا' اسی طرح (اجنبی) مردوں کو سلام کرنا جائز نہیں ہے (اس کو ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ نے حلیہ میں عطاء خراسانی سے مرسلاً روایت کیا ہے)' آدمی کا گارے میں اٹے ہوئے اور بدبودار سڑی ہوئی کیچڑ میں لتھڑے ہوئے سور سے ٹکرا جانا گوارا ہے اس کے مقابلے میں کہ اس کے شانے کسی ایسی عورت سے ٹکرا جائیں جو اس کے لیے حلال نہ ہو۔ (طبرانی' ابوداؤد)

عورت کی وضع قطع اور لباس:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس مرد پر لعنت فرمائی جو عورت کی وضع قطع کا لباس پہنے۔ حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا کہ ایک عورت (مردانہ) جوتا پہنتی ہے' انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مردانی وضع قطع بنانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (ابوداؤد' حیات المسلمین)

عورتوں کو مصنوعی بالوں کا چونڈا باندھنے سے بھی نہایت زبردست وعید سے روکا ہے۔ (مسلم)

حدیث میں ہے کہ عورت کو ایسا باریک دوپٹہ نہ اوڑھنا چاہیے کہ سر کے بال اور جسم نظر آئے۔ (ابوداؤد)

عورتوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایسا کپڑا پہنیں جس کی آستین پوری ہوں' آدھی

آستین کا کرتہ یا قمیص پہننا سخت گناہ ہے، اور ایسا باریک لباس پہننا بھی منع ہے جس سے بدن جھلکتا ہو، ایسی عورتیں قیامت میں برہنہ اٹھائی جائیں گی۔ (مشکوٰۃ، بہشتی زیور)

ممنوعاتِ شرعیہ

حرمتِ شراب:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے پہلے اسلام میں جس چیز کو الٹا جائے گا جس طرح بھرے برتن کو الٹ دیا جاتا ہے وہ شراب ہوگی۔ یعنی اسلام میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے جس حکم کی خلاف ورزی کی جائے گی اور اس کے حکم کو الٹ دیا جائے گا وہ شراب کی ممانعت کا حکم ہوگا۔ اور پوچھا گیا: یارسول اللہ! کیونکر ہوگا؟ حالانکہ شراب کے متعلق اللہ تعالیٰ کے احکام بیان ہو چکے ہیں اور سب پر ظاہر ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح ہوگا کہ شراب کا دوسرا نام رکھ لیں اور اس کو حلال قرار دیں گے۔ (دارمی، مشکوٰۃ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سب ایسی چیزوں سے منع فرمایا ہے کہ جو نشہ لائیں (یعنی عقل میں فتور لائیں یا جو حواس میں فتور لائیں)۔

فائدہ: اس میں افیون بھی آ گئی اور بعضے حقے بھی آ گئے جس سے دماغ یا ہاتھ پاؤں بے کار ہو جائیں۔ (ابوداؤد، حیات المسلمین)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے شراب پر، اس کے پینے والے پر، اس کے نچوڑنے والے پر، اس کے بیچنے والے پر، اس کے خریدنے والے پر، اس کے پلانے والے پر، اس کے اٹھانے والے پر اور اس شخص پر جس کے لیے اٹھا کر لے جائی گئی۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو چیز زیادہ مقدار میں استعمال کرنے سے نشہ لائے، اس کا تھوڑی مقدار میں استعمال کرنا بھی حرام ہے۔

(ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ چار

شخصوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر لازم کرلیا ہے کہ ان کو جنت میں نہ بھیجے گا اور نہ ان کو جنت کی نعمتوں سے کچھ حصہ ملے گا: ① شراب کا عادی ② سود خور ③ یتیم کا مال کھانے والا' ④ اور ماں باپ کا نافرمان۔

شراب' سود اور عیاشی:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس امت کے بعض افراد رات دن شراب' لہو ولہب میں گزاریں گے' تو ایک دن صبح کو یہ لوگ بندر اور سور کی صورتوں میں مسخ کر دیئے جائیں گے' ان میں خسف بھی ہوگا (یعنی زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے)' ان پر آسمان سے پتھر بھی برسیں گے' لوگ کہیں گے آج کی رات فلاں محلہ دھنس گیا' ان پر قوم لوط کی طرح پتھر برسیں گے اور قوم عاد کی طرح آندھیوں سے تباہ کیے جائیں گے' اس کی وجہ یہ ہوگی کہ یہ لوگ شراب پئیں گے اور سود کھائیں گے' ریشمی لباس استعمال کریں گے' گانے والیاں ان کے پاس جمع ہوں گی اور یہ لوگ قطع رحم کریں گے۔ (مسند احمد' ابن ابی الدنیا)

لغو کھیل شطرنج وغیرہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب پینے' جوا کھیلنے سے منع فرمایا ہے' اور نرد اور شطرنج' نقارہ اور بربط سے بھی منع فرمایا ہے' اور فرمایا ہے کہ ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔ (ابوداؤد' مشکوٰۃ)

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ شطرنج وہی شخص کھیلتا ہے جو خطا کار اور گناہ گار ہے۔ (بیہقی' مشکوٰۃ)

شطرنج لغو اور باطل کھیل ہے اور اللہ تعالیٰ لغو اور باطل کو پسند نہیں فرماتا۔ (بیہقی' مشکوٰۃ)

تصاویر

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک غزوہ کے لیے تشریف لے گئے تھے' میں نے (آپ ﷺ کے پیچھے) ایک نقشین چادر لے کر دروازہ کے اوپر ڈال دی' جب آپ ﷺ تشریف لائے اور آپ نے وہ چادر پڑی ہوئی دیکھی تو اس کو کھینچ کر پھاڑ ڈالا' اور فرمایا:

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے ہم کو یہ حکم نہیں دیا کہ ہم پتھر اور گارے کو لباس پہنایا کریں۔ (متفق علیہ)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھا' ان سے تصویروں کے متعلق سوال کیا جا رہا تھا' ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواباً عرض کیا: میں نے حضرت رسالت پناہ ﷺ کو یہ بات فرماتے ہوئے سنا جو شخص دنیا میں تصویریں بنائے گا اسے قیامت کے دن ان میں روح ڈالنے کے لیے زور دیا جائے گا' مگر وہ ان میں روح نہیں ڈال سکے گا۔ (بخاری شریف)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سخت ترین عذاب میں وہ لوگ مبتلا ہوں گے جنہوں نے خدا کے نبی سے قتال کیا ہو یا ان سے خدا کے نبی نے قتال کیا ہو' یا وہ لڑکا جس نے اپنے والدین کو قتل کیا ہو' اسی طرح وہ مصور اور وہ عالم جن کے علم سے لوگوں نے نفع نہ حاصل کیا ہو' یعنی علماء جو اپنے علم سے لوگوں کو نفع نہ پہنچائیں' سخت عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ (مشکوٰۃ شریف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے تھے' کہہ رہے تھے کہ رات حاضر ہوا تھا لیکن گھر کے دروازے پر کسی جاندار کا مجسمہ سا تھا' گھر کے ایک طاق کے پردے پر تصویریں تھیں اور گھر میں کتا بھی تھا' آپ مجسمہ کا سر کٹوا دیں' پردے کے تکیے بنوا لیں (تاکہ تصویریں چھپ جائیں) اور کتے کو نکلوا دیں' چنانچہ آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا۔ (ترمذی' ابوداؤد' مشکوٰۃ)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس گھر میں تصویریں یا کتا ہو' اس میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ (بخاری و مسلم' مشکوٰۃ)

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ان تین غرضوں کے علاوہ اگر کسی اور غرض سے کوئی کتا پالے تو اس کے ثواب میں ہر روز ایک قیراط گھٹتا رہے گا (یعنی صرف مندرجہ ذیل اغراض کے لیے کتا پالا جا سکتا ہے):

① مواشی کی حفاظت کے لیے۔

② کھیت کی حفاظت کے لیے۔

③ شکار کے لیے۔ (مشکوٰۃ شریف)

Marfat.com

راگ ـــــ راگنی

صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اُمت میں ایسے لوگ ہوں گے جوشراب اور گانے بجانے کوحلال سمجھنے لگیں گے۔

مسند امام احمد میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے' اور مجھے حکم دیا ہے کہ ساز اور باجوں کو مٹادوں۔ (ترمذی)

سنن ابی داؤد میں حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ساز سنا تو انہوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں اور فرمایا: میں حضور ﷺ کے ساتھ ایسے ہی ایک موقع پر تھا' حضور ﷺ نے مزامیر کی آواز سنی اور آپ ﷺ نے بھی اپنی انگشتِ مبارک اپنے کانوں میں دے لی۔ (ابوداؤد' ابن ماجہ' مسند احمد)

سنن ابن ماجہ میں مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بعضے لوگ شراب کا نام بدل کر اس کو پئیں گے اور ان کے سروں پر معازف (باجہ' ستار وغیرہ) اور گانے والیوں سے باجہ بجوایا اور گوایا جائے گا' اللہ تعالیٰ ان کو زمین میں دھنسا دے گا اور ان کو بندر اور خنزیر بنا دے گا۔

جامع ترمذی میں ہے کہ ارشاد فرمایا حضور ﷺ نے: میری اُمت میں خسف (زمین میں دھنسنا) اور مسخ (آدمی سے جانور بنا دینا) واقع ہوگا' جب علی الاعلان ہو جائیں گانے والیاں اور معازف (باجہ وستار) وغیرہ۔

مسند ابن ابی الدنیا میں مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ایک قوم اس امت سے آخر زمانہ میں بندر اور خنزیر بن جائے گی' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا وہ لوگ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کے قائل نہ ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہ ہوں گے؟ بلکہ صوم وصلوٰۃ وحج سب کچھ کرتے ہوں گے! کسی نے عرض کیا: پھر اس سزا کی کیا وجہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ انہوں نے معازف (باجہ وستار وغیرہ) اور گانے والیوں کا مشغلہ اختیار کیا ہوگا۔

ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے شعبی سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ خدا لعنت کرے گانے والیوں پر اور اس پر جس کی خاطر گایا جائے۔

Marfat.com

دُرِ منثور

بکھرے ہوئے موتی

قرآن مجید کی برکت:

حضرت انس و جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسلمانو! اپنے گھروں میں اکثر قرآن مجید پڑھتے رہا کرو، کیونکہ جس گھر میں قرآن مجید نہیں پڑھا جاتا اس میں خیر و برکت نہیں ہوتی۔ (دارقطنی فی السنن)

صحبت نیکاں:

مسلمانو! اپنے سے بڑوں کے پاس بیٹھا کرو، عالموں سے سوال کیا کرو اور دانش مندوں سے ملا کرو۔ (طبرانی)

ہر انسان اپنے دوست کے مشرب پر ہوتا ہے، پس پہلے ہی سے دیکھ لینا چاہیے کہ وہ کس کو دوست بناتا ہے؟ (مشکوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ایک شخص کسی نیک آدمی سے اس کے نیک اعمال کے باعث محبت کرتا ہے، مگر وہ خود نیک اعمال اتنے نہیں کرتا جیسے اس نیک آدمی کے اعمال ہیں، سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کچھ مضائقہ نہیں، آدمی قیامت میں اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ محبت کرتا ہے (یعنی اس نیک کی محبت کا اسے صلہ ملے گا)۔ (بخاری)

عہد شکنی کا وبال:

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس قوم میں عہد شکنی کی عادت پھیل جاتی ہے اس میں خون ریزی بڑھ جاتی ہے، اور جس قوم میں بدکاری پھیل جاتی ہے، اس میں موتوں کی تعداد بڑھ جاتی ہے۔ (ابوداؤد، حاکم، نسائی)

Marfat.com

ہم نشین کا اثر:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بُرے ہم نشین کے پاس بیٹھنے سے تنہائی بہتر ہے' اور اچھے ہم نشین کے پاس بیٹھنا تنہائی سے بہتر ہے' اور نیک بات زبان سے نکالنا خاموشی سے بہتر ہے اور خاموش رہنا بُری بات زبان سے نکالنے سے بہتر ہے۔ (حاکم' بیہقی فی شعب الایمان)

کسی کی زمین غصب کرنے کا وبال:

حدیث شریف میں ہے کہ جو آدمی اپنی اور دوسرے آدمی کی زمین کی حد بدل ڈالے اس پر قیامت تک خدا کی لعنت ہے۔ (طبرانی)

ہمسایہ کا انتخاب:

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ مسلمانو! گھر بنانے یا لینے سے پہلے اچھے ہمسایہ کو تلاش کرو' اور راستہ چلنے سے پہلے اچھے ساتھی کو ڈھونڈ لیا کرو۔ (طبرانی)

پریشان حال کی مدد:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی پریشان حال انسان کی مدد کرے' اللہ تعالیٰ اس کے لیے تہتر مغفرت لکھے گا جن میں سے ایک مغفرت تو اس کے تمام کاموں کی اصلاح کے لیے کافی ہے' اور بہتر مغفرت قیامت کے دن اس کے لیے درجات بن جائیں گی۔ (بیہقی' حیات المسلمین)

اہل وعیال کا فتنہ:

حضرت ابن مسعود و حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی کی ہلاکت اس کی بی بی اور ماں باپ اور اولاد کے ہاتھوں ہوگی کہ یہ لوگ اس شخص کو ناداری سے عار دلائیں گے اور ایسی باتوں کی فرمائش کریں گے جن کو یہ اٹھا نہ سکے گا' سو یہ ایسے کاموں میں گھس جائے گا جن سے اس کا دین جاتا رہے گا پھر یہ برباد ہو جائے گا۔ (بیہقی' حیات المسلمین)

مسلمان بھائی سے بحث و دل لگی:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے بھائی (مسلمان) سے (خواہ مخواہ) بحث نہ کیا کرو اور نہ اس سے ایسی دل لگی کرو (جو اس کو ناگوار ہو)

Marfat.com

اور نہ اس سے کوئی ایسا وعدہ کرو جس کو تم پورا نہ کر سکو۔ (ترمذی' حیات المسلمین)

غیبت پر حمایت:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کے سامنے اس کے مسلمان بھائی کی غیبت ہوتی ہو اور وہ اس کی حمایت پر قدرت رکھتا ہو اور اس کی حمایت کرے تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی حمایت فرمائے گا اور اگر اس کی حمایت نہ کی حالانکہ وہ اس حمایت پر قادر تھا تو دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ اس پر گرفت فرمائے گا۔ (شرح السنۃ' حیات المسلمین)

پاکی وصفائی:

حضور کریم ﷺ کا ارشاد ہے: مسلمانو! اپنے گھروں کے صحنوں کو صاف رکھا کرو کیونکہ وہ یہودیوں کے مشابہ ہیں جو اپنے گھروں کے صحنوں کو عموماً گندا رکھتے ہیں۔ (طبرانی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ خدا تعالیٰ نے اسلام کی بنیاد پاکیزگی اور صفائی پر رکھی ہے اور جنت میں وہی آدمی داخل ہوگا جو پاک اور صاف ہوگا' جو پاک وصاف رہنے والا ہے۔ (ابوالصنعا)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مسلمانو! اپنے جسموں کو پاک وصاف رکھا کرو۔ (طبرانی)

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے بندو! علاج کرایا کرو کیونکہ خدا تعالیٰ نے بڑھاپے کے سوا ہر بیماری کی دوا پیدا کی ہے۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ برکت کھانے کے بیچ میں نازل کی جاتی ہے' اس لیے تم برتن کے کنارے سے کھاؤ' بیچ میں سے مت کھاؤ' کیونکہ بیچ میں کھانا بے برکتی کا موجب ہوگا اور تہذیب کے بھی خلاف ہے۔ (ترمذی)

جسمانی آرائش:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے یہاں حضور کریم ﷺ ملاقات کی غرض سے تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جو گرد و غبار سے اٹا ہوا تھا اور بال بکھرے ہوئے تھے' آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس آدمی کے پاس کوئی کنگھا نہیں ہے جس سے یہ اپنے بالوں کو درست کر لیتا؟ اور آپ ﷺ نے ایک دوسرے آدمی کو دیکھا جس نے میلے کپڑے پہن رکھے تھے' آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اس آدمی کے پاس وہ چیز (صابن وغیرہ) نہیں ہے جس سے یہ اپنے

Marfat.com

کپڑے دھولیتا۔ (مشکوٰۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس شخص کے سر پر بال اور داڑھی کے بال ہوں اس کو چاہیے کہ ان کو اچھی طرح رکھے۔ (ابوداؤد' مشکوٰۃ)

مدح میں مبالغہ:

آنحضرت ﷺ نے ایک مرتبہ ایک شخص کو دوسرے شخص کی مبالغہ آمیز تعریف کرتے ہوئے سنا تو فرمایا: تم نے تو اس کو برباد کر دیا۔ ایک اور موقع پر کسی سے فرمایا: تو نے اپنے ساتھی کی گردن ماردی' اگر تم کو تعریف ہی کرنا ہو تو یوں کہو کہ میں یہ گمان کرتا ہوں' بشرطیکہ اس کے علم میں وہ واقعی ایسا ہو اور قطعیت کے ساتھ غیب پر حکم نہ لگانا چاہیے۔ (صحیح بخاری' سیرت النبی ﷺ)

قناعت:

فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خوشخبری ہو اس کو جس کو اسلام کی ہدایت ملی اور اس کی روزی ضرورت کے مطابق ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس پر اس کو قانع بنا دیا ہے۔ (زوائد صحیح ابن حبان' سیرت النبی ﷺ)

بہتان:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی اپنے غلام (نوکر) پر تہمت لگائے گا حالانکہ وہ بے گناہ ہو یعنی اس نے وہ گناہ نہیں کیا تھا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس مالک کی پیٹھ پر کوڑے لگائے گا۔ نیز آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس میں جو برائی نہیں اس کی نسبت اس کی طرف کرنا بہتان ہے' اس سے بچنا چاہیے۔ (سنن ابی داؤد' سیرت النبی ﷺ)

بوڑھے کی تعظیم:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس جوان نے کسی بوڑھے شخص کی اس کے بڑھاپے کے سبب تعظیم و تکریم کی' اللہ تعالیٰ اس کے بڑھاپے کے لیے ایسے شخص کو مقرر کرے گا جو اس کی تعظیم و تکریم کرے گا۔ (ترمذی' مشکوٰۃ)

ظالم و مظلوم کی اعانت:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص کسی

Marfat.com

مظلوم کی فریاد رسی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے تہتر بخششیں لکھ دیتا ہے' جن میں سے ایک بخشش وہ ہے جو اس کے تمام کاموں کی اصلاح کی ضامن ہے' اور تہتر بخششیں قیامت کے دن اس کے درجات بلند کرنے کا سبب ہوں گی۔ (بیہقی' مشکوٰۃ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو ظالم ہو یا مظلوم' ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مظلوم کی اعانت تو میں کرتا ہوں' ظالم کی مدد کیونکر کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو ظلم سے روک' تیرا اس کو ظلم سے باز رکھنا ہی مدد کرنا ہے۔ (بخاری و مسلم' مشکوٰۃ)

مصیبت زدہ کا مذاق:

حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تو اپنے بھائی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار نہ کر' ورنہ اللہ اس پر رحم فرمائے گا اور تجھے مصیبت میں مبتلا کر دے گا۔ (ترمذی)

چند نصیحتیں:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سات چیزوں کے کرنے کا ہم کو حکم دیا ہے اور چند چیزوں سے ہم کو منع کیا ہے' ہم کو حکم دیا ہے:

① مریض کی عیادت کرنے کا۔ ② جنازے کے ساتھ جانے کا۔
③ چھینکنے والے کے لیے ((یَرْحَمُكَ اللهُ)) کہنے کا۔ ④ قسم کے پورا کرنے کا۔
⑤ مظلوم کی مدد کرنے کا۔ ⑥ سلام کو رواج دینے کا۔
⑦ اور دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنے کا۔

اور ہم کو منع فرمایا:

① سونے کی انگوٹھی رکھنے سے۔ ② چاندی کے برتنوں کے استعمال سے۔
③ سرخ کپڑے پہننے اور زین پوش بنانے سے۔
④ اور قسی اور تافیہ اور دیبا اور حریر پہننے سے۔ (متفق علیہ)

دوست سے ملاقات:

حضرت ابی رزین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا میں تجھ کو اس امر (دین) کی جڑ بتادوں کہ تو اس کے ذریعے سے دنیا اور آخرت کی بھلائی کو حاصل کر سکے گا۔

Marfat.com

① تو اہل ذکر کی مجلسوں میں بیٹھا کر (یعنی ان لوگوں کے پاس جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں)۔
② اور جب تنہا ہو تو جس قدر ممکن ہو تو اللہ تعالیٰ کی یاد میں اپنی زبان کو حرکت میں رکھ۔
③ محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے محبت کر اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے بغض رکھ۔
④ اے ابورزین! کیا تو جانتا ہے کہ جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی زیارت و ملاقات کے ارادے سے گھر سے نکلتا ہے تو کیا ہوتا ہے؟ اس کے پیچھے ستر ہزار فرشتے ہوتے ہیں جو اس کے لیے دعا و استغفار کرتے ہیں اور کہتے ہیں: اے پروردگار! اس شخص نے محض تیری رضا کے لیے ملاقات کی تو اس کو اپنی رحمت اور شفقت سے ملا دے، پس اگر تجھ سے یہ ممکن ہو یعنی اپنے بھائی مسلمان کی ملاقات کے لیے جانا تو ایسا کر (یعنی اپنے بھائی سے ملاقات کر)۔ (بیہقی، مشکوٰۃ)

مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مومن اپنے بھائی کا آئینہ ہے، جب کوئی اس میں عیب دیکھتا ہے تو اس کو اصلاح کی طرف متوجہ کر دیتا ہے۔ (بخاری، الادب المفرد)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب کسی کے دل میں اپنے بھائی (مسلمان) کے لیے خلوص و محبت کے جذبات ہوں تو اسے چاہیے کہ اپنے دوست کو بھی ان جذبات سے آگاہ کر دے اور اسے جتا دے کہ وہ اس سے محبت رکھتا ہے۔ (ادب المفرد، مشکوٰۃ)

سوال کی مذمت:

حدیث شریف میں ہے کہ صدقہ لینا محمد و آلِ محمد (ﷺ) کے لیے حلال نہیں ہے۔ (الخطیب)

جو آدمی بغیر ضرورت سوال کرتا ہے، وہ گویا آگ کی چنگاریوں میں ہاتھ ڈالتا ہے (بیہقی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے قسم ہے اس پروردگار کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! کہ اگر تم میں سے کوئی آدمی رسی لے کر جنگل کو چلا جائے اور لکڑیوں کا گٹھا باندھ کر لائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی کے پاس جا کر سوال کرے اور وہ دے یا نہ دے۔ (مالک)

حدیث شریف میں ہے کہ لوگوں سے کوئی چیز مت مانگو اور اگر تمہارا کوڑا اگر پڑے تو اس کو بھی خود گھوڑے سے اتر کر اٹھاؤ۔ (مسند احمد)

Marfat.com

حدیث شریف میں ہے: مسلمانو! سوال بالکل نہ کرو اور اگر ضرورت مجبور کرے تو ایسے لوگوں سے سوال کرو جو نیک دل ہوں۔ (مسند احمد)

مسلمان کو دیکھ کر مسکرانا صدقہ ہے:

حدیث شریف میں ہے کہ اپنے بھائی کو دیکھ کر مسکرانا بھی صدقہ ہے۔ (ترمذی)

عذر قبول کرنا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان بھائی سے اپنی غلطی پر عذر کیا اور اس نے اس کو معذور نہ سمجھا یا اس کے عذر کو قبول نہ کیا اس پر اتنا گناہ ہوگا جتنا ایک ناجائز محصول وصول کرنے والے پر اس کی ظلم وزیادتی کا گناہ ہوتا ہے۔

ایمان کے ساتھ عمل:

ایک دفعہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ایمان کے ساتھ کوئی عمل بتائیے، فرمایا: جو روزی اللہ تعالیٰ نے دی ہے اس میں سے دوسروں کو دے، عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر وہ خود مفلس ہو؟ فرمایا: اپنی زبان سے نیک کام کرلے، عرض کیا: اگر اس کی زبان معذور ہو؟ فرمایا: مغلوب کی مدد کرے، عرض کیا: اگر وہ ضعیف ہو مدد کی قوت نہ رکھتا ہو؟ فرمایا: جس کو کوئی کام کرنا نہ آتا ہو اس کا کام کردے، عرض کیا: اگر وہ خود بھی ایسا ہی ناکارہ ہو؟ فرمایا: اپنی ایذاء رسانی سے لوگوں کو بچائے رکھے۔ (مستدرک حاکم، سیرت النبی ﷺ)

احسان کا شکریہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص انسانوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔ (مسند احمد، ترمذی، مشکوٰۃ)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جس شخص کے ساتھ احسان کیا جائے اور وہ اپنے محسن کے حق میں یہ الفاظ کہے: ((جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا)) (اللہ تعالیٰ تجھ کو جزائے خیر دے) تو اس نے اپنے محسن کی پوری تعریف کی۔ (مسند احمد، ترمذی، مشکوٰۃ)

سفارش:

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ

Marfat.com

جب کوئی حاجت مند سائل سوال کرے تو اس کی سفارش کرو کہ تم کو سفارش کا ثواب ملے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان سے جو حکم چاہتا ہے جاری فرماتا ہے۔ (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ، حیات المسلمین)

سرگوشی:

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تین آدمی ہوں تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آپس میں کانا پھوسی نہ کریں۔ (الادب المفرد)

سونے چاندی کے برتن کا استعمال:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے، حریر و دیبا (ریشمی کپڑوں) کو نہ پہنو، چاندی اور سونے کے برتنوں میں نہ پیو، اور سونے چاندی کی رکابیوں اور پیالوں میں نہ کھاؤ، اس لیے کہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لیے ہیں اور تمہارے لیے آخرت میں ہیں۔ (بخاری و مسلم، مشکوٰۃ)

فحش کلامی:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: خدا کی نظر میں بدترین آدمی قیامت کے روز وہ ہوگا جس کی بدزبانی اور فحش کلامی کی وجہ سے لوگ اس سے ملنا چھوڑ دیں۔ (بخاری و مسلم)

بے جا مدح:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس وقت تم تعریف کرنے والے کو (بے جا تعریف کرتے ہوئے) دیکھو تو اس کے منہ میں مٹی جھونک دو (یعنی اس پر ناگواری کا اظہار کرو)۔ (مشکوٰۃ)

فاسق کی مدح:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس وقت فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوتا ہے اور اس کی تعریف کی وجہ سے عرش دہل اٹھتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

صحت اور خوشبو:

مسند بزار میں آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ طیب ہے، طیب کو محبوب رکھتا ہے، پاک ہے اور پاک کو پسند کرتا ہے، کریم ہے اور کرم کو پسند فرماتا ہے،

Marfat.com

برائی کو بھلائی کے ذریعے مٹاتا ہے کیونکہ خبیث، خبیث کو نہیں مٹا سکتا ہے۔ (بخاری، مسلم واحمد)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے (ایک لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: یہ مال خوش نما، خوش مزہ چیز ہے، جو شخص اس کو حق کے ساتھ (یعنی شرع کے موافق) حاصل کرے اور حق میں (یعنی جائز موقع پر) خرچ کرے تو وہ اچھی مدد دینے والی چیز ہے۔ (بخاری ومسلم)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میرا عہد یہ ہے کہ میں ہمیشہ سچ بولوں گا اور اپنے کل مال کو اللہ اور رسول اللہ کی نذر کر کے اس سے دست بردار ہو جاؤں گا، آپ ﷺ نے فرمایا: کچھ مال تھام لینا چاہیے، یہ تمہارے لیے بہتر (اور مصلحت) ہے (وہ مصلحت یہی ہے کہ گزر کا سامان اپنے پاس ہونے سے پریشانی نہیں ہوتی)، میں نے عرض کیا: تو میں اپنا وہ حصہ تھامے لیتا ہوں جو خیبر میں مجھ کو ملا ہے۔ (ترمذی)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مومن کو لائق نہیں کہ اپنے نفس کو ذلیل کرے، عرض کیا گیا: یارسول اللہ ﷺ! اس سے کیا مراد ہے فرمایا: نفس کو ذلیل کرنا یہ ہے کہ جس بلا کو سہار نہ سکے اس کا سامنا کرے۔ (ترمذی)

سادگی:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سادہ زندگی گزارنا ایمان سے ہے۔ (ابوداؤد، حیات المسلمین)

بدعت:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خدا کی حمد کے بعد معلوم ہونا چاہیے کہ سب سے بہتر حدیث (بات) خدا کی کتاب ہے اور بہترین راہ (سنت) محمد (ﷺ) کی راہ ہے، اور بدترین چیزوں میں وہ چیز ہے جس کو (دین میں) نیا نکالا گیا ہو اور ہر بدعت (نئی نکالی ہوئی چیز) گمراہی ہے۔ (مسلم)

بدعت کی ممانعت:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ہمارے کام (یعنی دین) میں کوئی نئی بات پیدا کی جو اس میں نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔

(بخاری، مسلم، حیات المسلمین)

Marfat.com

طبِ نبوی ﷺ

دُعاؤں اور دواؤں سے علاج

نبی کریم ﷺ کا جسموں کا علاج فرمانا تین قسم کا تھا:

① ایک طبعی دواؤں سے جنہیں اجزائے جماداتی وحیوانی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

② دوسرا روحانی اور الٰہی دعاؤں سے جو کچھ ادعیہ، اذکار اور آیات قرآنیہ ہیں۔

③ تیسرا دونوں کا مرکب ہے جو ان دونوں قسموں سے مرکب ہے، یعنی دواؤں سے بھی اور دعاؤں سے بھی۔

دُعاؤں سے علاج

قرآن شریف سے بڑھ کر کوئی شے اعم وانفع اور اعظم شفاء نازل نہیں ہوئی جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ﴾

ترجمہ: ''اور ہم نے قرآن سے وہ نازل فرمایا جو مسلمانوں کے لیے شفاء ورحمت ہے۔''

اب رہا امراض جسمانیہ کے لیے قرآن کریم کا شفاء ہونا تو یہ اسی وجہ سے ہے کہ اس کی تلاوت کے ذریعے برکت وتیمن حاصل کرنا بہت سے امراض وعلل میں نافع اور ان کا دافع ہے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو شفائے قرآن پڑھ کر بھی شفاء نہ ہو اسے حق تعالیٰ کبھی شفاء نہ دے گا، حدیث میں ہے کہ فاتحۃ الکتاب (سورۂ فاتحہ) ہر مرض کی دوا ہے، زہریلے جانور کے کاٹے کا، افسوں اور مجنون ومعتوہ کا فاتحۃ الکتاب سے علاج حدیثوں میں ثابت شدہ ومسلمہ ہے، امیر المومنین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی حدیث میں ہے جو ابن ماجہ میں مرفوعاً مروی ہے

آیت الکرسی:

حدیث شریف میں ہے کہ جو کوئی مصیبت و سختی میں آیت الکرسی اور سورۂ بقرہ کی آخری آیتیں پڑھے گا' اللہ تعالیٰ اس کی فریاد رسی کرے گا۔ (مدارج النبوۃ)

جامع دُعا:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اور یقیناً میں اس کلمہ کو جانتا ہوں کہ نہیں کہتا اسے ہر مصیبت زدہ مگر یہ کہ اس کلمہ کی بدولت حق تعالیٰ سبحانہ اس سے اس کو نجات عطا فرما دیتا ہے' وہ کلمہ میرے بھائی یونس علیہ السلام کا ہے کہ انہوں نے تاریکیوں میں ندا کی تھی:

﴿ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○ ﴾

ترجمہ: ''(اے اللہ!) آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' آپ کی ذات پاک ہے' بے شک میں خطا کار ہوں۔''

اور اس حدیث کو ترمذی نے بھی ذکر کیا ہے۔ (مدارج النبوۃ)

دُعائے فقر:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا' اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! دنیا نے مجھ سے پیٹھ پھیر لی ہے اور مجھ کو دنیا نے چھوڑ دیا ہے' حضور ﷺ نے فرمایا: تجھ سے صلوٰۃ ملائکہ (یعنی فرشتوں کی دعا) اور وہ تسبیح خلائق جس کی بدولت انہیں رزق دیا جاتا ہے کہاں گئی؟ پھر فرمایا: طلوع فجر کے وقت اس دعا کو سو مرتبہ پڑھو:

﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ بِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ﴾

تو دُنیا تیرے پاس پست و ذلیل ہو کر آئے گی' پھر وہ شخص چلا گیا اور عرصہ تک نہیں آیا' پھر وہ آیا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس دنیا اتنی وافر آئی کہ میں نہیں جانتا اسے کہاں رکھوں؟

یہ نماز فجر کی سنت اور فرض کے درمیان بزرگوں نے پڑھی ہے اور اس کے ساتھ ایک تسبیح ﴿ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ﴾ کی بھی پڑھیں' جیسا کہ حدیث شریف میں

Marfat.com

آیا ہے کہ تمام گناہوں کی مغفرت کا موجب ہوگا اور یہ وسعتِ رزق کا سبب بھی ہے اس لیے کہ استغفار اس کا باعث ہے اور گناہوں کی وجہ سے ہی رزق میں تنگی اور ہر طرح کے غم اور پریشانی پیدا ہوتی ہے۔ (مدارج النبوۃ)

دردِ سر کی دُعا:

حمیدی بروایت یونس بن یعقوب عبداللہ سے دردِ سر کی دعا نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دردِ سر میں اپنے اس ارشاد سے تعوذ فرماتے تھے:

((بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ كُلِّ عِرْقٍ نَّعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ)).

ترجمہ: ''خدا کے نام سے جو بڑا ہے اور میں پناہ چاہتا ہوں اللہ بزرگ کی ہر رگ اُچھلنے والی سے اور آگ کی گرمی کے نقصان سے۔''

ہر دَرد و بلا کی دُعا:

حضرت ابان بن عثمان اپنے والد عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ جو کوئی تین مرتبہ شام کے وقت:

((بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ)).

ترجمہ: ''شروع کرتا ہوں کہ اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کے ساتھ نقصان نہیں پہنچا سکتی کوئی چیز زمین میں اور نہ آسمان میں اور وہ سنتا اور جانتا ہے۔''

پڑھے تو صبح تک کوئی ناگہانی بلا و مصیبت نہ پہنچے گی' اور جو شخص اسے صبح کے وقت پڑھے تو شام تک اسے کوئی ناگہانی مصیبت نہ پہنچے گی۔ (مدارج النبوۃ)

دُعائے طعام:

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی تاریخ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص کھانا سامنے آنے کے بعد پڑھے:

((بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَاءِ فِي الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ لَا يَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ دَاءٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْهِ رَحْمَةً وَّشِفَاءً)).

ترجمہ: ''شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو سب ناموں سے بہتر ہے زمین اور

Marfat.com

قرآن (یعنی آیات قرآنیہ)۔ (ابن ماجہ، بیہقی، مشکوٰۃ)

مرض لگنا اور فال بد:

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہامہ، بیماری لگنا اور شگون بد کوئی چیز نہیں ہے۔ (ابوداؤد، مشکوٰۃ)

کلونجی کی تاثیر:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کلونجی سے ہر بیماری سے شفاء ہے مگر موت سے نہیں۔ (بخاری و مسلم، مشکوٰۃ)

منتروں کا استعمال:

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تک منتروں میں شرک نہ ہو کوئی حرج نہیں۔ (مسلم، مشکوٰۃ)

روغن زیتون:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ذات الجنب کی بیماری میں روغن زیتون اور ورس (ایک بوٹی) کی تعریف کی ہے۔ (ترمذی، مشکوٰۃ)

دوا میں حرام چیز کی ممانعت:

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم دوا سے بیماری کا علاج کرو، لیکن حرام چیز سے علاج نہ کرو۔ (ابوداؤد، مشکوٰۃ)

ضعف قلب کا علاج:

سنن ابی داؤد میں حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ انہیں حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے روایت پہنچی ہے فرمایا کہ میں بیمار ہو گیا تھا، جناب رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے، آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر رکھا میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے دل میں محسوس کی، آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے دل کا مرض ہے، مدینہ کی سات عجوہ کھجوریں ان کی گٹھلیاں نکال کر استعمال کرو، (اس مرض میں کھجور ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے، خصوصاً مدینہ طیبہ کی عجوہ کھجور، یہ وحی سے متعلق ہے)۔ (زاد المعاد)

صحیحین میں حضرت عامر بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہیں اپنے والد سے

روایت پہنچی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو صبح کو ان میں سے سات کھجوریں کھالے اسے اس روز کوئی زہر یا جادو نقصان نہ دے گا۔ (زادالمعاد)

مرگی:

نبی کریم ﷺ اکثر اوقات آفت زدہ کے کان میں یہ آیت پڑھا کرتے تھے:

﴿اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ﴾

اور آیت الکرسی سے بھی اس کا علاج کیا جاتا تھا اور آفت زدہ کو بھی اس کا ورد رکھنے کا حکم دیا کرتے تھے اور معوذتین پڑھنے کو بھی فرمایا کرتے تھے۔ (زادالمعاد)

مکھی:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اسے غوطہ دے کر نکال دو کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفاء۔ (صحیحین، زادالمعاد)

Marfat.com

⑦ اور وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کیا اور اس قدر چھپا کر کیا کہ گویا اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہیں کہ اس کا داہنا ہاتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کیا خرچ کر رہا ہے اور کس کو دے رہا ہے۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم، معارف الحدیث)

نیک کام کا اجراء:

حضرت ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص اسلام میں اچھا طریقہ نکالتا ہے اس کو اس کا ثواب اور اس کے بعد جو اس طریقہ پر عمل کریں گے ان سب کا ثواب ملے گا اور عمل کرنے والوں کا ثواب بھی کم نہیں کیا جاتا، اور جو شخص اسلام میں کسی بُرے طریقہ کی بنیاد ڈالتا ہے اس کی گردن پر اس کا گناہ اور ان تمام لوگوں کا گناہ ہوتا ہے جو اس کے بعد اس طریقہ پر عمل کریں گے اور عمل کرنے والوں کے ذمہ جو گناہ ہیں ان میں بھی کچھ کمی نہیں آتی۔ (ابن ماجہ)

احسان:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم دوسروں کی دیکھا دیکھی کام کرنے والے مت بنو اور نہ یہ کہنے والے بنو کہ اگر اور لوگ احسان کریں گے تو ہم بھی احسان کریں گے اور دوسرے لوگ ظلم کا رویہ اختیار کریں گے تو ہم بھی ویسا ہی کریں گے، بلکہ اپنے دلوں کو اس پر پکا کرو کہ اگر اور لوگ احسان کریں تب بھی تم احسان کرو گے اور اگر اور لوگ بُرا سلوک کریں تب بھی تم ظلم اور بُرائی کا رویہ اختیار نہ کرو گے (بلکہ احسان ہی کرو گے)۔ (رواہ الترمذی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کا جو بندہ بے شوہر والی اور بے سہارا کسی عورت اور کسی مسکین اور حاجت مند آدمی کے کاموں میں دوڑ دھوپ کرتا ہو وہ اجر و ثواب میں اس مجاہد بندے کی طرح ہے جو اللہ کی راہ میں دوڑ دھوپ کرتا ہو۔ راوی کہتے ہیں: اور میرا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ وہ اس شب بیدار کی طرح ہے جو رات بھر نماز پڑھتا ہو اور تھکتا نہ ہو اور اس دائمی روزہ دار کی طرح ہے جو ہمیشہ روزہ رکھتا ہو، کبھی بغیر روزے کے رہتا ہی نہ ہو۔ (صحیح بخاری و مسلم، معارف الحدیث)

توکل اور رضا بالقضاء:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

میری اُمت میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے، یہ وہ بندگانِ خدا ہوں گے جو منتر نہیں کراتے اور شگونِ بد نہیں لیتے اور نہ فالِ بد کے قائل ہیں اور اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آدمی کی نیک بختی اور خوش نصیبی میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لیے جو فیصلہ ہو وہ اس پر راضی رہے، اور آدمی کی بدبختی اور بدنصیبی میں سے یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے خیر اور بھلائی کا طالب نہ ہو اور اس کی بدنصیبی اور بدبختی یہ بھی ہے کہ وہ اپنے بارے میں اللہ تعالیٰ کے فیصلہ سے ناخوش ہو۔ (مسند احمد، جامع ترمذی، معارف الحدیث)

کام میں متانت اور وقار:

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھی سیرت اور اطمینان و وقار سے اپنے کام انجام دینے کی عادت اور میانہ روی ایک حصہ ہے نبوت کے چوبیس حصوں میں سے۔ (جامع ترمذی، معارف الحدیث)

صدق مقالی اور انصاف:

حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ میری اُمت اسی وقت تک برسبز رہے گی جب تک یہ تین خصلتیں اس میں باقی رہیں گی:

① ایک تو یہ کہ جب وہ بات کریں تو سچ بولیں۔
② دوسری یہ کہ جب وہ لوگوں کے معاملات کا فیصلہ کریں تو انصاف کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔
③ تیسری یہ کہ جب ان سے رحم کی درخواست کی جائے تو وہ کمزوروں پر رحم کریں۔ (متفق علیہ، ابویعلیٰ)

جذبات پر قابو:

حضور ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: جس آدمی میں یہ تین باتیں نہ ہوں اس کا کوئی عمل کام نہ آئے گا:

① ایک تو یہ کہ وہ اپنے جذباتِ نفسانی کی باگ ڈھیلی نہ ہونے دے۔
② دوسرے یہ کہ اگر کوئی نادان آدمی اس پر حملہ کرے تو وہ تحمل سے خاموش ہو جائے۔
③ تیسرے یہ کہ لوگوں کے درمیان حسنِ اخلاق کے ساتھ زندگی بسر کرے۔ (طبرانی)

Marfat.com

جنت کی ذمہ داری:

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمانو! اگر تم چھ باتوں کا ذمہ کر لو تو میں تمہارے لیے جنت کا ذمہ کرتا ہوں:

① ایک تو یہ کہ جب تم بولو تو سچ بولو۔

② دوسرے یہ کہ جب تم وعدہ کرو تو اس کو پورا کرو۔

③ تیسرے یہ کہ جب تمہارے پاس امانت رکھوائی جائے تو اس میں خیانت نہ کرو۔

④ چوتھے یہ کہ تم اپنی نظریں نیچی رکھا کرو۔

⑤ پانچویں یہ کہ ظلم کرنے سے اپنے ہاتھ روکے رکھو۔

⑥ چھٹے یہ کہ اپنے جذبات نفسانی کی باگ ڈھیلی نہ ہونے دو۔ (مسند احمد، حاکم)

جنت کی بشارت:

ایک دفعہ حضور اقدس ﷺ نے جنت کا ذکر فرمایا اور اس کی خوبی اور وسعت بیان کی، ایک صحابی جو مجلس میں حاضر تھے بے تابانہ بولے کہ یا رسول اللہ ﷺ! یہ جنت کس کو ملے گی؟ فرمایا: جس نے خوش کلامی کی، بھوکوں کو کھانا کھلایا، اکثر روزے رکھے اور اس وقت نماز پڑھی جب دنیا سوتی ہو۔ (ترمذی، سیرت النبی ﷺ)

صدق و امانت اور کذب و خیانت:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سچائی کو لازم پکڑو اور ہمیشہ سچ بولو کیونکہ سچ بولنا نیکی کے راستے پر ڈال دیتا ہے اور نیکی جنت تک پہنچا دیتی ہے، اور آدمی جب ہمیشہ ہی سچ بولتا ہے اور سچائی ہی کو اختیار کر لیتا ہے تو وہ مقام صدیقیت تک پہنچ جاتا ہے اور اللہ کے یہاں صدیقین میں لکھ لیا جاتا ہے، اور جھوٹ سے ہمیشہ بچتے رہو کیونکہ جھوٹ بولنے کی عادت آدمی کو بدکاری کے راستے پر ڈال دیتی ہے اور بدکاری اس کو دوزخ تک پہنچا دیتی ہے اور آدمی جھوٹ بولنے کا عادی ہو جاتا ہے اور جھوٹ کو اختیار کر لیتا ہے تو انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ کے یہاں کذابین میں لکھ لیا جاتا ہے۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم، معارف الحدیث)

اللہ اور رسول ﷺ کی حقیقی محبت:

عبدالرحمٰن بن ابی قراد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن وضو کیا تو

Marfat.com

آپ ﷺ کے صحابہ وضو کا پانی لے لے کر (اپنے چہروں اور جسموں پر) ملنے لگے، آپ ﷺ نے فرمایا: تم کو کیا چیز اس فعل پر آمادہ کرتی ہے اور کون سا جذبہ تم سے یہ کام کراتا ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت! ان کا یہ جواب سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کی یہ خوشی ہو اور وہ یہ چاہے کہ اس کو اللہ اور رسول ﷺ سے حقیقی محبت ہو یا یہ کہ اللہ اور رسول ﷺ اس سے محبت کریں تو اسے چاہیے کہ جب وہ بات کرے تو ہمیشہ سچ بولے اور جب کوئی امانت اس کے سپرد کی جائے تو ادنیٰ خیانت کے بغیر اس کو ادا کرے اور جس کے پڑوس میں اس کا رہنا ہو اس کے ساتھ بہتر سلوک کرے۔ (شعب الایمان للبیہقی، معارف الحدیث)

امانت:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص کسی سے کوئی بات کہے (یعنی ایسی بات جس کا اخفاء وہ پسند کرتا ہے) اور پھر وہ چلا جائے تو وہ امانت ہے (یعنی سننے والے کے لیے امانت کی مانند ہے اور اس بات کی حفاظت امانت کی طرح کرنا چاہیے)۔ (ترمذی، ابوداؤد، مشکوٰۃ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا کوئی خطبہ شاید ہی ایسا ہو جس میں آپ ﷺ نے یہ نہ فرمایا ہو کہ: ''جس میں امانت نہیں اس کا ایمان نہیں، اور جس کا عہد (وعدہ) مضبوط نہیں اس کا دین نہیں۔'' (مشکوٰۃ)

عمر کا لحاظ:

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو اپنے چھوٹوں پر رحم نہ کھائے، بڑوں کی تعظیم نہ کرے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرے وہ ہمارے مشرب کا انسان نہیں۔ (ترمذی، ترجمان السنۃ)

شرم وحیاء:

حضور اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: ہر مومن کا ایک اخلاق ممتاز ہوتا ہے، ہمارے دین کا ممتاز اخلاق شرم کرنا ہے۔ (مالک، معارف الحدیث)

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ کسی بندے کو ہلاک کرنا چاہتا ہے تو اس سے حیاء چھین لیتا ہے، جب اس میں شرم نہیں رہتی تو وہ لوگوں کی نظروں میں حقیر ومبغوض بن جاتا ہے،

Marfat.com

جب اس کی حالت اس نوبت کو پہنچ جاتی ہے تو پھر اس سے امانت کی صفت بھی چھین لی جاتی ہے' جب اس میں امانت داری نہیں رہتی تو وہ خیانت در خیانت میں مبتلا ہونے لگتا ہے' اس کے بعد اس سے صفتِ رحمت اٹھا لی جاتی ہے پھر تو وہ پھٹکارا مارا مارا پھرنے لگتا ہے' جب تم اس کو اس طرح مارا مارا پھرتا دیکھو تو وہ وقت قریب آجاتا ہے کہ اس سے رشتہ اسلام ہی چھین لیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ایسی حیاء کرو جیسی اس سے حیاء کرنی چاہیے' مخاطبین نے عرض کیا: الحمدللہ! ہم اللہ سے حیاء کرتے ہیں' آپ ﷺ نے فرمایا: یہ نہیں (یعنی حیاء کا مفہوم اتنا محدود نہیں ہے جتنا کہ تم سمجھ رہے ہو) بلکہ اللہ تعالیٰ سے حیاء کرنے کا حق یہ ہے کہ سر اور سر میں جو افکار و خیالات ہیں ان سب کی نگہداشت کرو اور پیٹ کی اور جو کچھ اس میں بھرا ہے اس سب کی نگرانی کرو (یعنی برے خیالات سے دماغ کی اور حرام و ناجائز غذا سے پیٹ کی حفاظت کرو) اور موت اور موت کے بعد قبر میں جو حالت ہونی ہے اس کو یاد کرو' اور جو شخص آخرت کو اپنا مقصد بنائے گا وہ دنیا کی آرائش و عشرت سے دست بردار ہو جائے گا اور اس چند روزہ زندگی کے عیش کے مقابلہ میں آگے آنے والی دنیا کی کامیابی کو اپنے لیے پسند اور اختیار کرے گا' پس جس نے یہ کیا' سمجھو کہ اللہ تعالیٰ سے حیاء کرنے کا حق اس نے ادا کیا۔ (جامع ترمذی' معارف الحدیث)

نرم مزاجی:

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی نرمی کی صفت سے محروم کیا گیا وہ سارے خیر سے محروم کیا گیا۔ (معارف الحدیث)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم کو ایسے شخص کی خبر نہ دوں جو دوزخ کے لیے حرام ہے اور دوزخ کی آگ اس پر حرام ہے؟ سنو سنو! میں بتاتا ہوں کہ دوزخ کی آگ حرام ہے ہر ایسے شخص پر جو مزاج کا تیز نہ ہو' نرم ہو' لوگوں سے قریب ہونے والا ہو' نرم خو ہو۔ (معارف الحدیث' ابوداؤد' ترمذی)

ایفائے وعدہ اور وعدہ خلافی:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ

Marfat.com

آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی آدمی نے اپنے کسی بھائی سے آنے کا وعدہ کیا اور اس کی نیت بھی تھی کہ وہ وعدہ پورا کرے گا لیکن (کسی وجہ سے) وہ مقررہ وقت پر نہیں آیا تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ (سنن ابی داؤد، جامع ترمذی، معارف الحدیث)

تواضع:

رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو وحی بھیجی ہے کہ تواضع یعنی فروتنی اختیار کرو کہ کوئی ایک دوسرے پر فخر نہ کرے اور کوئی کسی پر زیادتی نہ کرے۔ (مشکوٰۃ)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک دن بر سر منبر ارشاد فرمایا کہ لوگو! فروتنی اور خاکساری اختیار کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ فرماتے تھے: جس نے اللہ کے لیے (یعنی اللہ کا حکم سمجھ کر اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لیے) خاکساری کا رویہ اختیار کیا (اور بندگانِ خدا کے مقابلہ میں اپنے آپ کو اُونچا کرنے کی بجائے نیچا رکھنے کی کوشش کی) تو اللہ تعالیٰ اس کو بلند کرے گا، جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ اپنے خیال اور اپنی نگاہ میں تو چھوٹا ہوگا لیکن عام بندگانِ خدا کی نگاہوں میں اُونچا ہوگا، اور جو کوئی تکبر اور بڑائی کا رویہ اختیار کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو نیچے گرا دے گا، جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ عام لوگوں کی نگاہوں میں ذلیل و خوار ہو جائے گا اگرچہ خود اپنے خیال میں بڑا ہوگا لیکن دوسروں کی نظر میں وہ کتوں اور خنزیروں سے بھی زیادہ ذلیل اور بے وقعت ہو جائے گا۔ (شعب الایمان، للبیہقی)

عفوالٰہی سے محرومی:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت میں کوئی کلام نہیں کرے گا، اور ان کا تزکیہ نہیں کرے گا، اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ ان کی طرف نگاہ بھی نہیں کرے گا اور ان کے لیے آخرت میں دردناک عذاب ہے: ① ایک بوڑھا زانی ② دوسرا جھوٹا فرماں روا ③ تیسرا نادار و غریب متکبر۔ (صحیح مسلم، معارف الحدیث)

ادائے شکر:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نعمت کے اول میں ''بسم اللہ'' اور آخر میں ''الحمدللہ'' ہو اس نعمت سے قیامت میں سوال نہیں

ہوگا۔ (ابن حبان)

صبر:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تم کو ایسی چیزیں نہ بتلاؤں جن سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹاتا ہے اور درجوں کو بڑھاتا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: ضرور بتلائیں یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا وضو کا کامل کرنا' ناگواری کی حالت میں (کہ کسی وجہ سے وضو کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے مگر پھر ہمت کرتا ہے)' اور بہت سے قدم اٹھانا مسجدوں کی طرف (یعنی دُور سے آنا یا بار بار آنا) اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ الخ (مسلم و ترمذی)

فائدہ: ایسے وقت وضو کرنا صبر کی ایک مثال ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی بندہ کا بچہ مرجاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: تم نے میرے بندہ کے بچہ کی جان لے لی؟ وہ کہتے ہیں: ہاں! پھر فرماتا ہے: میرے بندے نے کیا کہا؟ وہ کہتے ہیں: آپ کی حمد (وثناء) کی اور ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ﴾ کہا' پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے کے لیے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔ (احمد ترمذی' حیات المسلمین)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: چار چیزیں ایسی ہیں کہ وہ جس شخص کو مل گئیں اس کو دُنیا و آخرت کی بھلائیاں مل گئیں۔ دل شکر کرنے والا اور زبان ذکر کرنے والی اور بدن جو بلا پر صابر ہو اور بی بی جو اپنی جان اور شوہر کے مال میں اس سے خیانت نہیں کرنا چاہتی۔ (بیہقی' حیات المسلمین)

خلاصہ ✿ کوئی وقت خالی نہیں کہ انسان پر کوئی نہ کوئی حالت نہ ہوتی ہو خواہ طبیعت کے موافق' خواہ طبیعت کے مخالف' اول حالت پر شکر کا حکم ہے' دوسری حالت میں صبر کا حکم ہے تو صبر و شکر ہر وقت کرنے کے کام ہوئے' مسلمانو! اس کو نہ بھولنا' پھر دیکھنا ہر وقت کیسی لذت و راحت میں رہوگے۔ (حیات المسلمین)

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبر کرنے کی کوشش کرے گا خدا اس کو صبر بخشے گا اور صبر سے زیادہ بہتر اور بہت سی بھلائیوں کو سمیٹنے والی بخشش اور کوئی نہیں۔ (بخاری و مسلم)

صبر و شکر:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ایسے شخص کو دیکھے جو مال و دولت اور جسمانی بناوٹ یعنی شکل و صورت میں اس سے بڑھا ہوا ہے (اور اس کی وجہ سے اس کے دل میں حرص و طمع اور شکایت پیدا ہو) تو اس کو چاہیے کہ کسی ایسے بندہ کو دیکھے جو ان چیزوں میں اس سے بھی کمتر ہو (تاکہ بجائے حرص و طمع کے اور شکایت کے صبر و شکر پیدا ہو)۔ (بخاری و مسلم، معارف الحدیث)

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بندہ مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے، اس کے ہر معاملہ اور ہر حال میں اس کے لیے خیر ہی خیر ہے، اگر اس کو خوشی، راحت اور آرام پہنچے تو وہ اپنے رب کا شکر ادا کرتا ہے اور یہ اس کے لیے خیر ہی خیر ہے، اور اگر اسے کوئی دکھ اور رنج پہنچتا ہے تو وہ (اس کو بھی اپنے حکیم و کریم رب کا فیصلہ سمجھتے ہوئے اور اس کی مشیت پر یقین کرتے ہوئے) اس پر صبر کرتا ہے اور یہ صبر بھی اس کے لیے سراسر خیر اور موجبِ برکت ہوتا ہے۔ (معارف الحدیث، مسلم)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو بندہ کسی جانی یا مالی مصیبت میں مبتلا ہو اور وہ کسی سے اس کا اظہار نہ کرے اور نہ لوگوں سے شکوہ و شکایت کرے تو اللہ تعالیٰ کا ذمہ ہے کہ وہ اس کو بخش دیں۔ (معجم اوسط طبرانی، معارف الحدیث)

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) نے آنحضرت ﷺ کے پاس کہلا بھیجا کہ میرے بچے کا آخری دم ہے اور چل چلاؤ کا وقت ہے، لہٰذا آپ اس وقت تشریف لے آئیں، آپ ﷺ نے اس کے جواب میں کہلا کے بھیجا اور پیام دیا کہ بیٹی! اللہ تعالیٰ کسی سے جو کچھ لے وہ بھی اسی کا ہے اور کسی کو جو کچھ دے وہ بھی اسی کا ہے، الغرض ہر چیز ہر حال میں اسی کی ہے (اگر کسی کو دیتا ہے تو اپنی چیز دیتا ہے اور کسی سے لیتا ہے تو اپنی چیز لیتا ہے) اور ہر چیز کے لیے اس کی طرف سے ایک مدت اور وقت مقرر ہے (اور اس وقت کے آجانے پر وہ اس دنیا سے اٹھالی جاتی ہے) پس چاہیے کہ تم صبر کرو اور اللہ تعالیٰ سے اس صدمہ کے اجر و ثواب کی طالب بنو، صاحبزادی صاحبہ نے پھر آپ ﷺ کے پاس پیغام بھیجا اور قسم دی کہ اس وقت حضور ضرور ہی تشریف لے آئیں۔ پس آپ ﷺ اٹھ کر

چل دیئے اور آپ ﷺ کے اصحاب میں سے سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، ابی بن کعب اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم اور بعض اور لوگ بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہوئے، پس وہ بچہ اٹھا کر آپ ﷺ کی گود میں دیا گیا اور اس کا سانس اکھڑ رہا تھا، اس کے اس حال کو دیکھ کر جناب رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے، اس پر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: حضرت! یہ کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ رحمت کے اس جذبے کا اثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھ دیا ہے اور اللہ کی رحمت انہی بندوں پر ہوگی جن کے دلوں میں رحمت کا یہ جذبہ ہو (اور جن کے دل سخت اور رحمت کے جذبے سے خالی ہوں گے وہ خدا کی رحمت کے مستحق نہ ہوں گے)۔ (بخاری ومسلم، معارف الحدیث)

سخاوت و بخل:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کو ارشاد ہے کہ تم دوسروں پر خرچ کرتے رہو، میں تم پر خرچ کرتا رہوں گا۔ (بخاری ومسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حرص و بخل اور ایمان کبھی ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے (یعنی بخل، کنجوسی اور ایمان کا کوئی جوڑ نہیں)۔ (سنن نسائی)

قناعت و استغناء:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ طلب کیا، آپ ﷺ نے ان کو عطا فرمایا (لیکن ان کی مانگ ختم نہیں ہوئی) اور انہوں نے پھر طلب کیا، آپ ﷺ نے پھر ان کو عطا فرما دیا یہاں تک کہ جو کچھ آپ ﷺ کے پاس تھا وہ سب ختم ہو گیا اور کچھ نہ رہا، تو آپ ﷺ نے ان انصاریوں سے فرمایا: سنو! جو مال و دولت بھی میرے پاس ہوگا اور کہیں سے آئے گا میں اس کو تم سے بچا کر نہیں رکھوں گا اور اپنے پاس ذخیرہ جمع نہیں کروں گا بلکہ تم کو دیتا رہوں گا، لیکن یہ بات خوب سمجھ لو کہ اس طرح مانگ مانگ کر حاصل کرنے سے آسودگی اور خوش عیشی حاصل نہیں ہوگی بلکہ اللہ تعالیٰ کا قانون یہ ہے کہ جو کوئی خود عفیف بننا چاہتا ہے (یعنی دوسرے کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے اپنے کو بچانا چاہتا ہے) تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتا ہے اور سوال کی ذلت سے اس کو بچاتا ہے، اور جو کوئی بندوں کے

Marfat.com

سامنے اپنی محتاجی ظاہر کرنے سے بچنا چاہتا ہے (یعنی اپنے کو بندوں کا محتاج اور نیاز مند بنانا نہیں چاہتا) تو اللہ تعالیٰ اس کو بندوں سے بے نیاز کر دیتا ہے' اور جو کوئی کسی کٹھن موقع پر اپنی طبیعت کو مضبوط کر کے صبر کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو صبر کی توفیق دے دیتا ہے (اور صبر کی حقیقت اس کو نصیب ہو جاتی ہے) اور کسی بندہ کو بھی صبر سے زیادہ وسیع کوئی نعمت عطا نہیں ہوئی۔ (سنن ابوداؤد' معارف الحدیث)

کفایت شعاری:

حضرت انس و ابوامامہ و ابن عباس و علی رضوان اللہ علیہم اجمعین سے (مجموعاً و مرفوعاً) روایت ہے کہ میانہ روی کی چال چلنا (یعنی نہ کنجوسی کرے اور نہ فضول اڑائے بلکہ سوچ سمجھ کر اور سنبھال کر' ہاتھ روک کر کفایت شعاری اور انتظام و اعتدال کے ساتھ ضرورت کے موقعوں پر مال صرف کرے تو اس طرح خرچ کرنا بھی) آدھی کمائی ہے' جو شخص (خرچ کرنے میں اس طرح) بیچ کی چال چلے وہ محتاج نہیں ہوتا اور فضول اڑانے میں زیادہ مال بھی نہیں رہتا۔ (عن عسکری و دیلمی وغیرہما)

معافی چاہنا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کے ذمہ اپنے کسی مسلمان بھائی کا کوئی حق ہو (مثلاً غیبت کی ہو یا مال تلف کیا ہو) پس اس کو چاہیے کہ آج (دنیا میں) ان حق تلفیوں کو اس سے معاف کرائے قبل اس کے کہ (قیامت میں) اس کے پاس نہ دینار ہوگا نہ درہم' اگر اس کے پاس نیک عمل ہوگا تو بقدر اس کے ظلم کے اس کا نیک عمل اس سے لے لیا جائے گا اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو اس کے مظلوم بھائی کی برائیاں لے کر اس کے اوپر لادی جائیں گی۔ (مشکوٰۃ)

خطا معاف کرنا:

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن ایک پکارنے والا پکار کر کہے گا: وہ لوگ کہاں ہیں جو لوگوں کی خطائیں معاف کر دیا کرتے تھے؟ وہ اپنے پروردگار کے حضور میں آئیں اور اپنا انعام لے جائیں' کیونکہ ہر مسلمان جس کی یہ عادت تھی بہشت میں داخل ہونے کا حقدار ہے۔ (ابوالشیخ فی الثواب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جو آدمی چاہتا ہے کہ قیامت کے دن اس کے درجے

Marfat.com

بلند ہوں اس کو چاہیے کہ وہ اس آدمی سے درگزر کرے جس نے اس پر ظلم کیا ہو اور اس کو دے جس نے اس کو نہ دیا ہو اور اس کے ساتھ رشتہ جوڑے جس نے اس سے رشتہ توڑا ہو اور اس کے ساتھ تحمل کرے جس نے اس کو بُرا کہا ہو۔ (ابن عساکر عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں اپنے خادم (غلام یا نوکر) کا قصور کتنی دفعہ معاف کروں؟ آپ ﷺ نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا اور خاموش رہے‘ اس نے پھر وہی عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! میں اپنے خادم کو کتنی دفعہ معاف کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر روز ستر دفعہ! (جامع ترمذی‘ معارف الحدیث)

خاموشی:

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو درجہ خاموشی کی وجہ سے انسان کو ملتا ہے وہ ساٹھ برس کی نفل عبادت سے بہتر ہے۔ (مشکوٰۃ)

ایثار:

رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابوبکر! تین باتیں ہیں جو سب کی سب حق ہیں:

① جس بندہ پر کوئی ظلم کیا جائے اور پھر وہ محض اللہ کے واسطے اس سے چشم پوشی کرلے تو بوجہ اس ظلم کے اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے۔

② جو بندہ بقصد صلہ رحمی کے بخشش کا کوئی دروازہ کھولتا ہے تو اللہ تعالیٰ بوجہ اس کی خصلت (صلہ رحمی) کے اس کے مال میں زیادتی کردیتا ہے۔

③ اور جو بندہ سوال کا دروازہ کھولتا ہے اور اس سے اس کا ارادہ یہ ہوتا ہے کہ مال میں کثرت ہو تو اللہ تعالیٰ اس خصلت (سوال) کی وجہ سے اس کی تنگدستی میں اضافہ ہی فرماتا رہے گا۔ (مشکوٰۃ)

ترک لایعنی:

حضرت علی بن الحسین زین العابدین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کے اسلام کے حسن وکمال میں یہ بھی ہے کہ جو بات اس کے لیے ضروری اور مفید نہ ہو

Marfat.com

اس کو چھوڑ دے۔ (مشکوٰۃ)

رحم دلی اور بے رحمی:

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت سے محروم رہیں گے جن کے دلوں میں دوسرے آدمیوں کے لیے رحم نہیں ہے اور جو دوسروں پر ترس نہیں کھاتے۔ (بخاری و مسلم، معارف الحدیث)

نیکی:

حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے وابصہ! تو یہ پوچھنے آیا ہے کہ نیکی کیا چیز ہے اور گناہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! (یہ سن کر) آپ ﷺ نے انگلیوں کو اکٹھا کیا اور میرے سینے پر مار کر فرمایا: اپنے نفس سے پوچھ! اپنے دل سے پوچھ! تین مرتبہ یہ الفاظ فرمائے اور پھر فرمایا: نیکی یہ ہے کہ جس سے نفس کو سکون ہو اور جس سے دل کو سکون ہو، اور گناہ وہ ہے جو نفس میں خلش پیدا کرے اگرچہ لوگ اس کے جواز کا فتویٰ دیں۔ (مسند احمد، دارمی، مشکوٰۃ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم ﷺ کا ارشاد ہے: تم کسی چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو حقیر سمجھ کر ترک نہ کیا کرو اور کچھ نہ ہو سکے تو اپنے مسلمان بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات ہی کر لیا کرو۔ (مسلم)

صدقاتِ جاریہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ علم کی اشاعت کرنا، نیک اولاد چھوڑ جانا، مسجد یا مسافر خانہ بنانا، قرآن مجید ورثہ میں چھوڑنا، نہر جاری کرنا اور جیتے جی تندرستی کی حالت میں اپنے مال میں سے خیرات کرنا، یہ سب باتیں ایسی ہیں جن کا ثواب مرنے کے بعد مسلمان کو ملتا رہتا ہے۔ (ابن ماجہ)

تدبر و تفکر:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانو! اپنے دلوں کو سوچنے کی عادت ڈالو اور خدا کی نعمتوں پر غور کیا کرو مگر خدا کی ہستی پر غور نہ کرنا۔ (ابو الشیخ فی العظمۃ)

Marfat.com

اخلاق رذیلہ

خود بینی:

زواجر میں دیلمی کے حوالہ سے بیان کیا گیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خود بینی ایسی بُری بلا ہے کہ اس سے ستر برس کے بہترین عمل برباد ہو جاتے ہیں۔ (دیلمی)

بے حیائی کی اشاعت:

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں: بے حیائی کی باتیں کرنے والا اور ان کی اشاعت کرنے والا اور پھیلانے والا دونوں گناہ میں برابر ہیں۔ (الادب المفرد)

دوسروں کو حقیر سمجھنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے' اس پر کوئی ظلم و زیادتی نہ کرے (اور جب وہ اس کی مدد و اعانت کا محتاج ہو تو اس کی مدد کرے) اور اس کو بے مدد کے نہ چھوڑے اور اس کو حقیر نہ جانے اور نہ اس کے ساتھ حقارت کا برتاؤ کرے (کیا خبر ہے کہ اس کے دل میں تقویٰ ہو جس کی وجہ سے وہ اللہ کے نزدیک مقرب و مکرم ہو)' پھر آپ ﷺ نے تین بار اپنے سینے کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ تقویٰ یہاں ہوتا ہے (ہو سکتا ہے کہ تم کسی کو ظاہری حال سے معمولی آدمی سمجھتے ہو اور اپنے دل کے تقویٰ کی وجہ سے وہ اللہ کے نزدیک محترم ہو' اس لیے کبھی مسلمان کو حقیر نہ سمجھو) آدمی کے برا ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے اور اس کے ساتھ حقارت سے پیش آئے' مسلمان کی ہر چیز دوسرے مسلمان کے لیے قابلِ احترام ہے' اس کا خون' اس کا مال اور اس کی آبرو (اس لیے ناحق اس کا خون گرانا' اس کا مال لینا اور اس کی آبرو ریزی کرنا یہ سب حرام ہیں)۔ (صحیح مسلم' معارف الحدیث)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ علاماتِ قیامت میں یہ بات بھی ہے کہ معمولی طبقے کے لوگ بڑے بڑے مکان اور اونچی اونچی حویلیاں بنا کر ان پر فخر کریں گے۔ (بخاری و مسلم)

Marfat.com

ریاء:

محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے تمہارے بارے میں سب سے زیادہ خطرہ ''شرکِ اصغر'' کا ہے۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! شرکِ اصغر کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ریاء (یعنی کوئی نیک کام لوگوں کے دکھاوے کے لیے کرنا)۔ (معارف الحدیث' مسند احمد)

اخلاص و للّٰہیت (یعنی ہر نیک عمل کا اللہ تعالیٰ کی رضا و رحمت کی طلب میں کرنا) جس طرح ایمان و توحید کا تقاضا اور عمل کی جان ہے' اسی طرح ریاء و سمعہ یعنی مخلوق کے دکھاوے اور دنیا میں شہرت اور ناموری کے لیے نیک عمل کرنا ایمان و توحید کے منافی اور ایک قسم کا شرک ہے۔ (معارف الحدیث)

شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے' آپ ﷺ فرماتے تھے: جس نے دکھاوے کے لیے نماز پڑھی اس نے شرک کیا' جس نے دکھاوے کے لیے روزہ رکھا اس نے شرک کیا' اور جس نے دکھاوے کے لیے صدقہ و خیرات کیا اس نے شرک کیا۔ (مسند احمد' معارف الحدیث)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آخری زمانہ میں کچھ ایسے مکار لوگ پیدا ہوں گے جو دین کی آڑ میں دنیا کا شکار کریں گے' وہ لوگوں پر اپنی درویشی و مسکینی ظاہر کرنے اور ان کو متاثر کرنے کے لیے بھیڑوں کی کھال کا لباس پہنیں گے' ان کی زبانیں شکر سے زیادہ میٹھی ہوں گی مگر ان کے سینہ میں بھیڑیوں کے سے دل ہوں گے (ان کے بارے میں) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: کیا یہ لوگ میرے ڈھیل دینے سے دھوکا کھا رہے ہیں یا مجھ سے نڈر ہو کر میرے مقابلے میں جرأت کر رہے ہیں؟ پس مجھے قسم ہے کہ میں ان مکاروں پر انہیں میں سے ایسا فتنہ پیدا کروں گا جو ان میں کے عقلمندوں اور داناؤں کو بھی حیران بنا کر چھوڑے گا۔ (جامع ترمذی)

زنا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دونوں آنکھوں کا زنا (شہوت سے) نگاہ کرنا ہے' اور دونوں کانوں کا زنا (شہوت سے) باتیں سننا ہے

اور زبان کا زنا (شہوت سے) باتیں کرنا ہے' اور ہاتھ کا زنا (شہوت سے) کسی کا ہاتھ وغیرہ پکڑنا ہے اور پاؤں کا زنا (شہوت سے) قدم اٹھا کر جانا ہے اور قلب کا زنا یہ ہے کہ (شہوت سے) وہ خواہش کرتا ہے اور تمنا کرتا ہے۔ (مسلم' حیات المسلمین)

غُصّہ:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو چاہیے کہ بیٹھ جائے' پس اگر بیٹھنے سے غصہ فرو ہو جائے تو فبہا اور اگر پھر بھی غصہ باقی رہے تو چاہیے کہ لیٹ جائے۔ (مسند احمد' جامع ترمذی' معارف الحدیث)

سہل بن معاذ اپنے والد ماجد حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص پی جائے غصہ کو درآنحالیکہ اس میں اتنی طاقت اور قوت ہے کہ اپنے غصے کے تقاضے کو وہ نافذ اور پورا کر سکتا ہے (لیکن اس کے باوجود محض اللہ کے لیے اپنے غصہ کو پی جاتا ہے اور جس پر اس کو غصہ ہے اس کو کوئی سزا نہیں دیتا) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ساری مخلوق کے سامنے اس کو بلائیں گے اور اس کو اختیار دیں گے کہ حورانِ جنت میں سے جس حور کو چاہے اپنے لیے انتخاب کر لے۔ (جامع ترمذی' سنن ابی داؤد' معارف الحدیث)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ مسلمانو! اگر تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اس کو لازم ہے کہ وہ خاموش ہو جائے۔ (عن ابن عباس رضی اللہ عنہما)

'وہ آدمی طاقت ور نہیں ہے جو لوگوں کو دباتا اور مغلوب کرتا ہو بلکہ وہ آدمی طاقت ور ہے جو اپنے نفس کو دبا سکتا ہو اور مغلوب کر سکتا ہو۔ (عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ' معارف الحدیث)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ رضائے الٰہی کے لیے غصہ کے گھونٹ کو پی جانے سے بڑھ کر کوئی دوسرا گھونٹ نہیں ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب غصہ آئے تو وضو کر لینا چاہیے' اگر کھڑے ہونے کی حالت میں غصہ آئے تو بیٹھ جائے' اگر بیٹھنے کی حالت میں غصہ آئے تو لیٹ جائے' غصہ کے وقت ﴿اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ﴾ پڑھنے سے غصہ جاتا رہتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

غیبت:

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

Marfat.com

فرمایا: غیبت زنا سے زیادہ سخت اور سنگین ہے، بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ حضرت! غیبت زنا سے زیادہ سنگین کیونکر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (بات یہ ہے کہ) آدمی اگر بدبختی سے زنا کر لیتا ہے تو صرف توبہ کرنے سے اس کی معافی اور مغفرت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو سکتی ہے، مگر غیبت کرنے والے کو جب تک خود وہ شخص معاف نہ کر دے جس کی اس نے غیبت کی ہے اس کی معافی اور بخشش اللہ کی طرف سے نہیں ہو گی۔ (معارف الحدیث، شعب الایمان للبیہقی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کس کو کہتے ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ معلوم ہے، آپ نے فرمایا: تمہارا اپنے بھائی کی کوئی ایسی برائی کا ذکر کرنا، جو واقعۃً اس میں موجود ہو، اور اگر اس میں وہ برائی اور عیب موجود ہی نہیں ہے (جو تم نے اس کی طرف منسوب کر کے ذکر کیا) تو پھر تو یہ بہتان ہوا اور یہ غیبت سے بھی زیادہ سخت اور سنگین ہے۔

(معارف الحدیث، حیات المسلمین، صحیح مسلم)

خیانت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے تمہیں قابلِ اعتماد سمجھ کر اپنی امانت تمہارے پاس رکھی ہے اس کی امانت واپس کر دو، اور جو تم سے خیانت کرے تو تم اس کے ساتھ خیانت کا معاملہ نہ کرو، بلکہ اپنا حق وصول کرنے کے لیے دوسرے جائز طریقے اختیار کرو۔ (ترمذی)

بدگمانی:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے آپ کو بدگمانیوں سے بچاؤ، اس لیے کہ بدگمانی کے ساتھ جو بات کی جائے گی وہ سب سے زیادہ جھوٹی بات ہو گی اور دوسرے کے معاملات میں معلومات حاصل کرتے مت پھرو اور نہ ٹوہ میں لگو اور نہ آپس میں تنا جش کرو اور نہ ایک دوسرے سے بغض رکھو اور نہ ایک دوسرے کی کاٹ میں لگو، اور اللہ کے بندے بنو، آپس میں بھائی بھائی بن کر زندگی گزارو۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم کو اس بات کا حکم اور ہدایت کی گئی ہے کہ اپنے خادموں سے اپنے مال و متاع کو مقفل رکھیں اور ان کو اگر استعمال کے لیے کچھ دیا جائے تو ناپ

Marfat.com

کر یا گن کر دیں (اس خیال سے) کہ کہیں ان کی عادت نہ بگڑ جائے یا ہم میں سے کسی کو کوئی بدگمانی نہ ہو۔ (بخاری الادب المفرد)

دورُخی:

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا میں جو شخص دو رُخا ہوگا اور منافقوں کی طرح مختلف لوگوں سے مختلف قسم کی باتیں کرے گا' قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔ (معارف الحدیث' سنن ابی داؤد)

چغل خوری:

عبدالرحمٰن بن غنم اور اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے بہترین بندے وہ ہیں جن کو دیکھ کر اللہ یاد آئے' اور بدترین بندے وہ ہیں جو چغلیاں کھانے والے' دوستوں میں جدائی ڈالنے والے ہیں' اور جو اس کے طالب اور ساعی رہتے ہیں کہ اللہ کے پاک دامن بندوں کو کسی گناہ سے ملوث یا کسی مصیبت اور پریشانی میں مبتلا کریں۔ (مسند احمد' شعب الایمان للبیہقی' معارف الحدیث)

جھوٹ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس کے جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے ایک میل دور چلا جاتا ہے۔ (جامع ترمذی)

اور جامع ترمذی کی دوسری حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے ایک دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ارشاد فرمایا اور تین دفعہ ارشاد فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو بتاؤں کہ سب سے بڑے گناہ کون کون سے ہیں؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا' ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور معاملات میں جھوٹی گواہی دینا اور جھوٹ بولنا۔ راوی کا بیان ہے کہ پہلے آپ ﷺ سہارا لگائے بیٹھے تھے پھر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور بار بار آپ ﷺ نے اس ارشاد کو دہرایا' یہاں تک کہ ہم نے چاہا کاش! اب آپ خاموش ہو جاتے' یعنی اس وقت آپ ﷺ پر ایک ایسی کیفیت طاری تھی اور آپ ﷺ ایسے جوش سے فرما رہے تھے کہ ہم محسوس کر رہے تھے کہ آپ ﷺ کے قلبِ مبارک پر اس وقت بڑا بوجھ ہے' اس لیے جی چاہتا تھا کہ اس وقت آپ ﷺ خاموش ہو جائیں اور اپنے

Marfat.com

دل پر اتنا بوجھ نہ ڈالیں۔ (معارف الحدیث)

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق ناجائز طور سے مار لیا تو اللہ نے ایسے آدمی کے لیے دوزخ واجب کر دی ہے اور جنت کو اس پر حرام کر دیا ہے، حاضرین میں سے کسی شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اگرچہ وہ کوئی معمولی ہی چیز ہو؟ (اگر کسی نے کسی کی بہت معمولی سی چیز قسم کھا کر ناجائز طور سے حاصل کر لی تو کیا اس صورت میں بھی دوزخ اس کے لیے واجب اور جنت اس پر حرام ہو گی؟) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! اگرچہ جنگلی درخت پیلو کی ٹہنی ہی ہو۔ (رواہ مسلم، معارف الحدیث)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین آدمی ایسے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ ان سے ہم کلام ہو گا، نہ ان پر عنایت کی نظر کرے گا اور نہ گناہوں اور گندگیوں سے ان کو پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے، ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ لوگ تو نامراد ہوئے اور ٹوٹے میں پڑے، حضور ﷺ! یہ تین کون کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنا تہبند حد سے نیچے لٹکانے والا (جیسا متکبروں اور مغروروں کا طریقہ ہے)، اور احسان جتانے والا، اور جھوٹی قسمیں کھا کے اپنا سودا چلانے والا۔ (صحیح مسلم، معارف الحدیث)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کے لیے یہی جھوٹ کافی ہے کہ وہ جو کچھ سنے اسے (بلا تحقیق) بیان کرتا پھرے۔ (صحیح مسلم، معارف الحدیث)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے حاکم کے سامنے جھوٹی قسم کھائی تاکہ اس کے ذریعہ کسی مسلمان آدمی کا مال مار لے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے اس حال میں اس کی پیشی ہو گی کہ اللہ تعالیٰ اس پر سخت غضبناک اور ناراض ہوں گے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

مصلحت آمیزی:

سیدہ اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا (بنتِ عقبہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ آدمی جھوٹا اور گنہگار نہیں ہے جو باہم لڑنے والے آدمیوں کے درمیان صلح کرانے کی کوشش کرے اور اس سلسلہ میں (ایک فریق کی طرف سے دوسرے فریق کو خیر اور بھلائی کی باتیں پہنچائے اور

اچھا اثر ڈالنے والی) اچھی باتیں کرے۔ (بخاری و مسلم)

ایمان داروں کو رُسوا کرنا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھے اور آپ ﷺ نے بلند آواز سے پکارا اور فرمایا: اے وہ لوگو! جو زبان سے اسلام لائے ہو اور ان کے دِلوں میں ابھی ایمان پوری طرح اُترا نہیں ہے' مسلمان بندوں کو ستانے سے اور ان کو عار دلانے سے اور شرمندہ کرنے سے اور ان کے چھپے ہوئے عیبوں کے پیچھے پڑنے سے باز رہو! کیونکہ اللہ کا قانون ہے کہ جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کے چھپے ہوئے عیبوں کے پیچھے پڑے گا اور اس کو رسوا کرنا چاہے گا تو اللہ اس کے عیوب کے پیچھے پڑے گا اور جس کے عیوب کے پیچھے اللہ تعالیٰ پڑے گا وہ اس کو ضرور رسوا کرے گا (اور وہ رسوا ہو کر رہے گا) اگرچہ اپنے گھر کے اندر ہی ہو۔ (جامع ترمذی' معارف الحدیث)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے برا سودا اور سب سے بدترین سودوں میں خبیث سود یہ ہے کہ کسی مسلمان کی آبرو ریزی کی جائے اور ایک مسلمان کی حرمت کو ضائع کیا جائے۔ (ابن ابی الدنیا' بیہقی)

بخل:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دھوکہ باز' بخیل اور احسان جتانے والا آدمی جنت میں نہ جا سکے گا۔ (جامع ترمذی' معارف الحدیث)

انتقام:

اس کے بعد فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! تین باتیں جو سب کی سب بالکل حق ہیں:

① پہلی بات یہ ہے کہ جس بندہ پر کوئی ظلم و زیادتی کی جائے اور وہ محض اللہ عزوجل کے لیے اس سے درگزر کرے (اور انتقام نہ لے) تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں اس کی بھرپور مدد فرمائیں گے۔ (دنیا اور آخرت میں اس کو عزت دیں گے)۔

② اور دوسری بات یہ ہے کہ جو شخص صلہ رحمی کے لیے دوسروں کو دینے کا دروازہ کھولے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس کو اور بہت زیادہ دیں گے۔

Marfat.com

③ اور تیسری بات یہ ہے کہ جو آدمی (ضرورت سے مجبور ہو کر نہیں بلکہ) اپنی دولت بڑھانے کے لیے سوال اور گداگری کا دروازہ کھولے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی دولت کو اور زیادہ کم کر دیں گے۔ (مسند احمد، معارف الحدیث)

بغض و کینہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہر ہفتہ میں دو دن دوشنبہ اور پنج شنبہ کو لوگوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں، تو ہر بندہ مومن کی معافی کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے سوائے ان دو آدمیوں کے جو ایک دوسرے سے کینہ رکھتے ہوں، پس ان کے بارے میں حکم دے دیا جاتا ہے کہ ان دونوں کو چھوڑے رکھو۔ (یعنی ان کی معافی نہ لکھو) جب تک یہ آپس کے کینہ اور باہمی دشمنی سے باز نہ آ جائیں اور دلوں کو صاف نہ کر لیں۔ (صحیح مسلم، معارف الحدیث)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم دوسروں کے متعلق بدگمانی سے بچو! کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے، تم کسی کی کمزوریوں کی ٹوہ میں نہ رہا کرو اور جاسوسوں کی طرح رازدارانہ طریقے سے کسی کے عیب معلوم کرنے کی کوشش بھی نہ کیا کرو اور نہ ایک دوسرے پر بڑھنے کی بے جا ہوس کرو، نہ آپس میں حسد کرو، نہ بغض و کینہ رکھو اور نہ ایک دوسرے سے منہ پھیرو، بلکہ اے اللہ کے بندو! اللہ کے حکم کے مطابق بھائی بھائی بن کر رہو۔ (بخاری و مسلم، معارف الحدیث)

حسد:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم حسد کے مرض سے بہت بچو! حسد آدمی کی نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔ (سنن ابی داؤد)

حضرت رسولِ مقبول ﷺ فرماتے ہیں کہ مسلمانو! تمہارے درمیان بھی وہ بیماری آہستہ آہستہ پھیل گئی ہے جو تم سے پہلے لوگوں میں تھی اور اس سے میری مراد بغض و حسد ہے، یہ بیماری مونڈ دینے والی ہے سر کے بالوں کو نہیں بلکہ دین و ایمان کو۔ (مسند احمد، جامع ترمذی، معارف الحدیث)

قساوتِ قلبی کا علاج:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے جناب رسول اللہ ﷺ سے

Marfat.com

اپنی قساوتِ قلبی (سختی دل) کی شکایت کی' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا کرو اور مسکین کو کھانا کھلایا کرو۔ (مسند احمد' معارف الحدیث)

منافقت:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چار عادتیں ایسی ہیں کہ جس میں وہ چاروں جمع ہو جائیں تو وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان چاروں میں سے کوئی ایک خصلت ہو تو اس کا حال یہ ہے کہ اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے' اور وہ اسی حال میں رہے گا جب تک کہ اس عادت کو نہ چھوڑ دے' وہ چاروں عادتیں یہ ہیں کہ ① جب اس کو کسی امانت کا امین بنایا جائے تو اس میں خیانت کرے' ② اور جب باتیں کرے تو جھوٹ بولے' ③ اور جب عہد معاہدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے ④ اور جب کسی سے جھگڑا اور اختلاف ہو تو بدزبانی کرے۔ (بخاری و مسلم)

ظلم:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کائنات رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مظلوم کی بددعا جو ظالم کے حق میں ہو بادلوں کے اوپر اٹھالی جاتی ہے' آسمانوں کے دروازے اس دعا کے لیے کھول دیئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں تیری امداد ضرور کروں گا اگرچہ کچھ تاخیر ہو۔ (مسند احمد' ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا مظلوم کی بددعا سے بچو! یہ بددعا شعلے کی طرح آسمان پر چڑھ جاتی ہے۔ (حاکم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، قسم ہے مجھ کو اپنی عزت و جلال کی! میں جلد یا بدیر ظالم سے بدلہ ضرور لوں گا اور اس سے بھی بدلہ لوں گا جو باوجود قدرت کے مظلوم کی امداد نہیں کرتا۔ (ابو الشیخ)

ظالم کی اعانت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ امراء کی حاشیہ نشینی اختیار کرتے ہیں اور ظالموں کی اعانت کرتے ہیں ان کا انجام سخت خراب ہوگا'

Marfat.com

نہ تو مسلمانوں میں ان کا شمار ہوگا اور نہ وہ میرے حوض کوثر پر آئیں گے' خواہ وہ کتنا ہی اسلام کا دعویٰ کریں۔ (اہل سنن)

حضرت رسولِ کریم ﷺ نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم سے پوچھا کہ کیا تم جانتے ہو مفلس کیسا ہوتا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: ہم میں مفلس وہ کہلاتا ہے جس کے پاس مال ومتاع نہ ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں بڑا مفلس وہ ہے کہ قیامت کے دن نماز' روزہ' زکوٰۃ سب لے کر آئے لیکن اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ کسی کو بُرا بھلا کہا تھا اور کسی کو تہمت لگائی تھی اور کسی کا مال کھالیا تھا اور کسی کا خون کیا تھا اور کسی کو مارا تھا' پس اس کی کچھ نیکیاں ایک کو مل گئیں اور کچھ دوسرے کو مل گئیں اور اگر ان حقوق کے بدلے ادا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں تو ان حق داروں کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیئے جائیں گے اور اس کو دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ (بہشتی زیور)

بدگوئی:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے مرتبہ میں کم وہ شخص ہوگا جس کی فحش گوئی اور بدزبانی کے ڈر سے لوگوں نے اس کو چھوڑ دیا ہو۔ (بخاری ومسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام اعضاء سے زیادہ زبان کو سخت عذاب ہوگا' زبان کہے گی: اے رب! تو نے جسم کے کسی عضو کو اتنا عذاب نہیں کیا جتنا مجھے کیا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تجھ سے ایسی بات نکلتی تھی جو مشرق ومغرب تک پہنچ جاتی تھی' مجھے اپنی عزت کی قسم! تجھ کو تمام اعضاء سے زیادہ عذاب کروں گا۔ (ابوالنعیم)

عیب چینی:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ سے (ایک موقع پر) کہا کہ صفیہ (رضی اللہ عنہا) کا یہ عیب کہ وہ ایسی اور ایسی ہے کافی ہے (یعنی یہ کہ وہ پستہ قد ہے اور یہ بہت بڑا عیب ہے)' آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ! تم نے اتنا گندا لفظ منہ سے نکالا ہے کہ اگر اسے سمندر میں گھول دیا جائے تو پورے سمندر کو گندا کر دے۔ (مشکوٰۃ' حیات المسلمین)

بدنگاہی:

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے

Marfat.com

علی! کسی عورت پر اچانک نگاہ پڑ جائے تو نظر پھیر لو' دوسری نگاہ اس پر نہ ڈالو پہلی نگاہ تو تمہاری ہے' مگر دوسری نگاہ تمہاری نظر نہیں ہے بلکہ شیطان کی ہے۔ (ابوداؤد' حیات المسلمین)

لعنت کرنا:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص کسی پر لعنت کرتا ہے تو اول وہ لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے' آسمان کے دروازے بند کر لیے جاتے ہیں' پھر وہ زمین کی طرف اُترتی ہے وہ بھی بند کر لی جاتی ہے' پھر وہ دائیں بائیں پھرتی ہے جب کہیں ٹھکانہ نہیں پاتی تب اس کے پاس جاتی ہے جس پر لعنت کی گئی تھی' اگر وہ اس لائق ہوا تو خیر ورنہ پھر اسی کہنے والے پر پڑتی ہے۔

فائدہ: بعض عورتوں کو بہت عادت ہے کہ سب پر خدا کی مار' خدا کی پھٹکار کیا کرتی ہیں اور کسی کو بے ایمان کہہ دیتی ہیں' یہ بڑا گناہ ہے چاہے آدمی کو کہے یا جانور کو یا اور کسی چیز کو۔ (بہشتی زیور)

خودکشی:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اپنی جان کو ہلاک کیا تو قیامت میں اس کو یہی عذاب دیا جائے گا کہ وہ اپنی جان کو ہلاک کرتا رہے گا' اور جس طرح سے دنیا میں اپنی جان کو ہلاک کیا ہے اسی طرح دوزخ میں ہلاک کرتا رہے گا' اور جس نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرایا ہوگا وہ پہاڑ سے گرایا جاتا رہے گا' اور جس نے زہر پیا ہوگا وہ زہر پلایا جاتا رہے گا' اور جس نے اپنے آپ کو چھری سے قتل کیا ہوگا وہ چھری سے ذبح ہوتا رہے گا۔ (بخاری و مسلم)

گناہ

معصیت سے اجتناب:

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی لیکن ان دونوں کے درمیان کچھ چیزیں ایسی ہیں جو مشتبہ ہیں' تو جو شخص مشتبہ گناہ سے بچے گا وہ بدرجہ اولیٰ کھلے ہوئے گناہوں سے بچے گا' اور جو شخص مشتبہ گناہوں کے کر

ڈالنے میں جرأت دکھائے گا تو کھلے گناہوں میں اس کا پڑ جانا بہت زیادہ متوقع ہے' اور معصیتیں اللہ تعالیٰ کا ممنوعہ علاقہ ہیں (جس کے اندر کسی کو جانے کی اجازت نہیں اور اس کے اندر بلا اجازت گھس جانا حرام ہے) جو جانور ممنوعہ علاقہ کے آس پاس چرتا ہے اس کا ممنوعہ علاقہ میں گھس جانا بہت زیادہ متوقع ہے۔ (مشکوٰۃ' حیات المسلمین)

گناہ کا علاج:

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے (ایک لمبی حدیث) میں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے کو گناہ کرنے سے بچاؤ' کیونکہ گناہ کرنے سے اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو جاتا ہے۔ (مسند احمد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تم کو تمہاری بیماری اور دوا نہ بتلا دوں؟ سن لو بیماری گناہ ہیں اور تمہاری دوا استغفار ہے۔ (ترغیب' بیہقی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس کا کوئی گناہ ہی نہ تھا۔ (بیہقی مرفوعاً و شرح السنہ موقوفاً) البتہ حقوق العباد میں توبہ کی یہ شرط ہے کہ اہل حقوق سے بھی معاف کرائے۔ (حیات المسلمین)

گناہوں کی پاداش:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم دس آدمی حضورِ اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے' آپ ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے: پانچ چیزیں ایسی ہیں جن سے میں خدا کی پناہ چاہتا ہوں کہ تم لوگ ان کو پاؤ:

① جب کسی قوم میں بے حیائی کے افعال علی الاعلان ہونے لگیں گے' وہ طاعون میں مبتلا ہو گی اور ایسی ایسی بیماریوں میں مبتلا و گرفتار ہو گی جو ان کے بڑوں کے وقت میں کبھی نہیں ہوئیں۔

② اور جب کوئی قوم ناپنے تولنے میں کمی کرے گی قحط اور تنگی اور ظالم حکام میں مبتلا ہو گی۔

③ اور نہیں بند کیا کسی قوم نے زکوٰۃ کو مگر بند کیا جائے گا اس سے بارانِ رحمت' اگر بہائم نہ ہوتے تو کبھی اس پر بارش نہ ہوتی۔

④ اور نہیں عہد شکنی کی کسی قوم نے مگر مسلط فرما دے گا اللہ تعالیٰ اس پر اس کے دشمن کو غیر قوم سے' پس بہ جبر لے لیں گے وہ ان کے اموال کو۔ (ابن ماجہ)

Marfat.com

⑤ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بادشاہوں کا مالک میں ہوں، بادشاہوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں اور جب بندے میری اطاعت کرتے ہیں، میں ان کے بادشاہوں کے دلوں کو ان پر رحمت اور شفقت کے ساتھ پھیر دیتا ہوں اور جب بندے میری نافرمانی کرتے ہیں تو میں ان (بادشاہوں) کے دلوں کو غضب اور عقوبت کے ساتھ پھیر دیتا ہوں، پھر وہ ان کو سخت عذاب کی تکلیف دیتے ہیں۔ (ابونعیم)

گناہوں کا وبال:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قریب زمانہ آ رہا ہے کہ کفار کی تمام جماعتیں تمہارے مقابلے میں ایک دوسرے کو بلائیں گی جیسے کھانے والے اپنے دسترخوان کی طرف ایک دوسرے کو بلاتے ہیں۔ ایک کہنے والے نے عرض کیا: اور ہم اس وقت (کیا) شمار میں کم ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! بلکہ تم اس روز بہت ہو گے لیکن تم کوڑا (ناکارہ) ہو گے جیسے ہوا کی رو میں کوڑا اڑ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہاری ہیبت نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں کمزوری ڈال دے گا۔ اور ایک کہنے والے نے عرض کیا: یہ کمزوری کیا چیز ہے (یعنی اس کا سبب کیا ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا دنیا کی محبت اور موت سے نفرت۔ (ابوداؤد، بیہقی، حیات المسلمین)

گناہِ کبیرہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بڑے بڑے گناہ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا اور ماں باپ (کی نافرمانی کر کے ان کو) تکلیف دینا اور بے خطا جان کو قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا۔ (بخاری)

حضرت صفوان رضی اللہ عنہ (ابن عسال) سے ایک (لمبی حدیث میں) روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کئی حکم صادر فرمائے، ان میں سے یہ بھی ہے کہ کسی بے خطا کو کسی حاکم کے پاس مت لے جاؤ کہ وہ اس کو قتل کرے (یا اس پر کوئی ظلم کرے)، اور جادو مت کرو... الخ۔ (ترمذی، ابوداؤد، نسائی)

اور ان گناہوں پر عذاب کی وعیدیں آئی ہیں۔

⊙ حقارت سے کسی پر ہنسنا ⊙ کسی پر طعن کرنا ⊙ بُرے لقب سے پکارنا ⊙ بدگمانی کرنا ⊙ کسی کا عیب تلاش کرنا ⊙ بلاوجہ بُرا بھلا کہنا ⊙ چغلی کھانا ⊙ دورویہ ہونا، یعنی اس کے منہ پر

ویسا اس کے منہ پر ایسا ⊙ تہمت لگانا ⊙ دھوکا دینا ⊙ عار دلانا ⊙ کسی کے نقصان پر خوش ہونا ⊙ کسی کی آبرو کو صدمہ پہنچانا ⊙ چھوٹوں پر رحم نہ کرنا ⊙ بڑوں کی عزت نہ کرنا ⊙ بھوکوں اور ننگوں کی حیثیت کے موافق خدمت نہ کرنا ⊙ کسی دنیوی رنج سے بولنا چھوڑ دینا ⊙ جاندار کی تصویر بنانا ⊙ زمین پر موروثی کا دعویٰ کرنا ⊙ ہٹے کٹے کو بھیک مانگنا ⊙ داڑھی منڈوانا یا کٹانا ⊙ کافروں کا یا فاسقوں کا سا لباس پہننا ⊙ عورتوں کا مردانہ وضع بنانا جیسے مردانہ جوتے پہننا۔

اور بہت سے گناہ ہیں، یہ نمونے کے طور پر لکھ دیئے ہیں سب سے بچنا چاہیے، اور جو گناہ ہو چکے ہیں ان سے توبہ کرتا رہے کہ توبہ سے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (حیات المسلمین)

بعض کبائر:

⊙ ماں باپ کو ایذاء دینا ⊙ شراب پینا ⊙ کسی کو پیٹھ پیچھے بدی سے یاد کرنا ⊙ کسی کے حق میں گمان بد کرنا ⊙ کسی سے وعدہ کر کے وفا نہ کرنا ⊙ امانت میں خیانت کرنا ⊙ جمعہ کی نماز ترک کرنا ⊙ کسی غیر عورت کے پاس تنہا بیٹھنا ⊙ کافروں کی رسمیں پسند کرنا ⊙ لوگوں کے دکھاوے کو عبادت کرنا ⊙ قدرت ہونے پر نصیحت ترک کرنا ⊙ کسی کا عیب ڈھونڈنا۔

جس شیخ سے اعتقاد ہو اس کی پیروی کر کے دوسروں کو برا سمجھنا درست نہیں اور پیروی مجتہد اور شیخ کی اسی وقت تک ہے جب تک ان کی بات خدا اور رسول ﷺ کے خلاف نہ ہو، اگر ان سے کوئی غلطی ہو گئی ہو، اس میں پیروی نہیں۔

ایمان جب درست ہوتا ہے کہ اللہ اور رسول (ﷺ) کو سب باتوں میں سچا سمجھے اور ان کو مان لے، اللہ اور رسول (ﷺ) کی کسی بات میں بھی شک کرنا، اس کو جھٹلانا یا اس میں عیب نکالنا یا اس کے ساتھ مذاق اڑانا، ان سب باتوں سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

⊙ قرآن اور حدیث کے کھلے اور واضح مطلب کو نہ ماننا اور اینچ پینچ کر کے اپنے مطلب کے معنی گھڑنا بددینی کی بات ہے۔

⊙ گناہ کو حلال سمجھنے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

⊙ اللہ تعالیٰ سے نڈر ہو جانا یا ناامید ہو جانا کفر کا شیوہ ہے۔

⊙ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ چھوٹے گناہ پر سزا دے اور بڑے گناہ کو محض اپنی مہربانی سے معاف کر دے اور بالکل اس پر سزا نہ دے۔

⊙ عمر بھر میں کوئی کیسا ہی بھلا بُرا ہو مگر جس حالت پر خاتمہ ہوتا ہے اسی کے موافق جزا اور سزا ہوتی ہے‘ اس لیے گناہوں سے بچنے کا پورا اہتمام ضروری ہے‘ بسا اوقات ایک گناہ سوءِ خاتمہ کا سبب بن جاتا ہے۔

اشراک فی العبادہ:

تصویر رکھنا خصوصاً کسی بزرگ کی تصویر برکت کے لیے رکھنا اور اس کی تعظیم کرنا۔ (حیات المسلمین)

بدعات القبور:

عرس کرنا یا عرسوں میں شریک ہونا۔

بدعات الرسوم:

⊙ کسی بزرگ سے منسوب ہونے کو کافی سمجھنا۔

⊙ کسی کی تعریف میں مبالغہ کرنا۔

⊙ زیادہ زیب وزینت میں مشغول ہونا۔

⊙ سادی وضع کو معیوب جاننا۔

⊙ مکان میں جانداروں کی تصویریں لگانا۔ (حیات المسلمین)

علاماتِ قہرِ الٰہی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب مالِ غنیمت اور بیت المال کے مال کو اپنی دولت قرار دیا جائے یعنی بیت المال اور قومی خزانے جو ملک‘ رعیت اور مستحق لوگوں کے لیے ہوتا ہے اس کو امراء اور صاحبانِ منصب اپنی جاگیر سمجھ کر اپنی ذات اور اپنے عیش وعشرت کے لیے استعمال کرنے لگیں ⊙ اور جب امانت کو مالِ غنیمت سمجھ کر ہضم کیا جانے لگے اور ⊙ جب زکوٰۃ کو تاوان شمار کیا جائے ⊙ اور جب علم کی تحصیل دین کے لیے نہیں بلکہ محض دُنیا طلبی کے لیے ہونے لگے اور ⊙ جب مرد عورت کی اطاعت شروع کردے (یعنی بجائے اس کے کہ خود قوام (سردار) رہے اپنے آپ کو عورت کی قوامیت (ماتحت) میں دے دے

اور ⊙ جب بیٹا ماں کی نافرمانی اور اس سے سرکشی کرنے لگے اور ⊙ جب آدمی اپنے دوست سے زیادہ سے زیادہ قریب ہو جائے' مگر اپنے باپ سے اتنا ہی دُور ہو ⊙ اور جب مسجدوں میں آوازیں بلند ہونے لگیں ⊙ اور جب قوم کی سرداری اور سربراہی قوم کا فاسق انسان کرنے لگے ⊙ اور جب قوم کا رہنما قوم کا بدترین شخص ہونے لگے ⊙ اور جب کسی انسان کی عزت محض اس کے شر سے بچنے کے لیے کی جائے ⊙ اور جب گانے والیاں اور باجے عام ہو جائیں ⊙ اور جب اعلانیہ شرابوں کا دَور چلنے لگے ⊙ اور جب اس اُمت کے پچھلے لوگ اگلے لوگوں پر طعن و تشنیع اور لعنت کرنے لگیں' تو پھر تم انتظار کرو تند و تیز سرخ آندھی کا اور زلزلوں کی تباہ کاریوں کا' زمین میں دھنسنے کا' صورتوں کے مسخ ہونے کا' اور پتھروں کے برسنے کا' اور اللہ کی طرف سے پے در پے نزولِ عذاب کا' جیسے موتیوں وغیرہ کی ایک لڑی ہو جو ٹوٹ گئی ہو اور پیہم و مسلسل دانے گر رہے ہوں۔ (جامع ترمذی)

Marfat.com

باب ⑥

حیاتِ طیبہ کے صُبح وشام

نبی الرحمت ﷺ کے معمولاتِ یومیہ

بعد فجر:

حضور ﷺ کا معمول تھا کہ نمازِ فجر پڑھ کر تسبیحات ذکر کے بعد مسجد ہی میں جائے نماز پر آلتی پالتی مار کر چارزانو بیٹھ جاتے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پروانہ وار پاس آ کر بیٹھ جاتے یعنی یہی دربارِ نبوت تھا یہی حلقۂ توجہ تھا' یہی درس گاہ ہوتی تھی' یہی محفلِ احباب بنتی تھی' یہیں آپ نازل شدہ وحی سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مطلع فرماتے تھے' یہیں آپ ﷺ فیضِ باطنی اور برکاتِ روحانی کی بارش ان پر فرماتے' یہیں آپ دین کے مسائل' معاشرت کے طریقے' معاملات کے ضابطے' اخلاق کی باریکیاں ان کو تعلیم فرماتے' لوگوں کے آپس کے معاملات اور مقدمات کا فیصلہ فرماتے۔

اکثر حضور ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم سے دریافت فرماتے کہ تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہو تو بیان کرے' آپ ﷺ خواب سنتے اور اس کی تعبیر فرماتے' کبھی آپ ﷺ خود ہی فرماتے کہ آج میں نے یہ خواب دیکھا ہے' پھر خود ہی اس کی تعبیر بیان فرما دیتے' پھر بعد میں آپ ﷺ نے یہ معمول ترک فرما دیا تھا۔ (مدارج النبوۃ)

کبھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اثنائے گفتگو میں ادب کے ساتھ جاہلیت کے قصے بیان کرتے' قصیدے اور اشعار سناتے یا مزاح کی باتیں کرتے' آپ ﷺ سنتے رہتے' کبھی ان پر مسکرا بھی دیتے' اس کے بعد اشراق کے نوافل پڑھتے' اکثر اسی وقت مالِ غنیمت یا لوگوں کے وظیفے تقسیم فرماتے۔

جب آفتاب نکل کر دن خوب چڑھ جاتا تو آپ ﷺ صلوٰۃ الضحیٰ (چاشت) کی نفلیں کبھی چار' کبھی آٹھ رکعت پڑھ کر مجلس برخاست فرماتے' اور جن بی بی کی باری اس دن ہوتی ان

Marfat.com

کے گھر تشریف لے جاتے' وہاں گھر کے دھندوں میں لگے رہتے' اکثر گھر کے مختلف کام خود ہی انجام دیتے' دن میں صرف ایک بار کھانا تناول فرماتے' دوپہر میں آرام فرماتے۔ (سیرۃ النبیؐ)

بعدِ ظہر:

نمازِ ظہر با جماعت پڑھ کر مدینہ کے بازاروں میں گشت لگاتے' دکانداروں کا معائنہ اور احتساب فرماتے' ان کا مال ملاحظہ فرماتے' ان کے مال کی اچھائی برائی جانچتے' ان کے ناپ تول کی نگرانی فرماتے کہ کہیں کم تو نہیں تولتے' بستی اور بازاروں میں کوئی حاجت مند ہوتا تو اس کی حاجت پوری فرماتے۔

بعدِ عصر:

نمازِ عصر با جماعت پڑھ کر ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے ایک ایک کے گھر تشریف لے جاتے' حال پوچھتے اور ذرا ذرا ہر ایک کے یہاں ٹھہرتے اور یہ کام اتنی پابندی سے کرتے کہ ہر ایک کے یہاں مقررہ وقت پر پہنچتے' اور سب کو معلوم تھا کہ آپ ﷺ وقت کے بہت قدر شناس اور پابند ہیں۔

بعدِ مغرب:

نمازِ مغرب با جماعت پڑھ کر اور نوافل اوابین سے فارغ ہو کر جن بی بی کی باری ہوتی آپ شب گزارنے کے لیے وہیں ٹھہر جاتے' اکثر تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اسی گھر میں جمع ہو جاتیں' مدینہ کی عورتیں بھی اکثر جمع ہوتیں اس لیے کہ آپ ﷺ اس وقت عورتوں کو دینی مسائل کی تعلیم فرماتے' گویا یہ مدرسہ شبینہ اور مدرسۂ نسواں قائم ہوتا جس میں انتہائی ادب اور پردہ کے ساتھ عورتیں علمِ دین' حسنِ معاشرت' حسنِ اخلاق کی باتیں اس معلّمِ عالم ﷺ سے سیکھتیں' اللہ کے رسول عورتوں کو (جن کی گودیں بچوں کی پہلی درس گاہ ہوتی ہیں) علمِ دین سے محروم اور تہذیبِ اسلام سے ناآشنا نہیں رکھنا چاہتے تھے' یہیں عورتیں اپنے مقدمات پیش کرتیں آپ ﷺ ان کا فیصلہ فرماتے' وہ اپنی پریشانیاں' شکایتیں' مجبوریاں بیان کرتیں' آپ ﷺ ان کا حل فرماتے' اگر کوئی بیعت ہونا چاہتی تو یہیں آپ اس کو بیعت فرماتے' ان اُمور پر کہ ''اللہ کا شریک نہ بنائیں گی' چوری نہ کریں گی' بدکاری نہ کریں گی' اپنے بچوں کو قتل نہ کریں گی اور کسی کو بہتان نہ لگائیں گی اور نیک کاموں میں رسول ﷺ کے طریقے کی خلاف ورزی نہ کریں گی۔''

Marfat.com

آپ ﷺ ان کو بیعت فرماتے اور ان کے لیے استغفار فرماتے، یہ مدرسہ نمازِ عشاء تک قائم رہتا، پھر آپ نمازِ عشاء کو مسجد جاتے، عورتیں اپنے اپنے گھر واپس ہو جاتیں۔

بعدِ عشاء:

نمازِ عشاء با جماعت پڑھ کر آپ اس شب کی قیام گاہ پر جا کر سو رہتے، عشاء کے بعد بات چیت کرنا آپ ﷺ پسند نہ فرماتے، آپ ہمیشہ داہنی کروٹ سوتے، اکثر داہنا ہاتھ رُخسار مبارک کے نیچے رکھ لیتے، چہرۂ انور قبلہ کی طرف کر کے مسواک اپنے سرہانے ضرور رکھ لیتے۔

سوتے وقت سورۂ جمعہ، سورۂ تغابن، سورۂ صف کی تلاوت فرماتے، پھر جب بیدار ہوتے مسواک سے دانت مانجھتے، وضو کرتے پھر تہجد کی نفلیں پڑھتے، کبھی نفلی نماز کے سجدہ میں دیر تک دعا مانگتے، پھر آرام فرماتے، جب فجر کی اذان ہوتی تو اٹھتے، حجرۂ شریف ہی میں دو رکعت سنت پڑھ کر وہیں داہنی کروٹ پر ذرا لیٹ رہتے، پھر مسجد میں تشریف لاتے اور با جماعت نماز ادا فرماتے۔

یہ تھے آپ ﷺ کے معاملاتِ روزانہ۔

(اوّل تو پانچوں نمازیں خود ہی قدرتی طور پر وقت کی پابندی سکھاتی ہیں، تھوڑی دیر کے بعد اگلی نماز کا وقت آ کر مسلمان کو متنبہ کرتا ہے کہ اتنا وقت گزر گیا، اتنا باقی ہے جو کچھ کرنا ہو کر لو، اس پابندیٔ وقت کے علاوہ آنحضرت ﷺ کی خصوصیت یہ تھی کہ اپنے ہر کام کے لیے وقت مقرر فرما لیتے اور اس کو پوری پابندی سے نباہتے، اسی وجہ سے آپ ﷺ بہت کام کر لیتے تھے، آپ ﷺ نے کبھی وقت کی کمی اور تنگی کی شکایت نہیں کی۔) (ماخوذ از ''سیرت النبی ﷺ'' مؤلفہ سید سلیمان ندویؒ)

دن کی سنتیں

صبح سویرے اٹھتے ہی ان سنتوں پر عمل کرنا شروع کر دیں:

① نیند سے اٹھتے ہی دونوں ہاتھوں سے چہرے اور آنکھوں کو ملیں تا کہ نیند کا خمار دُور ہو جائے۔ (شمائل ترمذی)

② جاگنے کے بعد جب آنکھ کھلے تو تین بار ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ﴾ کہیں اور تین بار کلمہ طیبہ ﴿لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ﴾ پڑھیں۔

Marfat.com

③ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ﴾ پڑھنا سنت ہے۔
ترجمہ: ''تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے ہمیں مار کر زندگی بخشی اور ہم کو اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔'' (شمائل ترمذی)

④ جب بھی سو کر اٹھے تو مسواک کرنا چاہیے۔ (ابوداؤد)

⑤ استنجے وغیرہ کے لیے پانی کے برتن میں ہاتھ نہ ڈالیں بلکہ پہلے دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھولیں تب پانی کے اندر ہاتھ ڈالیں۔ (ترمذی)

اس کے بعد رفعِ حاجت اور استنجے کے لیے جائیں' اس کے بعد اگر غسل کی حاجت ہو تو غسل ورنہ وضو یا بصورتِ بیماری تیمم کر کے نماز پڑھیں پھر مسجد میں اول وقت جا کر نماز باجماعت ادا کریں۔

گھر سے باہر جانے کی دُعا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی آدمی اپنے گھر سے نکلے تو یہ کہے:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ﴾

ترجمہ: ''میں اللہ کا نام لے کر نکل رہا ہوں' اللہ ہی پر میرا بھروسہ ہے' کسی خیر کے حاصل کرنے یا کسی شر سے بچنے میں کامیابی اللہ کے حکم سے ہی ہوسکتی ہے۔''

تو عالم غیب میں اس آدمی سے کہا جاتا ہے (یعنی فرشتے کہتے ہیں) اللہ کے بندے! تیرا یہ عرض کرنا تیرے لیے کافی ہے' تجھے پوری رہنمائی مل گئی اور تیری حفاظت کا فیصلہ ہوگیا۔ اور شیطان مایوس و نامراد ہو کر اس سے دور ہو جاتا ہے۔ (جامع ترمذی' سنن ابی داؤد' معارف الحدیث' حصن حصین)

اور جب سنت فجر پڑھ کر اپنے گھر سے نماز فجر کے لیے نکلے تو اثناء راہ میں یہ دعا پڑھے:

((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا... اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا)).

(سنن ابی داؤد' بخاری و مسلم عن ابن عباس' حصن حصین)

اِشراق کی نماز:

اگر کوئی عذر شرعی نہ ہو تو فجر کی نماز سے فارغ ہو کر اشراق تک ذکر الٰہی میں مشغول رہیں' اس میں اعلیٰ درجہ تو یہ ہے کہ اس مسجد میں جس جگہ فرض پڑھے ہیں وہیں بیٹھے رہیں' اوسط درجہ یہ

Marfat.com

ہے کہ اس مسجد میں کسی بھی جگہ بیٹھ جائیں' ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ مسجد سے باہر چلے جائیں لیکن ذکر الٰہی برابر زبان سے ادا کرتے رہیں' جب آفتاب نکلنے کے بعد اس میں چمک آجائے' تقریباً آفتاب نکلنے کے پندرہ منٹ بعد دو رکعت پڑھیں تو پورے ایک حج اور پورے عمرہ کا ثواب ملتا ہے' اس نماز کو''اِشراق'' کہتے ہیں۔

جو شخص اِشراق کے وقت دو رکعت نفل پڑھے تو اس کے سب گناہ صغیرہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔(الترغیب والترہیب)

صبح کی دُعا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح اس آیت کو پڑھتا ہے اس کی دن بھر کی چھوٹی ہوئی نیکیوں کا اس کو ثواب مل جاتا ہے' اور جو شام کے وقت پڑھتا ہے اس کو رات بھر کی چھوٹی ہوئی نیکیوں کا ثواب ملتا ہے:

﴿فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ○ وَ لَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ عَشِيًّا وَّ حِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ○ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ وَ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ○﴾ (حصن حصین)

ترجمہ: ''جس وقت تم لوگوں کو شام ہو اور جس وقت تم کو صبح ہو اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرو اور آسمان و زمین میں وہی اللہ تعریف کے قابل ہے اور پھر تیسرے پہر اور جب تم لوگوں کو دوپہر ہو (اللہ کی تسبیح کرو) وہی زندے کو مردے سے نکالتا ہے اور وہی مردے کو زندے سے نکالتا ہے اور وہی زمین کو مرے پیچھے زندہ و شاداب کرتا ہے اور اسی طرح تم (لوگ مرے پیچھے زمین سے) نکالے جاؤ گے۔''

نمازِ اشراق سے فارغ ہونے کے بعد اپنے ذریعۂ معاش میں مشغول ہو جائیں' کسب حلال وطیب حاصل کریں' اس کے علاوہ دیگر فرائض و واجبات کی ادائیگی اور تمام اُمورِ زندگی میں اِتباعِ سنت کا اہتمام رکھیں۔ پھر جب آفتاب کافی اونچا ہو جائے اور اس میں روشنی تیز ہو جائے تو نمازِ چاشت ادا کریں' چار رکعت سے لے کر بارہ رکعت اس نماز کی رکعتوں کی تعداد ہے۔(مسلم)

حدیث شریف میں وارد ہے کہ چاشت کی صرف چار رکعت پڑھنے سے بدن میں جو تین سو ساٹھ جوڑ ہیں ان سب کا صدقہ ادا ہو جاتا ہے اور تمام صغیرہ گناہوں کی معافی ہو جاتی ہے۔ (مسلم)

قیلولہ:

اگر فرصت میسر ہو تو اِتباع سنت کی نیت سے دوپہر کے کھانے کے بعد کچھ دیر لیٹ جائے، اس کو ''قیلولہ'' کہتے ہیں، اس مسنون عمل کے لیے سونا ضروری نہیں لیٹ جانا ہی کافی ہے۔ (زاد المعاد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سلف صحابہ رضی اللہ عنہم پہلے جمعہ ادا کرتے تھے پھر قیلولہ کرتے تھے۔ (بخاری)

حضرت خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دن نکلتے وقت سونا بے عقلی اور دوپہر کو سونا عادت اور دن چھپتے وقت سونا حماقت ہے۔ (بخاری)

مطلب یہ ہے کہ رات کے علاوہ کسی وقت نیند کا غلبہ ہو تو دوپہر کا قیلولہ تو ٹھیک ہے، مگر صبح و شام کا سونا حماقت، بے عقلی اور نادانی کی دلیل ہے، یا ان اوقات میں سونا طبیعت میں یہ خصائل و صفات پیدا کر دیتا ہے۔ (الادب المفرد)

ظہر کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد اپنی مصروفیات زندگی میں مشغول ہو جائیں اور عصر کی نماز کا خاص طور پر خیال رکھیں، قرآن شریف میں اس کا خصوصی حکم آیا ہے:

﴿حٰفِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی﴾

صلوٰۃ الوسطیٰ سے مراد نماز عصر ہے اس کی حضور ﷺ نے بہت تاکید فرمائی ہے۔ (بہشتی زیور)

عصر کی فرض نماز سے پہلے چار رکعت نماز پڑھنا سنت ہے، اور اس کی بڑی فضیلت وارد ہے۔ (ترمذی)

فجر کی نماز کی طرح عصر کی نماز پڑھنے کے بعد تھوڑی دیر بیٹھے اور ذکر الٰہی کرتا رہے، پھر دعا مانگے۔ (بہشتی زیور)

Marfat.com

رات کی سنتیں

نمازِ اَوّابین:

مغرب کی نماز کے بعد کم از کم چھ رکعت نماز دو دو رکعت کر کے پڑھی جاتی ہیں اور زیادہ سے زیادہ بیس رکعت بھی پڑھ سکتے ہیں' ان نمازوں کا ثواب بارہ سال کی نفلوں کے برابر ملتا ہے۔ (الدر المختار' سنن ابی داوٗد' مشکوٰۃ' بیہقی)

نمازِ عشاء:

پھر وقت پر عشاء کی نماز با جماعت ادا کریں۔

عشاء کے فرض سے پہلے چار رکعت سنت ہیں۔ (بدائع)

عشاء کے فرض کے بعد دو رکعت سنتِ مؤکدہ ہیں۔ (مشکوٰۃ)

عشاء کی ان دو سنتوں کے بعد بجائے دو رکعت نماز پڑھنے کے چار رکعت نفل پڑھے تو شبِ قدر کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (الترغیب)

اور جس کی تہجد کے وقت آنکھ نہ کھلتی ہو تو یہ چار رکعت بعد عشاء تہجد کی نیت سے پڑھ لیا کرے تو یہ تہجد میں شمار ہو جاتی ہیں' اگر پچھلی رات کو آنکھ کھل جائے تو اس وقت تہجد کی نماز پڑھ لیں ورنہ چار رکعت ہی کافی ہو جائیں گی۔ (بہشتی زیور' الترغیب)

وتر کے بعد دو رکعت نفل پڑھی جاتی ہیں۔

فائدہ: بہتر یہ ہے کہ دونوں جگہ یعنی وتر سے پہلے چار رکعت اور وتروں کے بعد دو رکعت نفل میں تہجد کی نیت کر لیا کریں تو ان شاء اللہ تہجد کی فضیلت وثواب سے محرومی نہ ہوگی۔

نمازِ تہجد:

حدیث شریف میں آیا ہے کہ فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز آخر شب میں تہجد کی نماز ہے۔

تہجد کا افضل وقت:

رات کا آخری حصہ ہے' کم از کم دو رکعت' زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت ہے۔ (بخاری' موطا امام مالک)

تہجد کی نماز پڑھنے کی رات کو ہمت نہ ہو تو عشاء کی نماز کے بعد ہی چند رکعت پڑھ لیں' لیکن ثواب میں کمی ہو جائے گی۔

فرض نماز کے علاوہ باقی نمازوں کو اپنے گھر میں پڑھنا افضل ہے' لہٰذا تہجد کی نماز گھر ہی میں پڑھنی افضل ہے۔

رات کی نماز میں افضل یہ ہے کہ دو دو رکعت کر کے پڑھی جائے' اس لیے تہجد کی دو دو رکعتیں پڑھنی چاہئیں۔ (حصن حصین' بہشتی گوہر)

گھر میں آمدورفت کی دعائیں اور سنتیں:

جو کوئی شخص اپنے گھر میں آئے تو یہ دعا پڑھ کر گھر والوں کو سلام کرے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا)) (حصن حصین)

ترجمہ: ''اے اللہ! میں تجھ سے اچھا داخل ہونا اور اچھا نکلنا مانگتا ہوں' ہم اللہ کا نام لے کر داخل ہوئے اور اللہ کے نام کے ساتھ نکلے اور ہم نے اللہ پر بھروسہ کیا۔''

بیہقی میں ایک روایت ہے کہ جب تم گھر میں آؤ اور جاؤ تو سلام کر کے آؤ جاؤ۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ اگر اس وقت گھر میں کوئی نہ ہو تو اس طرح سلام کرے:

((اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ))

اور فرشتوں کی نیت کرے۔ (عن علی رضی اللہ عنہ' حصن حصین)

گھر میں داخل ہوتے وقت کوئی نہ کوئی ذکر اللہ کرتا رہے اور دعائے ماثور پڑھے۔

گھر میں داخل ہوتے وقت جو بھی موجود ہو خواہ بیوی ہی ہو اس کو سلام کرنا مسنون ہے۔ (ابوداؤد)

جب گھر والوں میں سے کسی کے بے پردہ ہونے کا اندیشہ ہو تو اطلاع دے کر اندر داخل ہو۔ (مشکوٰۃ)

گھر والوں کو کنڈی سے یا پیروں کی آہٹ سے یا کھنکھارنے سے خبردار کر دینا چاہیے۔ (نسائی)

فائدہ: بعض اوقات والدہ' بیٹی' بہن بھی ایسی حالت میں بیٹھی ہوتی ہیں کہ اچانک پہنچ جانے سے ان کو شرم و حیاء آتی ہے' اس لیے کھنکھار کر گھر میں جائے۔ (الادب المفرد)

عشاء کی نماز پڑھنے سے قبل نہ سوئیں' ایسا نہ ہو کہ عشاء کی نماز فوت ہو جائے۔ (مشکوٰۃ)

عشاء کی نماز کے بعد (بلا ضرورت) دنیوی باتیں کرنا منع ہے (مکروہ تنزیہی ہے)۔ (مشکوٰۃ)

Marfat.com

البتہ بیوی بچوں سے نصیحت کی کہانیاں یا دلچسپی کی باتیں کرنا مسنون ہے۔ (شمائل ترمذی)

اندھیری رات ہو اور روشنی کا انتظام نہ ہو تب بھی مسجد میں جا کر نماز عشاء با جماعت ادا کرنا موجب بشارت و ثوابِ عظیم ہے۔ (ابن ماجہ)

ہر فرض نماز کو جماعت کے ساتھ تکبیر اولیٰ کے ساتھ ادا کرنا سنت ہے۔ (الترغیب)

جو شخص چالیس رات عشاء کی نماز جماعت سے تکبیر اولیٰ سے ادا کرے تو اس کے لیے دوزخ سے نجات لکھ دی جاتی ہے۔ (ابن ماجہ)

رات کی حفاظت:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رات گئے قصہ کہانیوں کی محفل میں نہ جایا کرو کیونکہ تم میں سے کسی کو خبر نہیں کہ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں کس کس کو کہاں کہاں پھیلایا ہے؟ اس لیے دروازے بند کر لیا کرو، مشکیزوں کے منہ باندھ دیا کرو، برتنوں کو اوندھا کر دیا کرو اور چراغ گل کر دیا کرو۔ (بخاری، الادب المفرد)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جب تم رات کو کتے کا بھونکنا اور گدھے کا چلانا سنو تو شیطان مردود سے خدا کی پناہ مانگو (یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھو) کیونکہ کتے اور گدھے وہ چیز دیکھتے ہیں جو تم نہیں دیکھتے اور رات کو جب لوگ بازاروں میں پھرنا موقوف کریں اور راستے بند ہو جائیں تو تم گھر سے نکلنا کم کرو، اس لیے کہ رات کو خدا اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہتا ہے پراگندہ کرتا ہے۔ (مشکوۃ)

شام اور رات کی احتیاط:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب شام کا وقت ہو تو اپنے چھوٹے بچوں کو (گلی کوچوں میں پھرنے سے) روکو کیونکہ شیاطین کا لشکر شام کے وقت (ہر چہار طرف) پھیل جاتا ہے، ہاں! جب رات کا کچھ حصہ گزر جائے تو پھر بچوں کو چھوڑ دینے میں کوئی مضائقہ نہیں، اور رات کو دروازے بند کر دیا کرو اور بند کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لے لیا کرو (بسم اللہ یا کوئی اور دُعا) کیونکہ شیطان اس دروازے کو کھولنے کی قدرت نہیں رکھتا جو اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ بند کیا گیا ہو، اور اپنے مشکوں کے دہانے جن میں پانی ہو ان کو باندھ دیا کرو اور باندھتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لے لیا کرو اور اپنے پانی کے برتنوں کو ڈھانک دیا کرو اور

Marfat.com

ڈھانکتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیا کرو‘ اگرچہ برتن پر کوئی چیز عرضاً ہی رکھ دیا کرو‘ یعنی (اگر برتن پورا نہ ڈھک سکو تو دفعِ کراہت اور رفعِ مضرت کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ برتن کی چوڑائی میں کوئی لکڑی وغیرہ ہی رکھ دو)۔ اور اپنے چراغ بجھا دیا کرو۔ (صحیحین)

بستر صاف کرنا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی اپنے بستر پر لیٹنے کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ اپنی لنگی کے اندرونی پلو کھول کر اس سے بستر جھاڑ لے‘ معلوم نہیں کہ کیا چیز بستر پر پڑی ہو‘ پھر دائیں کروٹ پر لیٹے اور یہ دعا پڑھے:

((بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اِحْتَسَبْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّالِحِيْنَ اَوْ قَالَ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ)).

ترجمہ: ”آپ ہی کے نام کے ساتھ میں نے اپنا پہلو رکھا اور آپ ہی کی قدرت سے اٹھاؤں گا، پس اگر آپ حساب لیں میری جان کا تو اس پر رحم فرمانا اور اگر پھر آپ اسے بھیجیں تو اس کی حفاظت کرنا جس طرح حفاظت کرتے ہیں آپ اپنے نیک بندوں کی۔“ (مشکوۃ‘ الادب المفرد)

متفرق سنتیں

سونے کے لیے پھر مسواک کر لیں۔ (مشکوۃ)

سونے سے قبل دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں ملا کر ان پر ایک مرتبہ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ پڑھ کر سورۂ اخلاص پڑھیں‘ پھر پوری ﴿بِسْمِ اللّٰهِ﴾ پڑھ کر ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھیں اور دونوں ہاتھوں پر پھونک کر سر سے پیر تک جہاں تک ہاتھ پہنچے پھیر لیں‘ پہلے سامنے کے حصے پر پیروں تک اس کے بعد کمر کی طرف ہاتھ پھیریں‘ اسی طرح تین بار کریں‘ حضور ﷺ کا یہ معمول تھا۔ (بخاری‘ ترمذی‘ حصن حصین)

رات کی دُعائیں:

وہ دعائیں جو رات میں پڑھی جاتی ہیں:

① سورۂ بقرہ کی دو آخری آیتیں پڑھے۔ (صحاح ستہ)
② ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ پڑھے۔ (بخاری، مسلم، نسائی)
③ قرآن مجید کی سو آیتیں پڑھے۔ یا قرآن مجید کی دس آیتیں پڑھے۔ (حاکم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)
④ سورۂ یٰسین پڑھے۔ (ابن حبان عن جندب، حصن حصین)

رات میں بستر پر جانے کے وقت:

۳۳ بار ''سبحان اللہ'' ۳۳ بار ''الحمد للہ'' ۳۴ بار ''اللہ اکبر'' پڑھیں اور ایک بار کلمہ شریف پڑھ کر سو جائیں۔ (مشکوٰۃ)

تہجد کے لیے مصلیٰ سرہانے رکھ کر سونا سنت ہے۔ (نسائی)

رات میں سونے سے قبل سورۂ واقعہ کا ورد کر لینے سے فاقہ کی نوبت نہیں آتی۔ (الترغیب)

حضور ﷺ کی عادتِ مبارکہ تھی کہ آپ سونے سے پہلے مسبحات پڑھا کرتے تھے، اور فرماتے تھے کہ مسبحات میں ایک آیت ایسی ہے جو ہزار آیتوں سے بہتر ہے، مسبحات میں یہ چھ سورتیں ہیں:

① سورۂ حدید ② سورۂ حشر
③ سورۂ صف ④ سورۂ جمعہ
⑤ سورۂ تغابن ⑥ سورۃ الاعلیٰ (حصنِ حصین)

تہجد کی نماز کے لیے اٹھنے کی نیت کر کے سونا سنت ہے۔ (نسائی)

وضو کا پانی اور مسواک پہلے تیار کر کے سونا سنت ہے۔ (مسلم)

جس وقت رات کو آنکھ کھل جائے صبح صادق ہونے سے پہلے پہلے تہجد کی نماز پڑھنا سنت ہے۔ (مشکوٰۃ)

سوتے وقت تین بار استغفار پڑھیں:

﴿اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ﴾

یہ سنت ہے حضور نبی کریم ﷺ کی۔ (ترمذی، معارف الحدیث)

طہارت کے ساتھ سوئیں۔ (الترغیب)

Marfat.com

پہلے سے وضو ہے تو کافی ہے ورنہ وضو کرلیں' وضو نہ کریں تو سونے کی نیت سے تیمم ہی کر لیں۔(زادالمعاد)

خواب:

جب کوئی اپنے خواب میں پسندیدہ چیز دیکھے تو اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور اسے بیان کرے۔(مسلم' نسائی' بخاری)

اور دوست کے علاوہ کسی سے بیان نہ کرے۔(بخاری و مسلم)

اور جب خواب میں ناپسندیدہ بات دیکھے تو بائیں طرف تین بار تھتکار دے۔(بخاری و مسلم)

اور ﴿ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴾ پڑھے تین تین بار اور کسی سے اس کا ذکر نہ کرے۔(بخاری' مسلم' ابوداؤد)

پھر وہ خواب ہرگز اس کو نقصان نہ پہنچائے گا۔(صحاح ستہ)

اور جس کروٹ پر ہے اس کو بدل دے۔(مسلم)

یا اٹھ کر نماز پڑھے۔(بخاری' حصن حصین)

تتمہ:

متذکرہ بالا عبادات وطاعات کے علاوہ ایک مسلمان کی زندگی صبح سے رات تک دینی و دنیوی تمام معالات میں نہایت سیدھی سادھی اور پاک وصاف ہونی چاہیے' مثلاً اپنے اہل وعیال اور دیگر متعلقین کے حقوق کی ادائیگی میں' اپنے ذریعۂ معاش میں' غمی وخوشی کی تقریبات میں' دوست احباب کے تعلقات میں' اپنے ذاتی حالات میں' رہنے سہنے' نشست وبرخاست' کھانے پینے' لباس وپوشاک' وضع قطع' اوصاف واخلاق میں نہایت پاکیزگی اور شرافتِ نفس کے ساتھ ہونا چاہیے۔ حالانکہ معاشرہ اور ماحول کے غلبہ سے ان باتوں کا حاصل ہونا اور ان پر کاربند ہونا بظاہر بہت مشکل معلوم ہوتا ہے لیکن اگر اپنے آقائے نامدار اور محسنِ انسانیت ﷺ کی طاہر ومطہر زندگی کا مطالعہ کیا جائے اور ان کی تقلید اور ان کی تعلیمات کی پیروی کی جائے تو پھر ہر بات نہایت آسان معلوم ہوتی ہے اور اسی اتباع سنت مقدسہ کا دوسرا نام حیاتِ طیبہ ہے اور اس کی تفصیل نہایت وضاحت کے ساتھ اس کتاب میں مختلف عنوانات کے تحت مذکور ہے۔

Marfat.com

ہدایت

قابلِ توجہ اہم بات یہ ہے کہ متذکرہ بالا عبادات وطاعات کے لیے صبح سے رات تک اپنے تمام طاعات ومعاملات ومعاشرت واخلاق میں خاص طور پر اتباع سنت نبی کریم ﷺ کا خیال واہتمام رکھیں، جن کی تفصیل اپنے اپنے مقام پر اس کتاب میں وضاحت کے ساتھ مذکور ہے۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ وَمَا تَوْفِيْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ

Marfat.com

باب ⑦

مناکحت ونومولود

مناکحت اور متعلقہ معاملات

نکاح کی ترغیب:

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمانو! نکاح کیا کرو کیونکہ میں تمہارے سبب سے اس بات میں دنیا کی اور قوموں پر سبقت لے جانا چاہتا ہوں کہ میری امت شمار میں ان سب سے زیادہ رہے۔ مسلمانو! راہبوں کی طرح مجرد نہ رہا کرو۔ (بیہقی)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نوجوانو! تم میں سے جو نکاح کی ذمہ داریاں اٹھانے کی طاقت رکھتا ہو اسے نکاح کر لینا چاہیے کیونکہ اس سے نگاہیں نیچی رہتی ہیں اور شرم گاہوں کی حفاظت ہوتی ہے' اور جو نکاح کی ذمہ داریاں نہ اٹھا سکتا ہو اس کو چاہیے کہ شہوت کا زور توڑنے کے لیے روزے رکھے۔ (بخاری ومسلم)

عورت کا انتخاب:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورتوں سے ان کے حسن وجمال کی بنیاد پر نکاح نہ کرو' ہوسکتا ہے کہ ان کا حسن وجمال انہیں تباہی کی راہ پر ڈال دے' اور نہ ان کے مال ودولت کی وجہ سے شادی کرو' ہوسکتا ہے کہ ان کا مال ان کو سرکشی اور طغیانی میں مبتلا کر دے' بلکہ دین کی بنیاد پر ان سے شادی کرو اور کالی کلوٹی باندی جو دین اور اخلاق سے آراستہ ہو وہ بہت بہتر ہے اس خاندانی حسینہ سے جو بداخلاق ہو۔ (ابن ماجہ)

نکاح کا پیغام:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ جب تمہارے

Marfat.com

یہاں کوئی ایسا شخص نکاح کا پیغام بھیجے جس کے دین اور اخلاق سے تم مطمئن اور خوش ہو تو اس سے شادی کردو' اگر تم ایسا نہ کرو گے تو زمین میں زبردست فتنہ و فساد پھیل جائے گا۔ (ترمذی)

نکاح کے لیے اجازت:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نکاح شدہ عورت کا نکاح اس کی رائے لیے بغیر نہ کیا جائے' اور دوشیزہ کا نکاح اس کا اذن لیے بغیر نہ کیا جائے' لوگوں نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ دوشیزہ کا اذن کیا ہوگا؟ فرمایا اس کا خاموش رہنا ہی اس کا اذن ہے۔ (زادالمعاد)

نکاح میں برکت:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ بابرکت نکاح وہ ہے جس میں کم سے کم مصارف ہوں۔ (مشکوٰۃ)

مہر:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لوگ عجمی لوگوں کے رسم و رواج سے متاثر ہو کر بھاری بھاری مہر مقرر کرنے لگے' تو آپ رضی اللہ عنہ نے خطبہ میں لوگوں کو توجہ دلائی اور بتایا کہ مسلمانوں کے سوچنے کا انداز کیا ہونا چاہیے۔ فرمایا:

''لوگو! عورتوں کے بھاری بھاری مہر مقرر نہ کرو' اس لیے کہ اگر یہ دنیا ذرا بھی عزت و شرف کی چیز ہوتی اور اللہ کی نظر میں یہ کوئی بڑائی کی بات ہوتی تو نبی کریم ﷺ سب سے زیادہ اس کے مستحق تھے کہ وہ زیادہ سے زیادہ مہر مقرر فرماتے' لیکن جہاں تک مجھے علم ہے رسول اللہ ﷺ نے خود اپنے نکاح میں بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر مقرر نہیں فرمایا اور نہ صاحبزادیوں کی شادی میں بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر باندھا۔''

ایک بوڑھی عورت کھڑی ہوئیں' انہوں نے قرآن شریف کی آیت ﴿وَاٰتَیْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا﴾ پڑھتے ہوئے اس پابندی پر اعتراض کیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر سے یہ فرماتے ہوئے اُتر گئے کہ:

((كُلُّ النَّاسِ اَعْلَمُ مِنْ عُمَرَ حَتّٰى الْعَجَائِزَ)).

''یعنی ہر شخص عمر سے زیادہ علم والا ہے حتیٰ کہ بوڑھیاں بھی''۔

اور آپ اس مسئلہ میں شدت فرمانے سے رک گئے۔ (ترمذی)

Marfat.com

مہر ادا کرنے کی نیت:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کسی مرد نے بھی کسی عورت سے تھوڑے یا زیادہ مہر پر نکاح کیا اور اس کے دل میں مہر ادا کرنے کا ارادہ نہیں ہے تو اس نے عورت کو دھوکا دیا' پھر وہ مہر ادا کیے بغیر مر گیا تو وہ خدا کے حضور اس حال میں پیش ہوگا کہ زنا کا مجرم ہوگا۔ (الترغیب والترھیب)

نکاح کا انعقاد:

نکاح کرنے کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ کم از کم دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کے سامنے کیا جائے اور وہ اپنے کانوں سے نکاح ہوتے اور دونوں سے ایجاب وقبول کے لفظ کہتے سنیں' تب نکاح ہوگا۔ (بہشتی زیور)

شرع میں اس کا بڑا خیال کیا گیا ہے کہ بے میل اور بے جوڑ نکاح نہ کیا جائے۔ یعنی لڑکی کا نکاح ایسے مرد سے نہ کرو جو اس کے برابر درجہ کا نہ ہو۔ (شرح الہدایہ' بہشتی زیور)

برابری کی کئی قسمیں ہوتی ہیں: ① نسب میں برابر ہونا ② مسلمان ہونا ③ دینداری ④ مالداری ⑤ پیشہ یا فن میں ہم پلہ ہونا۔ (عالمگیری' بہشتی زیور)

نکاح کے لیے استخارہ:

اگر کسی لڑکی یا عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو تو اول تو پیغام یا منگنی کا کسی سے اظہار نہ کرے' پھر خوب اچھی طرح وضو کر کے جتنی نفلیں ہو سکے پڑھے' پھر خوب اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور عظمت وبزرگی بیان کرے اور اس کے بعد یہ کہے:

((اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ فَاِنْ رَاَیْتَ اَنَّ فِیْ فُلَانَۃِ (اس جگہ اس کا نام لیا جائے) خَیْرًا فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ فَاقْدِرْھَا لِیْ وَاِنْ کَانَ غَیْرُھَا خَیْراً مِّنْھَا فِیْ دِیْنِیْ وَاٰخِرَتِیْ فَاقْدِرْھَا لِیْ)).

ترجمہ: ''اے اللہ! تجھے قدرت ہے اور مجھے قدرت نہیں' اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا ہوں' اور تو غیبوں کا حال جانتا ہے' پس اگر تو جانتا ہے کہ فلانی عورت (یہاں اس عورت کا نام لے) میرے لیے دین و دنیا و آخرت کے اعتبار سے بہتر ہے تو اسے میرے قابو میں کر دے' اور اگر اس کے علاوہ کوئی دوسری عورت میرے دین اور آخرت کے لیے بہتر ہے تو اسی کو میرے لیے مقدر فرما''۔ (مسلم شریف' شمائل ترمذی)

Marfat.com

نکاح کے لیے خطبہ مسنونہ

((اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ' وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا ط اَمَّا بَعْدُ ! فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ كِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَكُلَّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَكُلَّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاِنَّہٗ لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفْسَہٗ.

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴿ یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّ خَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَ بَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ○ ﴾

﴿ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ ﴾

﴿ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ۙ یُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ﴾

((اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ)).

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم اس کی تعریف کرتے ہیں اور اس سے مدد مانگتے ہیں اور اس سے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں اور ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور اسی پر بھروسہ کرتے ہیں اور ہم اپنے نفسوں کی شرارت اور اعمال کی برائی سے پناہ مانگتے ہیں' جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جس کو وہ گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا' اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں' اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور پیغمبر ہیں' اللہ تعالیٰ نے ان کو حق کی باتیں دے کر بھیجا (اور) جو بشارت دینے والے

Marfat.com

اور ڈرانے والے ہیں لیکن ......

حمد وصلوٰۃ کے بعد' پس سب کلاموں سے بہتر اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور سب طریقوں سے اچھا طریقہ محمد ﷺ کا ہے اور سب چیزوں سے بری نئی باتیں ہیں (جن کو دین سمجھ کر کیا جائے) اور ہر نئی بات گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں (لے جانے والی) ہے' جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی تابعداری کرے گا وہ ہدایت پائے گا اور جو نافرمانی کرے گا وہ اپنا ہی نقصان کرے گا۔

بعد حمد وصلوٰۃ شیطان سے اللہ کی پناہ لے کر۔ اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک شخص (یعنی آدم علیہ السلام) سے پیدا کیا اور اس سے اس کی بیوی کو نکالا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں دُنیا میں پھیلا دیں' اور اس اللہ سے ڈرو جس کے واسطے سے تم باہم سوال کرتے ہو اور قرابتوں کی (حق تلفی) سے (بچو) بیشک اللہ تم پر نگہبان ہے۔

اے مسلمانو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنا چاہیے اور نہ مرو مگر اسلام کی حالت میں۔

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور مضبوط بات کہو تا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کی اصلاح کر دے اور تمہارے گناہوں کو بخش دے اور (یاد رکھو کہ) جس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی پیروی کی وہ بڑی کامیابی کو پہنچا۔

نکاح کرنا میری سُنّت ہے' جس شخص نے میری سنت (پر عمل کرنے) سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں ہے۔'' (حصن حصین' شمائل ترمذی)

اس خطبۂ مسنونہ کے بعد ایجاب وقبول کرانا چاہیے۔

ایجاب وقبول کے بعد زوجین کے حق میں دعا کرنا چاہیے' نکاح کے بعد چھوہارے' خرمے یا کھجور لٹانا یا تقسیم کرنا مسنون ہے۔ (زادالمعاد)

نکاح کے بعد مبارک باد کی دُعا:

نکاح کرنے والے جوڑے سے آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے:

((بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمَا وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ)).

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ تمہیں خوب برکت دے اور تم دونوں پر برکت نازل کرے اور تم دونوں کا خوب نباہ کرے۔''

Marfat.com

اور فرمایا کرتے تھے کہ اگر تم میں سے کوئی اپنی زوجہ کے پاس جانا چاہے تو یہ دعا پڑھے:
((بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا)).(ترمذی۔زادالمعاد)

ترجمہ: ''میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر یہ کام شروع کرتا ہوں' اے اللہ! ہمیں شیطان سے بچا اور جو اولاد تو ہم کو دے اس سے بھی شیطان کو دور رکھ۔ (ترمذی' زادالمعاد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے گھر میں یا مال میں یا اولاد میں اگر برکت عطا فرمائیں اور وہ کہے:
((مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)).

ترجمہ: ''کیا (بہتر) اللہ تعالیٰ نے چاہا' گناہوں سے بچانا اور نیکیوں کی قوت دینا اللہ ہی کی طرف سے ہے۔''

تو وہ شخص موت کے سوا کوئی اور تکلیف نہ دیکھے گا۔ (زادالمعاد)

پہلی رات دلہن کو کچھ ہدیہ تحفہ دینا بھی مسنون ہے۔

ولیمہ:

شب عروسی گزارنے کے بعد اپنے عزیزوں' دوستوں، رشتہ داروں اور مساکین کو دعوتِ ولیمہ کا کھانا کھلانا بھی سنت ہے۔ (ترمذی' ابن ماجہ)

ولیمہ کے لیے بہت بڑے پیمانے پر انتظام کرنے کی ضرورت نہیں ہے' تھوڑا کھانا چند لوگوں کو کھلا دینا بھی کافی ہے۔ (بہشتی زیور)

ولیمہ میں اتباع سنت کی نیت رکھنا چاہیے۔

جس ولیمہ میں غریب شریک نہ کیے جائیں اور جو محض نام ونمود کے لیے کیا جائے اس میں کچھ خیر و برکت نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ناراضی اور غصہ کا اندیشہ ہے۔ (زادالمعاد' بہشتی زیور)

نکاح کے بعض اعمالِ مسنونہ

- صاحبِ استطاعت کے لیے نکاح کرنا مسنون ہے۔
- بلوغ کے بعد فوراً نکاح کرنا مسنون ہے۔
- نکاح سے پہلے منگنی یعنی پیغام بھیجنا مسنون ہے۔
- منگنی بھیجنا لڑکے یا لڑکی والے کی طرف سے دونوں طریقے مسنون ہیں' نیک اور صالح کی

Marfat.com

تلاش مسنون ہے۔

- بیک وقت چار نکاح کرنا جائز ہے' قرآن وحدیث سے ثابت ہے' بشرطیکہ سب کے حقوق ادا کر سکے۔
- بیوہ سے نکاح کرنا بھی مسنون ہے۔
- شوال کے مہینے میں نکاح کیا جانا مسنون ہے اور پسندیدہ اور باعثِ برکت ہے۔ جمعہ کے دن برکت و بھلائی کے لیے نکاح کرنا مسنون ہے۔
- نکاح کے لیے اعلان کرنا مسنون ہے۔
- نکاح مسجد میں کرنا مسنون ہے۔
- مسنون نکاح وہ ہے جو سادگی کے ساتھ ہو اور جس میں ہنگامہ اور نام و نمود کے لیے اسراف نہ ہو۔
- مہر اس قدر مقرر کرنا مسنون ہے جو استطاعت سے زیادہ نہ ہو' جس کی مقدار کم از کم دس درہم ہو۔
- مہر موجل و معجّل دونوں جائز ہیں۔

نکاح کا طریقہ:

- ایجاب و قبول ارکان نکاح ہیں' انہیں سے نکاح منعقد ہوتا ہے۔
- نکاح سے قبل ولی کو لڑکی سے اجازت لینا مسنون ہے' لڑکی کو بتایا جائے کہ تیرا نکاح فلاں شخص سے بعوض اس قدر رقم مہر کے کیا جاتا ہے کیا تجھے منظور ہے؟
- پھر ولی (یا اس کا وکیل) اجازت دے اور قاضی لڑکے سے نکاح قبول کرائے' قاضی کو لڑکے کے روبرو یا سامنے بیٹھنا اور خطبہ پڑھنا مسنون ہے۔ (بہشتی زیور)

طلاق و خلع:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو عورت بلا کسی معقول وجہ اپنے شوہر سے طلاق چاہے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔ (احمد' ترمذی' ابن ماجہ' دارمی' مشکوٰۃ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حلال چیزوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بُری چیز طلاق ہے۔ (ابوداؤد' مشکوٰۃ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا: معاذ! اللہ تعالیٰ نے جتنی چیزیں روئے زمین پر پیدا کی ہیں ان میں مجھے سب سے زیادہ محبوب لونڈی' غلام

Marfat.com

کا آزاد کرانا ہے اور سب سے زیادہ مبغوض و ناپسندیدہ طلاق ہے۔ (دارقطنی، مشکوۃ)

بنت رسول حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کا بابرکت نکاح:

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی عمر ابھی پندرہ سال کی تھی کہ کئی بڑے بڑے گھرانوں سے پیغام آئے لیکن حضور ﷺ خاموش رہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عمر اس وقت تقریباً اکیس سال تھی، فرماتے ہیں کہ میرے دل میں خیال آیا کہ میں جا کر پیغام دوں لیکن یہ سوچتا تھا کہ آخر یہ کام کیسے ہوگا؟ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے، آخر کار حضورِ اقدس ﷺ کی شفقت و محبت نے ہمت بندھائی اور میں حاضر ہو گیا اور اپنا مدعا ظاہر کیا، رسول اللہ ﷺ انتہائی خوش ہوئے اور فوراً قبول فرما کر دریافت فرمایا:

''علی رضی اللہ عنہ! تمہارے پاس کچھ مال ہے؟

میں نے کہا: حضور ﷺ! ایک گھوڑا اور زرہ کے سوا کچھ نہیں ہے۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گھوڑا تو سپاہی (مجاہد) کے پاس رہنا ہی چاہیے، جاؤ اپنی زرہ بیچ ڈالو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ گئے اور کم و بیش چار سو درہم میں اپنی زرہ بیچ آئے، رسول خدا ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلا کر کچھ خوشبو وغیرہ منگائی اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ جاؤ ابوبکر، عمر، عثمان، طلحہ، زبیر (رضی اللہ عنہم اجمعین) اور چند انصار کو بلا لاؤ، جب یہ لوگ آ کر بیٹھ گئے تو آپ ﷺ نے نکاح کا خطبہ پڑھا، اور تمام عورتوں کی سردار حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح نہایت سادگی سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کر دیا، آپ ﷺ نے اعلان فرمایا کہ گواہ رہو کہ میں نے چار مثقال چاندی پر اپنی بیٹی (حضرت) فاطمہ کا نکاح علی کے ساتھ کر دیا ہے اور علی نے اسے قبول کر لیا ہے، اور اللہ سے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیئے، آپ ﷺ نے دعا فرمائی:

"اے اللہ! ان دونوں میں محبت اور موافقت پیدا فرمایئے، برکت بخشئے اور صالح اولاد عطا فرمایئے۔''

نکاح کے بعد چھوہارے بانٹے گئے اور شب میں ام ایمن رضی اللہ عنہا کے ہمراہ انتہائی سادگی سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر بھیج دیا عشاء کی نماز کے بعد رسول خدا ﷺ خود پہنچے اور دونوں کے حق میں دُعا فرمائی۔ رسول خدا ﷺ نے اپنی پیاری بیٹی کے ساتھ جو سامان دیا وہ چاندی کے بازو بند، دو یمنی چادریں، چار گدے، ایک کمبل، ایک تکیہ، ایک پیالہ، ایک چکی، ایک پلنگ، ایک مشکیزہ اور گھڑا تھا۔ (حصن حصین)

Marfat.com

حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کی رخصتی کے بعد:

جب رسول اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نکاح حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کر دیا تو آپ ﷺ ان کے گھر تشریف لے گئے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تھوڑا پانی لاؤ! چنانچہ وہ ایک لکڑی کے پیالے میں پانی لے کر حاضر ہوئیں' آپ ﷺ نے پیالہ ان سے لے لیا او ایک گھونٹ پانی دہن مبارک میں لے کر پیالے میں ڈال دیا اور فرمایا: آگے آؤ' وہ سامنے آ کر کھڑی ہو گئیں تو آپ نے ان کے سینہ اور سر پر پانی چھڑکا اور فرمایا:

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُعِیْذُھَا بِکَ وَ ذُرِّیَّتَھَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ))

اور اس کے بعد فرمایا: میری طرف پشت کرو' چنانچہ وہ پشت کر کے کھڑی ہو گئیں تو آپ ﷺ نے باقی پانی بھی یہی دعا پڑھ کر پشت پر چھڑک دیا' اس کے بعد آپؐ نے (حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب رُخ کر کے) فرمایا پانی لاؤ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں سمجھ گیا جو آپ ﷺ چاہتے ہیں چنانچہ میں نے بھی پیالہ بھر کر پیش کیا' آپ ﷺ نے وہی کلمات پڑھ کر پیالے میں کلی کر کے میرے سر پر چھینٹے دیئے' پھر فرمایا: پشت پھیرو' میں پشت پھیر کر کھڑا ہو گیا' آپ ﷺ نے وہی کلمات پڑھ کر اور پیالے میں کلی کر کے میرے مونڈھوں کے درمیان پانی کے چھینٹے دیئے اور اس کے بعد فرمایا: اپنی دلہن کے پاس جاؤ۔ (حصن حصین' شمائل ترمذی)

نومولود

نومولود کے کان میں اذان دی جائے:

روایت میں ہے کہ بچہ کی ولادت کے بعد اسے نہلا دھلا کر اس کے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہنا چاہیے' جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے ان کے کان میں اذان دی اور اقامت کہی۔ (زاد المعاد' طبرانی)

تحنیک:

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو میں نے ان کو نبی کریم ﷺ کی گود میں دیا' آپ ﷺ نے خرمہ منگوایا اور چبا کر لعاب مبارک عبداللہ بن زبیر

Marfat.com

کے منہ میں لگایا اور خرما ان کے تالو میں ملا اور خیر و برکت کی دعا فرمائی۔ (زادالمعاد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کے یہاں بچے لائے جاتے تھے' آپ تحنیک فرماتے اور ان کے حق میں خیر و برکت کی دعا کرتے۔ (مسلم' بخاری' ترمذی)

اچھے نام کی تجویز:

بچے کے لیے اچھا سا نام تجویز کرنا چاہیے جو یا تو خدا کے نام سے پہلے لفظ ''عبد'' لگا کر ترتیب دیا گیا ہو جیسے عبداللہ' عبدالرحمٰن وغیرہ یا پھر پیغمبروں کے نام پر ہونا چاہیے' یا کوئی اور نام جو معنوی اعتبار سے بہتر ہو' نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ قیامت کے روز تمہیں اپنے اپنے ناموں سے پکارا جائے اس لیے بہتر نام رکھا کرو۔ (ابوداؤد)

بچہ کو پہلی تعلیم:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب تمہاری اولاد بولنے لگے تو اسے ''لا الٰہ الا اللہ'' سکھا دو' پھر مت پروا کرو کہ کب مرے' اور جب دودھ کے دانت گر جائیں تو نماز کا حکم دو۔ (ابن سنی' ترمذی' زادالمعاد)

تعویذ حفاظت:

بچہ کی حفاظت کے لیے نظر بد اور ہر طرح کی آفت' بلا اور دکھ اور بیماری سے محفوظ رکھنے کے لیے یہ تعویذ لکھ کر گلے میں ڈال دیا جائے:۔

((اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللهِ التَّآمَّةِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّهَآمَّةٍ وَّمِنْ شَرِّ کُلِّ عَیْنٍ لَّآمَّةٍ))

ترجمہ: ''میں اللہ تعالیٰ کے پورے کلموں کے واسطے سے ہر شیطان اور ہر زہریلے جانور کے شر سے اور ضرر پہنچانے والی ہر آنکھ کے شر سے پناہ چاہتا ہوں۔''

ان کلمات کو پڑھ کر بچہ پر دم کرے یا لکھ کر گلے میں ڈال دے۔ (حصن حصین)

عقیقہ:

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی اپنے بچے کی طرف سے عقیقہ کرنا چاہے تو اسے چاہیے کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری کرے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی صحیح روایت سے لڑکے کی جانب سے دو بکریاں اور لڑکی کی جانب سے

Marfat.com

ایک بکری ثابت ہے۔(زادالمعاد)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر لڑکا اپنے عقیقہ کے رہن میں ہوتا ہے اس کی جانب سے ساتویں دن (بکری) قربانی کی جائے' اس کا سر منڈایا جائے اور اس کا نام رکھ دیا جائے۔(زادالمعاد)

مسئلہ اگر ساتویں دن عقیقہ نہ کرے تو جب کرے ساتویں دن کا خیال کرنا بہتر ہے۔(بہشتی زیور)

مسئلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا ایک بکری سے عقیقہ کیا اور فرمایا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا! اس کا سر منڈوا دو اور اس کے بالوں کے ہم وزن چاندی خیرات کر دو' چنانچہ ہم نے ان کا وزن کیا جو ایک درہم یا اس سے کچھ کم تھا۔(زادالمعاد)

مسئلہ عقیقہ کا گوشت چاہے کچا تقسیم کرے چاہے پکا کر بانٹے' چاہے دعوت کر کے کھلائے' سب درست ہے۔

مسئلہ عقیقہ کا گوشت باپ' دادا' دادی' نانا' نانی وغیرہ سب کو کھانا درست ہے۔

مسئلہ اگر کسی کو توفیق نہیں اس لیے اس نے لڑکے کی طرف سے ایک ہی بکری کا عقیقہ کیا تو اس کا بھی کچھ حرج نہیں' اور اگر بالکل عقیقہ ہی نہ کرے تو بھی کچھ حرج نہیں۔(بہشتی زیور)

ختنہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ لوگ عام طور پر لڑکے کا ختنہ اس وقت تک نہ کرتے تھے جب تک وہ سمجھدار نہ ہو جاتا۔

اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابو عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر ساتویں دن ختنہ کر دیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔(زادالمعاد)

Marfat.com

باب ⑧

مرض وعیادت، موت ومابعد الموت

مرض وعلاج

ہر مرض کی دوا ہے:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہر بیماری کی دوا ہے' جب دوا بیماری کے موافق ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے مریض اچھا ہو جاتا ہے۔ (مسلم' مشکوٰۃ)

سنن ابی داؤد میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے بتایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ شانہ نے مرض بھی نازل کیا اور دوا بھی اتاری اور ہر مرض کے لیے دوا پیدا کی' اس لیے دوا کرو' البتہ حرام چیز سے علاج مت کرو۔ (زاد المعاد)

علاج کا اہتمام اور اس میں احتیاط:

حضور اکرم ﷺ حالتِ مرض میں خود بھی دوا کا استعمال فرمایا کرتے اور لوگوں کو علاج کروانے کی تلقین بھی فرماتے' ارشاد فرمایا: اے بندگانِ خدا! دوا کیا کرو کیونکہ خدا نے ہر مرض کی شفاء مقرر کی ہے بجز ایک مرض کے' لوگوں نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بہت زیادہ بڑھاپا۔ (ترمذی' زاد المعاد)

آپ ﷺ بیمار کو طبیب حاذق سے علاج کرانے کا حکم فرماتے اور پرہیز کرنے کا حکم دیتے۔ (زاد المعاد)

نادان طبیب کو طبابت سے منع فرماتے اور اُسے مریض کے نقصان کا ذمہ دار ٹھہراتے۔ (زاد المعاد)

حرام اشیاء کو بطور دوا استعمال کرنے سے منع فرماتے' ارشاد فرماتے کہ اللہ تعالیٰ نے

Marfat.com

حرام چیزوں میں تمہارے لیے شفاء نہیں رکھی۔ (زادالمعاد)

مریضوں کی عیادت:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے جو بیمار ہو جاتا حضور اکرم ﷺ اس کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے۔ (زادالمعاد)

مریض کی عیادت کے لیے کوئی دن مقرر کرنا آنحضرت ﷺ کی سنت طیبہ میں سے نہیں تھا بلکہ آپ ﷺ دن رات تمام اوقات میں (حسبِ ضرورت) مریضوں کی عیادت فرماتے۔ (زادالمعاد)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مریض کے پاس عیادت کرنے کے سلسلہ میں شور وشغب نہ کرنا اور کم بیٹھنا بھی سنت ہے۔ (مشکوۃ)

آپ ﷺ مریض کے قریب تشریف لے جاتے اور اس کے سرہانے بیٹھتے' اس کا حال دریافت فرماتے اور پوچھتے: طبیعت کیسی ہے؟ (زادالمعاد)

آنحضرت ﷺ عیادت کے لیے تشریف لے جاتے تو بیمار کی پیشانی اور نبض پر ہاتھ رکھتے' اگر وہ کچھ مانگتا تو اس کے لیے وہ چیز منگواتے اور فرماتے: مریض جو مانگے وہ اس کو دو اگر مضر نہ ہو۔ (حصن حصین)

تسلی وہمدردی:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو اس کی عمر کے بارے میں اس کے دل کو خوش کرو (یعنی اس کی عمر اور زندگی کے بارے میں اس کو خوش کرو) اس طرح کی باتیں کسی ہونے والی چیز کو رَد تو نہ کر سکیں گی لیکن اس کا دل خوش ہوگا اور یہی عیادت کا مقصد ہے۔ (جامع ترمذی' سنن ابن ماجہ' معارف الحدیث)

کبھی آپ ﷺ مریض کی پیشانی پر دست مبارک رکھتے پھر اس کے سینہ اور پیٹ پر ہاتھ پھیرتے اور دعا کرتے:

''اے اللہ! اسے شفاء دے''۔

اور جب آپ ﷺ مریض کے پاس تشریف لے جاتے تو فرماتے کہ فکر کی کوئی بات نہیں انشاء اللہ تعالیٰ سب ٹھیک ہو جائے گا' بسا اوقات آپ ﷺ یہ فرماتے کہ بیماری گناہوں

Marfat.com

کا کفارہ اور طہور بن جائے گی۔ (زادالمعاد)

عیادت کے فضائل:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بندۂ مومن جب اپنے صاحبِ ایمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو واپس آنے تک گویا جنت کے باغ میں ہوتا ہے۔ (صحیح مسلم شریف)

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ یا کسی قریب المرگ شخص کے پاس جاؤ تو اس کے سامنے بھلائی کا کلمہ زبان سے نکالو' کیونکہ تم جو کچھ کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ (مسلم' مشکوٰۃ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم کسی مریض کی عیادت کو جاؤ تو اس سے کہو کہ وہ تمہارے لیے دعا کرے' اس لیے کہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کے مانند ہوتی ہے۔ (ابن ماجہ' مشکوٰۃ)

مریض پر دم اور اس کے لیے دعائے صحت:

آپ ﷺ مریض کے لیے تین بار دعا فرماتے جیسا کہ آپ ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے لیے دعا فرمائی: اے اللہ! سعد کو شفاء دے' اے اللہ! سعد کو شفاء دے' اے اللہ! سعد کو شفاء دے۔ (زادالمعاد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب ہم میں سے کوئی بیمار ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اپنا داہنا ہاتھ اس کے جسم پر پھیرتے اور یہ دعا پڑھتے:

((اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ... الخ))

ترجمہ: "اے سب آدمیوں کے پروردگار! اس بندے کی تکلیف کو دُور فرمادے اور شفاء عطا فرمادے تو ہی شفاء دینے والا ہے' بس تیری ہی شفاء شفاء ہے' ایسی کامل شفاء عطاء فرما جو کوئی بیماری کو بالکل نہ چھوڑے"۔ (صحیح بخاری' صحیح مسلم' معارف الحدیث)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب خود بیمار ہوتے تو معوذات پڑھ کر اپنے اوپر دم فرمایا کرتے اور خود اپنا دست مبارک اپنے جسم پر پھیرتے' پھر جب آپ ﷺ کو وہ بیماری لاحق ہوئی جس میں آپ ﷺ نے وفات پائی تو میں وہی معوذات پڑھ کر آپ

Marfat.com

ﷺ پر دم کرتی جن کو پڑھ کر آپ ﷺ دم کیا کرتے تھے اور آپ ﷺ کا دست مبارک آپ کے جسم پر پھیرتی۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم، معارف الحدیث)

حضور ﷺ مریض کی پیشانی یا دکھتی ہوئی جگہ پر اپنا داہنا ہاتھ رکھ کر فرماتے:

((اَللّٰھُمَّ اَذْھِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآءُکَ شِفَآءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا)).

ترجمہ: "اے اللہ! اے لوگوں کے رب! تکلیف کو دور فرما اور شفاء دے، تو ہی شفاء دینے والا ہے، تیری شفاء کے علاوہ کوئی شفا نہیں ہے، ایسی شفاء دے جو ذرا مرض نہ چھوڑے۔"

یہ دعا بھی وارد ہوئی ہے:

((اَللّٰھُمَّ اشْفِہٖ اَللّٰھُمَّ عَافِہٖ)).

ترجمہ: "اے اللہ! اس کو شفاء دے اور اس کو عافیت دے۔"

یا سات مرتبہ یہ دعا پڑھے:

((اَسْأَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ)).

ترجمہ: "میں سوال کرتا ہوں اللہ سے جو بڑا اور عرش عظیم کا رب ہے کہ تجھے شفاء بخشے۔"

جس شخص نے کسی ایسے مریض کی عیادت کی جس کی موت نہ آئی ہو اور یہ دعا پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس مریض کو اس مرض سے ضرور شفاء دے گا۔ (مسلم، بخاری، ترمذی، زاد المعاد، ابوداؤد، حصن حصین)

حضرت عثمان ابن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے درد کی شکایت کی جو ان کے جسم کے کسی حصہ میں تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اس جگہ پر اپنا ہاتھ رکھو جہاں تکلیف ہے اور تین دفعہ کہو "بسم اللہ" اور سات مرتبہ کہو:

((اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَ اُحَاذِرُ))

ترجمہ: "میں پناہ لیتا ہوں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کی قدرت کی اس تکلیف کے شر سے جو میں پا رہا ہوں اور جس کا مجھے خطرہ ہے۔"

کہتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری تکلیف دُور فرما دی۔ (صحیح مسلم، معارف الحدیث)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھ کر حضرات حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو اللہ کی پناہ میں دیتے تھے:

Marfat.com

((اُعِیذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّۃِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّ ھَامَّۃٍ وَّمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَّآمَّۃٍ)).

ترجمہ: ''میں تمہیں پناہ دیتا ہوں اللہ کے کلمات تامہ کی ہر شیطان کے شر سے اور ہر زہریلے جانور اور ہر اثر ڈالنے والی آنکھ سے۔''

اور فرماتے تھے کہ تمہارے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے دونوں صاحبزادوں اسمٰعیل و اسحاق علیہما السلام پر ان کلمات سے دم کرتے تھے۔ (معارف الحدیث، رواہ البخاری)

جس کے زخم یا پھوڑا یا کوئی تکلیف ہوتی آپ ﷺ اس پر دم کرتے چنانچہ شہادت کی انگلی زمین پر رکھ دیتے، پھر یہ دعا پڑھتے:

((بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَۃُ اَرْضِنَا بِرِیْقَۃِ بَعْضِنَا یَشْفِیْ سَقِیْمَنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا)).

ترجمہ: ''میں اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتا ہوں یہ ہماری زمین کی مٹی ہے جو ہم میں سے کسی کے تھوک میں ملی ہوئی ہے یہ ہمارے بیمار کو ہمارے رب کے حکم سے شفاء دے گی۔''

اور اس جگہ انگلی پھیرتے۔ (زاد المعاد)

حالت مرض کی دُعا:

جو شخص حالت مرض میں یہ دعا چالیس مرتبہ پڑھے اگر مرا تو شہید کے برابر ثواب ملے گا اور اچھا ہو گیا تو تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے:۔

﴿ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ ۗ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ ﴾

اگر مرض میں یہ دعا پڑھے اور مر جائے تو اس کو دوزخ کی آگ نہ لگے گی۔

﴿لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ﴾

(ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

زمانۂ بیماری میں صدقِ دل اور سچے شوق سے یہ دعا کیا کرے۔ (معارف الحدیث)

((اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِی شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ بِبَلَدِ رَسُوْلِکَ)).

ترجمہ: ''اے اللہ! مجھے اپنے راستے میں شہادت کی توفیق عطا فرما اور کیجئے میری موت اپنے رسول (ﷺ) کے شہر میں۔ (حصن حصین)

Marfat.com

بیماری میں زمانہ تندرستی کے اعمال کا حساب:

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ بیمار ہو یا سفر میں جائے اور اس میں بیماری یا سفر کی وجہ سے اپنی عبادات وغیرہ کے معمولات پورا کرنے سے مجبور ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کے اعمال اس طرح لکھے جاتے ہیں جس طرح وہ صحت وتندرستی کی حالت میں اور زمانۂ اقامت میں کیا کرتا تھا۔ (صحیح بخاری' معارف الحدیث)

تکلیف وجہ رفع درجات:

محمد بن خالد سلمی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور وہ ان کے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی بندۂ مومن کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا بلند مقام طے ہو جاتا ہے جس کو اپنے عمل سے نہیں پا سکتا تو اللہ تعالیٰ اس کو کسی جسمانی یا مالی تکلیف میں یا اولاد کی طرف سے کسی صدمہ یا پریشانی میں مبتلا کر دیتا ہے' پھر اس کو صبر کی توفیق دے دیتا ہے' یہاں تک کہ ان مصائب وتکالیف (اور ان پر صبر) کی وجہ سے اس بلند مقام پر پہنچا دیا جاتا ہے' جو اس کے لیے پہلے سے طے ہو چکا تھا۔ (معارف الحدیث' مسند احمد' سنن ابی داؤد)

وجہ کفارۂ سیئات:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ مومن کو جو بھی بیماری' جو بھی پریشانی' جو بھی رنج وغم اور جو بھی اذیت پہنچتی ہے' یہاں تک کہ کانٹا بھی اس کو لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان چیزوں کے ذریعہ اس کے گناہوں کی صفائی فرما دیتا ہے۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم' معارف الحدیث)

موت کی یاد اور اس کا شوق:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لوگو! موت کو یاد کیا کرو اور اس کو یاد رکھو جو دُنیا کی لذتوں کو ختم کر دینے والی ہے"۔

(جامع ترمذی' سنن نسائی' سنن ابن ماجہ' معارف الحدیث)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ موت مومن کا تحفہ ہے۔ (شعب الایمان للبیہقی' معارف الحدیث)

موت کی تمنا اور دُعا کرنے کی ممانعت:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی کسی

Marfat.com

تکلیف اور دکھ کی وجہ سے موت کی تمنا نہ کرے اور نہ دعا کرے اور اگر اندر کے داعیہ سے بالکل ہی مجبور ہو تو یوں دعا کرے:

((اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ))

ترجمہ: ''اے اللہ! جب تک زندگی بہتر ہو اس وقت تک مجھے زندہ رکھ اور جب میرے لیے موت بہتر ہو اس وقت مجھے دنیا سے اٹھا لے''۔ (صحیح بخاری و مسلم، معارف الحدیث)

موت کے آثار ظاہر ہونے لگیں تو کیا کریں؟:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مرنے والوں کو کلمہ ''لا الٰہ الا اللہ'' کی تلقین کریں۔ (صحیح مسلم، معارف الحدیث)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے مرنے والوں پر سورۂ یٰسین پڑھا کرو۔ (معارف الحدیث، مسند احمد، سنن ابی داؤد، سنن ابن ماجہ)

سکرات الموت:

مرنے والے کا منہ مرتے وقت قبلہ کی طرف کر دیں اور خود وہ یہ دعا مانگے:

((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی)) اور ((لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ))

پڑھے اور ((اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَکَرَاتِ الْمَوْتِ)).

ترجمہ: ''اے اللہ! میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے اوپر والے ساتھیوں میں پہنچا دے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اے اللہ! موت کی سختیوں (کے اس موقع) میں میری مدد فرما''۔ (ترمذی)

جان کنی:

جب کسی پر موت کا اثر ظاہر ہو یعنی اس کے دونوں قدم ڈھیلے ہو جائیں اور ناک ٹیڑھی ہو جائے اور کنپٹیاں دب جائیں تو چاہیے کہ اس کو داہنی طرف قبلہ رخ لٹا دیں اور مستحب یہ ہے کہ کلمہ شہادت کی تلقین اس طرح کریں کہ کوئی نیک آدمی اس کے پاس بلند آواز سے کہے:

((اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ))

اور اس کے پڑھنے کے لیے اصرار نہ کریں، اس لیے کہ وہ اپنی تکلیف میں مبتلا ہے اگر وہ ایک بار پڑھ لے تو کافی ہے اور اس کے بعد وہ اور کوئی بات کرے تو پھر ایک بار اسی طرح تلقین کرے، اور مستحب

Marfat.com

ہے کہ اس کے پاس سورۂ یٰسین پڑھے اور نیک اور متقی آدمی اس کے پاس موجود رہیں۔ (ترمذی)

جب موت واقع ہو جائے تو اہل تعلق یہ دعا پڑھیں:

((اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِىْ فِىْ مُصِيْبَتِىْ وَاخْلُفْ لِىْ خَيْرًا مِّنْهَا)).

ترجمہ: "بے شک ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور ہم اللہ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں' اے اللہ! میری مصیبت میں اجر دے اور اس کے عوض مجھے اس سے اچھا بدلہ عنایت فرما۔" (ترمذی)

جب موت واقع ہو جائے تو کپڑے کی پٹی سے اس کی داڑھی سر کے ساتھ باندھ دیں اور نرمی سے آنکھیں بند کر دیں اور باندھتے وقت پڑھیں:

((بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ عَلَيْهِ اَمْرَهٗ وَسَهِّلْ عَلَيْهِ مَا بَعْدَهٗ وَ اَسْعِدْهُ بِلِقَآئِكَ وَاجْعَلْ مَا خَرَجَ اِلَيْهِ خَيْرًا مِّمَّا خَرَجَ عَنْهُ)).

ترجمہ: "شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اور رسول اللہ ﷺ کے دین پر' اے اللہ! اس میت پر اس کا کام آسان فرما اور اس پر وہ زمان آسان فرما جو اب اس کے بعد آئے گا اور اس کو اپنے دیدار (مبارک) سے مشرف فرما' اور جہاں گیا ہے (یعنی آخرت) اس کو بہتر کر دے اس جگہ سے جہاں سے گیا ہے (یعنی دنیا سے)"۔

پھر اس کے بعد اس کے ہاتھ پیر سیدھے کر دیں اور مستحب ہے کہ اس کے کپڑے اتار کر ایک چادر اوڑھا دیں اور چارپائی یا چوکی پر رکھیں زمین پر نہ چھوڑیں' پھر اس کے دوست احباب کو خبر کر دیں تا کہ اس کی نماز میں زیادہ سے زیادہ شریک ہوں اور اس کے لیے دُعا کریں اور مستحب ہے کہ اس کے ذمہ جو قرض ہو اس کو ادا کریں اور تجہیز و تکفین میں جلدی کریں' غسل سے پہلے میت کے قریب آ کر قرآن پڑھنا منع ہے۔ (شرح التنویر' بہشتی زیور)

میت پر نوحہ و ماتم نہیں کرنا چاہیے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دفعہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ مریض ہوئے تو رسول اللہ ﷺ ' عبدالرحمٰن بن عوف' سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کو ساتھ لیے ہوئے ان کی عیادت کے لیے آئے' آپ ﷺ جب اندر تشریف لائے تو ان کو غاشیہ میں یعنی بڑی سخت حالت میں پایا' آپ ﷺ نے ان کو اس حالت میں دیکھا کہ ان کے گرد آدمیوں کی بھیڑ لگی ہوئی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ختم ہو چکے؟ (بطور مایوسی یا حاضرین سے

Marfat.com

استفسار کے طور پر آپ ﷺ نے یہ بات فرمائی) تو لوگوں نے عرض کیا: نہیں حضرت! ابھی ختم نہیں ہوئے، تو رسول اللہ ﷺ کو ان کی یہ حالت دیکھ کر رونا آ گیا، جب اور لوگوں نے آپ ﷺ پر گریہ کے آثار دیکھے تو وہ بھی رونے لگے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگو! اچھی طرح سن لو اور سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو اور دل کے غم پر تو سزا نہیں دیتا کیونکہ اس پر بندہ کا اختیار اور قابو نہیں ہے، پھر زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا لیکن اس کی غلطی پر یعنی زبان سے نوحہ و ماتم کرنے پر سزا بھی دیتا ہے، اور ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ﴾ پڑھنے پر اور دعا اور استغفار کرنے پر رحمت بھی فرماتا ہے۔ (صحیح مسلم، صحیح بخاری، معارف الحدیث)

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے شوہر ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، ان کی آنکھیں کھلی رہ گئی تھیں، آپ ﷺ نے انہیں بند کیا اور فرمایا کہ جب روح جسم سے نکال لی جاتی ہے تو بینائی بھی اس کے ساتھ چلی جاتی ہے، اس لیے موت کے بعد آنکھوں کو بند ہی کر دینا چاہیے، آپ ﷺ کی یہ بات سن کر ان کے گھر کے آدمی چلا چلا کر رونے لگے اور اس رنج و صدمہ کی حالت میں ان کی زبان سے ایسی باتیں نکلنے لگیں جو خود ان لوگوں کے حق میں بد دعا تھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: لوگو! اپنے حق میں خیر اور بھلائی کی دعا کرو اس لیے کہ تم جو کچھ کہہ رہے ہو ملائکہ اس پر آمین کہتے ہیں۔"

پھر آپ ﷺ نے خود اس طرح دعا فرمائی:

''اے اللہ! ابو سلمہ کی مغفرت فرما اور اپنے ہدایت یافتہ بندوں میں ان کا درجہ بلند فرما اور اس کے بجائے تو ہی نگرانی فرما اس کے پسماندگان کی، اور رب العالمین بخش دے ہم کو اور اس کو، اس کی قبر کو وسیع اور منور فرما"۔ (صحیح مسلم، معارف الحدیث)

میت کے لیے آنسو بہانا جائز ہے:

آپ ﷺ نے اپنی امت کے لیے جملہ استرجاع ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ﴾ کہنا اور اللہ کی قضا پر راضی رہنا مسنون قرار دیا ہے، اور یہ باتیں گریہ چشم اور غم دل کے منافی نہیں، یہی وجہ ہے آپ ﷺ تمام مخلوق میں سب سے زیادہ راضی بقضائے الٰہی اور سب سے زیادہ حمد کرنے والے تھے اور اس کے باوجود اپنے صاحبزادے ابراہیم رضی اللہ عنہ پر وفور محبت و شفقت سے رقت کے باعث رو دیئے اور آپ ﷺ کا قلب اللہ تبارک وتعالیٰ کے رضا و شکر سے بھرپور اور

زبان اس کے ذکر وحمد میں مشغول تھی۔ (زادالمعاد)

آنکھ کے آنسو اور دل کا صدمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ابو یوسف رضی اللہ عنہ آہن گر کے گھر گئے' ابو یوسف رسول اللہ ﷺ کے فرزند ابراہیم کی دایہ خولہ بنت المنذر رضی اللہ عنہا کے شوہر تھے اور ابراہیم رضی اللہ عنہ اس وقت کے رواج کے مطابق اپنی دایہ کے گھر ہی رہتے تھے' رسول اللہ ﷺ نے اپنے صاحبزادے کو اٹھالیا' چوما اور ان کے رخساروں پر ناک رکھی' جیسا کہ بچوں کو پیار کرتے وقت کیا جاتا ہے۔

اس کے بعد ایک دفعہ پھر ان صاحبزادے ابراہیم رضی اللہ عنہ کی آخری بیماری میں ہم وہاں گئے' اس وقت ابراہیم رضی اللہ عنہ جان دے رہے تھے' نزع کے عالم میں تھے ان کی اس حالت کو دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے' عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ (جو ناواقفیت کی وجہ سے سمجھتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ اس قسم کی چیزوں سے متاثر نہیں ہو سکتے) تعجب سے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! "آپ کی بھی یہ حالت؟"

آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابن عوف! یہ کوئی بُری بات بُری حالت نہیں بلکہ یہ شفقت اور دردمندی ہے۔ پھر دوبارہ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل مغموم ہے اور زبان سے ہم وہی کہیں گے جو اللہ کو پسند ہے یعنی ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ﴾ اور اے ابراہیم! تمہاری جدائی کا ہمیں صدمہ ہے۔ (صحیح بخاری' صحیح مسلم' معارف الحدیث)

میت کا بوسہ لینا:

میت کا وفورِ محبت یا عقیدت سے بوسہ لینا جائز ہے' بسا اوقات آپ ﷺ میت کا بوسہ لے لیتے جیسا کہ آپ ﷺ نے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا اور روئے' اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ (زادالمعاد)

تجہیز وتکفین میں جلدی:

حصین بن دحوح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو رسول اللہ ﷺ ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے' ان کی حالت نازک دیکھ کر آپ ﷺ نے دوسرے آدمیوں سے فرمایا میں محسوس کرتا ہوں کہ ان کی موت کا وقت آہی گیا ہے' اگر ایسا ہو جائے تو مجھے

Marfat.com

خبر کی جائے اور ان کی تجہیز و تکفین کی جلدی کی جائے کیونکہ کسی مسلمان کی میت کے لیے مناسب نہیں کہ وہ دیر تک اپنے گھر والوں کے بیچ رہے۔ (سنن ابی داؤد، معارف الحدیث)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جب تمہارا کوئی آدمی انتقال کر جائے تو اس کو دیر تک گھر میں مت رکھو اور قبر تک پہنچانے اور دفن کرنے میں سرعت سے کام لو، اور دفن کے بعد سر کی جانب سورۂ بقرہ کی ابتدائی آیات ﴿الْمُفْلِحُوْنَ﴾ تک اور پاؤں کی جانب اس کی آخری آیات ﴿اٰمَنَ الرَّسُوْلُ﴾ سے ختم سورۂ بقرہ تک پڑھو۔ (بیہقی شعب الایمان، معارف الحدیث)

اہل میت کے لیے کھانا بھیجنا:

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اہل میت کے لیے کھانا بھیجیں کیونکہ وہ مصیبت میں مبتلا ہونے کی وجہ سے معذور ہوتے ہیں اور انہیں کھانے پکانے اور اس کا انتظام کرنے کی فرصت نہیں ہوتی۔ (مدارج النبوۃ)

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب ان کے والد ماجد حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر آئی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر والوں سے فرمایا: جعفر کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کیا جائے، وہ اس اطلاع کی وجہ سے ایسے حال میں ہیں کہ کھانے کی طرف توجہ نہ کر سکیں گے۔ (جامع ترمذی، ابن ماجہ، معارف الحدیث)

آپ ﷺ کی سنت طیبہ یہ بھی تھی کہ میت کے اہل خانہ تعزیت کے لیے آنے والے لوگوں کو کھانا نہ کھلائیں بلکہ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ دوسرے لوگ (دوست اور عزیز) ان کے لیے کھانا تیار کر کے انہیں بھیجیں، یہ چیز اخلاق حسنہ کا ایک اعلیٰ نمونہ ہے اور پسماندگان کو سبکدوش کرنے والا عمل ہے۔ (زاد المعاد)

موت پر صبر اور اس کا اجر:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جب میں کسی ایمان والے بندے (یا بندی) کے کسی پیارے کو اٹھا لوں پھر وہ ثواب کی اُمید میں صبر کرے تو میرے پاس اس کے لیے جنت کے سوا کوئی معاوضہ نہیں۔ (صحیح بخاری، معارف الحدیث)

میت کا سوگ منانا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کسی مومن کے لیے یہ جائز نہیں کہ تین دن سے زیادہ کسی کا سوگ منائے البتہ بیوہ کے سوگ کی مدت چار مہینے دس دن ہے اس مدت میں وہ کوئی رنگین کپڑا نہ پہنے، نہ خوشبو لگائے اور نہ بناؤ سنگھار کرے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

پسماندگان سے تعزیت:

فرمایا رسول کریم ﷺ نے: جس شخص نے کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کی تو اس کو اتنا ہی اجر ملے گا جتنا اس مصیبت زدہ کو ملتا ہے۔ (جامع ترمذی، ابن ماجہ، معارف الحدیث)

میت کے اہل خانہ سے تعزیت بھی نبی کریم ﷺ کی سنت طیبہ میں داخل تھی، سنت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فیصلہ پر سکون ورضا کا ثبوت پیش کیا جائے، اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی جائے اور ﴿اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ﴾ پڑھا جائے، اور مصیبت کے باعث کپڑے پھاڑنے، واویلا اور بین کرتے ہوئے آواز بلند کرنے یا بال منڈانے سے حضور ﷺ نے بیزاری کا اعلان فرمایا ہے۔ (زاد المعاد)

حضور اکرم ﷺ میت پر ایسے اُمور سے احسان فرماتے جو اس کے لیے قبر اور قیامت میں سود مند اور نافع ہو جائیں، اور اس کے اقارب اور گھر والوں کے ساتھ تعزیت اور پرسش احوال اور تجہیز وتکفین میں مدد کے ساتھ احسان فرماتے، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کے ساتھ نماز جنازہ پڑھتے، اس کے لیے استغفار فرماتے اور اس کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ مدفن تک جنازے کے ساتھ جاتے اور قبر کے سرہانے کھڑے ہو کر اس کے لیے دعا فرماتے اور کلمہ ایمان پر ثابت قدم رہنے کی تلقین فرماتے، اور منکر نکیر کے سوال وجواب سکھاتے اور اس کی قبر پر مٹی وغیرہ ڈال کر تیار کرتے، اور رحمت ومغفرت کے نزول کی خاطر سلام ودعا سے مخصوص توجہ فرماتے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ یہ امر طے شدہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے جو آخری نماز جنازہ پڑھائی اس میں چار تکبیریں تھیں اور یہی مقرر ومتعین ہو گیا اور دو سلام کے ساتھ نماز جنازہ ختم فرمائی، یہی مذہب امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ (مدارج النبوۃ)

میت کا غسل اور کفن:

حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک فوت شدہ صاحبزادی

Marfat.com

کو ہم غسل دے رہے تھے‘ اس وقت رسول اللہ ﷺ گھر میں تشریف لائے اور ہم سے فرمایا کہ تم اس کو بیری کے پتوں کے ساتھ جوش دیئے ہوئے پانی سے تین دفعہ یا پانچ دفعہ اور اگر اس سے بھی زیادہ مناسب سمجھو تو غسل دو اور آخری دفعہ میں کافور بھی شامل کر لو‘ پھر جب غسل دے چکو تو مجھے خبر کر دو (اُم عطیہ کہتی ہیں کہ جب ہم غسل دے چکے تو آپ کو اطلاع دے دی) اس کے بعد آپ ﷺ نے اپنا تہبند ہماری طرف پھینک دیا اور فرمایا کہ سب سے پہلے اس کو اسے پہنا دو‘ اور اس حدیث کی دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اس کو طاق بار غسل دو یعنی ۳ یا ۵ یا ۷ بار اور داہنے اعضاء سے اور وضو کے مقامات سے شروع کرو۔ (صحیح بخاری و مسلم‘ معارف الحدیث)

میت کو نہلانے کا مسنون طریقہ:

جس تختہ پر میت کو غسل دیا جائے اس کو تین دفعہ لوبان کی دھونی دے لو اور مردے کو اس پر لٹاؤ اور بدن کے کپڑے چاک کر کے نکالو اور تہبند ستر پر ڈال کر بدن کے کپڑے اندر ہی اندر اتار لو اور پھر پیٹ پر آہستہ آہستہ ہاتھ پھیرو (جس جگہ زندگی میں ہاتھ لگانا جائز نہیں وہاں مرنے کے بعد بھی بلا دستانوں کے ہاتھ لگانا جائز نہیں) پھر نجاست ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں میں دستانے پہن کر مٹی کے تین یا پانچ ڈھیلوں سے استنجا کراؤ پھر پانی سے پاک کرو‘ پھر وضو کراؤ نہ کلی کراؤ‘ نہ ناک میں پانی ڈالو نہ گٹے تک ہاتھ دھلاؤ بلکہ پہلے منہ دھلاؤ پھر ہاتھ کہنی سمیت دھلاؤ‘ پھر سر کا مسح کرو‘ پھر دونوں پیر دھلاؤ‘ پھر تین دفعہ روئی تر کر کے دانتوں اور مسوڑھوں پر پھیرو اور ناک کے دونوں سوراخوں میں پھیرو تو بھی جائز ہے (اور اگر مردہ نہانے کی حاجت میں یا حیض ونفاس میں مر جائے تو اس طرح سے منہ اور ناک میں پانی پہنچانا ضروری ہے) اور ناک اور منہ اور کانوں میں روئی بھر دو تا کہ وضو کراتے اور نہلاتے وقت پانی نہ جانے پائے‘ جب وضو کرا چکو تو سر کو گل خیرو یا صابن سے یا کسی اور چیز سے جس سے وہ صاف ہو جائے جیسے بیسن یا کھلی سے مل کر دھوئے اور صاف کر کے پھر مردے کو بائیں کروٹ لٹا کر بیری کے پتے ڈال کر پکا یا ہوا نیم گرم پانی تین دفعہ سر سے پیر تک ڈالے یہاں تک کہ بائیں کروٹ تک پانی پہنچ جائے‘ پھر داہنی کروٹ پر لٹائے اور اسی طرح سر سے پیر تک تین دفعہ پانی ڈالے کہ داہنی کروٹ تک پہنچ جائے‘ اس کے بعد مردے کو اپنے بدن سے ٹیک لگا کر ذرا بٹھلائے اور اس

Marfat.com

کے پیٹ کو آہستہ آہستہ ملے اور دبائے، اگر کچھ فضلہ خارج ہو تو اس کو پونچھ ڈالے اور وضو اور غسل میں اس کے نکلنے سے کچھ نقصان نہیں، دہرانے کی ضرورت نہیں ہے، اس کے بعد پھر اس کو بائیں کروٹ پر لٹائے اور کافور پڑا ہوا پانی سر سے پیر تک تین دفعہ ڈالے پھر سارا بدن کسی کپڑے سے صاف کر کے کفنا دے۔ (فتاویٰ ہندیہ، الدر المختار، بہشتی زیور)

اگر بیری کے پتے ڈال کر پکایا ہوا پانی نہ ہو تو یہی سادہ نیم گرم پانی کافی ہے اسی سے نہلا دیں، اور بہت تیز گرم پانی سے غسل نہ دیں، نہلانے کا جو طریقہ بیان ہوا سنت ہے اور اگر کوئی اس طرح تین دفعہ نہ نہلائے بلکہ ایک دفعہ سارے بدن کو دھو ڈالے تب بھی فرض ادا ہو گیا۔ (شرح امدادیہ، بہشتی زیور)

جب مردے کو کفن پر رکھو تو سر پر عطر لگا دو، اگر مرد ہو تو داڑھی پر بھی عطر لگا دو اور پھر ماتھے اور ناک اور دونوں ہتھیلیوں اور دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں پر کافور مل دو، بعض لوگ کفن پر عطر لگاتے ہیں اور عطر کی پھریری کان میں رکھ دیتے ہیں، یہ سب جہالت ہے، جتنا شرع میں آیا ہے اس سے زیادہ مت کرو۔ (شرح ہدایہ)

بالوں میں کنگھی نہ کرو، نہ ناخن کاٹو، نہ کہیں کے بال کاٹو، سب اسی طرح رہنے دو۔ (شرح ہدایہ)

بہتر یہ ہے کہ میت کا رشتہ دار غسل دے، ورنہ کوئی دیندار غسل دے۔ (الدر المختار)

غسل دینے والے کو بھی بعد میں غسل کر لینا مسنون ہے۔ (بہشتی زیور)

کفن میں کیا کیا اور کیسے کپڑے ہونا چاہئیں:

میت کو کفن دینا فرض کفایہ ہے، مرد کے لیے مسنون کفن تین کپڑے ہیں: ① ازار ② کُرتا ③ لفافہ۔ ازار اور لفافہ سے سر سے قدم تک اور کرتا بغیر آستین اور کلی کا گردن سے پیر تک۔

عورت کے لیے مسنون پانچ کپڑے ہیں:

① کُرتا ② ازار ③ سربند ④ چادر یا لفافہ ⑤ سینہ بند

① کرتہ، مونڈھے سے ٹخنوں تک۔ ② سینہ بند، سینہ سے گھٹنوں تک یا ناف تک۔

③ اوڑھنی یا سربند، تین ہاتھ لمبی۔ ④ ازار، سر سے پاؤں تک۔

⑤ لفافہ یا چادر، سر سے پیر تک ہونا چاہیے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین یمنی کپڑوں میں کفنائے گئے' ان کپڑوں میں نہ تو کرتا تھا نہ عمامہ۔ (صحیح بخاری' صحیح مسلم' معارف الحدیث)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ سفید کپڑے پہنا کرو' وہ تمہارے لیے اچھے کپڑے ہیں اور ان میں ہی اپنے مردوں کو دفنایا کرو۔ (سنن ابی داؤد' جامع ترمذی' سنن ابن ماجہ' معارف الحدیث)

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زیادہ بیش قیمت کفن نہ استعمال کرو کیونکہ وہ جلدی ہی ختم ہو جاتے ہیں۔ (سنن ابی داؤد' معارف الحدیث)

سب سے اچھا کفن سفید کپڑے کا ہے اور نیا اور پرانا یکساں ہے' مردوں کے لیے خاص ریشمی یا رنگین کپڑے کا کفن مکروہ ہے اور عورت کے لیے جائز ہے۔ (بہشتی زیور)

کفن پہنانے کا مسنون طریقہ:

کفن کو ایک بار یا تین بار یا پانچ بار خوشبو میں دھونی دیں' مرد کے لیے پہلے لفافہ بچھائیں اور اس کے اوپر ازار پھر میت کو اس پر لٹا کر کرتا پہنائیں اور پھر سر اور داڑھی اور بدن پر خوشبو لگائیں' مگر زعفران کی خوشبو نہ لگائیں۔

میت کی پیشانی اور ناک اور دونوں ہاتھ اور دونوں زانوں اور دونوں قدموں پر کافور لگائیں' اس کے بعد ازار کو پہلے بائیں طرف سے پھر داہنی طرف سے لپیٹیں اور پھر اسی طرح لفافہ کو بائیں طرف سے پھر داہنی طرف سے لپیٹیں اور کفن کے سرے اور پاؤں کی طرف کسی کپڑے کی پٹی سے باندھ دیں۔

عورت کے لیے پہلے چادر بچھائیں پھر ازار اس کے اوپر کرتا بچھائیں' پھر میت کو اس پر لٹائیں' پھر کرتا پہنائیں اور بالوں کے دو حصے کر کے دونوں طرف سے کرتے کے اوپر کر دیں اور سر بند اس کے سر پر اوڑھا کر دونوں کناروں سے دونوں طرف کے بال چھپائیں اور پھر اس کے اوپر ازار' پھر لفافہ' پھر سینہ بند' سینہ کے اوپر بغلوں سے نکال کر گھٹنوں کے نیچے تک لپیٹیں' پہلے بائیں طرف پھر داہنی طرف پھر کسی دھجی سے سر اور پیر کی طرف کفن کو باندھ دیں' اور ایک بند کمر کے پاس بھی باندھ دیں۔ (فتاویٰ ہندیہ)

کفن دینے کے بعد پھر میت کے لیے نماز جنازہ پڑھی جائے۔

Marfat.com

مسئلہ کفن میں یا قبر کے اندر عہد نامہ یا اپنے پیر کا شجرہ یا اور کوئی دعا رکھنا درست نہیں۔
اسی طرح کفن پر یا میت کے سینہ پر کافور سے یا روشنائی سے کلمہ یا کوئی دعا لکھنا بھی درست نہیں۔ (الدر المختار)

مسئلہ جس شہر میں کوئی مرے وہیں اس کا گور و کفن کیا جائے' دوسری جگہ لے جانا بہتر نہیں' ہاں! اگر مجبوری ہو تو کوئی حرج نہیں۔ (طحاوی)

میت کو نہلانے کے بعد غسل:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص میت کو غسل دے تو اس کو چاہیے کہ بعد میں غسل کرے۔ (ابن ماجہ)

اور دوسری حدیثوں میں اضافہ ہے کہ اور جو شخص میت کا جنازہ اٹھائے اس کو چاہیے کہ وضو کرے۔ (معارف الحدیث)

جنازہ لے جانے کا مسنون طریقہ:

جنازہ لے جانے والے کے واسطے مسنون طریقہ یہ ہے کہ جنازہ اٹھاتے وقت بسم اللہ پڑھیں اور چار آدمی چاروں پائے پکڑ کر چلیں' دس دس قدم پر مونڈھا بدلیں اور چاروں پایوں پر ایسا کریں۔

اس سے بھی افضل طریقہ یہ ہے کہ سرہانے کا پایہ پہلے داہنے مونڈھے پر رکھے' دس قدم کے بعد اس کے پیچھے والا پایہ' پھر دس قدم پر بائیں طرف سرہانے کا دوسرا پایہ' پھر دس قدم کے بعد اس کے پیچھے والا پایہ مونڈھے پر رکھے' اس طرح ہر شخص ردو بدل کرتا چلا جائے تا کہ ہر شخص چالیس قدم چلے' جنازہ لے کر تیزی سے چلنا چاہیے لیکن اس قدر تیز نہ ہو کہ جنازہ ہلنے لگے' جنازہ کا سرہانہ آگے رہنا چاہیے۔ (بہشتی گوہر)

جنازے کے ساتھ پیدل چلنا افضل ہے۔ (بہشتی گوہر)

اور سواری پر جانا بھی جائز ہے مگر جنازے کے آگے جانا مکروہ ہے۔ (بہشتی زیور)

جنازے کے ساتھ جانے والے خاموش رہیں' بات چیت کرنا یا بلند آواز سے تلاوت کرنا مکروہ ہے۔ (بہشتی گوہر)

قبرستان میں جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھنا مکروہ ہے۔ (بہشتی گوہر)

افضل یہ ہے کہ جب تک دفن کر کے قبر ہموار نہ ہو بیٹھنا نہ چاہیے۔

جنازہ کے ساتھ چلنے اور نمازِ جنازہ پڑھنے کا ثواب:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی ایمان کی صفت کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے کسی مسلمان کے جنازے کے ساتھ جائے اور اس وقت تک جنازے کے ساتھ رہے جب تک کہ اس پر نماز پڑھی جائے اور اس کے دفن سے فراغت ہو تو وہ ثواب کے دو قیراط لے کر واپس ہوگا جن میں سے ہر قیراط گویا احد پہاڑ کے برابر ہوگا' اور جو آدمی صرف نماز جنازہ پڑھ کر واپس آ جائے دفن ہونے تک ساتھ نہ دے تو وہ ثواب کا ایک ہی قیراط لے کر واپس ہوگا۔ (معارف الحدیث' صحیح بخاری)

جنازہ کے ساتھ تیز رفتاری اور جلدی کا حکم:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنازے کو تیز لے جایا کرو' اگر وہ نیک ہے تو قبر اس کے لیے خیر ہے یعنی اچھی منزل ہے جہاں تم تیز چل کر اسے جلد پہنچا دو گے' اور اگر اس کے سوا دوسری صورت ہے یعنی جنازہ نیک کا نہیں تو ایک بُرا بوجھ تمہارے کندھوں پر ہے تم تیز چل کے جلدی اس کو اپنے کندھوں سے اتار دو گے۔

(صحیح بخاری' مسلم' معارف الحدیث)

حضور اکرم ﷺ جنازے کے ساتھ پا پیادہ تشریف لے جاتے۔ (ترمذی)

اور جب تک جنازہ کندھوں سے اُتارا نہ جاتا نہ بیٹھتے فرماتے:

((اِذَا اَتَیْتُمُ الْجَنَازَةَ فَلَا تَجْلِسُوْا حَتّٰی تُوْضَعَ)).

اور ایک روایت میں ہے کہ جب تک لحد میں نہ رکھا جائے نہ بیٹھو۔ (مدارج النبوۃ)

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جنازے کے پیچھے چلنا مستحب ہے۔

اہل سنن نے روایت کیا' اور جب آپ ﷺ جنازے کے ساتھ جاتے تو پیدل چلتے اور فرماتے میں سوار نہیں ہوتا جب کہ فرشتے پیدل جا رہے ہوں' جب آپ ﷺ فارغ ہو جاتے تو کبھی پیدل تشریف لاتے کبھی سوار ہو کر تشریف لاتے۔ (زاد المعاد)

جب رسول اکرم ﷺ جنازے کے ساتھ چلتے تو خاموش رہتے اور اپنے دل میں موت کے متعلق گفتگو فرماتے تھے۔ (ابن سعد)

Marfat.com

نمازِ جنازہ کے متعلق مسائل:

نماز جنازہ فرض کفایہ ہے کہ میت کے وہ اعزاء جن کو حق ولایت حاصل ہے امامت کے مستحق ہیں یا پھر وہ شخص جس کو وہ اجازت دیں۔ (بہشتی گوہر)

نماز جنازہ کے لیے شرط یہ ہے کہ میت سامنے رکھی ہو اور امام اس کے سینہ کے سامنے کھڑا ہو صفوں کو طاق عدد ہونا چاہیے۔ (بہشتی گوہر)

اگر نماز جنازہ ہو رہی ہو اور وضو کا وقت نہ ملے تو تیمم کر کے نماز میں شریک ہو جائے۔ (بہشتی گوہر)

مسئلہ ✿ اگر ایک شخص بھی نماز جنازہ پڑھ لے تو فرض ادا ہو جاتا ہے خواہ وہ میت مرد ہو یا عورت، بالغ ہو یا نابالغ۔ (بہشتی گوہر)

نماز جنازہ میں اس غرض سے زیادہ تاخیر کرنا کہ جماعت زیادہ ہو جائے مکروہ ہے۔ (بہشتی گوہر)

نماز جنازہ میں دو چیزیں فرض ہیں:۔

① چار مرتبہ ''اللہ اکبر'' کہنا، ہر تکبیر یہاں قائم مقام ایک رکعت کے سمجھی جاتی ہے۔

② قیام یعنی کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھنا، جس طرح فرض اور واجب نماز میں قیام فرض ہے۔ (بہشتی گوہر)

نمازِ جنازہ میں تین چیزیں مسنون ہیں:

① اللہ تعالیٰ کی حمد۔

② نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا۔

③ میت کے لیے دعا کرنا۔ (بہشتی گوہر)

نماز جنازہ کا مسنون اور مستحب طریقہ یہ ہے کہ میت کو آگے رکھ کر امام اس کے سینے کے محاذی (یعنی سامنے) کھڑا ہو جائے، میت اگر عورت کی ہو تو ناف کے سامنے کھڑا ہو اور سب لوگ یہ نیت کریں:

((نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ لِلّٰهِ تَعَالٰى صَلٰوةَ الْجَنَازَةِ وَدُعَاءً لِّلْمَيِّتِ)).

ترجمہ: ''یعنی میں نے ارادہ کیا کہ جنازہ کی نماز بمعہ چار تکبیروں کے پڑھوں جو اللہ تعالیٰ کی نماز ہے اور میت کے لیے دعا ہے۔'' (بہشتی گوہر)

ترکیب نمازِ جنازہ:

پہلے کانوں تک ہاتھ اٹھا کر ''اللہ اکبر'' کہے اور ہاتھ باندھ لے اور:

((سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَآئُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ)). پڑھے۔

ترجمہ: ''اے اللہ! ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں اور تیری تعریف کرتے ہیں اور تیرا نام بہت برکت والا ہے اور تیری بزرگی بہت برتر ہے اور تیری تعریف بڑی ہے اور تیرے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔''

پھر ''اللہ اکبر'' کہہ کر درود شریف پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ جو درود شریف نماز میں پڑھا جاتا ہے وہ پڑھے، پھر بغیر ہاتھ اٹھائے ''اللہ اکبر'' کہے، بعدہٗ یہ دعا پڑھے:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ)).

ترجمہ: ''اے اللہ! تو ہمارے زندوں کو بخش دے اور ہمارے مردوں اور ہمارے موجود لوگوں کو اور ہمارے غیر موجود لوگوں کو اور ہمارے چھوٹوں کو اور ہمارے بڑوں کو اور ہمارے مردوں کو اور ہماری عورتوں کو' اے اللہ! ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے تو اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جسے تو موت دے تو اسے ایمان پر موت دے۔''

جس کو یہ دعا یاد نہ ہو وہ کوئی اور دعا پڑھے' پھر ''اللہ اکبر'' کہہ کر پہلے داہنی پھر بائیں طرف سلام پھیرے' تکبیر اور سلام صرف امام بلند آواز سے کہے۔ (بہشتی گوہر)

اگر میت بچہ ہے تو یہ دعا پڑھے:

((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّ اجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا)).

ترجمہ: ''اے اللہ! اس بچہ کو تو ہمارے لیے پہلے سے جا کر انتظام کرنے والا بنا اور اس کو ہمارے لیے اجر اور توشہ (آخرت) سفارش کرنے والا اور سفارش قبول کیا ہوا بنا۔''

اگر میت لڑکی کی ہو تو اس طرح پڑھے:

((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّ مُشَفَّعَةً)).

Marfat.com

ترجمہ: ''اے اللہ! اس بچی کو ہمارے لیے پہلے سے جا کر انتظام کرنے والی بنا اور اس کو ہمارے لیے توشہ (آخرت) سفارش کرنے والی اور سفارش قبول کی ہوئی بنا۔''

جنازہ میں کثرت تعداد کی برکت اور اہمیت:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس میت پر مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت نماز پڑھے جن کی تعداد سو تک پہنچ جائے' اور وہ سب اللہ کے حضور میں اس میت کے لیے سفارش کریں یعنی مغفرت و رحمت کی دعا کریں تو ان کی سفارش اور دعا ضرور قبول ہو گی۔ (صحیح مسلم' معارف الحدیث)

حضرت مالک بن میسرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ کا یہ ارشاد سنا کہ جس مسلمان بندے یا بندی کا انتقال ہو اور مسلمانوں کی تین صفیں اس کی نماز جنازہ پڑھیں اور اس کے لیے مغفرت و جنت کی دعا کریں تو ضرور اللہ تعالیٰ اس کے واسطے مغفرت اور جنت واجب کر دیتا ہے' مالک بن میسرہ رضی اللہ عنہ کا یہ دستور تھا کہ جب وہ نماز جنازہ پڑھنے والوں کی تعداد کم محسوس ہوتی تو اس حدیث کی وجہ سے ان لوگوں کو تین صفوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔ (سنن ابی داؤد' معارف الحدیث)

قبر کی نوعیت:

قبر کم از کم میت کے نصف قد کے برابر گہری کھودی جائے' قد سے زیادہ نہ ہونی چاہیے اور موافق اس کے قد کے لمبی ہو' بغلی قبر بہ نسبت صندوقی کے بہتر ہے' ہاں! اگر زمین بہت نرم ہو اور بغلی کھودنے سے قبر کے بیٹھ جانے کا اندیشہ ہو تو پھر بغلی قبر نہ کھودی جائے۔ (الدر المختار' مدارج النبوۃ)

یہ بھی جائز ہے کہ اگر زمین نرم ہو اور بغلی قبر نہ کھد سکے تو میت کو کسی صندوق میں رکھ کر دفن کر دیں' صندوق خواہ لکڑی کا ہو' پتھر یا لوہے کا' بہتر یہ ہے کہ صندوق میں مٹی بچھا دی جائے۔ (الدر المختار)

قبر کو پختہ اینٹوں یا لکڑی کے تختوں سے بند کرنا مکروہ ہے' البتہ جہاں زمین نرم ہونے کی وجہ سے قبر کے بیٹھ جانے کا اندیشہ ہو تو پختہ اینٹ یا لکڑی کے تختوں سے بند کیا جا سکتا ہے اور صندوق میں رکھنا بھی جائز ہے۔ (بہشتی گوہر)

حضور اکرم ﷺ قبر کو اونچا نہ بناتے اور اسے اینٹ پتھر وغیرہ سے پختہ تعمیر نہ کرتے اور اسے قلعی اور سخت مٹی سے نہ لیپتے' قبر کے اوپر کوئی عمارت اور قبہ نہ بناتے اور یہ سب بدعت اور مکروہ ہے۔

Marfat.com

حضور اکرم ﷺ کی قبرِ انور اور آپ ﷺ کے دونوں صحابہ رضی اللہ عنہما کی قبریں بھی زمین کے برابر ہیں، سنگریزے سرخ اس پر چسپاں ہیں۔ (مدارج النبوۃ، سفر السعادۃ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنے مرضِ وفات میں وصیت فرمائی تھی کہ میرے واسطے بغلی قبر بنائی جائے اور اس کو بند کرنے کے لیے کچی اینٹیں کھڑی کر دی جائیں جس طرح رسول اللہ ﷺ کے لیے کیا گیا تھا۔ (معارف الحدیث)

دفن کے بیان میں:

میت کو دفن کرنا فرض کفایہ ہے، میت کی قبر گہری کم از کم اس کے قد کے نصف کے برابر کھودی جائے، لیکن قد سے زیادہ نہ ہونی چاہیے، میت کو پہلے قبر کے کنارے قبلہ کی طرف رکھ کر اتاریں، لحد میں رکھتے وقت کہیں ((بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ)) پھر میت کو داہنی کروٹ قبلہ رخ لٹائیں اور کفن کی گرہیں کھول دیں، پھر قبر تختوں وغیرہ سے بند کر دیں، پھر سرہانے کی طرف سے مٹی گرائیں، ہر شخص کو تین بار مٹھی بھر کر قبر میں ڈالنا چاہیے، پہلی مٹی ڈالتے وقت کہیں ﴿مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ﴾ دوسری بار کہیں ﴿وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ﴾ اور تیسری بار کہیں ﴿وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى﴾ پھر قبر کو اونٹ کے کوہان کے برابر اونچی بنائیں اور اس پر پانی چھڑکیں، قبر کے سرہانے سورۂ بقرہ کے شروع کی آیتیں ﴿الْمُفْلِحُوْنَ﴾ تک اور پھر پائینتی کی طرف سورۂ بقرہ کی آیت ﴿اٰمَنَ الرَّسُوْلُ﴾ سے آخر تک پڑھیں، قبر کے سامنے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا جائز نہیں۔ (بہشتی گوہر)

عورت کو قبر میں رکھتے وقت پردہ کرنا مستحب ہے۔ (بہشتی گوہر)

مٹی ڈالنے کے بعد قبر پر پانی چھڑکنا مستحب ہے۔ (درمختار و شامی)

دفن کے بعد تھوڑی دیر بعد تک قبر پر ٹھہرنا اور میت کے لیے دعائے مغفرت کرنا، قرآن مجید پڑھ کر ثواب پہنچانا مستحب ہے۔ (درمختار، شامی، عالمگیری)

قبر کا ایک بالشت سے بہت زیادہ بلند کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار، شامی و بحر)

قبر پر کوئی چیز بطور یادداشت کے رکھنا جائز ہے بشرطیکہ کوئی ضرورت ہو ورنہ جائز نہیں۔ (درمختار و شامی)

حضور ﷺ کی سنت طیبہ یہ تھی کہ لحد بنواتے اور قبر گہری کرواتے اور میت کے سر اور

پاؤں کی جگہ کو فراخ کرواتے۔ (زاد المعاد)

اور صحیح حدیث میں آیا ہے کہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو دفن کیا گیا تو حضور اکرم ﷺ نے ایک بھاری پتھر اٹھایا اور ان کی قبر پر رکھ دیا۔ (مدارج النبوۃ)

تدفین کے بعد:

آنحضرت ﷺ جب میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو خود بھی استغفار فرماتے اور دوسروں کو بھی فرماتے کہ اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو اور ثابت قدم رہنے کی دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ اس کو منکر نکیر کے جواب میں ثابت قدم رکھے۔ (ابوداؤد)

اور صحیح حدیث میں آیا ہے کہ حضور ﷺ نے اپنے فرزند حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبر پر پانی چھڑکا اور اس پر چند سنگریزے رکھے۔ (زاد المعاد)

قبروں پر چلنے اور بیٹھنے کی ممانعت:

حدیث شریف میں مروی ہے کہ قبروں پر چلنے اور بیٹھنے کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔

وہ کام جو خلاف سنت ہیں:

یہ نبی کریم ﷺ کی سنت نہیں کہ قبروں کو (بہت زیادہ) اونچا کیا جائے' نہ پکی اینٹوں اور پتھروں سے یا کچی اینٹوں سے پختہ کرنا اور لیپنا سنت میں داخل ہے' اور نہ ان پر قبے بنانا مسنون ہے۔ (زاد المعاد)

قبروں پر چراغ جلانا بھی ممنوع ہے اور قبروں کے مواجہہ میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ (مدارج النبوۃ)

غائبانہ نماز جنازہ:

حضور اکرم ﷺ غائبانہ نماز جنازہ نہیں پڑھتے تھے لیکن یہ صحیح ہے کہ آپ ﷺ نے شاہ حبشہ نجاشی کی نماز جنازہ غائبانہ پڑھی اور حضرت معاویہ لیثی رضی اللہ عنہ پر بھی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی (لیکن ان کی میت حضور ﷺ پر منکشف کردی گئی تھی) اور یہ بات حضور ﷺ کی خصوصیت تھی۔

غائبانہ نماز جنازہ کو امام ابوحنیفہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ مطلقاً منع کرتے ہیں۔ (مدارج النبوۃ)

اور ائمہ حنفیہ کا اس کے عدم جواز پر اجماع واتفاق ہے کہ کسی میت پر دو دفعہ نماز پڑھنا جائز نہیں' البتہ اگر ولی آئے تو یہ اس کا حق ہے کوئی اور شخص اس کا حق ساقط نہیں کرسکتا' جنازہ کا نماز

Marfat.com

کے سامنے موجود ہونا صحتِ نماز جنازہ کی شرط ہے۔ (مدارج النبوۃ)

زیارتِ قبور:

قبروں کی زیارت کرنا یعنی ان کو جا کر دیکھنا (برائے عبرت و تذکرۂ موت) مردوں کے لیے مستحب ہے بہتر یہ ہے کہ ہر ہفتہ میں کم از کم ایک مرتبہ زیارتِ قبور کی جائے اور زیادہ بہتر یہ ہے کہ وہ دن جمعہ کا ہو بزرگوں کی قبر کی زیارت کے لیے سفر کر کے جانا بھی جائز ہے جب کہ کوئی عقیدہ اور عمل خلاف شرع نہ ہو جیسا کہ آج کل عرسوں میں مفاسد ہوتے ہیں۔ (بہشتی گوہر)

کبھی کبھی قبر کی زیارت کرنا مستحب ہے' کبھی کبھی شب براءت کو بھی قبرستان میں جانا ثابت ہے' قبرستان میں جا کر اس طرح کہیں:

((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّنَحْنُ بِالْاَثَرِ)).

پھر جو کچھ ہو سکے پڑھ کر ثواب پہنچا دیں' مثلاً سورۂ فاتحہ' آیت الکرسی' سورۂ یٰسین' سورۂ الملک' سورۂ تکاثر اور قل ھو اللہ گیارہ بار یا سات بار یا جس قدر آسانی سے پڑھا جا سکے پڑھ کر کہے یا اللہ! اس کا ثواب صاحبِ قبر کو پہنچا دے۔ (بہشتی گوہر)

حضور اکرم ﷺ کی عادت کریمہ یہ تھی کہ مرنے والوں کی زیارت اس لیے فرماتے کہ آپ ﷺ دعائے ترحم و استغفار فرمائیں' ایسی زیارت جو اس معنی اور غرض کے لیے ہو اور اس میں کوئی بدعت و کراہت کے ارتکاب کی راہ نہ ہو تو یہ زیارت مسنون و مستحب ہے۔ (مدارج النبوۃ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تم کو زیارت قبور سے منع کیا تھا اب اجازت دیتا ہوں کہ تم قبروں کی زیارت کیا کرو' کیونکہ اس کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی یاد اور فکر پیدا ہوتی ہے۔ (سنن ابن ماجہ' معارف الحدیث)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر مدینہ ہی میں چند قبروں پر ہوا' آپ ﷺ نے ان کی طرف رخ کیا اور فرمایا:

((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ)).

ترجمہ: ''سلام تم پر اے اہل قبر! اللہ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے' تم ہم سے آگے جانے

Marfat.com

والے ہو اور ہم تم سے پیچھے آنے والے ہیں۔ (جامع ترمذی، معارف الحدیث)

تعزیت:

جس گھر میں غمی ہو اس کے یہاں تین دن میں کسی ایک دن ایک بار تعزیت کے لیے جانا مستحب ہے۔ متعلقین کو صبر و تسلی کی تلقین کرنا سنت ہے، اس طرح کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائیں، اس کے گناہ معاف فرمائیں اور اس پر اپنی رحمت نازل فرمائیں اور پسماندگان و متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائیں، آمین! ہمسایہ اور قرابت داروں کو میت کے گھر والوں کے لیے دو ایک وقت کا کھانا پہنچانا بھی سنت ہے۔ (بہشتی گوہر)

ایصالِ ثواب:

سلف صالحین کے موافق ایصالِ ثواب کریں وہ اس طرح کہ کسی قسم کی قید اور کسی دن کی تخصیص نہ ہو، اپنی ہمت کے موافق حلال مال سے مساکین کی خفیہ مدد کریں اور جس قدر توفیق ہو بطور خود قرآن شریف پڑھ کر اس کو ثواب پہنچا دیں۔ قبل دفن قبرستان میں فضول باتوں اور خرافات میں وقت گزارنے کے بجائے کلمہ پڑھیں اور اس کا ثواب بخشتے رہیں۔ (بہشتی زیور)

اموات کے لیے ایصالِ ثواب:

کسی کی موت کے بعد رحمت و مغفرت کی دعا کرنا، نماز جنازہ ادا کرنا، اعمالِ مسنونہ ہیں۔ ان کے ساتھ دوسرا طریقہ نفع رسانی کا یہ ہے کہ میت کی طرف سے صدقہ کیا جائے یا کوئی عمل خیر کر کے ان کو ہدیہ کیا جائے، اسی کو ایصالِ ثواب کا درجہ دیا جاتا ہے، ان کے بارے میں ذیل کی حدیث ملاحظہ ہو:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا انتقال ایسے وقت ہوا کہ خود سعد رضی اللہ عنہ موجود نہیں تھے، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں تشریف لے گئے تھے جب واپس آئے تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آ کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میری عدم موجودگی میں میری والدہ کا انتقال ہو گیا، اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا وہ ان کے لیے فائدہ مند ہو گا؟ اور اس کا ثواب پہنچے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! پہنچے گا، انہوں نے عرض کیا، میں آپ ﷺ کو گواہ بناتا ہوں اپنا باغ (مخراف) میں نے اپنی مرحومہ والدہ کے لیے صدقہ کر دیا۔ (صحیح بخاری، معارف الحدیث)

حضور اکرم ﷺ کا مکتوبِ تعزیت

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے بیٹے کی وفات پر

ترجمہ: ’’(شروع) اللہ کے نام کے ساتھ جو بڑا رحم کرنے والا اور مہربان ہے‘ اللہ کے رسول محمد (ﷺ) کی جانب سے معاذ بن جبل کے نام۔ تم پر سلامتی ہو‘ میں تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں‘ حمد و ثناء کے بعد‘ اللہ تمہیں اجر عظیم عطا فرمائے اور صبر کی توفیق دے اور ہمیں اور تمہیں شکر ادا کرنا نصیب فرمائے‘ اس لیے کہ بیشک ہماری جانیں‘ ہمارا مال‘ ہمارے اہل و عیال اور ہماری اولاد (سب) اللہ بزرگ و برتر کے خوشگوار عطیے اور عاریت کے طور پر سپرد کی ہوئی چیزیں ہیں جن سے ہمیں ایک معین مدت تک فائدہ اٹھانے کا موقع دیا جاتا ہے اور مقررہ وقت پر ان کو اللہ تعالیٰ (واپس) لے لیتا ہے‘ پھر ہم پر فرض عائد کیا گیا ہے کہ جب وہ دے تو ہم شکر ادا کریں اور جب وہ آزمائش کرے (اور ان کو واپس لے لے) تو صبر کریں۔

تمہارا بیٹا بھی اللہ تعالیٰ کی ان ہی خوشگوار نعمتوں اور سپرد کی ہوئی عاریتوں میں سے ایک (عاریتی عطیہ) تھا‘ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس سے قابلِ رشک اور لائق مسرت صورت میں نفع پہنچایا اور (اب) اجر عظیم‘ رحمت و مغفرت اور ہدایت کا عوض دے کر لے لیا بشرطیکہ تم صبر (و شکر) کرو‘ لہٰذا تم صبر و (شکر) کے ساتھ رہو (دیکھو) تمہارا رونا دھونا تمہارے اجر کو ضائع نہ کر دے کہ پھر تمہیں پشیمانی اٹھانی پڑے، اور یاد رکھو کہ رونا دھونا کچھ نہیں لوٹا کر لاتا اور نہ ہی غم و اندوہ کو دور کرتا ہے اور جو ہونے والا ہے وہ تو ہو کر رہے گا اور جو ہونا تھا وہ ہو چکا۔

سلامتی ہو تم پر‘ فقط

(ترمذی‘ حصن حصین‘ معارف الحدیث)

درود شریف

((عَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ رَبِّيْ وَسَعْدَيْكَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ الْبَرِّ الرَّحِيْمِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالنَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَمَا سَبَّحَ لَكَ مِنْ شَيْءٍ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَسَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَ اِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَ رَسُوْلِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الشَّاهِدِ الْبَشِيْرِ الدَّاعِيْ اِلَيْكَ بِاِذْنِكَ السِّرَاجِ الْمُنِيْرِ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ)).

ترجمہ: حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ پر اس طرح درود بھیجتے تھے (پہلے سورۂ احزاب کی یہ آیت تلاوت فرماتے جس میں رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے) اس کے بعد یہ کہتے:

"اے میرے اللہ! میں تیرے فرمان کی بسر و چشم تعمیل کرتا ہوں اور عرض کرتا ہوں کہ اس خداوند تعالیٰ کی طرف سے جو بڑا احسان فرمانے والا اور نہایت مہربان ہے، خاص نوازشیں اور عنایتیں ہوں اور اس کے ملائکہ مقربین اور انبیاء و صدیقین اور شہداء و صالحین کی اور اس ساری مخلوقات کی جو اللہ کی تسبیح و حمد کرتی ہیں، بہترین دعائیں اور نیک تمنائیں ہوں حضرت محمد بن عبداللہ کے لیے جو خاتم النبیین، سید المرسلین، امام المتقین اور رسول رب العالمین ہیں جو (قیامت میں امت پر سرکاری) گواہ ہوں گے (کہ آپ ﷺ کے بیان کے مطابق ان کا فیصلہ ہوگا) اللہ کے فرمانبردار بندوں کو رحمت و جنت کی بشارت سنانے والے جو تیرے بندوں کو تیرے حکم سے تیری طرف دعوت دیتے ہیں اور تیرے ہی روشن کیے ہوئے چراغ ہیں اور ان پر سلام ہو۔" (کتاب الشفاء، معارف الحدیث)

Marfat.com

نعت شریف

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَ الثَّقَلَیْنِ — وَ الْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمٖ

فَانْسُبْ اِلٰی ذَاتِہٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ — وَ انْسُبْ اِلٰی قَدْرِہٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمٖ

فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ لَیْسَ لَہٗ — حَدٌّ فَیُعْرِبَ عَنْہُ نَاطِقٌ بِفَمٖ

فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِیْہِ اَنَّہٗ بَشَرٌ — وَ اَنَّہٗ خَیْرُ خَلْقِ اللّٰہِ کُلِّھِمٖ

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا — عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

وَ مَنْ تَکُنْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ نُصْرَتُہٗ — اِنْ تَلْقَہُ الْاُسْدُ فِیْ اٰجَامِھَا تَجِمٖ

(قصیدہ بردہ)

ترجمہ: ''آپ اسم با مسمّٰی حضرت محمد ﷺ ہیں جو سردار دنیا و آخرت کے، جن و انس کے اور ہر دو فریق عرب و عجم کے ہیں اور آپ ﷺ کی ذاتِ بابرکت کی طرف جو خوبیاں (باستثنائے مرتبہ الوہیت) تو چاہے منسوب کر دے وہ سب قابلِ تسلیم ہوں گی اور آپ کی قدر عظیم کی طرف جو بڑائیاں تو چاہے نسبت کر دے، وہ سب صحیح ہوں گی کیونکہ حضرت رسالت پناہ کے فضل کی کچھ حد و نہایت نہیں ہے کہ کوئی گویا ان کو بذریعہ اپنی زبان کے ظاہر و بیان کر سکے، پس نہایت ہمارے عقل و فہم کی یہ ہے کہ آپ ﷺ بشر عظیم القدر ہیں اور یہ کہ آپ ﷺ تمام خلق اللہ انسان و ملائکہ وغیرہ سے بہتر ہیں اور جس شخص کی نصرت رسول اللہ ﷺ کے توسل سے ہو تو اگر شیروں کا گروہ بھی اسے اپنی جھاڑیوں میں ملے تو وہ اس کا مطیع ہو جائے گا۔''

Marfat.com

مناجات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یَا اللهُ یَا رَحۡمٰنُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوۡمُ بِرَحۡمَتِكَ نَسۡتَعِیۡنُ. یا اللہ! یہ محض آپ کا فضل عظیم وکرم عمیم ہے کہ آپ نے اس عاجز و بے نوا بے مایہ علم وعمل کو ایک والہانہ ذوق وشوق عطا فرما کر اپنے محبوب نبی الرحمۃ ﷺ کے خصائل وشمائل مقدسہ کی احادیث متبرکہ کو مختلف عنواناتِ زندگی کے ذیل میں جمع کرنے اور مرتب کرنے کی توفیق وسعادت عطا فرمائی۔

((اَللّٰھُمَّ لَكَ الۡحَمۡدُ وَلَكَ الشُّکۡرُ لَا اُحۡصِیۡ ثَنَآءً عَلَیۡكَ اَنۡتَ کَمَا اَثۡنَیۡتَ عَلٰی نَفۡسِكَ حَمۡدًا کَثِیۡرًا طَیِّبًا)).

یا اللہ! تو پھر الطاف واحسان وبندہ نوازی سے اس تالیفِ ناچیز کو اپنی مربیانہ بارگاہ اور اپنے محبوب اور ہمارے آقائے نامدار ﷺ کی کریمانہ نگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرما کر دونوں جہان میں سرفرازی عطا فرما دیجئے ﴿رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ○﴾ اور یا اللہ! جن نفوسِ قدسیہ کی متبرک تصانیف سے میں نے استفادہ کیا ہے ان سب کی ارواح پاک پر اپنی خاص رحمتوں کا دائماً نزول فرماتے رہیے اور ان سب کو اپنے مقاماتِ قرب ورضا میں پیہم ترقی درجات عطا فرماتے رہیے اور ان کے فیوض وبرکاتِ علمیہ ودینیہ کو قیامت تک قائم ودائم رکھیے' آمین! اور یا اللہ! اس کتاب کے مطالعہ کرنے والوں کو بھی اس کے تمام علمی وعملی منافع سے بہرہ اندوز فرمایئے اور اطاعت واتباع اُسوۂ رسولِ اکرم ﷺ کی توفیق وافر وواثق عطا فرمایئے۔ آمین

یا اللہ! اس کتاب کے معاملے میں درمے قدمے سخنے وقلمے جن مخلص احباب نے معاونت کی ہے ان سب کو دارین میں اجرِ عظیم عطا فرمایئے۔ امین

یا اللہ! اس کارِ خیر کو ہم سب کے لیے خیرات جاریہ کا واسطہ ووسیلہ بنا دیجئے اور ہمارے اہل وعیال اور آباؤ اجداد اور اعزہ واقربا کے لیے یا اللہ! اس کو سرمایۂ نجاتِ آخرت

Marfat.com

بنا دیجئے۔ آمین

یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ بِحَقِّ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا۔

یا اللہ! ہماری یہ مناجات آپ قبول ہی فرما لیجئے' یا اللہ! آپ لطیف وخبیر ہیں' مجیب الدعوات ہیں' قاضی الحاجات ہیں' عفو وکریم ہیں' رحمٰن ورحیم ہیں' سبحان الملک القدوس ہیں۔

﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ ﴾

((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَیْرِ وَ قَائِدِ الْخَیْرِ وَ رَسُوْلِ الرَّحْمَةِ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا یَّغْبِطُ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ)). (ابن ماجہ)

حُسنِ اخلاق نبی ﷺ کا یہ ہے کہ ایک گلدستہ
کیا عجب اس کی مہک باغِ جناں تک پہنچے
عارفیؔ آستاں جن کا ہے مقام محمود
کاش یہ ہدیۂ اخلاص وہاں تک پہنچے

بندۂ عاجز و بے نوا
محمد عبدالحیٔ عفی عنہ

تمت بالخیر

Marfat.com

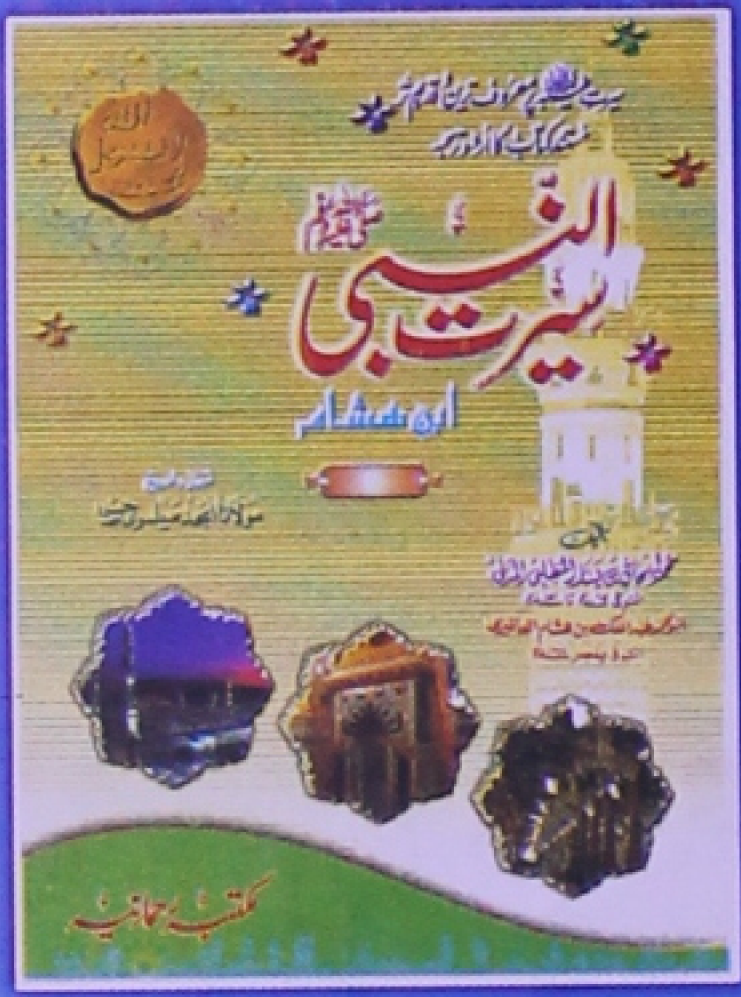

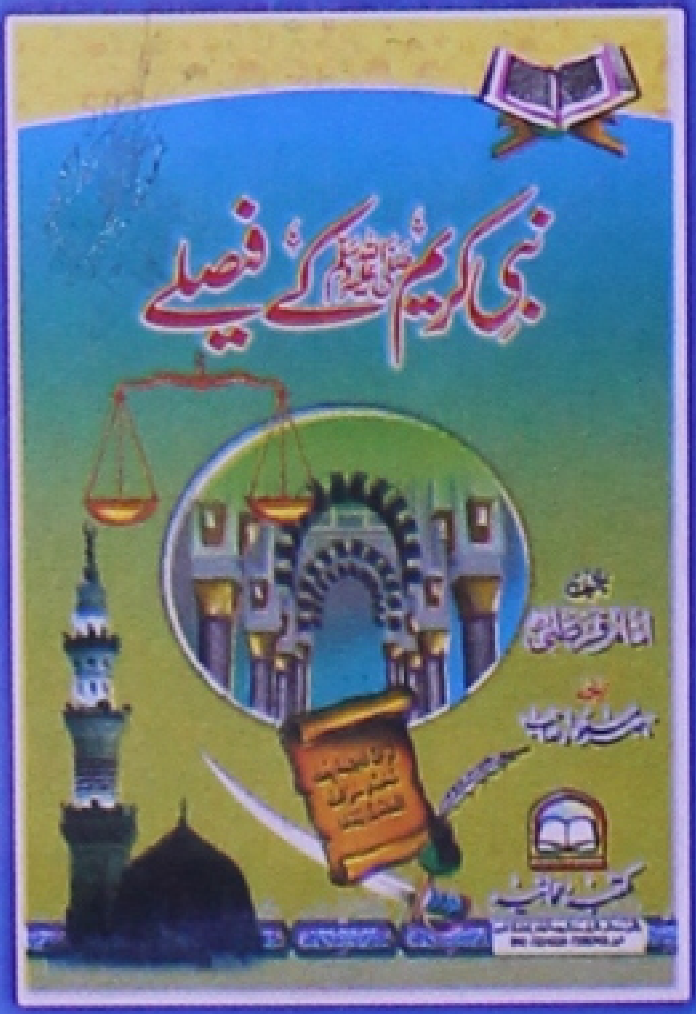

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ

اقرا سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون:042-7224228-7221395

Marfat.com